

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُنَنِ ابْنِ مَاجٍ شَرِيف

مترجم اردو مع مختصر شرح

جلد سوم

مکتبۃ المدینہ اسلام آباد

مکتبۃ المدینہ اسلام آباد

مکتبۃ المدینہ اسلام آباد

سُننِ ابراہیم [ؑ] حشریف
ما متوجم

سنن ابن ماجہ شریف

جلد سوم

تأليف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة القزويني رحمه الله

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار لاہور پاکستان
7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید
ابن ماجہ القزوينی رحمہ اللہ

مترجم: مولانا محمد قاسم عظیمی

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتب رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ نجم الاسلامیہ افسر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت

عادت تھی اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

جہاں جہاں سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ

کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ بخاندی کے لئے ہم بے حد شکر

(اوبارہ)

گزارہوں گے۔

﴿فہرست﴾

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
۳۴	کس چیز سے ذبح کیا جائے؟	۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کا ذکر
۳۵	کھال اتارنا	۱۸	قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟
۳۶	دودھ والے جانور کو ذبح کرنے کی ممانعت	۱۹	قربانی کا ثواب
	عورت کا ذبیحہ	۲۰	کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟
	بد کے ہوئے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ	۲۱	اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟
۳۷	چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مشل کرنا منع ہے	۲۲	کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر ہوتی ہیں؟
۳۸	نبھاست کھانے والے جانور کے گوشت سے ممانعت		کون سا جانور قربانی کے لئے جائز ہے؟
	گھوڑوں کے گوشت کا بیان	۲۳	کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟
۳۹	پالتو گدھوں کا گوشت	۲۵	سیح سالم جانور قربانی کے لئے خرید یا پھر خریدار کے
۴۰	چمڑے کے گوشت کا بیان		پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی عیب پیدا ہو گیا
۴۱	پیت کے بچے کو ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا (یعنی)		ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری کی قربانی
	ہے	۲۶	جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ ذی الحجہ کے پہلے
	<u>کتاب النعید</u>		دس دن اور نائین نہ کھروائے
۴۳	شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ باقی کتوں کو	۲۷	غلام و عید سے قبل قربانی ذبح کرنا ممنوع ہے
	مارنے کا حکم	۲۸	اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا
۴۴	کتا پالنے سے ممانعت، الا یہ کہ شکار کھیت یا ریوڑ کی		قربانی کی کھالوں کا بیان
	حفاظت کے لئے ہو	۲۹	قربانیوں کا گوشت عید گاہ میں ذبح کرنا
۴۵	کتے کے شکار کا بیان		<u>کتاب النذرانہ</u>
۴۶	مچھلی کے کتے کا شکار	۳۰	حقیقہ کا بیان
۴۷	تیار کرمان سے شکار	۳۱	فرما اور عتیرہ کا بیان
	شکار رات بھر ناجائز رہے	۳۲	ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا
۴۸	معراض (بے پرواہ بے پیکان کے تیر) کے شکار کا	۳۳	ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۶۸	شریہ کے درمیان سے کھانا منع ہے	۴۸	جانور کی زندگی میں ہی اس کا جو حصہ کاٹ لیا جائے
	نوالہ پیچھے گر جائے تو؟	۴۹	مچھلی اور نڈی کا ذکار
۶۹	شریہ باقی کھانوں سے افضل ہے	۵۰	جن جانوروں کو مارنا منع ہے
۷۰	کھانے کے ہاتھ پونچھنا	۵۱	چھوٹی ٹکڑی مارنے کی ممانعت
	کھانے کے بعد کی دعا	۵۲	گرمٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا
۷۱	مل کر کھانا	۵۳	ہر دانت والا درندہ حرام ہے
۷۲	کھانے میں پھونک مارنا	۵۴	بھینز بچے اور لومڑی کا بیان
	جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو کچھ کھانا اسے		بھوکا حکم
	بھی دینا چاہئے	۵۵	گودہ کا بیان
۷۳	خوان اور دستہ کا بیان	۵۶	خرگوش کا بیان
	کھانا اٹھائے جانے سے قبل اٹھنا اور لوگوں کے	۵۷	جو مچھلی سر کر سٹخ آپ پر آ جائے؟
	فارغ ہونے سے قبل ہاتھ روک لینا منع ہے	۵۹	کوسہ کا بیان
۷۴	جس کے ہاتھ میں پکنا ہٹ ہو اور وہ اسی حالت میں		بلی کا بیان
	رات گزار دے		کتاب اللہ فضیلت
۷۵	کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟	۶۰	کھانا کھلانے کے فضیلت
	مسجد میں کھانا	۶۱	بہ شخصیت کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جاتا ہے
۷۶	کھڑے کھڑے کھانا	۶۲	ان ایک آیت میں کھانا سے اور کافرسات آیتوں
	کدہ کا بیان		نہ
۷۷	گوشت (کھانے) کا بیان	۶۳	نے میں عیب نکالنا منع ہے
۷۸	(جانور کے) کون سے حصے کا گوشت ممدہ ہے		مانے سے قبل ہاتھ دھونا (اور کھلی کرنا)
	بھنا ہوا گوشت	۶۴	یہ کھانا
۷۹	دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت		نے سے قبل "بسم اللہ" پڑھنا
	کھلی اور تلی کا بیان	۶۵	س ہاتھ سے کھانا
	نمک کا بیان	۶۶	نے کے بعد انگلیاں چائنا خیالہ صاف کرنا
۸۰	سر کر بطور سامان	۶۷	پنہ سامنے سے کھانا

صفحہ	حوالہ	صفحہ	حوالہ
۹۵	دہی اور گھی کا استعمال پھل کانے کا بیان	۸۱	روغن زیتون کا بیان دودھ کا بیان
۹۶	اوندھے ہو کر کھانا منع ہے <u>کتاب اللہ عز وجل</u>	۸۲	میٹھی چیزوں کا بیان گلگڑی اور تر کجور ملا کر کھانا
۹۷	غمر ہر برائی کی کنجی ہے	۸۳	کججور کا بیان
۹۸	جو دنیا میں شراب پیئے گا وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا	۸۴	جب موسم کا پہلا پھل آئے تر کججور خشک کججور کے ساتھ کھانا
۹۹	شراب نوشی کرنے والے کی کوئی نماز قبول نہیں شراب کس کس چیز سے بنتی ہے؟	۸۵	دودھ تین تین کججوریں ملا کر کھانا منع ہے اچھی کججور ڈھونڈ کر کھانا
۱۰۰	شراب میں دس جہت سے لعنت ہے	۸۶	کججور مکھن کے ساتھ کھانا
۱۰۱	شراب کی تجارت	۸۷	میدہ کا بیان
۱۰۲	لوگ شراب کے نام بدلیں گے (اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال کریں گے)	۸۸	ہار یک چپا تیل کا بیان خاوندہ کا بیان
۱۰۳	ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے	۸۹	گھی میں چھڑی ہوئی روٹی گندم کی روٹی ہوئی روٹی
۱۰۴	دو چیزیں (کججور اور انگور) اکٹھے بھگو کر شراب بنانے کی ممانعت	۹۰	میانہ روٹی سے کھانا اور سیر ہو کر کھانے کی کراہت برودہ چیز جس کو پی چاہئے کھا لینا اسراف میں داخل ہے
۱۰۵	غذیہ بنانا اور پینا	۹۱	کھانا پھینکنے سے ممانعت بھوک سے پناہ مانگنا
۱۰۶	شراب کے برتنوں کے برتنوں میں غذیہ بنانے کی ممانعت	۹۲	رات کا کھانا چھوڑ دینا دعوت و ضیافت
۱۰۷	ان برتنوں میں غذیہ بنانے کی اجازت کا بیان	۹۳	اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو واپس لوٹ جائے گھی اور گوشت ملا کر کھانا
۱۰۸	مٹکے میں غذیہ بنانا	۹۴	جب گوشت پکائیں تو شور بہ زیادہ رکھیں لبھن پینا زیادہ اور گندنا کھانا
۱۰۹	برتن کو صاف دینا چاہیے چاندی کے برتن میں پینا	۹۵	
۱۱۰	تین سانس میں پینا		

صفحہ	حوالہ	صفحہ	حوالہ
۱۲۶	گلے پڑنے یا گھٹنے پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت	۱۱۲	مشکیزوں کا منہ آلت کر چینا
۱۲۷	عرق النساء کا علاج		مشکیزہ کو منہ لگا کر چینا
۱۲۷	زخم کا علاج		کھڑے ہو کر چینا
۱۲۸	جوطب سے ناواقف ہو اور علاج کرے	۱۱۳	جب مجلس میں کوئی چیز پئے تو اپنے بعد دائیں طرف والے کو دے اور وہ بھی بعد میں دائیں والے کو دے
۱۲۸	ذات الجبھ کی دوا	۱۱۴	برتن میں سانس لینا
	بخار کا بیان		شراب میں چھونکنا
۱۲۹	بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو	۱۱۵	چلو سے منہ لگا کر چینا
۱۳۰	پچھنے لگانے کا بیان	۱۱۶	میزبان (ساق) آخر میں پئے
۱۳۲	پچھنے لگانے کی جگہ		شیشہ کے برتن میں چینا
۱۳۳	پچھنے کن دلوں میں لگائے جائیں؟		کتاب (تعلیق)
۱۳۳	داغ دے کر علاج کرنا	۱۱۷	اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری اس کا علاج بھی نازل فرمایا
۱۳۵	داغ لینے کا جواز	۱۱۸	بیماری طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتی المقدور) مہیا کر دیجی چاہئے
	اشد کا سرد لگانا		پرہیز کا بیان
۱۳۶	خاق مرہ سرد لگانا	۱۱۹	مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو
	شراب سے علاج کرنا منع ہے	۱۲۰	برہمہ کا بیان
۱۳۸	قرآن سے علاج (کر کے شفاء حاصل) کرنا		کھٹوئی کا بیان
	مہندی کا استعمال	۱۲۱	شید کا بیان
	اونٹوں کے پیشاب کا بیان	۱۲۲	کھنٹی اور بخود سمجھو کا بیان
	برتن میں کھنٹی گرجائے تو کیا کریں؟	۱۲۳	سنا اور سنوت کا بیان
۱۳۹	نظر کا بیان		نماز شفاء ہے
۱۴۰	نظر کا دم کرنا		نا پاک اور غبیثہ دوا سے ممانعت
	وہ دم جن کی اجازت ہے	۱۲۵	مسبل دوا
۱۴۱	سাপ اور بچھو کا دم		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۶۱	عورت آئینہ کتنا لہار کھے؟	۱۴۲	جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو کئے
	سیاہ و عمامہ		اور جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئے گئے
۱۶۲	درمیان لٹکانا	۱۴۳	بخار کا تعویذ
	ریشم پہننے کی ممانعت	۱۴۴	دم کر کے پھونکنا
۱۶۳	جس کو ریشم پہننے کی اجازت ہے	۱۴۵	تعویذ لٹکانا
	ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے	۱۴۶	آسیب کا بیان
۱۶۴	عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا		قرآن کریم سے (علاج کر کے) شفاء حاصل کرنا
	مردوں کا سرخ لباس پہننا	۱۴۷	دو دھاری والا سانپ مار ڈالنا
۱۶۵	کسم کا رنگ ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لئے صحیح نہیں		ٹیک فال لیٹا پسندیدہ ہے اور بد فالی لیٹا نا پسندیدہ ہے
۱۶۶	مردوں کے لئے زرد لباس	۱۴۹	جذام
	جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف یا تکبر نہ ہو		جادو
	شہرت کی خاطر کپڑے پہننا	۱۵۱	گنہگار اور نیکر اچانک ہونے کے وقت کی دعا
۱۶۷	مردار کا چھڑا بافت کے بعد پہننا	۱۵۳	کتاب (اللہم)
۱۶۸	بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور ٹپھے نفع نہیں اٹھایا جا		آنحضرت کے لباس کا بیان
	سکتا	۱۵۵	نیا کپڑا پہننے کی دعا
	(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) جوتوں کی کیفیت		ممنوع لباس
۱۶۹	جو تے پہننا اور اتارنا	۱۵۶	بالوں کا کپڑا پہننا
	ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت	۱۵۷	سفید کپڑے
	کھڑے کھڑے جوتا پہننا	۱۵۸	تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا
	سیاہ و موزے		پانچواں کہاں تک رکھنا چاہئے؟
۱۷۰	مہندی کا خضاب	۱۵۹	قیص پہننا
	سیاہ خضاب کا بیان		قیص کی لمبائی کی حد
۱۷۱	زرد خضاب	۱۶۰	قیص کی آستین کی حد
	خضاب ترک کرنا		گھنٹیاں کھلی رکھنا
۱۷۲	جوڑے اور چوٹیاں بنانا		پانچواں پہننا

صفحہ	سوال	صفحہ	سوال
۱۸۹	مصافحہ	۱۷۳	زیادہ (لے) بال رکھنا مکروہ ہے کہیں سے بال سترنا
۱۹۰	ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ چومے	۱۷۴	اور کہیں سے چھوڑ دینا انگشتی کا نقش
۱۹۱	(داخل ہونے سے قبل) اجازت لینا	۱۷۵	(مردوں کے لئے) سونے کی انگشتی
۱۹۲	مرد سے کہنا کہ بیٹی کی؟		انگشتی پہننے میں عجمیہ سیلی کی طرف کی رکن
۱۹۳	جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا		دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا
	اکرام کرو		انگوٹھے میں انگشتی پہننا
	چھینکے والے کو جواب دینا		گھر میں تصاویر (رکھنے سے منع)
۱۹۴	مرد اپنے ہمتیوں کا اعزاز کرے	۱۷۶	تصاویر یا مال جگہ میں ہوں
	جو کسی نشست سے اٹھے پھر واپس آنے تو وہ اس	۱۷۷	سرخ زین پوش (کی ممانعت)
	نشست کا زیادہ اہتمام ہے		پیٹوں کی کھال پر سواری
	حذر کرنا		کنس للذوہ
۱۹۵	مزاح کرنا	۱۷۸	والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک
۱۹۶	سفید بال اکھیرنا	۱۸۰	ان لوگوں سے تعلقات اور حسن سلوک جاری رکھنا جن
	کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا		سے تمہارے والد کے تعلقات تھے
	اونگھے منہ لینے سے ممانعت		والد کو دلاؤ کے ساتھ حسن سلوک کرنا خصوصاً بیٹیوں
۱۹۷	علم نجوم سیکھنا کیسا ہے؟		سے اچھا برتاؤ کرنا
	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت	۱۸۲	پڑوس کا حق
۱۹۸	کون سے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟		مہمان کا حق
	نا پسندیدہ نام	۱۸۳	بیچہ کا حق
۱۹۹	نام بدلنا	۱۸۴	رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا
	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اور کنیت	۱۸۵	پانی کے صدقہ کی فضیلت
	دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا	۱۸۶	فری اور مہربانی
	اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کنیت اختیار کرنا		غلاموں کی پابندیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
۲۰۰	القابات کا بیان	۱۸۷	سلام کو رواج دینا (پہیلانا)
	خوشامد کا بیان	۱۸۸	سلام کا جواب ڈی کی فروع کو سلام کا جواب کیسے دیں؟
			بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
۲۲۵	دعا کی فضیلت	۲۰۱	جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ بحولہ امانت دار ہے
۲۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان	۲۰۲	خاتم میں جانا
۲۳۰	ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی	۲۰۳	بال صفا پاؤں اور استعمال کرنا
۲۳۲	جامع دعائیں		وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا
۲۳۳	غنو (درگزر) اور عافیت (تندرستی) کی دعا مانگنا	۲۰۴	شہر کا بیان
۲۳۵	جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے آپ سے ابتدا کرے (پہلے اپنے لئے مانگے)	۲۰۵	نا پسندیدہ اشعار
	دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے	۲۰۶	چوسر کھیلنا
	کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے دیں		کیوتر بازی
۲۳۶	اسم اعظم	۲۰۷	تہائی کی کراہت
۲۳۸	اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان	۲۰۸	سوتے وقت آگ بجھا دینا
۲۳۹	والد اور مظلوم کی دعا		راستہ میں بڑا ڈاڈا لے کر ممانعت
۲۴۵	دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے		ایک جانور پر تین کی سواری
۲۴۶	دعا میں ہاتھ اٹھانا		لکھ کر مٹی سے شک کرنا
۲۴۷	صبح شام کی دعا		تین آدمی ہوں تو دو (آپس میں) سرگوشی نہ کریں
۲۴۸	سونے کے لئے بستر پر آئے تو کیا دعا مانگئے؟		جس کے پاس تیر ہو تو اسے پیکان سے پکڑے
۲۵۰	رات میں بیدار ہو تو کیا پڑھے؟	۲۰۹	قرآن کا ثواب
۲۵۱	بختی اور مصیبت کے وقت کی دعا	۲۱۲	یاد الہی کی فضیلت
۲۵۲	کوئی شخص گھر سے نکلے تو یہ دعا مانگئے	۲۱۳	لا الہ الا اللہ کی فضیلت
	گھر داخل ہوتے وقت کی دعا	۲۱۷	اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی فضیلت
	سفر کرتے وقت کی دعا	۲۱۹	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت
	باد و باران کا منظر دیکھتے وقت یہ دعا پڑھے	۲۲۱	اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا
		۲۲۲	نیکی کی فضیلت
		۲۲۳	الاحول و الاقوۃ الا باللہ کی فضیلت

صفحہ	حوالہ	صفحہ	حوالہ
۲۷۶	سودا اعظم (کے ساتھ رہنا) ہونے والے فتنوں کا ذکر	۲۵۳	مسیح زکوہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے <u>کس بغیر (لڑیہ)</u>
۲۸۱	فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا	۲۵۵	مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے بارے میں کسی
۲۸۳	جب دو (یا اس سے زیادہ) مسلمان اپنی گواہی لے		اور کو خواب، کسائی دے
۲۸۵	کرا آئیں سنا سنے ہوں	۲۵۷	خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
۲۸۹	فتنہ میں زبان روکے رکھنا	۲۵۸	خواب میں قسم کا ہوتا ہے
۲۹۱	گوشت خونی	۲۵۹	یونہی پند یہ خواب دیکھے
۲۹۱	مشترکہ امور سے رک جائے		خواب میں جس کے ساتھ شیطان کیلئے تو وہ خواب
۲۹۲	ابتداء میں اسلام بیچا نہ تھا		لوگوں کو نہ بتائے
۲۹۳	فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے متعلق کی جا سکتی ہے	۲۶۱	خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے (ویسے ہی) واقع ہو
۲۹۵	امتنوں کا فرقوں میں بٹ جانا		جاتی ہے لہذا دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور
۲۹۶	مال کا فتنہ		خواب نہ سناے
۲۹۶	عورتوں کا فتنہ		خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟
۲۹۹	بیک کام کروانا برا کام چھڑوانا	۲۶۲	جھوٹا خواب ذکر کرنا
۳۰۳	اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو		جو غم مختار میں سچا ہو اسے خواب بھی سچ ہی آتے
۳۰۳	کی تعبیر		جیسا
۳۰۶	سزاؤں کا بیان		خواب کی تعبیر
۳۱۱	مسیحیت پر صبر کرنا	۲۶۸	لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے ہاتھ روکنا
۳۱۱	زمانہ کی ختمی	۲۷۱	اہل ایمان کے خون اور مال کی حرمت
۳۱۲	حکومت قیامت	۲۷۱	لوٹ مار کی ممانعت
۳۱۵	قرآن اور علم کا اٹھ جانا	۲۷۳	مسلمان سے گالی گلوچ، فحش اور اس سے قتال کفر ہے
۳۱۷	امانت (ایمانداری) کا اٹھ جانا	۲۷۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد کافر
۳۱۸	قیامت کی نشانیوں		نہ ہو جاتا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا شروع کر دو
۳۲۰	زمین کا جھٹنا		تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے ذمہ (پناہ) میں ہیں
۳۲۱	بیدار کا فکر		تو صبر کرنے کا بیان
۳۲۲	دلیل الارض کا بیان	۲۷۵	

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
۳۶۹	شرم کا بیان	۳۲۳	آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا
۳۷۰	علم اور پردہ باری کا بیان	۳۲۴	فتنہ ہال حضرت عیسیٰ بن مریم خروج یا جوج ماجوج
۳۷۱	غم اور رونے کا بیان	۳۲۹	حضرت امام مہدی کی تشریف آوری
۳۷۳	عمل کے قبول نہ ہونے کا ذکر رکھنا	۳۳۱	بڑی بڑی لڑائیاں
۳۷۴	ریا اور شہرت کا بیان	۳۳۳	ترک کا بیان
۳۷۵	حسد کا بیان		<u>کتاب زہر</u>
۳۷۶	بغاوت اور سرکشی کا بیان	۳۳۶	دنیا سے بے رشتی کا بیان
۳۷۷	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان لوگوں کی تعریف کرنا	۳۳۸	دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟
۳۷۹	نیت کے بیان میں	۳۳۹	دنیا کی مثال
۳۸۱	انسان کی آرزو اور غم کا بیان	۳۵۱	جس کو لوگ کم حیثیت جانیں
۳۸۲	نیک کام کو ہمیشہ کرنا	۳۵۲	فقیری کی فضیلت
۳۸۳	گناہوں کا بیان	۳۵۳	فقیروں کا مرتبہ
۳۸۵	توبہ کا بیان	۳۵۴	فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت
۳۸۹	موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار رہنا	۳۵۶	جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان
۳۹۱	قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا بیان	۳۵۸	قامت کا بیان
۳۹۳	حشر کا بیان	۳۶۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی زندگی کے متعلق بیان
۳۹۷	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حال	۳۶۱	آنحضرت کی آل کا نیند کے لئے بستر کیسا تھا؟
۴۰۰	روز قیامت رحمت الہی کی امید		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زندگی کیسے
	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان	۳۶۲	گزر رہی؟
۴۰۳	خوش کا ذکر	۳۶۳	عمارت تعمیر کرنا
۴۰۶	شفاعت کا ذکر	۳۶۵	توکل اور یقین کا بیان
۴۱۱	دوزخ کا بیان	۳۶۶	حکمت کا بیان
۴۱۳	جنت کا بیان	۳۶۷	تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا بیان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاضاحی

قربانیوں کا بیان

باب: رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں

کا ذکر

۱: باب اَضَاحِیْ رَسُوْلٍ

اللہ ﷺ

۳۱۲۰ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ دو سیاہ سفید رنگ ملے ہوئے سیگ دار مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور ذبح کے وقت ہم اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو پر پاؤں رکھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

۳۱۲۱ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے حمید کے روز دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ جب آپ نے ان کو قتلہ زد کیا تو یہ کلمات ارشاد فرمائے: ”میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز قربانی زندگی اور موت تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کیلئے ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی آپ کی عطا سے ہے اور آپ ہی کی رضا

۳۱۲۰ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَقَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ سَأَلْتُ حَظْرَةَ فَالَا تَأْتِيَنَّ سَمْعَتُ فَتَاحَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضْحِيْ بِكَتْمَشِ الْفُلَحِيّ اَفْرِيسَ وَيَسْنَى وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ يَدَهُ وَاصْفَا قَدَمَهُ عَلَى صَفْحَاهُمَا.

۳۱۲۱ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَابَ اسْمَاعِيْلُ بْنُ عَمَّارٍ تَابَ اسْمَاعِيْلُ بْنُ اسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ابْنِ حَبِيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّدْرَفِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَيْدِ بَكْتَمَشِ فَقَالَ حَبِيْبٌ وَخَفَّيْهُمَا اَنِّيْ وَخَفْتُ وَخَفِيْ لَنَدَى فُطْرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ حَبِيْفاً وَ مَا اَمَامِي الْمَشْرِكَ كَيْفَ اَنْ صَلَّيْتُ وَنُسَكَمِيْ وَمَخَبِيْ وَمَتَابِي لَنَدَى رَتِ الْعَلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ هَذَا لَكَ اَمْرٌ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اَمَّتِهِ

کے لیے ہے ہم (ﷺ) کی طرف سے اور ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کی طرف سے۔

۳۱۲۲ حدثنا محمد بن یحییٰ ثناء عند الزواق فیہما
نصفان الفوری عن عند اللہ بن محمد ان عقیل بن امی
سلمة عن عائشة و عن امی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا اراد ان یضحی اشتری کتشی
عظیمین سمیکس اقربیس املحی مؤخوہ بن فدیح
أحدہما عن أمّہ لمن شہد للہ بالتوحّد و شہد لہ باللاغ
و دبح الآخر عن محمد و عن آل محمد صلی اللہ علیہ
وسلم

۳۱۲۲ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے
رسول (ﷺ) جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے
موٹے سیگ دار سفید و سیاہ رنگ کے خسی مینڈھے
خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ان افراد
کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کے ایک بونے اور
رسول اللہ (ﷺ) کے احکامات پہنچانے کی شہادت دیں
اور دوسری اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے
ذبح کرتے۔

خلاصۃ الکتاب ☆ یہ افعولہ کے وزن پر ہے اصل میں اضمحیوۃ تھا۔ واذا اور یا جمع ہوتے اور یا کے سابق ہائے ن
ہے اس لئے وا کو یا کر کے یا دکایا میں ا، نام ہو گیا اور حا کو باہ کی مناسبت سے کسرہ (زیر) دے دیا گیا۔ بتول فراء اضحیہ
مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے نوادر ابن الاعرابی میں ہے کہ اضحیہ لغت میں بکری یا اس کے مثل جانور کو کہتے ہیں جو ایام
انجلی میں ذبح کیا جائے یہ چونکہ وقت سختی یعنی دن چڑھے ذبح کیا جاتا ہے اس لئے اس کو اضحیہ کہتے ہیں گویا یہ اذقیل تسمیہ
حسی ساسمہ وقفہ ہے اصطلاح شرع میں اضحیہ اس مخصوص جانور کو کہتے ہیں جو بہت قربت ایک خاص وقت میں ذبح کیا
جائے حیوان مخصوص سے مراد گائے بیل بھیج بکری اور اونٹ ہے اور وقت خاص سے مراد ایام خیر ہیں۔

۲ باب الاضاحی واجبۃ ہی ام لا؟

۳۱۲۳ حدثنا ابو یوسف عن امی حنیۃ ثناء رند من الخد
لنا عند اللہ بن عیاض عن عند الزحس الاخرج عن امی
ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال من کان لہ سعة ولم یضح
فلا یقرن فصلانا

۳۱۲۳ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے
رسول (ﷺ) نے فرمایا، جس کو وسعت ہو پھر بھی وہ
قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ
آئے۔

۳۱۲۴ حدثنا هشام بن عمار ثناء اسماعیل بن عیاض ثناء
ابن عوب عن محمد بن سیرین قال سالت ابن عمر عن
الصحابة اواحۃ ہی؟ قال صخی رسول اللہ صلی اللہ

۳۱۲۴ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے
متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ فرمایا، اللہ کے

ہمیں بھی فرق کے وقت بیکہ عارضی چاہیے اور "اما اولی المسلمین" کی بجائے "اما من المسلمین" پڑھنا چاہیے۔ آپ (ﷺ)
نے دو قربانیاں کیں۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری تمام امت کی طرف سے۔ معلوم ہوا کہ غلطی قربانی میں کئی افراد کی طرف سے ایک جانور
ہو سکتا ہے۔ اگر وسعت ہو تو رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے بھی قربانی کرتی چاہیے۔ (عبدالقہر)

علیہ وسلم وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ وَخَرَتْ بِهِ الشُّعَّةُ حَدَّثَنَا
هشام بن عمار قال سَمِعْتُ اَبِي عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
اَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سواۃ دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۱۲۵ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۳۱۲۵ حضرت عتبات بن سلیم فرماتے ہیں کہ جمعہ ذی
الحجہ ۱۱ھ میں نبی ﷺ نے قریب ہی توقف کیے ہوئے تھے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! ہر مرد والوں
پر ہر سال ایک قربانی اور ایک منیرہ واجب ہے۔
تمہیں معلوم ہے منیرہ کیا ہے؟ وہی جسے لوگ رجبہ کہتے
ہیں۔

الزَّوْحِيَّةُ

خلاصۃ الباب ۱۰۰ وجوب سنت قربانی کی مشروعیت کے بارے میں مذاہب کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) امام ابوحنیفہ اور
صاحبین امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت میں واجب ہے۔ (۲) امام شافعی اور امام احمد اور امام مالک کی مشہور
روایت میں سنت ہے جو قربانی کے وجوب کے قائل ہیں وہ قرآن مجید ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَاصْبِرْ﴾ سے استدلال کرتے
ہیں کیونکہ وہ آخر امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور بہت سی احادیث بھی وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ صحیحہ کے
بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں اور بعض اس کی
ممانعت پر دال ہیں۔ جیسے حدیث ابو ہریرہ لا فروع ولا عیسرہ بقول قاضی عیاض کے جمہور اہل علم کے نزدیک جواز دانی
احادیث منسوخ ہیں۔ منیرہ کی تعبیر کے بارے میں حدیث باب میں ہے کہ وہ رجبہ ہے رجبہ وہ بکری ہے جو ماہِ رجب میں
ذبح کر کے کھائی اور کھائی جاتی تھی امام نووی نے رجبہ اور منیرہ کو ایک ہی کہا ہے اور اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

باب: قربانی کا ثواب

۳: بَابُ ثَوَابِ الْأَصْحِيَّةِ

۳۱۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۳۱۲۶ سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے فرمایا: دس ذی الحجہ کو ابنِ آدم کوئی ایسا عمل
نہیں کرتا جو اللہ کو خوش بہانے سے زیادہ پسندیدہ ہو اور
روزِ قیامت قربانی کا جانور سیٹگوں، کھروں اور بالوں
سمیت پیش ہوگا اور خوش زمین پر گرنے سے قبل اللہ
کے ہاں مقامِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس لیے خوش

فَطِينُوا بِهَا النَّاسُ

وہی سے قربانی کیا کرو۔

۳۱۲۷: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: جہارے والد ابراہیم کی سفت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: ان میں ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلہ ملے گی۔ عرض کیا: اور ان میں؟ فرمایا: ان کے ہر بال کے بدلہ (بھی) ملے گی۔

۳۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُلَيْفٍ الْعَمَلِيُّ لَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ لَنَا سَالَمُ بْنُ مَسْكِيْنٍ لَنَا عَالِدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ رِبْدَنِسٍ أَوْفَى قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَرْسُولِ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْأَصْحَابُ قَالَ لَنْ تُبَكِّمَهُ الرَّهْبِمَ قَالُوا فَمَا لَمْ يَكُنْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَكُنْ شَعْرَةً حَسَةً قَالُوا فَالضُّوْفُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَكُنْ شَعْرَةً مِنَ الضُّوْفِ حَسَةً

باب: کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

۴: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِي

۳۱۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیٹوں والے بڑے مینڈھے کی قربانی دی جس کا منہ پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

۳۱۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْفٍ لَنَا حَنْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكْنَسَ الْفَرَسِ فَحَمِلَ بِأَكْلٍ فِي سَوَادٍ وَيَنْسِي فِي سَوَادٍ وَبَطْنُ سَوَادٍ

۳۱۲۹: حضرت یونس بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں صحابی رسول حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی خریدنے گیا تو ابوسعیدؓ نے ایک چنگبرے مینڈھے کی طرف اشارہ کیا جو جسم میں نہ بہت اونچا تھا نہ پست اور فرمایا کہ میرے لیے یہ خرید لو۔ شاید انہوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مینڈھے کے مشابہ سمجھا۔

۳۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرَّهْبِمِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ تَابِيُونُسُ بْنُ مَيْسُورَةَ نَسَ حَلَسَ قَالَ حَرَّخْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدٍ الزُّوْفِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي شَرَاءَ الصُّحَابَا قَالَ يُونُسُ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَى مَكْنَسٍ أَذْعَمَ لَيْسَ بِالْمَرْتَفِعِ وَلَا الْمُنْقَضِ فِي حَسَمِهِ فَقَالَ لِي الْفَرَسِيُّ هَذَا كَأَنَّهُ شَهْبَةٌ مَكْنَسٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۱۳۰: حضرت ابوامامہ بائنی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بہترین کھن یہ ہے کہ جوڑا (ازار اور چادر) ہو اور بہترین قربانی سیٹوں والا مینڈھا ہے۔

۳۱۳۰: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا أَبُو غَالِبٍ اللَّهُ سَمِعَ شَيْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَسَمَةَ الْجَاهَلِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَنْزِ الْخَلَّةُ وَخَيْرُ الصُّحَابَا الْكَنْزُ الْأَقْرَبُ

خلاصہ السبب: یہ صحابہ کرام کی شان تھی کہ ہر بات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے حتیٰ کہ قربانی کا جانور جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدے وہی ایسی صحابہ کرام نے خریدے۔

۵: بَابُ عَنْ حَمَّ تَجْزِي الْبَدَنَةِ

بَابُ: اَوْنَتٍ اور گائے کتنے آدمیوں کی

وَالْبَقَرَةُ

طرف سے کافی ہے؟

۳۱۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ میرے قربان (عید الاضاحی) آگئی تو ہم اُونَت میں دس اور گائے میں سات افراد شریک ہوئے۔

۳۱۳۱ حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَنَا وَالْفَضْلُ بْنُ سُوَيْسٍ أَنَا وَالْخُسَيْمِيُّ بْنُ وَقْدٍ عَنْ عَلَاءِ بْنِ أَصْحَمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَصَرَ الْأَصْحَى فَانْتَرَكْنَا فِي الْحُزُورِ عَنْ عَشْرَةِ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سِتَّةٍ

۳۱۳۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: ہم نے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُونَت سات افراد کی طرف سے گائے بھی سات افراد کی طرف سے قربان کی۔

۳۱۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثِي نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي السُّرَيْمِ عَنْ حَامِرٍ قَالَ بَحَرْنَا سَالِحِيَّةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ التَّمَدَةِ عَنْ تِسْعَةِ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سِتَّةٍ

۳۱۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جن ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) نے حجۃ الوداع میں مرو کیا (پھر حج کیا یعنی حج تمتع کیا) ان کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۱۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْوَهْبِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمْسَ الْغَنَمِ مِنْ سَالِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً يَنْهَوْنَ

۳۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اُونَت کم ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔

۳۱۳۴ حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَاضِرٍ الْأَرْدَنِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ الْأَيْلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَامِرُهُمْ أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَرَةَ

۳۱۳۵: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں آل محمد (ﷺ) کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۱۳۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَضَرِيُّ أَبُو طَاهِرٍ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا أَبُو يُونُسَ عَنِ ابْنِ يَهْيَابٍ عَنْ عَشْرَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً

خلاصۃ السراپ : امام اسحاق بن راہویہ اور سعید بن المسیب کے نزدیک ایک اُونَت کی دس آدمیوں کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ لیکن جبہور احمد اور صحابہ کرام میں سے حضرت انسؓ ابو مسعودؓ ابن عمرؓ ابن مسعودؓ ابن عباسؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے کہ ایک اُونَت میں قربانی کے ساتھ جسے ہیں دس نہیں جبہور احمد کے دلائل بہت کثیر اور واضح ہیں۔

۶: بَابُ كَمْ تُجْزَىٰ مِنَ الْغَمِّ عَنِ

ہدایہ: کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر

الْبَدَنَةِ

ہوتی ہیں؟

۳۱۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے ہفتہ ایک اونٹ ہے اور میں مالی اعتبار سے خرید پر وسعت رکھتا ہوں لیکن اونٹ مٹا ہی نہیں کہ خریدوں۔ نبیؐ نے اس سے فرمایا سات بکریاں خرید کر دو۔

۳۱۳۷: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ جب ہم تہامہ کے ذوالخلیجہ میں پہنچے تو ہمیں (قیمت میں) بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں تو لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور تقسیم سے قبل ہی ہاڈیاں چڑھا دیں۔ اس کے بعد رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ کے حکم پر ہاڈیاں الٹ دی گئیں (کیونکہ تقسیم سے قبل قیمت کا مال استعمال کرنا درست نہیں) پھر آپؐ نے (مال قیمت کی تقسیم میں) اونٹ کو سات بکریوں کے برابر رکھا۔

۳۱۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نَكْرٍ السُّسَمِيَّ ثَابِتُ خُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ الْخِرَاسِيُّ عَنْ أَبِي عَثَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَصَادَ رَحْلًا فَفَلَّاحُ ابْنُ عَلِيٍّ بَدَنَةً وَأَنَا مُوسَىٰ بِهَا وَلَا أَحَدُهَا فَافْتَرَيْنَاهَا فَامَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَ مِثْلَ صِيَادِهِ فَبَدَنَهُنَّ

۳۱۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ ثَابِتُ الْفُصَارِيُّ وَعَنْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَثَابِتِ الْخُسَيْنِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَصَاةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَخْتَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَدَى الْخَلِيعَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاصْبَا ابْنًا وَعَصَا مَعْلَ الْقَوْمِ فَاعْلَيْنَا الْفُلُورُ فَلِ ابْنِ نَفْسَمٍ فَاتَّسَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامَرَهُمَا فَاحْكُمْتَ لَهُ عَدْلَ الْخُرُورِ بِعَشْرَةٍ مِنَ الْغَمِّ

خلاصہ: ہدایہ: اختلاف کے نزدیک ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے ٹھیک ہے ایک سے زیادہ کی طرف سے جائز نہیں جن احادیث میں آیا ہے کہ ایک گھردالوں کی طرف سے ایک بکری کافی ہے اس کی توجیہ یہ ہے کہ ثواب اہل بیت کے لئے ہے۔

۷: بَابُ مَا تُجْزَىٰ مِنَ الْأَضَاحِ

ہدایہ: کونسا جانور قربانی کیلئے کافی ہے؟

۳۱۳۸: حضرت عقبہ بن عامرؓ جنتی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں۔ انہوں نے قربانی کے لیے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک یکساں بچہ باقی رہا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی

۳۱۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ أَنَّ الْبَيْهَقِيَّ بْنَ سَعْدِ بْنِ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْخُبَيْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَمَّا فَعَسَهَا عَلَى أَضْحَانِهِ صَحَابًا فَتَقَى عَوْدَ هَذِكْرَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَلَّاحُ مِثْلَ

البت

قربانی تم کرلو۔

۳۱۳۹ حضرت جلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ ماہ کے بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔ (بشرطیکہ اتنا مونا تا زہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو)۔

۳۱۴۰ حضرت گھیب فرماتے ہیں کہ ہم نبی علیہ السلام کے ایک صحابی رسول جن کا نام حاشح تھا کے ساتھ تھے کہ بکریاں کم ہو گئیں تو ان کے حکم سے ایک صاحب نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کچھ ماہ کا بھیڑ ایک سال کے بکرے کی جگہ کافی ہو جاتا ہے۔

۳۱۴۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو برس کا جانور ذبح کیا کرو الا یہ کہ چھبیں غلی ہو تو چھ ماہ کا بھیڑ ذبح کر سکتے ہو۔

خلاصۃ الباب ⚡ اونٹ گائے بکری میں مٹی یا اس سے زائد کی قربانی درست ہے سوائے حضان یعنی بھیڑ یا دنبہ کے اس کا جذبہ بھی جائز ہے فقہاء کے مذہب میں بھیڑ سے جذبہ وہ ہے کہ جس کی عمر کے چھ ماہ پورے ہو چکے ہوں۔ امام مالک اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں البتہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ بھیڑ بکری میں بھی وہی جائز ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہے۔ مٹی کی تعریف یہ ہے کہ دنبہ اور بھیڑ بکری سے مٹی وہ بچہ ہے جو ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں لگ جائے اور گائے سے مٹی وہ ہے جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں لگ جائے اور اونٹ سے مٹی وہ ہے جو پانچ سال کا ہو کر چھ سال میں لگ جائے۔ عربی شاعر کا قول اس کی تائید میں موجود ہے۔

پہاڑ: کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟

۳۱۴۲۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے پھنسا ہوا ہو یا اُس کے کان میں سوراخ ہو یا اس کا کوئی ایک عضو یا سب اعضاء کٹے

۳۱۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْوَحْشِيِّ لَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى الْأَنْصَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَلَالٍ بَنْتُ هَلَالٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَغُورُ الْخِرْعُ مِنَ الصَّانِ أَضْحِيَّةً

۳۱۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَدْ غَدَا الْوُزَاقُ أَنَا وَالْقُرَظِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ نَجَاشُ بْنُ مَسِيٍّ سَلِمَ فَعَزَّتْ أَعْيُنُهُمْ فَامْرَأَتُهُ فَهَدَى أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذْعَ يُؤْفَى مِمَّا تُؤْفَى مِنْهُ النَّبْتُ

۳۱۴۱ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَبَانَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا وَهَيْثَرُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا الْأَنْثَةَ إِلَّا أَنْ يَغْسُو عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا حِرْعَةً مِنَ الصَّانِ

۸: بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضْحَى بِهِ

۳۱۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّخَّاحِ قَدْ أَنْزَلَ مَكْرَ بْنَ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ الْبُخَّامِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُضْحَى بِمُقَابِلَةِ الْوُجْهِ مُدَامَةً أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ حَرْقَاءَ أَوْ

حَدَّثَنَا

— ۱۸۷ —

٣١٣ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب نا سفيان
 الثوري عن سلمة بن كهيل عن حجة بن عدي عن
 علي قال امرأ رسول الله ﷺ أن يستشف العيون
 والأذن

۳۱۳۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (قربانی کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھنے کا حکم دیا۔ (تاکہ اطمینان ہو کہ یہ اعضاء سلامت ہیں)۔

٣١٣٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوتٍ بِأَخْبَرَنَا بِحَبِي نُ سَعِيدٍ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ وَعَنْدَ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ وَش
أَبُو عُبَيْدٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالُوا إِنَّا شَعْنَا سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ
قُلْتُ لِلزَّيَّادِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنِي بِمَآكِرَةِ
أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَصْحَابِ
فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا يَدُهُ
يَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ أَنْزَعُ لَا تُخْرُجُ هِيَ الْأَصْحَابِ الْعَوَارِءُ
الَّتِي عَوَّزَهَا وَالْمَرْئِيَّةُ الَّتِي مَرَّضَهَا وَالْعُرْحَاءُ الَّتِي
طَلَعَهَا وَالْكُسْبِيَّةُ الَّتِي لَا تَلْقَى قَالَ فَاتَى الْخَمْرَةَ أَنْ يَكُونَ
بِفَضْلِ هِيَ الْأَدَبُ قَالَ فَمَا تَحَرَّكْتُ مِنْهُ فِدَعُهُ وَلَا تُحَرِّمُهُ
عَلَى أَحَدٍ

۳۱۳: حضرت عید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ہرہ بن عازب سے عرض کیا کہ جو قربانی رسول اللہ ﷺ نے مکروہ یا ممنوع قرار دی مجھے اس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دست مبارک سے چھو رہا ہے کہ چار ہانوروں کی قربانی درست نہیں، ایک کاٹا جس کا کاٹا پکڑنا ظاہر ہو۔ دوسرا ہاتھ جس کی بیماری واضح ہو۔ تیسرا انگڑا جس کا انگڑا پکڑنا ظاہر ہو۔ چوتھا اتنا زچا کہ اس کی بڑیوں میں گود نہ رہا ہو۔ عید نے کہا کہ میں کان میں عیب کو بھی پسند نہیں کرتا۔ فرمایا: جو تمہیں پسند نہ ہو چھوڑ لیکن دوسروں پر حرام مت کرو۔

٣١٣٥ حدثنا حميد بن مسعدة ثنا خالد بن الحارث ثنا
سعيد بن قتادة الله ذكر الله سمع جري بن ثعلبة يحدث
الله سمع علي بن يحدث ان رسول الله ﷺ لبي ان يصحى
بما غضب الفرس والأذن

۳۱۳۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیٹک ٹوٹے اور کن کسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ (یعنی قربانی مکمل اعضاء والے جانور کی کہلائے)۔

خلاصۃ السبب ☆ حاصل ان ارشادات کا یہ ہے کہ صحت مند اور مکمل اعضاء والے جانور کی قربانی درست ہے اور میوہ جانور مثلاً اندھے کانے اور ایسا لنگڑا جو قربان گاہ تک نہ پہنچ سکے اور بہت دیر چلے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اسی طرح جس جانور کا کان یا دم کئی ہجوہ بھی جائز نہیں اور جس جانور کے کان یا دم کا زیادہ حصہ نہ ہو وہ بھی جائز نہیں اور اگر کان یا دم کا قلیل حصہ رکنا ہو اور باقی ماندہ حصہ زیادہ ہو تو جائز ہے صاحبین رحمہم اللہ عظیم کے نزدیک نصف سے زیادہ کسر ہے۔

۹: بَابُ مَنْ اشْتَرَى اَصْحَبَةً

بَابُ : صحیح سالم جانور قربانی کیلئے خرید اچھر

خریدار کے پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی

صَحْبِيَّةٌ قَاَصَابَهَا

عِنْدَهُ شَيْءٌ

عیب پیدا ہو گیا

۳۱۳۶: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ ہم نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا۔ پھر بھیڑیا اس کے کان اور سرین میں سے کھا گیا تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں ایسی کی قربانی کا حکم دیا۔

۳۱۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بَكْرِ قَالَ سَأَلْتُ الزُّرَّاقِيَّ عَنِ الثَّوَدِيِّ عَنْ حَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرْطَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اشْتَعَا كَتَمًا نَصَحَنِي بِهِ فَاصَابَ الذَّنَبُ مِنْ أَلْيِهِ أَوْ أَقْبَهُ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنَا أَنْ نَصَحَنِي بِهِ

خلاصہ الباب: ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قربانی سے مانع ہو تو وہی عیب دار جانور کافی ہے۔ خنہ کے نزدیک اس کی بابت قدرے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر قربانی کنندہ شخص مالدار ہو تو اس پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہے اور اگر وہ فقیر و غلہ سے ہو تو اس کے لئے وہی عیب دار کافی ہے۔

۱۰: بَابُ مَنْ ضَحَّى بِشَاةٍ

بَابُ : ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری

کی قربانی

عَنْ أَهْلِهِ

۳۱۳۷: حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابویوب الانصاری کے عہد مبارک میں قربانی کیسے ہوتی تھی؟ فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں مرد ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے قربانی کرتا تھا۔ پھر وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے پھر لوگ فخر کرنے لگے اور اب کی حالت تو تم دیکھ ہی رہے ہو۔

۳۱۳۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّهَيْمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنِي الصُّحَاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا نُؤُودَ الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتْ الصُّحَابَا بَيْنَهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانُوا الْأَوَّلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ نَصَحَنِي سَائِلُهُ عَنْ أَهْلِ تَيْبَةٍ فَإِنْ كَانُوا لَا يَطْعَمُونَ تَمَّ تَحَايِ النَّاسِ فَصَارَ كَمَا تَرَى

۳۱۳۸: حضرت ابوسریجہ کہتے ہیں کہ میرے اہل خانہ نے مجھے شفقت پر ابھارا جبکہ میں سخت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) پر عامل تھا۔ پہلے گھروالے ایک دو بکریوں کی قربانی کرتے تھے اور اب ہمیں ہمارے پڑوسی بخیل

۳۱۳۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّهُمَا عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَنَّ عَبْدَ الزُّرَّاقِيَّ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَانَ الثَّوَدِيِّ عَنْ بَنَانِ عَنْ الشَّشَسِيِّ عَنْ ابْنِ سَرِيحَةَ قَالَ حَمَلْنِي أَهْلِي عَلَى الْحَقَاءِ

بعد ما عملت من السنة كان اغل اثبت نصحوں بالضافة کہتے ہیں (اس بات پر کہ ہم صرف ایک دو بکریاں والشائیں والآن یصلنا حیران۔

خلاصہ الباب ۱۱ ان احادیث سے تکبر اور فخر کی مذمت کی گئی ہے کہ ریاء و نمود کے لئے قربانی نہ کی جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کئی قربانی کرنا خلاف سنت نہیں ورنہ اسراف کے زمرے میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سو اونٹ بھی ذبح کئے تھے۔ جمہور ائمہ کرام کے نزدیک ایک بکری آدمی کی طرف سے قربان کی جاسکتی ہے جن احادیث میں پورے گھرانے کی طرف سے گرنے کا ذکر ہے صاحب برائے فرماتے ہیں کہ قیم اور بیعت اہل بیت پر محمول ہے کیونکہ بالمداری اس کو حاصل ہے پس اصل ہمارے حدیث کی اس طرح تفسیر علی کل قیم اہل بیت ہی کل عام اصحابہ عبرۃ پس منافع کو حذف کر کے منافع الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا اب مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر گھر کے تنظیم پر قربانی واجب ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب کی طرف سے ایک قربانی کافی ہو۔

۱۱: بَابُ مَنْ ارَادَ أَنْ يُصْحِيَ فَلَا

يَأْخُذُ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ

وَأَطْفَارِهِ

۳۱۳۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُتَالِيُّ لَمَّا سُفِّهُائِ نُنْ غُبِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ ارَادَ احْدُكُمُ أَنْ يُصْحِيَ فَلَا يَمَسُّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا يَمْسُرُهُ شَيْئًا

۳۱۵۰۔ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ مَكْرِ النَّصَبِيُّ أَبُو عَنِيرٍ وَ مَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يُونُسَ عَنْ اَنرِهِمِ نَسَا اَبْنُو قَتِيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ قَالُوْا اَنَا شَعْنُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَلنَّبَسِ عَنْ عَنِيرٍ وَ نَسِ مُسْلِمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَلْمُسَيْبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى مِنْهُ هَلَالٌ دَنَى اَلْحَبِيْخَةَ فَاَرَادَ أَنْ يُصْحِيَ فَلَا يَمْسُرْ لَهْ شَعْرٌ وَ لَا أَطْفَارٌ

۳۱۳۹۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہوں اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور بدن میں سے کچھ بھی نہ لے۔ (ایسا کرنا مستحب ہے اور قربانی کے بعد ناخن اور بال اتارے)۔

۳۱۵۰۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ اتارے۔ (یعنی یکم ذی الحجہ سے بوقت قربانی تک ان چیزوں سے اجتناب کرے۔ قربانی کے بعد بال کٹا لے اور ناخن کتر والے)۔

خلاصہ السبب ☆ حنفیہ اور کئی علماء کے نزدیک یہ حکم استحبانی ہے یعنی قربانی کرنے تک ہال ناخن وغیرہ نہ کھانا باعث اجر و ثواب ہے، افسوس ہے کہ لوگوں نے اس سنت کو ترک کر دیا اور بعض علماء کے نزدیک تو بال کھانا یا ناخن تراشنا قربانی سے پہلے دس دنوں میں حرام ہے۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الْأُضْحِيَّةِ قَبْلَ صَلَاةِ النَّوَازِ عِيدٍ

منع عید سے قبل قربانی ذبح کرنا

الضَّلَاةُ

۳۱۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غُلَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَالِكًا قَالَ: رَخِلَا دَمَحَ يَوْمَ الشَّعْرِ بَعَثَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَامَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ

۳۱۵۲: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا شُعْبَانُ بْنُ غَسْبَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ خُذَبِ السَّحْلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ شَهَدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَمَحَ أَتَانِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ أُضْحِيَّتَهُ وَمَنْ لَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ

۳۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو حَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ بَخِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَتَادٍ عَنْ نَيْمٍ عَنْ غُوَيْبٍ عَنْ أَشْفَرٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اغْدُ أَضْحِيَّتَكَ

۳۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ عُبَيْدُ بْنُ الْأَعْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ بُخْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: أَبُو مُوسَى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الْوَكِيلِ نَا ابْنِ عَمْرِو بْنِ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُخْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ

۳۱۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عمر کے دن نماز عید سے قبل قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دوبارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا۔

۳۱۵۲: حضرت جب بنی فرماتے ہیں کہ میں نے عید قربان بھی ﷺ کے ساتھ ادا کی اور کچھ لوگوں نے نماز عید سے قبل ہی جانور ذبح کر دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس نے بھی نماز سے قبل جانور ذبح کیا ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۱۵۳: حضرت عوبیر بن اشرف سے روایات ہے کہ انہوں نے نماز عید سے قبل جانور ذبح کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: دوبارہ قربانی کرو۔

۳۱۵۴: حضرت ابو زید انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر کے قریب سے گزرے تو آپ ﷺ کو گوشت پہننے کی خوشبو محسوس ہوئی۔ فرمایا: کس نے قربانی ذبح کر لی؟ تو ایک انصاری باہر آئے اور عرض کیا: میں نے اے اللہ کے رسول! اور نماز سے قبل اس لیے ذبح کیا کہ گھر والوں اور پڑوسیوں کو

اللہ ﷺ ہمارے ذمہ انصارِ فوج نہ تھا۔ فقال من هذا الذي دفع فروح الله وخلف ما فقال اما يا رسول الله دخلت قتل ان اُصلي لأخضع اغلبي و خرائي فانمره ان يعبد فقال لا والله الذي لا اله الا هو ما عندني الا حدع ان جعل من الضان قال ان يغها و لن نخبري حدعة عن احد بغدك

کہاؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو دو بارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے پاس صرف بھیڑ کا بچہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسے ہی ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے کافی نہ ہوگا۔

خلاصہ السراپ ☆ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہری کے لئے عید کی نماز سے قبل قربانی جائز نہیں ہاں دینیاتی ظلوٹ فجر کے بعد ہی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ اس پر نماز عید واجب نہیں ہے اس لئے قربانی میں مشغول ہونے سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

۱۳: بَابُ مَنْ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ

۳۱۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قُلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قُلْنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَحْدُثُ عَنْ أَبِيهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْبَحُ أَضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ وَأَضْعَا قَدَمَهُ عَلَى صَاحِبِهَا

۳۱۵۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے ہیں۔ اُس (جانور) کے پیلو پر پاؤں رکھ کر۔

۳۱۵۶ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُلْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ عَنْ طَرَفِ الْوُفَّاقِ طَرِيقَ سُرٍّ زَيْدِي بِيَدِهِ بِشُفْرَةٍ

۳۱۵۶ مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زُرَیق کے راستہ میں غلی کے کنارے اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے چھری سے ذبح کی۔

خلاصہ السراپ ☆ افضل یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے اگر اچھی طرح سے قربان کرنا جانتا ہو ورنہ دوسرے آدمی کے ذریعہ قربانی کرے۔

۱۴: بَابُ جُلُودِ الْأَضَاحِيِّ

۳۱۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قُلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ السَّرَّاسِيُّ أَسْنَدًا مِنْ خُرَيْجِ الْحَرَمِيِّ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ مُحَاذَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عِنْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى الْخُرَافَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ

۳۱۵۷ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی قربانی کا گوشت کھالیں اور جمولیں (وغیرہ) سب کے سب مساکین میں تقسیم کرنے کا امر فرمایا۔

یقسم بدمہ ثلثها لحومها وجلودها وحللتها للنساء.

۱۵ : بَابُ الْأَكْلِ مِنْ لُحُومِ الضَّحَايَا

۳۱۵۸. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مَنْ تَمَلَّ حَزْزًا سَعَةً فَخَعَلَتْ فِيهِ فَلْيَرْ
فَاكْلُوا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسُوا مِنَ الْمَرْقِ.

بَابُ : قَرَبَانِيوں کا گوشت کھانا

۳۱۵۸. حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو قربانی کے ہر
اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ہڈیوں میں ڈال
دیا گیا۔ سب نے گوشت کھایا اور شور بہ دیا۔

۱۶ : بَابُ إِخَارِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ

۳۱۵۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَّا يَهْيَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِحَبْدِ النَّاسِ ثُمَّ
رُحِصَ فِيهَا

بَابُ : قَرَبَانِيوں کا گوشت جمع کرنا

۳۱۵۹. سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے قربانی کا گوشت جمع کر لینے سے اس لیے منع
فرمایا تھا کہ لوگ محتاج تھے بعد میں آپؐ نے اس کی
اجازت فرمادی تھی۔

۳۱۶۰. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَدُوُّ بْنُ الْأَعْلَى عَنْ
عَالِدِ الْحُدَّاءِ عَنْ أَبِي الْمَلِجِ عَنْ ثَيْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ كُنْتُ يَهْيَى لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ مَلَانَةِ إِبْرَاهِيمَ
فَكُلُّوا وَادْعُوا.

۳۱۶۰. حضرت ثیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں تین یوم سے
زیادہ قربانیوں کے گوشت رکھنے سے منع کیا تھا۔ سو اب
کھالیا کرو اور جمع بھی کر سکتے ہو۔

۱۷ : بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُضَلَّى

۳۱۶۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَلْفِ ثَنَا
أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ
كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُضَلَّى

بَابُ : عید گاہ میں ذبح کرنا

۳۱۶۱. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عید گاہ میں ذبح
کرتے تھے (مید گاہ شہر سے باہر تھی)۔



کتاب الذبائح

ذبیحوں کا بیان

۱: نَابُ الْعَقِيقَةِ

جواب: عقیقہ کا بیان

۳۱۶۲۔ حضرت امّ گرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔

۳۱۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثنا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ غَيْبَةَ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِسْعَانَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْبٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَنِ الْإِصْلَامِ شَاتَانِ لِكَاثِلَتَيْنِ وَعَنِ الْحَارِبَةِ شَاةٌ

۳۱۶۳۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لڑکے کی طرف سے (بائترہیب) دو بکریوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرے کے حقیقہ کا امر فرمایا۔

۳۱۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنُ مَعْقٍ عَنِ الْإِصْلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْحَارِبَةِ شَاةٌ

۳۱۶۴۔ حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے لہذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے نجاست کو دُور کرو۔ (یعنی ساتویں روز اسکو پاک کرنا چاہیے اور اسکے بال منڈوا دینے چاہئیں)۔

۳۱۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْهِرٍ ثنا هَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ غَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اللَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الْإِصْلَامِ عَقِيقَةً فَامْرُقُوا عَنْهَا دُمًا وَامِنْهُنَّزَا عَنْ الْأَذَى

۳۱۶۵۔ حضرت سرور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا اپنے عقیقہ (کے

۳۱۶۵ حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا شُعْبَةُ بْنُ اسْحَاقَ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُورَةَ عَنْ ثَنَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ

عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال لا فرعة ولا عنبرة
 ہے نہ عنبرہ۔

قال هشام بن حنفية وهو القدرية زول الناح
 ہشام کہتے ہیں کہ فرعہ پہلو ناپچہ ہے اور عنبرہ بکری
 ہے جسے گھروالے (ماہ) رجب میں ذبح کریں۔

۳۱۶۹ حدثنا محمد بن ابي غفر العدي قال سئل عن
 حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
 غيبة عن زيد بن اسلم عن ابيه عن ابي غفر ان النبي ﷺ
 ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ تو
 قال لا فرعة ولا عنبرة
 فرعہ کچھ ہے اور نہ ہی عنبرہ۔ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث
 محمد بن ابی عمر عدنی کی تادہ حدیثوں میں سے ہے۔

تلاصیہ السبب: عنبرہ وہ بکرا ہے جس کو اشل جاہلیت ماہ رجب میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے اس کو رجبہ بھی
 کہتے تھے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں کچھ قربانیاں تھیں جن میں عقیدہ رجبہ اور عنبرہ بھی ہے اور فرع بھی
 جاہلیت میں مروج تھی یعنی اونٹنی کا پہلا بچہ جس کو شرک ذبح کرتے تھے۔ عنبرہ کے متعلق مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض
 تو اس کے وجوب پر دال ہیں۔ جیسے حدیث محمد بن سلیم رضی اللہ عنہ اور حدیث مالک بن نوائل ابو داؤد میں ہیں اور بعض
 صرف اجازت پر دال ہیں جیسے حدیث ابوہریرہؓ یہ بھی ابو داؤد میں ہے اور بعض اس کی مخالفت پر دال ہیں جیسے حدیث ابی
 ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما جو احادیث باب ہیں۔ اب امام شافعی و بیہقی وغیرہ نے تو یہ کیا ہے کہ
 احادیث اذان (جواز) ندب (استحباب) پر محمول ہیں اور احادیث نفی عدم وجوب پر۔ پس لا فرعة ولا عنبرة کے معنی یہ
 ہیں لا فرع واجب ولا عنبرة واجبة لیکن بقول قاضی میاضؒ جمہور اہل علم کے نزدیک جواز والی احادیث منسوخ ہیں ش
 حازی نے بھی اسی پر جزم کیا ہے۔

۳: باب اذا ذبحتم فاحسبوا الذبح

۳۱۷۰ حدثنا محمد بن المنصور عن عبد الوهاب
 حضرت شہداء بن اوسؓ سے روایت ہے کہ
 حائل الحداد عن ابي قلابه عن ابي الاثنت عن شاذان
 رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان
 اوس بن زوسل عن الله ﷻ قال ان الله عز وجل يحب
 (رحم و انصاف اور عہدگی کو) فرض فرمایا۔ لہذا جب تم قتل
 الاخوان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسبوا الفتلة و اذا
 کرو تو عہدگی سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو عہدگی
 فاحسبوا الذبح واليحد احدكم شفرة وتلويح
 سے ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو خوب تیز
 ذبحه
 کرے اور (اس طرح) اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

۳۱۷۱ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا غفر بن حبان عن
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 مؤسس بن محمد بن الزهيم الشيمي اخبرني ابي عن ابي
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے قریب سے

سَعِيدُ الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ مَرْثُ الشَّيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْلِي وَهُوَ يَجْرُ شَاةً بِأَفْئِئِهَا فَلَا ذَنْعَ أَفْئِئِهَا وَ حُدَّ بِسَالِئِهَا

گزرے۔ وہ ایک بکری کا کان پکڑ کر اسے گھسیٹ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کان چھوڑ دو اور گردن پکڑ لو۔

۳۱۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَرَ حُسَيْنِ بْنِ خُفَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْعَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحُدُّ الشَّعَاةَ وَأَنْ تُؤَازَى عَنِ النِّهَالِمْ وَقَالَ إِذَا ذَبَحَ أَخَذْتُمْ فَلْيَحْجِرُوا

۳۱۷۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھریاں تیز کرنے اور دوسرے جانوروں سے چسپا کر ڈنچ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کر ڈالے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَاهِرٍ قَالَ أَوَّلُ أَشْوَدٍ قَتَا ابْنُ لُحَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَسِبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَثَلَهُ

پالپ: ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

۴: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

۳۱۷۳ حضرت ابن عباسؓ آیت ”شَاطِطِينَ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شَاطِطِينَ کہا کرتے تھے کہ جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اُسے مت کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے کھالیا کر دو۔ اس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے مت کھاؤ۔“

۳۱۷۳ حَدَّثَنَا عَفْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَّاكِ عَنْ عَجْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (إِنَّ الشَّاطِطِينَ يُسَوِّخُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ) قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَا ذَكَرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَلَا يَكُلُونَهَا وَمَا لَمْ يُذَكَّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ).

۳۱۷۴ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ عَائِشَةُؓ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں (فروخت کرنے کیلئے) ہمیں معلوم نہیں کہ اس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟ فرمایا تم اللہ کا نام لے کر کھالیا کر دو اور یہ لوگ قریب ہی میں اسلام لائے تھے۔

۳۱۷۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ (عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ فُؤْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُؤْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِي ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا) قَالَ سَمُّوا اسْمَهُمْ وَكُلُوا أَوْ تَخَانُوا حَبِيبَتُ عَهْدِي بِالْكَفْرِ

خلاصہ السبب: اس احادیث سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ ذبح اختیار کی ہی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ذبح کرنے والا ملت تو حیدر والا ہوا اعتقاد ہیچے مسلمان یا ازراہ دعویٰ جیسے کتابی اور یہ کہ وہ شخص حلال ہو اور حرم سے باہر ہو اور تسمیہ سے حلال ہوگا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر عدا (ارادنا) تسمیہ ترک کر دیا تو ذبح حرام ہوگا اور اگر بھولے سے رو جائے تو حلال ہے امام شافعی کے نزدیک مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے چاہے ارادنا اس نے تسمیہ ترک کر دیا ہو۔ امام مالک کے نزدیک دونوں صورتوں میں وہ جانور حرام ہوگا امام ابوحنیفہ کا مذہب بین بین اور وسط ہے۔ حیر الامور او سطہا (سب کاموں میں بہترین وہ ہے جو درمیان ہو)۔

۵: بَابُ مَا يُدْخِلُ بِهِ

باب : کس چیز سے منع کیا جائے؟

۳۱۷۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ أَيْ شَيْبَةُ بْنُ الْأَخْوَصِ عَنْ
عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ دَخَلْتُ
أَزْجِينَ مَرْزُوقَةَ فَأَتَيْتُ بِهَما النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَامْرَأَتِي مَاخَلِيَهُما

۳۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ مَخْرُومٌ حَلَفَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعْبَةَ
سَمِعْتُ حَاصِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ يَحْدِثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ نَاسِبٍ أَنَّ دُنَائِيَّ بْنَ هِشَامٍ قَدْ خَوَّاهَا مَمْنُونَةٌ
فَرَّخَصَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَخْلَافِهَا

۳۱۷۶۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ایک
بھڑیے نے بکری کو دانت لگاتے تو لوگوں نے اسے
سفید تیز دھاڑا حجر سے قلع کر دیا۔ نبی ﷺ نے اُن کو
وہ بکری کھانے کی اجازت دی۔

۳۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَسَا سُفْيَانُ عَنْ يَسْمَاعِيلَ بْنِ حُزَيْفٍ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ قَطْرِبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ خَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَصَيْتُ النَّصِيْدَ فَلَا لِحْدَ سَجْنًا إِلَّا الطَّرَاوَةَ وَشَقَّةَ الْعَصَا قَالَ أَمْرٌ بِالْذِّمِّ بِمَا شِئْتَ وَادُّمُكَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

۳۱۷۸۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کرتے ہیں، کبھی چھری نہیں ملتی البتہ تیز دھار پتھر یا لاشی کی ایک جانب (تیز دھار) بیسر ہوتی ہے۔ فرمایا خون بہاؤ جس سے جاو اور اس پر اللہ کا نام لو۔

۳۱۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الطَّلَافِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَمَلَةَ بْنِ قِفَاعَةَ عَنْ حَذْفَةَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا يَكُونُ فِي الْمَنَافِئِ فَلَا يَكُونُ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ مَا بَاطِلُ الدَّمِ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

۳۱۷۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگوں میں ہوتے ہیں اُس وقت کبھی ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی۔ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی خون بہا

۳۱۵۔ حضرت محمد بن صفیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تیز دھار سفید پتھر سے دو خرگوش ذبح کیے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے مجھے ان کو کھانے کا حکم دیا۔

۳۱۷۶: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ایک بھڑے نے بکری کو دانت لگائے تو لوگوں نے اسے سفید تیز و حار چتھر سے ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے اُن کو وہ بکری کھانے کی اجازت دی۔

۳۱۷۷۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کرتے ہیں، کبھی چھری نہیں ملتی البتہ تیز دھار پتھر یا لٹاخی کی ایک جانب (تیز دھار) میسر ہوتی ہے۔ فرمایا: خون بہاؤ جس سے جاہلو اس پر اللہ کا نام لو۔

۳۱۷۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگوں میں ہوتے ہیں! اُس وقت کبھی ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی۔ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی خون بہا

فَكُلْ خِشْرَ النَّسِي وَالْخِشْرَ فَإِنَّ الشَّيْءَ عَظِيمٌ وَالْخِشْرَ مُذَى دے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اُسے کھا سکتے ہو
الْخِشْرَ کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حصیوں کی جھری ہے۔

خلاصۃ الباب ✽ ثابت ہوا کہ ہر دو حار دار تیز چیز سے ذبح کرنا درست ہے۔ حنفیہ کے نزدیک دانت اور ناخن جو
اکھڑے ہوئے ہوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے تاہم اس ذبح کا گوشت کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں امام مالک سے بھی ایک
روایت اسی کے مطابق ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ان سے ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں مردار ہے حدیث باب
ان کی دلیل ہے اختلاف فرماتے ہیں کہ حدیث باب میں دانت اور ناخن سے مردار وہ ہیں جو اکھڑے ہوئے نہ ہوں کیونکہ
حصیوں کا یہی طریقہ تھا چنانچہ وہ اپنی قوت کے اظہار کی غرض سے ناخن بڑھاتے۔ دانتوں کو روہتی سے میڑ کرتے اور ٹرائی
کے موقع پر ناخن سے نوچتے اور دانتوں سے کاٹ کھاتے تھے۔ نیز پرند وغیرہ جانوروں کو ناخن سے اور بڑے جانوروں کو
دانتوں سے ڈھکی کرتے اور اسی کو ذبح سمجھتے تھے اس لئے حدیث میں فرمایا کہ ناخن حصیوں کی جھری ہے مطلب یہ ہے کہ
ناخن کے ذریعہ سے جانوروں کو چیر پھاڑ کر کھانا تو حصیوں کا کام ہے جو غیر مسلم ہیں حالانکہ مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ غیر
مسلموں کے طور و طریق کو اختیار نہ کریں بلکہ ان کے خلاف کریں۔

۶: بَابُ السَّلْحِ

بَابُ: کھال اُتارنا

۳۱۷۹ حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْوَابٍ شَا مَرُوانٌ بْنُ مُعَاوِيَةَ شَا هَلَالٌ ۳۱۷۹ حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ
نَسِ مَسْنُونٍ الْخُفَيْسِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ عَطَاءٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِيك لَائِكِي كِي قَرِيْبِي سِي كَزَرِي۔
لَا اَغْسِلُهُ اِلَّا عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخَلْبَرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ بَكْرِي كِي كِهَالِ اُتَار رِهَاتَا۔ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نِي
اِنْ رَسُوْلِي اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَلَامٍ بِسَلْحٍ شَا اُس سِي فرمایا: تم ذرا الگ ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں
فَقَالَ لَهُ رَسُوْلِي اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِ حَتَّى دِکھاؤں (کھال کیسے اُتارتے ہیں) پھر رسول اللہ
اَوْرِيك فَاذْهَل رَسُوْلِي اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِي اِيك دِسْت مِهَارِك كِهَالِ اور گوشت کے
بَيْنَ الْحِلْمِذِ الْخُفْمِ فَلَحَسَ بِهَا حَتَّى نَوَارِثُ اَلْفِي اَلْاَسْطِ ورمیان ڈالا۔ یہاں تک کہ نفل تک چھپ گیا اور فرمایا:
وَقَالَ يَا عَلَامُ اِهْكِنَا فَاسْلَخْ ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى لِلنَّاسِ وَانَّمِ ارے لڑکے اس طرح کھال اُتار کر دو۔ پھر آپ ﷺ
بَنُوْحًا گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ✽ ہم سب قربان ہوں ایسے نبی رؤف و رحیم (ﷺ) پر جو ایسے معمولی کاموں کی تعلیم ارشاد
فرماتے تھے۔

۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذُبْحِ

بَابُ: دودھ والے جانور کو ذبح

ذَوَاتِ الدَّرِّ

کرنے کی ممانعت

۳۱۸۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص (رضی اللہ عنہ) آئے اور چھری کی تاک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے جانور ذبح کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔

۳۱۸۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْنُ حَلَفْتُ أَنِّي حَلَفْتُ أَنَّ ح وَ حَقَّقْنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِهِمُ ابْنًا مَرَّوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمْعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ حَبِشٍ عَنْ أَبِي حَبِشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ زَيْدًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَاحْدَ الشُّفْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كَرِهْنَا وَالْحَلُوبَ.

۳۱۸۱ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر بن ابی قحافة نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہمارے ساتھ واہلی کے پاس چلو۔ ہم چاندنی رات میں چلتے ہوئے واقعی کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا مرحبا! خوش آمدید! پھر چھری لی اور بکریوں میں گھومتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دودھ والی بکری سے پچنا۔ (اُسے ذبح نہ کرنا)۔

۳۱۸۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَلَعَمْرِ أَنْطَلَقْنَا إِلَى الزَّاهِقِيِّ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَائِطَ فَقَالَ مَرْحَبًا وَاهْلَا لَكُمْ أَحَدُ الشُّفْرَةِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعَمَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كَرِهْنَا وَالْحَلُوبَ أَوْ قَالَ ذَاتِ الدَّرِّ

خلاصہ: باب ۷ ثابت ہوا کہ دودھ والے جانور کو بغیر عذر کے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

۸: بَابُ ذَبْحِ خِجَةِ الْمَرْأَةِ

بَابُ: عورت کا ذبیحہ

۳۱۸۲ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے تیر دھار پتھر سے بکری ذبح کی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کچھ حرج نہ سمجھا۔

۳۱۸۲ حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ نَحْنُ عِنْدَ مَنْ سَلِمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شاةً بِحِجَرٍ فَلَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرَهُ نَاسًا.

۹: بَابُ ذَكَاةِ النَّادِ مِنَ

بَابُ: بد کے ہوئے جانور کو ذبح

الْبُهَاتِمِ

کرنے کا طریقہ

۳۱۸۳ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے

۳۱۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ لُثَيْمٍ قَالَا عَمْرُ بْنُ

عَبْدُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَرْثُوفٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَدَّثَهُ
 رَافِعٍ أَنَّ حَدِيثَ قَالَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْرِ هَذِهِ بَعِيرٌ
 فَرَمَاهُ وَخَلَّ بِسَيْمِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا
 أَوْ اسِدَّ (أَحْسَنَةً قَالَ) مَخَاوِسِدَ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَتْكُمْ مِنْهَا
 فَاصْطَوَاهُ هَكَذَا۔

ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک
 اونٹ ہدک گیا تو کسی شخص نے اسے تیر مارا۔ اس پر نبی
 ﷺ نے فرمایا: (کبھی) اونٹ بھی ہدک جاتے ہیں
 وحشی جانوروں کی طرح۔ سو جو تمہارے ہاتھ نہ آئے
 اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادٍ
 بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْفُضَّرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 مَا نَحْنُ فِي الرِّكَاةِ إِلَّا هِيَ الْخُفَى وَاللَّيْلَةُ قَالَ لَوْ طُعِنْتَ فِي
 مَعْدَا لَهَا خِرَافَك

۳۱۸۳: حضرت ابو الفراء کہتے ہیں کہ میرے والد
 نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے
 رسول! ذبح صرف خلق اور سید کے درمیان ہوتا ہے؟
 فرمایا: اگر تم انکی ران میں بھی نیزہ مار دو تو کافی ہے۔

خاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں ذبح اضطراری کا ذکر ہوا ہے اس کا حکم مثل ذبح اختیاری کے ہے یعنی جس طرح وہ
 حال ہے اسی طرح یہ ذبیحہ بھی حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بدوق اور توپ تیر کی مثل نہیں ہیں اس لیے بدوق اور
 توپ کا مارا ہوا حلال نہ ہوگا۔

۱۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَ

عَنِ الْمُثَلَّةِ

۳۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
 قَالَا ثَنَا عُفَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
 التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَبِى رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ أَنْ يَمْلَأَ بِالْبَهَائِمِ

۳۱۸۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں
 کے اعضاء (یعنی) ناک، کان وغیرہ کاٹنے سے منع
 فرمایا۔

۳۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
 هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 لَبِى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

۳۱۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ
 لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
 نَكْرٍ عَنْ حَزْمِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَعْدِيٍّ قَالَ قَالَ
 شَيْبَانُ عَنْ سَمَاكِ عَنْ عَجْمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْدُثُوا خَبْنًا فِيهِ الرُّوْخُ عَرَضًا۔

۳۱۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی
 ذی روح چیز کو (باندھ کر) نشانہ مت بناؤ۔ (یعنی تھنہ
 مشق نہ بناؤ)۔

۳۱۸۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَسْبِيَةَ ثَنَا
نَسْرُ بْنُ خَرِيجٍ ثَنَا الْوَيْهَقِيُّ عَنْهُ سَمِعَ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ نَفْلَ شَيْءٍ مِنَ الذَّوَابِ حَنْزُ
ڈالنے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ کیونکہ ان کو ہاندھ کر کٹا نہ بنانے سے ان کو عذاب دینا ہے اور یہ فعل حرام ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ

بَابُ: نِجَاسَتِ کھانے والے جانور کے

الْجَلَالَةِ گوشت سے ممانعت

۳۱۸۹۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ ابْنِ رَافِعَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ ابْنِ حَجَّاجٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ
والثَّانِي (دونوں چیزوں) سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک جلالہ جانور کو کئی روز تک بند رکھ کر ذبح کرنا جائز ہے اور اس کا گوشت کھانا درست ہے اور بعض دوسرے ائمہ کے نزدیک ظاہر احادیث کی بناء پر اس کا گوشت حرام ہے۔

۱۲: بَابُ لُحُومِ الْحَيْلِ

بَابُ: گھوڑوں کے گوشت کا بیان

۳۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَثْبَةُ بْنُ حِشَامٍ
نَسْرُ بْنُ خَرِيجٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْفُضُولِ عَنْ اِسْمَاءَ بِنْتِ ابْنِ تَجْرِ
قَالَتْ سَمِعْتُ اُمِّ رَسُوْلِهِ ﷺ فَاكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِهِ
اللَّهُ ﷺ کھایا۔

۳۱۹۱۔ حَدَّثَنَا سُكْرُ بْنُ حَلْفٍ اَنُوْ شَيْبَةَ ثَنَا اَنُوْ عَاصِمٍ ثَنَا
اَسْنُ خَرِيجٍ اَسْنُوْ اَبُوْ رُوَيْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ اَكَلْنَا وَمِنْ حَيْزِ الْحَيْلِ وَخُمْزِ الْوَحْشِ
کہ جنگ خیر کے دنوں میں ہم نے گھوڑوں اور
گورخروں کا گوشت کھایا۔

خلاصہ الباب ☆ گھوڑے کے گوشت کے بارے میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ اس کا گوشت مکروہ ہے حضرت ابن عباسؓ ابو حنیفہ اور اعلیٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ان حضرات کی دلیل قرآن کی آیت وَالْحَيْلُ وَالْجَلَالُ الْحُمْرُ لِمَنْ كَبِهَ الْوَحْشِ وَرِثَةُ اللَّهِ تَعَالَى كَافَرٌ ہوتا ہے اور گھوڑے پیدا کئے اور انچریں اور گدھے کہ ان پر سوار ہوا اور زینت کے لئے وہ استللال یہ ہے کہ آیت میں ان چیزوں کی خلقت کی علت سواری اور زینت قرار دی ہے اور گوشت کا کھانا ذکر نہیں لاکہ کھانے کی منفعت سواری اور زینت کی منفعت سے اقویٰ و اعلیٰ ہے جبکہ آیت احسان جملانے کے موقع پر ہے

پس اگر ان کا کھانا جائز ہوتا ہے تو اعلیٰ منفعت ضرور بیان ہوتی کیونکہ حکم کی شان سے بعید ہے کہ اعلیٰ نعمت سے احسان چھوڑ دے اور اعلیٰ منفعت کو جتائے دوسری دلیل صاحب ہدایہ نے یہ ذکر کی ہے کہ گھوڑا دشمن (کفار) کو مرعوب کرنے کا ذریعہ ہے چنانچہ عہد نبوی میں گھوڑے کی سواری شمشیر زنی اور تیر اندازی وغیرہ کی مشق کرنا سامان جہاد تھا۔ پس اس کے احترام کی خاطر اس کا کھانا مکروہ ہوگا کیونکہ جو دشمن کو مرعوب کرنے کا سبب ہو وہ مستحق اکرام ہے اور ذبح کرنے میں اس کی تذلیل والہانت ہے۔

۱۰۱۳۔ بَابُ لُحُومِ الْخُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ

چاپ: پالتو گدھوں کا گوشت

۳۱۹۲: حضرت ابو اہلق شیبانیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ہمیں جنگِ خیبر کے روز بھوک لگی۔ ہم نبیؐ کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو خیمت میں گدھے ملے جو شیر سے باہر تھے۔ ہم نے ان کو کھڑ کیا اور ہماری ہاڈیاں جوش مار رہی تھیں کہ نبیؐ کے مادی نے پکار کر کہا: ہاڈیاں اُٹ دو اور پالتوں گدھوں کا تھوڑا سا گوشت بھی مت کھاؤ۔ تو ہم نے ہاڈیاں اُٹ دیں۔

۳۱۹۲ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ لُحُومِ الْخُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ اصْدَقْنَا مُجَاعَةً يَوْمَ حُنَيْنٍ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ أَصَابَ الْقَوْمَ خُمْرًا حَارًّا خَافَ الْمَدِينَةَ فَحَرَّمَا هَا وَ اُنْ قُلُوزًا لَمْ تَعْلَمِ إِذَا مَادَى شَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُكْثِمْنُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْخُمْرِ شَيْئًا فَاطْعَمَاهَا.

ابو اہلق کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا کہ آپؐ نے گدھا بالکل حرام فرمایا؟ کہنے لگے رسول اللہؐ نے اسلئے حرام فرمایا کہ یہ نجاست کھاتا ہے۔

قُلْتُ لَعَنَ اللَّهُ نَبِيَّ أَبِي أَوْفَى حَرَّمَهَا نَحْرُنَا قَالَ نَحْنُ نَسْأَلُ أَمَّا حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّيْءُ مِنْ اِخْلَ آتِهَا تَاخُلُ الْعُدَّةُ

۳۱۹۳: حضرت مقدم بن معدی کربندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اشیاء کا حرام ہونا بتایا ان میں پالتو گدھوں کا بھی ذکر کیا۔

۳۱۹۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَثْقَةُ بْنُ الْخَثَّابِ عَنْ فُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَابِرٍ عَنِ الْمُغْدَامِ نَسِ مَغْدِيكُورَ الْكُذْبِيِّ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ اَشْيَاءَ حَتَّى ذَكَرَ الْخُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ

۳۱۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا حکم فرمایا کچا ہو خواہ پکا۔ پھر اس کے بعد اس کی اجازت نہیں دی۔

۳۱۹۴ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَصَاصِمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْخُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ نَتْنَةً وَ نَضِيجَةً لَمْ يَأْمُرْنَا بِهْ نَعْدَ

۳۱۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ حَدَّثَنِي نَوْزٌ عَنْ
يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْقِدَامِ أَنَّ مَعْدِيكَرَ عَنْ
أَبْنِهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ عَلَى لُحُومِ الْحَيْلِ وَالْعَالِ وَالْحَمِيرِ

۳۱۹۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، شجر اور گدھے کا گوشت (کھانے) سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب: اس حدیث سے بھی شجر کے گوشت کا حرام ہونا معلوم و ثابت ہوا۔

۱۵: بَابُ ذِكَاةِ الْجَبِينِ ذِكَاةُ

ذالپ: پیٹ کے بچے کو ذبح کرنا اس کی ماں کا

ذبح کرنا (بی) ہے

أَبُو

۳۱۹۹ حَدَّثَنَا الْمُؤَدَّبُ قُلْتُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ خَدْرَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانُ
حَالِدِ بْنِ الْأَخْمَرِ وَعَنْهُ نُسَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَحَالِدِ بْنِ أَبِي
الْوَدَّاعِ عَنْ أَسْنَى سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ
الْحَبَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا شَيْئًا فَإِنْ ذَكَرْتَهُ ذِكَاةٌ أَنَّهُ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ الْخَزَّاجَ إِسْحَاقَ بْنَ

۳۱۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹ کے بچے کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اگر چاہا ہو تو اسے کھا سکتے ہو کیونکہ اس کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہی ہے۔

مُسْلِمٌ يَقُولُ فِي قَوْلِهِمْ فِي الذِّكَاةِ لَا يَفْضِي بِهَا مَدْمَةٌ قَالَ
قَالَ مَدْمَةٌ بِكُشْرِ الذَّلَالِ مِنَ الدَّمَامِ وَيُفْضِي الذَّلَالُ مِنَ الدَّمِ

خلاصہ الباب: اس حدیث میں جھکی بچے کے ذبیحہ کا حکم بیان ہوا ہے۔ جنین اس بچے کو کہتے ہیں جو ابھی رحم مادر میں ہو۔ مسئلہ کی تشریح یہ ہے کہ کسی بکری وغیرہ کو ذبح کیا گیا اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو باحفاظ احمد اس کو ذبح کرنا واجب ہے اس کے بغیر حلال نہ ہوگا اور اگر وہ مردہ نکلا تو اس کی بابت اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ زفر حسن بن زیاد و حماد اور ابراہیم نخعی کے نزدیک وہ کسی ماں میں بھی حلال نہیں۔ علامہ ابن حزم ظاہری نے اسی کو اچھٹا کر دیا ہے۔ صاحبین رحمہم علیہما نے سفیان ثوری اور بہت سے علماء کے نزدیک اگر اس کی خلقت پوری اور جسمانی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بغیر ایسا کھانا حلال ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جو تقریباً گیارہ مہینے پر مامور ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ حدیث کی روایت رفع (پیش) کے ساتھ ہے پس زکوۃ الجنین مبتداء ہے اور زکوۃ امہ خبر ہے اور معنی یہ ہیں ذکاة الام ساقیة عن ذکاب الحیض کہ ماں کو ذبح کرنا اس بچے کو بھی ذبح کرنا ہے یعنی ماں کا ذبح ہو جانا اس کے بچے کے حلال ہونے کے لئے کافی ہے جیسے کہا جاتا ہے لسان الوزیر لسان الامیر۔ بیع الوصی بیع الیتیم کہ وزیر کی زبان امیر و حاکم کی زبان ہے۔ اسی طرح وصی کا فروخت کرنا یتیم کا فروخت کرنا ہے یعنی دونوں کا ایک حکم ہے۔ اس استدلال کا پہلا جواب یہ ہے کہ اول تو حدیث مذکور گوشت و طرق سے مروی ہے تاہم اس کے طرق ضعیف ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق نے الاحکام میں کہا

ہے کہ یہ حدیث اپنی تمام اسانید کے ساتھ ناقابل حجت ہے اور ابن العطنان نے بھی اسی کو ثابت رکھا ہے۔ شیخ بائی مکتی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اس بارے میں ایسی احادیث میں لگ گئے ہیں جو نہ صحیح ہیں اور نہ ثابت۔ شیخ ابن حزم ظاہری بھی سر حدیث سے ناخوش ہیں اسی لئے انہوں نے امام ابوحنیفہ کا قول اختیار کیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نیابت مراد نہیں جیسا کہ ائمہ ثلاثہ و صاحبین فرماتے ہیں بلکہ اس سے مراد تشبیہ ہے یعنی زکاۃ جنین زکاۃ ام کے مانند ہے مطلب یہ ہے کہ جنین کو بھی اسی طرح ذبح کیا جائے گا جیسے اس کی ماں کو ذبح کیا گیا ہے اور دلیل یہ ہے کہ حدیث میں پہلے جنین کو ذکر کیا گیا ہے جو منوب عنہ ہے اگر نیابت مراد ہوتی تو پہلے ناسب کو ذکر کیا جاتا یعنی یوں کہا زکاۃ الام زکاۃ الجنین۔ جیسے لسان الوزیر لسان الامیر اور فیج الوسی فیج الہتیم میں ہے۔ بہر کیف حدیث میں تشبیہ مراد ہے بغیر حرف تشبیہ کے ذکر کے۔ امام ابو حنیفہ اور امام زفر و حسن کی نقلی دلیل آیت قرآنیہ ہے حرمت علیکم المیتۃ و الدم حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور بہتا ہوا خون۔ میہ اس کو کہتے ہیں جس میں حیات نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جنین مذکور میں بھی حیات زندگی نہیں پس وہ حکم آیت کے بموجب حرام ہوا۔ (۲) ابراہیم نخعی کا اثر بھی امام ابوحنیفہ کی دلیل ہے کہ ایک جان کا ذبح کرنا دو کا ذبح نہیں ہو سکتا۔ پس صرف ماں کو ذبح کرنے سے ماں اور بچہ دونوں کیسے ذبح ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الصيد

شکار کا بیان

باب : شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ

اَوْ ذُرْع

۳۲۰۰: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا پھر فرمایا لوگوں کو کتوں سے کیا فرض، پھر ان کو شکاری کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۱: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا فرض؟ پھر ان کو کھیت اور باغ کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۳۲۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز سے کتوں کو مارنے کا حکم فرماتے سنا اور کتوں کو قتل کر دیا جاتا تھا

۳۲۰۰ حدثنا ابو بکر بن ابي شيبة ثنا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت مطرفاً يحدث عن عبد الله بن معقل ان رسول الله ﷺ امر بقتل الكلاب ثم قال ما لهم وللكلاب ثم رخص لهم في تملك الضئيد

۳۲۰۱ حدثنا محمد بن بشر ثنا عثمان بن عمر ح و حدثنا محمد بن الوليد ثنا محمد بن حعفر قال ثنا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت مطرفاً عن عبد الله بن معقل ان رسول الله ﷺ امر بقتل الكلاب ثم قال ما لهم وللكلاب ثم رخص لهم في تملك الزرع و تملك العين

۳۲۰۲ حدثنا شبيب بن سعيد اننا ما ليك ان ابن عباس عن ابي عن ابن عمر قال امر رسول الله ﷺ بقتل الكلاب

۳۲۰۳ حدثنا ابو طاهر ثنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه قال سمعت رسول الله ﷺ رافعاً صوته يأمُر بقتل الكلاب وكانت الكلاب

فَقَالَ لَا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

سوائے شکار یا ریوڑ کے کہتے کے۔

خلاصہ الباب: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کتا ایک شخص یا نور ہے اس کو پالنا ہے فائدہ ہے لوگوں کو اس سے کیا غرض۔ البتہ شکاری کتا باغ اور کھیت کی حفاظت کے لئے رکھنا جائز ہے۔

۲: بَابُ النَّبِيِّ عَنِ افْتَاءِ الْكَلْبِ الْأَكْلَبِ وَابٍ: کتا پالنے سے ممانعت، الا یہ کہ شکار

صَيْدٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے ہو

۳۲۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ قَالَ قَالَ لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ الْأَزْرَاقِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقْبَضَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

۳۲۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاخِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي عُثَيْبٍ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا أَنَّ الْكَلَابَ أَتَتْهُ مِنَ الْأُمَمِ لَامَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْبَضُوا مِنْهَا لَا سُدَّ الْهَيْبَمِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ إِلَّا نَقَصَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ كُلِّ يَوْمٍ قِرَاطٌ

۳۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاخِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي عُثَيْبٍ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا أَنَّ الْكَلَابَ أَتَتْهُ مِنَ الْأُمَمِ لَامَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْبَضُوا مِنْهَا لَا سُدَّ الْهَيْبَمِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ إِلَّا نَقَصَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ كُلِّ يَوْمٍ قِرَاطٌ

۳۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاخِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي عُثَيْبٍ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا أَنَّ الْكَلَابَ أَتَتْهُ مِنَ الْأُمَمِ لَامَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْبَضُوا مِنْهَا لَا سُدَّ الْهَيْبَمِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ إِلَّا نَقَصَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ كُلِّ يَوْمٍ قِرَاطٌ

خلاصہ الباب: ان احادیث میں کتا پالنے پر وعید سنائی گئی ہے کہ پالنے والے کے نیک عمل سے ایک قیراط روزانہ کم کیا جاتا ہے اور بعض روایات کے مطابق دو قیراط یومیہ کم ہوتے ہیں اور قیراط احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔

۳: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ

ہدایہ: کتے کے شکار کا بیان

۳۲۰۷: حضرت ابو ثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ ان کے برتنوں میں کھانا بھی کھا لیتے ہیں اور شکاروں کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ میں اپنے کمان اور اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے کے ذریعہ بھی شکار کر لیتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تم نے جو کہا کہ تم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہو تو تم ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو الا یہ کہ سخت مجبوری ہو تو ان کے برتنوں کو دھو لو۔ پھر ان میں کھانا کھاؤ اور جو تم نے شکار کا ذکر کیا تو جو تم تیر کمان سے شکار کرو اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرو تو اسے بھی اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو بے سدھائے کتے سے شکار کرو اور تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو (ذبح کر کے) کھا لو۔

۳۲۰۸: حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا: ہم لوگ کتوں کے ذریعہ شکار کرتے ہیں۔ فرمایا: جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑ دو اور ان پر اللہ کا نام لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ لائیں اُسے کھا لو اگر چہ وہ اسکو جان سے مار ڈالیں۔ الا یہ کہ کتا خود بھی اس شکار میں سے کچھ کھالے۔ لہذا اگر کتا اس شکار میں سے کھالے تو تم اس شکار کو مست کھاؤ کیونکہ اس صورت میں مجھے خدشہ ہے کہ اس شکار کو کتے نے اپنے لیے پکڑ رکھا ہو اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی شامل ہو جائیں تو پھر بھی تم نہ کھاؤ۔

۳۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا الصَّحَّاحُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ بْنُ هُرَيْدٍ الْخُسْرِيُّ أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا سَأَرُصُ أَهْلَ كِتَابٍ سَأَكُلُ فِي أَتْبِهِمْ وَمَأْرُصُ صَيْدٍ أَصِيدُ مَقْرُوسِي زَا أَصِيدُ مَكْلِي الْمَعْلَمُ وَأَصِيدُ مَكْلِي الدِّي لَيْسَ نَعْلَمُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا مَا دَخَرْتُ أَنْتُمْ فِي رِصْ أَهْلِ كِتَابٍ وَلَا تَأْكُلُوا فِي أَتْبِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَحْذُوا مِنْهَا فَإِنْ لَمْ تَحْذُوا مِنْهَا فَاعْلَوْهَا وَتَكَلُّوا فِيهَا وَأَمَا مَا دَخَرْتُ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ فَمَا أَصَنَّتْ مَقْرُوسَكَ فَادْخُرْ اسْمَ اللَّهِ وَتَكَلُّ وَ مَا صَدَّتْ مَكْلِكَ الْمَعْلَمُ فَادْخُرْ اسْمَ اللَّهِ وَتَكَلُّ وَ مَا صَدَّتْ مَكْلِكَ الدِّي لَيْسَ نَعْلَمُ فَادْخُرْ ذِكَاةَ فَكُلْ

۳۲۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ نَا جَابُنُ بْنُ يَسْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَمَا قَوْمٌ يَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ قَالَ أَدَاؤُ سَلَسْتُ كِلَابَكَ الْمَعْلَمَةَ وَ دَخَرْتُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَقُلْ مَا اسْكُنَ عَلَيْكَ إِنْ قَتَلْتَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ وَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّ أَحَدًا أَنْ يَكُونَ أَمَّا انْفَسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَ أَنْ حَالِطَتْهَا كَلَامَاتُ أُخْرَى وَلَا تَأْكُلْ

فقال انس ماحذ سمعت نفسي علي انس
السنن بنقول حجت تمامية وحسن حجة ائمتها
استاذي بن منذر (راوی حدیث) کو فرماتے سنا کہ
امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
میں نے پچاسی حج کیے جن میں اکثر پیدل تھے۔

خلاصہ الباب ۵۶ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی شکار کو تیرہ تھوڑے سے مارنا جائز ہے اسی طرح جانور کے ذریعہ کتا پھینکا
عقاب باز وغیرہ سے شکار کرنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ کتا وغیرہ اور باز عقاب معلم (سکھائے ہوئے ہوں) اور اس کے علاوہ
اور کئی شراکاء ہیں (۱) شکاری مسلمان ہے یا کتابی ہو۔ (۲) کتے یا باز کو چھوڑنا۔ (۳) اس کے چھوڑنے میں غیر مسلم یا غیر
کتابی کا کتا شریک نہ ہو۔ (۴) قسمیہ کو ارادہ نہ چھوڑنا۔ (۵) چھوڑنے اور شکار پکڑنے کے درمیان دوسرے کام میں
مشغول نہ ہونا۔ (۶) شکاری جانور کا تعلیم یافتہ ہونا۔ (۷) چھوڑنے کے طریقہ پر چلا جانا۔ (۸) غیر معلم کا شریک نہ ہونا
(یہ شرط حدیث باب میں موجود ہے) شکار کو زخم لگا کر قتل کرنا۔ (۱۰) شکار کو نہ کھانا۔ (۱۱) شکار کی خوش عیشہ اردانت اور
چنگل سے نہ ہو۔ (۱۲) حشرات الارض سے نہ ہو۔ (۱۳) مچھلی کے علاوہ دریائی (آبی) جانور نہ ہو۔ (۱۴) اپنے پروں یا
پاؤں سے خود کو بچانے پر قادر ہو۔ (۱۵) شکار کرنے سے پہلے شکار کا سر جانا (ذبح کرنے سے پہلے)۔

۴: بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمُخَوَّصِ

باب: مجوسی کے کتے کا شکار

۳۴۰۹ حَدَّثَنَا عَنْزُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ عَنْ شَرِيكَ
عَنْ حِجَابِ بْنِ الْأَظْفَرِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي نُزْةٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْبُشَيْرِيِّ عَنْ حَبِشَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْتُهُ عَنْ صَيْدِ
كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ بِغَيْرِ الْمُخَوَّصِ

۳۴۱۰ حَدَّثَنَا عَنْزُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ عَنْ سُلَيْمَانَ
ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِي دَاوُدَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ
الَّذِي يَنْتَبِهُ لِلْهَيْبَةِ فَقَالَ شَيْطَانٌ.

خلاصہ الباب ۵۷ مجوسی کا ذبیحہ حرام ہے تو اس کا شکار بھی حلال نہ ہوگا۔

۱۔ پر نہ سے یا کتے کا مالک غلام مسلمان ہو جس سے مجوسی چھوڑے تو اس کا شکار حلال نہیں اور مالک مجوسی ہوا اور چھوڑنے والا مسلمان ہو۔ اللہ کا
نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار حلال ہے۔ (عمدہ القریب)

ج۔ شاید امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور شیطان کا فرہے اور کافر کا ذبیحہ حلال نہیں۔ اس لیے خالص
سیاہ کتے کا شکار حلال نہیں۔ لیکن اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں کہ خالص سیاہ کتے کا شکار بھی حلال ہے اور "شیطان" کہنے کا مطلب یہ ہے کہ
شریر اور ایذا دہاں ہے۔ (عمدہ القریب)

۵. بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

بَابُ : تِيَارِ كَمَا نَ سَ شَكَارِ

۳۲۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو غَمِيرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّحَّاسُ وَ
عَيْسَى بْنُ يُونُسَ الرَّشْدِيُّ قَالَا سَأَلْنَا صَفْوَةَ بْنَ رُبَيْعَةَ عَنْ
أَبِي أَوْسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ
أَسَى ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَلَّ مَا رَأَيْتُمْ
عَلَيْكُمْ قَوْسَكُمْ

۳۲۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا فُؤِمَ نَزَمْنِي قَالَ إِذَا رَمَيْتَ وَ حَرَفْتَ فَكُنْ مَا
حَرَفْتَ

خلاصۃ السراپ تیر سے شکار بھی حلال ہے بشرطیکہ تیر مارتے وقت تسمیہ کہہ لیا ہو اور اس شکار کو بھروج (ذبحی) کر دیا ہو اور وہ مر گیا ہو اور اگر اس کو زندہ پالیا ہو تو اب وہ صید (شکار) نہیں لہذا کوۃ اضطرابی کافی نہیں ہوگی بلکہ اختیاری ذبح ضروری ہوگا۔

۶. بَابُ الصَّيْدِ يَغُيبُ لَيْلَةً

بَابُ : شَكَارِ رَاتِ بَحْرِ غَائِبِ رَے

۳۲۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَدُوُّ الرَّاقِ أَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الصَّيْدَ يَغُيبُ
عَنْ لَيْلَةٍ قَالَ إِذَا وَخِذْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ تَحْذِفْهُ
عِزَّةً فَكُنْهُ

خلاصۃ السراپ ایک شکار کے تیر لگا اور وہ گر پڑا پھر وہ ہنسٹ تمام برداشت کر کے اٹھ بھاگا اور صید کی انہر سے غائب ہو گیا شکاری اس کو برابر تلاش کرتا رہتا آ نکد اس کو پالیا مگر اس وقت وہ مردہ ہو چکا تھا تو اس کا کھانا حلال ہے یا حرام۔ اس کی بابت بہت اختلاف ہے کئی مذاہب ہیں۔ حنیفہ کا مذہب جیسے کہ اگر شکاری اس کی تلاش میں رہا تو کھانا احتساباً جائز ہے اور اگر اس کی تلاش سے بیچر رہا پھر اس کو پایا تو نہیں کھایا جائے گا پھر جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اس کو دوام الارض نے مارا والا ہو۔ صاحب مین الہدای کی تحقیق یہ ہے کہ ہمارے یہاں جو یہ حکم ہے کہ شکار مذکور نہ کھایا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ترک کرنا احتیاطاً ہے یہ مراد نہیں کہ حرام ہے اس لئے کہ دیگر احادیث صحاح حلال ہونے کا فائدہ دیتی ہیں بشرطیکہ اس کو یقین ہو کہ شکار کی موت تیر کے علاوہ کسی اور سبب سے واقع نہیں ہوئی۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث ابو ثعلبی

فرمایا: چانور ابھی زندہ ہو اور اسی حالت میں اس کا کوئی حصہ (مثلاً پاؤں یا کسی حصہ کا گوشت) کاٹ لیا جائے تو وہ نکلاؤں دار ہے۔

۳۲۱۷: حضرت جیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ اونٹوں کی کوبائیں اور بکریوں کی ڈھیں کاٹ لیا کریں گے۔ غور سے سنو! زندہ چانور کا جو حصہ بھی کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔

باب: پھلی اور مٹی کا شکار

۳۲۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مرد اور ہمارے لیے حلال کئے گئے، پھلی اور مٹی۔

۳۲۱۹: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مٹی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ کے فکروں میں سب سے زیادہ یہی ہے۔ نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۳۲۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تھالوں میں رکھ کر مٹیاں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں۔

۳۲۲۱: حضرت جابر و انس سے روایت ہے کہ نبی جب مٹیوں کے لیے بدعا کرتے تو فرماتے: اے اللہ! بڑی مٹیوں کو ہلاک کر دیجئے اور ان کے اٹلے سے خراب کر دیجئے (کہ مزید پیدا نہ ہوں) اور ان کو جڑ سے ختم کر دیجئے (کہ نسل ہی نہ رہے) اور ان کے منہ ہماری روزیوں سے روک دیجئے (کہ غلہ و اناج نہ کھالیں) بلاشبہ آپ ہی زمانے والے ہیں۔ ایک شخص نے عرض

عینی عن هشام بن سعد عن زید بن أسلم عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال ما قطع من البیضة وہی حیة فما قطع منها فهو میتة

۳۲۱۷: حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعیل بن عیاض ثنا ابو سحر الہذلی عن شہر بن حوشب عن نسیہ الذاری قال قال رسول اللہ ﷺ یحکون فی آخر الزمان قوم یسکون البیضة لایمل ویقطعون الذناب الاعم الا فما قطع من حی فهو میتة

۹: بَابُ صَيْدِ الْجَيْتَانِ وَالْخِرَادِ

۳۲۱۸: حدثنا ابو مفضل ثنا عبد الرحمن بن زید بن اسلم عن ابنه عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ ﷺ قال احللت لنا ميتين الخوث والخراد

۳۲۱۹: حدثنا ابو سحر بکر بن حلف و نصر بن علی قال ثنا زكريا بن يحيى ثنا عمارة ثنا ابو العوام عن ابی غسان التميمي عن سلمان قال سئل رسول اللہ ﷺ عن الخراد فقال اخير خلود الله لا اتملله ولا احرمة

۳۲۲۰: حدثنا احمد بن منيع ثنا شفيان بن عيسى عن ابي سعيد (سعد) القفال سمع انس بن مالك يقول نحن ارواح النبي ﷺ ينهبنا ذن الخراد على الاطلاق

۳۲۲۱: حدثنا هرثمة بن عبد الله الحشاش ثنا هاشم بن القاسم ثنا رباح بن عبد الله ابن غلانة عن موسى بن مسند بن ابراهيم عن ابنه عن جابر و انس بن مالك ان النبي ﷺ صلى الله عليه وسلم كان اذا دعا على الخراد قال اللهم اهلك كبداءه وقلل جعازة وفسد بيضه واطمع دابره وخذ ما فوهاها عن معايشنا وازلقنا انك سمع الذماء

کیا اے اللہ کے رسول! آپ اللہ کی مخلوق کو کیسے بدوے رہے ہیں کہ اللہ اس کی نسل ہی ختم کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نڈی سمندر میں پھلکی کی چھینک سے پیدا ہوتی ہے۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا دَسَّوَلُ اللّٰهُ اَكْتَفِ بِذَعْوِ اَعْلٰی
خَسَدٌ مِّنْ اَحْسَادِ اللّٰهِ يَفْطَعُ دَابِرَهُ ۖ قَالَ اِنَّ الْاَحْرَادَ فِتْرَةٌ
الْخَوَاتِ هِيَ الشَّعْرُ

ہاشم کہتے ہیں کہ زیادہ نے فرمایا کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے دیکھا پھلکی پھینک رہی تھی نڈی کو۔

قَالَ هَاشِمٌ قَالَ زَيْدٌ حَدَّثَنِي مِّنْ رَّأْيِ الْخَوَاتِ
يَفْتَرَةٌ

۳۴۴۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج یا عمرہ کے لیے نکلے۔ ہمارے سامنے نڈیوں کا ایک گروہ آیا۔ ہم انہیں جوتوں اور کوڑوں سے مارنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں کھالو کیونکہ یہ سمندر کا شکار ہیں۔

۳۴۴۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكُنْ لَنَا حَدَّثَنَا بَنُو
سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّخَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ هُمَا حِجَابٌ اَوْ غَمْرَةٌ فَاسْتَفْطَلَا رَجُلٌ مِّنْ حَرَّادٍ اَوْ
صَرَتْ مِّنْ حَرَّادٍ فَجَعَلَا يَضْرِبُهُنَّ بِاَسْوِطَا وَبَعَاثَا فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ كَلُّهُمَا فَانَّهُ مِّنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

خطابہ الہام ﷺ ثابت ہوا کہ کبھی اورنگی اور مردار پھلکی اور نڈی حلال ہیں۔ گوہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں بعض سے حلال ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض سے حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کرام کا اس میں اختلاف ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک اس یہ ہے کہ گوہ کا کھانا مکروہ تحریمی نہیں بلکہ حرام نہیں ہے۔ امام محمد نے منطاح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نقل کر کے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک اس کا ترک زیادہ پسندیدہ ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔ حج ہے کہ احتیاط احتیاط کرنے والے ہیں جیسے اپنے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پڑھا اور سنا کہ آپ سے گوہ نہیں کھائی۔

باب: جن جانوروں کو مارنا منع ہے

۱۰: بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ

۳۴۴۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ چڑیا، میمڈک، چوہائی اور بد بد کو مارنے سے (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) منع فرمایا۔

۳۴۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْوُهَّابِ قَالَ لَنَا ابْنُ عَمْرِو الْعَدَنِيِّ ثَنَا اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
عَنْ قَتْلِ الطُّرْدِ وَالطُّغْدِ وَالْمَسْلَةِ وَالْمَذْذِ

۳۴۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مار ڈالنے سے منع فرمایا: (۱) چوہائی، (۲) شہد کی کہنی

۳۴۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى لَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا
مُسَمَّرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَدَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنْ

الذواب النملة والسحل والهدھد والضراد

(۳) ہد ہد اور (۴) چڑیا۔

۳۲۲۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَفْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَا سَأَلْنَا عَنْهُ اللَّهُ نُونٌ وَغِبَ الْخُرْمِيُّ يُؤَلِّسُ عَنْ إِبْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّخْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَنِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ سَبَّاسُ الْأَنْبِيَاءِ قَرَضَتْهُ مَلَكَةٌ فَأَمَرَتْهُ بِقِرْنَةِ الشَّيْلِ فَأُخْرِجَتْ فَأَوْحَى إِلَيْهَا عَزْرُوحُ اللَّهِ هِيَ إِنْ قَرَضَتْكَ مَلَكَةٌ أَهْلَكَتْ أَنْتَ مِنَ الْأَمَةِ تُسْحَخُ

۳۲۲۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔ کسی نبی کو چوٹی کے کات لیا تو انہوں نے حکم دیا کہ چوٹیوں کا سارا بل جلا دی جائے۔ چنانچہ وہ جلا دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان (پیغمبر) کی طرف وحی بھیجی کہ ایک چوٹی کے کاتے پر آپ نے ایک پوری امت کو تباہ کر دیا جو اللہ کی پاکی بیان کرتی تھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى سَأَلَنَا صَالِحٌ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ لَخُوفٌ وَقَالَ لَوْ صَحَّ

ایک دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصہ: (۱) ان چیزوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ شاید اس لئے کہ ہد ہد نے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو پیغام پہنچایا تھا اور بہت چھوٹا جانور ہے اسی طرح مرد بھی چھوٹی چڑی ہے بہت کم گوشت اس سے لگتا ہے۔ چوٹی گھر سے بڑا اناج اٹھا کر لے جاتی ہے خلاصہ یہ کہ مذکورہ جانور بے ضرر رہتے ہیں۔

۱۱: بَابُ التَّهْنِئَةِ غِي الْخُذْفِ

باب: چھوٹی نکتری مارنے کی ممانعت

۳۲۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ اَبُو شَيْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا اَسْمَاعِيلَ اَبَا غَالِبَةَ عَنْ اَبِي يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَبْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ قُرْبَةَ لَعْنَهُ اللَّهُ بَنَ مَعْقِلٍ حَدَّثَنَا فُلَيْهَاءُ وَقَالَ اَنَّ الشَّيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْيُ عَنْ الْحَذَفِ وَقَالَ اَنَّهُ لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَسْكَا عِلْدًا وَلَا تَكْتَبُهَا تَجَسَّرُ السِّنُّ وَتَغْفَقُ الْعَيْنُ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اَخَذْتُكَ اَنَّ الشَّيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْيُ عَنْهُ لَمْ غَذَتْ لَا اَكْمَلُكَ

۳۲۲۷ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن معقل کے ایک عزیز نے چھوٹی نکتری اٹھکی پر رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے روکا اور فرمایا: نبی نے اس سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ کسی کا دانت ٹوٹ سکتا ہے آٹھ پھوٹ سکتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس عزیز نے دوبارہ ایسا ہی کیا تو عبد اللہ بن معقل نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ بتایا کہ نبی نے اس سے منع فرمایا پھر تم نے دوبارہ وہی حرکت کی۔ اب میں تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

۳۲۲۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَأَلْنَا عَنْهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَا سَمِعْنَا مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَا سَمِعْنَا

۳۲۲۸ حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکتری اٹھکی پر رکھ کر

عن قتادة عن خلقة بن ضبة عن عبد الله بن مفضل قال
 بهي النبي ﷺ عن الحذف وقال انها لا تفل الضبة ولا
 تكتي العذر ولكنها تفل العن وتكسر السن.
 مارنے سے منع کیا اور فرمایا اس سے نہ تو فکار ہوتا ہے
 نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ آکھ پھوٹ سکتی ہے اور
 دانت ٹوٹ سکتا ہے۔

خلاصہ الباب ۱۱: اس کھیل کا فائدہ تو کوئی نہیں البتہ اس کا نقصان ہے کہ کسی کی آنکھ یا سر میں چوٹ لگ سکتی ہے جیسے آج
 کل گلی ڈنڈ اور ٹیل سے سگریٹ بھینکنا وغیرہ۔

۱۲: بَابُ قَتْلِ الْوَزْغِ

باب: گرگٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا

۳۲۲۸ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال سفيان بن غيبة
 عن عبد الحميد بن خثيم عن سعيد بن المسيب عن أم
 شريك بن أبي شريك عن امرأته عن الأوزاعي
 ۳۲۲۸ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
 ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گرگٹ مارنے
 کا حکم دیا۔

۳۲۲۹ حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب
 ثنا عند الغريز بن الشحار ثنا سهيل بن أبي هريرة
 عن رسول الله ﷺ قال من قتل وزغاً في أول صريرة فله
 كذا حسنة ومن قتلها في الثانية فله كذا وكذا اذني من
 الألفي ومن قتلها في الصريرة الثالثة فله كذا حسنة
 (اذني من الادي ذكره في المرة الثانية)
 ۳۲۲۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب
 میں مار ڈالا اُسے اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے
 دوسری ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی (پہلی مرتبہ سے
 کم) نیکیاں ملیں گی اور جس نے تیسری ضرب میں مار
 ڈالا اُسے اتنی (دوسری مرتبہ سے کم) نیکیاں ملیں گی۔

۳۲۳۰ حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح ثنا عبد الله
 بن وهب الحسن بن يوسف عن ابن شهاب عن غزوة بن
 الزبير عن عائشة بن رسول الله ﷺ قال للوزع القويصة.
 ۳۲۳۰ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو
 بد معاش و بدکار فرمایا۔

۳۲۳۱ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا يوسف بن
 محمد بن عبد الحميد بن حازم عن نافع عن سائب بن مولة
 العاصي بن الحرير أنها دخلت على عائشة فراهت في
 بينها زمخاً موضوعاً ففالت يا أم المؤمنين رضى الله
 تعالى عنها! ما تفضعين بهذا قالت تقتل به هذه
 الأوزاع فان سئ الله صلى الله عليه وسلم اخبرها
 أن الزهامة لنا ألقى في النار لم تكن في الأوزع دابة
 ۳۲۳۱ فاک بن مفرہ کی آزاد کردہ باندی حضرت
 سائبہ فرماتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ کے گھر گئی۔ دیکھا کہ
 گھر میں ایک برچھا رکھا ہوا ہے۔ تو عرض کیا: اے ام
 المؤمنین! آپ اس سے کیا کرتی ہیں؟ فرمائی گئیں
 ہم اس سے گرگٹ (اور چھپکلیاں) مارتی ہیں۔ اس
 لیے کہ اللہ کے نبیؐ نے ہمیں بتایا کہ سیدنا ابراہیمؑ کو
 جب آگ میں ڈالا گیا تو زمین کے ہر جانور نے آگ

الْأَعْفَاتِ الشَّارِ غَيْرَ الْوَرَعِ فَهِيَ تَحْتَ تَسْلُخِ بَحْنِ كَيْ كَوْشٍ كَيْ سَوَائِ كَرْكُ كَيْ كَيْ يَاسِ مِ
عَلَيْهِ فَاسْتَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُوكِ مَارِ بِاقْتَا (تاکہ اور بھڑکے) اس لیے رسول
ﷺ نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ جانور ہوتے تو بے ضرر ہیں لیکن بعض نے فرمایا ہے کہ ان میں زہر ہوتا ہے اور دل کو ان سے نفرت
ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ جن چیزوں کو مارنے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے ہم
مسلمان بھی اس کو ماریں پچھلی کے متعلق تو یہ بھی مشہور ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دشمن تھی، ہم مسلمانوں کو بھی اس سے
دشمنی رکھنی چاہئے۔

۱۳: بَابُ أَكْلِ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
۳۲۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سَنَانُ بْنُ شُعْبَانَ عَنْ غُنَيْمَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ الْخَصْرِيِّ أَنَا الْفَرَسِيُّ عَنْ أَبِي نَعْلَةَ الْخَثَمِيِّ أَنَّ
السَّيِّدَ ﷺ مَبِي عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
فَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَ لَمْ نَسْمَعْ بِهَذَا خَلْفًا
السَّامِ

چاپ: ہر دانت والا درندہ حرام ہے
۳۲۳۲ حضرت ابو نعبلہ نخعی سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے ہر دانت والے درندے کو کھانے سے منع
فرمایا۔
امام زہریؒ فرماتے ہیں: جب تک میں شام
نہیں گیا تب تک میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

۳۲۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ هِشَامٍ
ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عُثَيْدَةَ بْنِ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ

۳۲۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔
۳۲۳۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ جنگِ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر
دانت والے درندہ اور پتھرو والے پرندہ کو کھانے سے
منع فرمایا۔

عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَ عَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ
مِنَ الطَّيْرِ

خلاصۃ الباب ☆ صاحب ہدایہ نے سب کی تعریف یوں کی ہے: السبع کل مختلف منہب جارح فانتل عادۃ
یعنی سب جانور ہے جو عادیۃً اپنے والد غارت گردشی کرنے والا۔ قاتل اور ناحق حملہ کرنے والا ہو۔ کچلیوں والے
درندے جو دانتوں سے شکار کر کے کھاتے ہیں جیسے شیر، بھیریا، چیتا، سیاہ گوش، بومزمی، جنگلی بلی وغیرہ ان کا گوشت

کھانا احتلاف اور انیم غنمی امام شافعی امام احمد ابو ثور اصحاب حدیث اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ چچہ گیر پرندہ۔ جو اپنے چنگل سے شکار کرتے ہیں جیسے شکرہ، عقاب، باز، شایین، گدھ، کوا وغیرہ ان کا کھانا بھی احتلاف غنمی امام شافعی امام احمد ابو ثور اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ امام مالک، لیث بن سعد، اوزاعی، یحییٰ بن سعید کے نزدیک پرندوں میں سے کوئی چیز حرام نہیں۔ یہی ابن عباس اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

۱۴: بَابُ الذَّنْبِ وَالْفُغْلَبِ

ہاپ: بھڑیے اور لومڑی کا بیان

۳۲۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابِعِيُّ نُوٍّ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْمَحَارِقِ عَنْ حَسَنَ بْنِ جَرُوحٍ عَنْ أَبِي حَزِيمَةَ بْنِ حَرْوَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّكَ لِمَا تَلَكَّ عَنْ أَصَابِ الْأَوْصِ مَا تَقُولُ فِي الذَّنْبِ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ الْفُغْلَبَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي الذَّنْبِ؟ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ الذَّنْبَ احْدَ فِيهِ حَرَمٌ؟

۳۲۳۵. حضرت خزیمہ بن جرہؓ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسلئے حاضر ہوا کہ آپؐ سے زمین کے کچھ جانوروں کی بابت دریافت کروں۔ آپؐ لومڑی کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا لومڑی کون کھاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ بھڑیے کے حعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا جس میں بھلائی اور خیر رودہ بھلا لومڑی کھائے گا؟

۱۵: بَابُ الضَّعِ

ہاپ: بچہ کا حکم

۳۲۳۶. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ قَالَ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجَاءٍ الْكُفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ (وَهُوَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) قَالَ سَأَلْتُ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّعِ أَصِيدَ هُوَ قَالَ مَعَهُ قُلْتُ أَكَلْتُهَا قَالَ بَعْدَ قُلْتُ أَشَى سَغَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَعَهُ

۳۲۳۶. حضرت عبدالرحمن بن ابی عماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حابر بن عبداللہ سے بچہ کے حعلق دریافت کیا کہ یہ شکار ہے؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: یہ بات آپؐ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں۔

۳۲۳۷. حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابِعِيُّ نُوٍّ وَاصِحٍ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْمَحَارِقِ عَنْ حَسَنَ بْنِ حَرْوَةَ عَنْ أَبِي حَزِيمَةَ بْنِ حَرْوَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا تَقُولُ فِي الضَّعِ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّعِ

۳۲۳۷. حضرت خزیمہ بن جرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم بچہ کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: کون ہے جو بچہ کھائے۔

خاصۃ الرباب بعض حضرات کا یہی مذہب ہے کہ بچہ حال کے حلق کے نزدیک یہ درندہ ہے اور درندوں کی طرح اس کا کھانا بھی حرام ہے حضرات حنفی کی دلیل حدیث ۳۲۳۷ سے اس کے علاوہ حدیث ابو الدرداءؓ ہے جس کی تخریج امام احمد اسحاق بن راہویہ اور ابویعلیٰ موصلی نے اپنے اسانید میں عبداللہ بن یزید سعدی سے کی ہے۔ اور حدیث خزیمہ بن جرہؓ

ہمارے ملاقہ میں گوہ بہت ہوتی ہے۔ گوہ کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک کروہ کی خفلیں مسخ کر دی گئی تھیں، گوہ کی صورت میں۔ نیز آپ نے کھانے کا حکم بھی نہ دیا اور منع بھی نہ فرمایا۔

۳۲۳۱ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچی ہوئی گوہ پیش کی گئی جب آپؐ کے قریب کی گئی تو آپؐ نے کھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ اس پر آپؐ نے اس سے ہاتھ وٹھایا تو حضرت خالدؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں! حرام تو نہیں لیکن ہمارے علاقہ میں ہوتی نہیں اس لیے مجھے پسند نہیں تو حضرت خالدؓ نے ہاتھ گوہ کی طرف بڑھایا اور گوہ کھائی حالانکہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

۳۲۳۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گوہ کو حرام نہیں کہتا۔

باب: خرگوش کا بیان

۳۲۳۳ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم مر القہر ان نامی جگہ سے گزرے۔ ہم نے ایک خرگوش کو پھیرا اور اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن بالآخر تھک گئے۔ پھر میں دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران اور سرین کا حصہ نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔

الضُّفَّةَ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اِذَا صَلَّيْتُ اُفْرَجَ مَصْنَعٌ فَمَا تَرَى فِي الصَّبَابِ قَالَ سَلَعَنِي اللَّهُ فَمَنْ مَسَّحَتْ فَلَهُ يَأْمُرُ بِهِ وَلَوْ يَدُهُ عَنْهُ

۳۲۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَنْصَلِيُّ ثَمَامَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّبِيعِيُّ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ اُمِّ اَسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ خَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى بَصْتِ مَشْوِيٍّ فَطَرَبَ اِلَيْهِ فَاهْوَى بِدِهِ لِيَاكُلَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ حَصْرَةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَحِمٌ صَبَّ فَرَفَعَ يَدَهُ فَقَالَ لَهُ حَالِدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرَأْ الضَّبَّ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَارِضِي فَاحْدَ بَنِي اَعَافَةَ قَالَ فَاهْوَى حَالِدٌ اِلَى الضَّبِّ فَاکْلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

۳۲۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَمَامَةُ بْنُ اَبِي غَيْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ اَنَسٍ عُمَرُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا اَحْرَمُ مِنْ بَغْيِ الضَّبِّ

۱: بَابُ الْاَزْنَبِ

۳۲۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَافٍ ثَمَامَةُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَمَامَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَرَرْنَا سَمَرَ الْكُفَّيْزَانِ فَاتَّبَعْنَاهُ اِنْشَاءً فَسَقَوْا عَلَيْهِمَا فَعَلَّوْا فَسَعَيْتُ حَتَّى اَفْرَحْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا اَمَا طَلْحَةُ فَدَنَحَهَا فَسَعَتْ نَعَجَرَهَا وَوَرَّكَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَلَّهَا

۳۲۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ
أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هُبَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصَانَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ مَرْثَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَارَزَتِ
مُعَلَّقِيْهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْنَتْ هَذَيْنِ الْأَرْنِيسَ فَلَهُ
أَحَدٌ حَمِيدَةٌ أَذْكِيْهُمَا بَهَا فَذَكِّيْهُمَا بِمَرْوَةِ الْأَكْثَلِ قَالَ
نَحْلُ

۳۲۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ وَاصِحٍ
عَنِ مَحْمُودِ بْنِ اسْمَعِيلَ عَنِ الْكَرْبِيِّ أَنِ ابْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ
حَتَّانِ بْنِ جَرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ خُرَيْمَةَ بْنِ حُرَّاءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّانُكَ لَا تَأْكُلُكَ عَنْ أَخِي
الْأَرَضِ مَا تَقُولُ فِي الصَّبِّ قَالَ لَا تَحْلُمُهُ وَلَا أَحْرَمَتُهُ قَالَ قُلْتُ
فَأَنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تَحْرُمْ وَلَمْ يَأْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْتُ أَتَمُّهُ مِنَ الْأَمَمِ وَرَأَيْتُ حَلْفًا وَاسْتَيْ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُ فِي الْأَرْزَبِ قَالَ
لَا تَحْلُمُهُ وَلَا أَحْرَمَتُهُ قُلْتُ فَأَنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تَحْرُمْ وَلَمْ يَأْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَحْلُ

۳۲۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ
أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هُبَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصَانَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ مَرْثَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَارَزَتِ
مُعَلَّقِيْهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْنَتْ هَذَيْنِ الْأَرْنِيسَ فَلَهُ
أَحَدٌ حَمِيدَةٌ أَذْكِيْهُمَا بَهَا فَذَكِّيْهُمَا بِمَرْوَةِ الْأَكْثَلِ قَالَ
نَحْلُ

۳۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ
أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هُبَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصَانَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ مَرْثَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَارَزَتِ
مُعَلَّقِيْهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْنَتْ هَذَيْنِ الْأَرْنِيسَ فَلَهُ
أَحَدٌ حَمِيدَةٌ أَذْكِيْهُمَا بَهَا فَذَكِّيْهُمَا بِمَرْوَةِ الْأَكْثَلِ قَالَ
نَحْلُ

۱۸ : بَابُ الطَّافِي مِنْ صَيْدِ

الْبُحْرِ

آجائے؟

آجائے؟

۳۲۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ
أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هُبَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصَانَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ مَرْثَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَارَزَتِ
مُعَلَّقِيْهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْنَتْ هَذَيْنِ الْأَرْنِيسَ فَلَهُ
أَحَدٌ حَمِيدَةٌ أَذْكِيْهُمَا بَهَا فَذَكِّيْهُمَا بِمَرْوَةِ الْأَكْثَلِ قَالَ
نَحْلُ

۱۹: بَابُ الْغُرَابِ

پاب: کوئے کا بیان

۳۲۳۸. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَوْهَرِ السَّيَاطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولَانِ هَذَا الْكَلْبُ لَا يَأْكُلُ الْغُرَابَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَابْقَا وَاللَّهِ مَا هُوَ مِنَ الْعُتْبَاتِ.

۳۲۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کون ہے جو کوئے کھائے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو قاصق بتایا۔ بخدا! یہ پاکیزہ جانوروں میں سے نہیں۔

۳۲۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ السُّغُودِيُّ قَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ الْقَاسِمِ أَبِي مُحَمَّدٍ ابْنِ أَبِي سُرٍّ الصَّدِيقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَبَّةُ فَاسِقَةٌ وَالْعُقُورُ فَاسِقَةٌ وَالْقَارَةُ فَاسِقَةٌ وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ.

۳۲۳۹: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سانپ قاصق ہے اور کچھو قاصق ہے۔ چوہا قاصق ہے اور کوئے قاصق ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت قاسم سے پوچھا گیا کہ کیا کوئے کھایا جاسکتا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ

قَالَ لِلْقَاسِمِ إِنْ كُلَّ الْغُرَابِ؟ قَالَ مَنْ يَأْكُلُهُ نَعْدَ فُزُولِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسِقًا.

فقیل للقاسم انو کل الغراب؟ قال من یأکلہ بعد فزول رسول اللہ ﷺ فاسقا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں کوئے سے مراد وہی کوا ہے جو مردار اور ناپاکی کھاتا ہے جس کی گردن کا رنگ پیروں کی پر نسبت سفید ہوتا ہے اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ حیوانات نجسہ فاسقہ کے ساتھ ملحق ہے لیکن غراب ذریعہ (کھیتی کا کوا) حلال ہے کیونکہ یہ دانہ کھاتا ہے ناپاکی نہیں کھاتا اور نہ سباع طیور میں سے ہے پس یہ نہ خبیثت میں سے ہے اور نہ حدیث مذکور کی نفی میں داخل ہے۔ ائمہ کا شاخ کا اصح قول یہی ہے۔

۲۰: بَابُ الْهَيْرَةِ

پابی: بلی کا بیان

۳۲۵۰. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مِهْدِيٍّ أَنَا وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا عُمَرُ بْنُ زَنْدَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يَأْكُلُ الْهَيْرَةَ وَتَمَلَّيْهَا

۳۲۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بلی کا گوشت حرام ہے۔ یہی مذہب ہے ابو ہریرہ امام ابو یوسف کا کہ بلی کا بچہ کر وہ ہے بلی فرماتے ہیں یہ حکم اس وقت ہے کہ جب بلی میں نفع نہ ہو لیکن اگر وہ نافع ہو تو اس کی بیع صحیح ہے اور اس کا شمن حلال ہے جمہور ائمہ کا یہی مذہب ہے۔



کتاب الاطعمہ

کھانوں کے ابواب

باب : کھانا کھانے کی فضیلت

۱ : باب اطعام الطعام

۳۲۵۱: حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی طرف چلے اور تین بار اعلان ہوا کہ اللہ کے رسولؐ تشریف لائے۔ لوگوں میں میں بھی حاضر ہوا تا کہ آپؐ کو دیکھوں۔ جب میں نے غور سے آپؐ کا چہرہ انور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ جوئے شخص کا نہیں (کیونکہ سابقہ کتب میں جو نشانیاں پڑھ رکھی تھی سب ایچہ آپؐ میں موجود تھیں) چنانچہ سب سے پہلے میں نے آپؐ کو جو بات فرماتے سنا وہ یہ تھی اے لوگو! سلام کو عام رواج دو کھانا کھلاؤ! فرشتوں کو جوڑ وادرات کو جب لوگ بخوشاب ہوں نماز پڑھو تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۳۲۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سلام کو رواج دو اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تمہیں اللہ (عزوجل) نے حکم دیا ہے۔

۳۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرُمٍ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُرْفٍ عَنْ زُرَّارَةَ أَسْ أَوْ هِيَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَحْمَلُ النَّاسِ قَتْلَهُ وَ قَبْلَ قَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا نَا فَحَدَّثَ هِيَ النَّاسَ لَا تَخْطَرُ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَحَيْهَ عَرَفْتُ أَنَّ وَحَيْهَ لَيْسَ بِوَحْيٍ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكْلِمَهُ بِهِ أَنْ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ وَ اطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ صَلُّوا الْأَرْحَامَ وَ صَلُّوا سَالِئِلَ وَ النَّاسُ يَوْمَ تَدْخُلُوا الْحَيَّةَ سَلَامًا).

۳۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا سَهَابُ بْنُ نَحْسَبٍ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَنْ سَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ " أَفْشُوا السَّلَامَ وَ اطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ تَخَلُّوا أَخَوَانًا كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ "

۳۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ ابْنَ سَعْدٍ عَنْ
يَرْبُودَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَلَا سَلَامَ حَيْزٍ قَالَ: تَطْعَمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ
عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ
۳۲۵۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اے
اللہ کے رسول! سلام (میں) کونسا (عمل) سب سے
بہتر (پسندیدہ) ہے؟ فرمایا تو کھانا کھائے اور سلام
کہے جان پہچان والے کو اور انجان کو۔

خلاصۃ السراپ : انھیں اللہ تعالیٰ ای مصو الیہ (یعنی لوگ آپ کی طرف گئے دوڑتے ہوئے) ہمارے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں اور تعلیمات بہت عمدہ ہیں ان کو اپنانے میں سعادت اور خوش نصیبی مضمر ہے اور جنت میں جانے کا
وسیلہ ہیں۔ حدیث ۳۲۵۳۔ شیخ عبد الغنی فرماتے ہیں ابتدا سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اور
جماعت کی طرف سے ایک یا چند لوگوں کا سلام کرنا سب کی طرف سے کافی ہے اور افضل یہ ہے کہ سب ابتداء اسلام کریں
اور سب جواب دیں اور اقل درجہ یہ ہے کہ اسلام تنہا کہے اور کامل یہ ہے کہ اسلام تنہا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے جواب میں
افضل یہ ہے کہ تنہا سلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور ابتدا علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ اسی اوّلیٰ آواز سے سلام کرے اور جواب
دے کہ دوسرا ان لے اور فوراً جواب دینا واجب ہے اور اگر کسی غائب شخص نے سلام بھیجا ہو یا خط میں سلام پڑھا ہو تب بھی
فوراً کہنا ضروری ہے۔

جواب: ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہو

۲۔ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي

جاتا ہے

الْإِثْنَيْنِ

۳۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِئِيُّ نَابِغِي بْنُ
زَيْدٍ الْأَسَدِيُّ أَنَّ ابْنَ خُرَيْجٍ أَنَّ ابْنَ الْوَلَدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي
الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي
السَّيِّئَةَ)

۳۲۵۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو کے
لیے اور دو کا چار کے لیے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی
ہو جاتا ہے۔ (یعنی نہ صرف برکت ہو جاتی ہے بلکہ بوجہ
ایثار کفایت بھی کرتا ہے)۔

۳۲۵۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا بلاشبہ ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کفایت
کرتا ہے اور دو کا کھانا تین چار (اشخاص) کے لیے
کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا پانچ چھ کے لیے کفایت

۳۲۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ ثنا الْحَسَنُ بْنُ
مُوسَى ثنا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَهْرُ مَاْنَ آلِ
الرُّبَيْعِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ عَنْ نَبِيهِ عَنْ
حَدَّثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنْ طَعَامُ
الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَإِنْ طَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي

کرتا ہے۔

الحسنۃ والشفۃ۔

خلاصۃ السباب ✽ امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے ترفیہ دی ہے دوسروں کو کھانے میں شریک کرنے کی اور کھانے میں مساوات کی بھی ترفیہ دی ہے اگرچہ کھانا کم ہو اس سے مقصود بھی حاصل ہوتا ہے بھوک کا مٹانا اور تمام حاضرین کو برکت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

۳: **بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ** چاب: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور

وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ کافر سات آنتوں میں

۳۲۵۶ **حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ** ثنا عفان بن وحيد قال حدثنا محمد بن بشر بن عبد بن ثابت عن أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)

۳۲۵۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۳۲۵۷ **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ** ثنا عبد الله بن نمير عن غنيد الله عن صالح عن ابن عمر عن النبي ﷺ قال (الْكَاْفِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ)

۳۲۵۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۳۲۵۸ **حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيبٍ** ثنا أنس أسامة عن ثوبان عن عبد الله عن حمزة عن أبي نيرة عن أبي موسى قال قال رسول الله ﷺ (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)

۳۲۵۸ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

خلاصۃ السباب ✽ شیخ عبد الغنی فرماتے ہیں اس حدیث میں مؤمن کو کم کھانے کی تعلیم دی کہ دو کم کھائے اور بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ ایک خاص آدمی کے بارے میں فرمائے جو کھانا بہت کھاتا تھا جب وہ مسلمان ہوا تو اس نے کھانا کم کھانا شروع کر دیا۔ امام نووی فرماتے ہیں اس کی تاویل کئی طرح ہو سکتی ہے (۱) یہ بطور مثال کے فرمایا۔ (۲) کہ مؤمن اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان بھی شریک ہوتا ہے۔

۴: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ

ہدایہ: کھانے میں عیب نکالنا منع ہے

۳۲۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارَ تَنَا عَنْدَ الرَّحْمَنِ تَنَا سُبْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا لَقَطًا إِلَّا رَضِيَ أَكَلَهُ وَالْأُتْرُقَا حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بَنْجِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

مُفْلَدٌ قَالَ أَبُو نَجْرٍ نَحَاَلْتُ فِيهِ يَقُولُونَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ ابْنِي هِيَ۔

خلاصہ: کتاب ۶۶ امام نووی فرماتے ہیں عیب یہ ہے کہ کھانا نکسین ہے یا یہ کہے تک بہت کم ہے۔ کھا، ترش ہے البتہ یہ کہنا کہ مجھے کھانا پسند نہیں اس کو عیب نہیں کہتے۔

۵: بَابُ الْوَضُوءِ عِنْدَ

ہدایہ: کھانے سے قبل ہاتھ دھونا

(اور کھلی کرنا)

الطَّعَامِ

۳۲۶۰ حَدَّثَنَا خُبَارَةُ بْنُ الْمَعْلَسِ تَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ سَمِعْتُ أَسْمَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَحْتِ أَنْ يَكْسِرَ اللَّحْمَ حَيْرَ بَيْنَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَصَرَ عِدَاوَةً وَإِذَا رَفَعَ)

۳۲۶۱ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَاهِرٍ تَنَا صَاعِدُ بْنُ غُنَيْدٍ الْحِمْصِيُّ تَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُبَارَةَ تَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَجَ مِنَ الْعَانِطِ هَائِسٍ سَطْعَامٍ فَقَالَ زُحْلُ تَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْبِرُ بَوَضُوءٍ قَالَ لَوْ بَدَأَ الصَّلَاةَ۔

خلاصہ: کتاب ۶۶ صاحب ابناح فرماتے ہیں جب کھانے کے برتن اٹھائے جائیں تو وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد ہاتھوں کا دھونا اور کھلی کرنا ہے بہر حال کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کر کے یا ہاتھ دھوئے کی برکت اور فائدہ فرما دیا ہے۔ حدیث ۳۲۶۱ غرض یہ ہے کہ کھانا کے لئے وضو شرط ہے باقی کھانے وغیرہ کے لئے واجب نہیں ہے۔

۶: بَابُ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

پہلے: بَابُ: تَلْبِيسِ لُكَا كَرَكْهَانَا

۳۲۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّاحِ وَ شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْبٍ عَنْ
مُسْعَبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي خُثَيْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ لَا أَكَلِ مُتَكِنًا

۳۲۶۲ حضرت ابو خثیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تکبہ
لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۲۶۳ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ
دُبَارُ الْحَنْصَلِيِّ قَالَا أَنَّهُ سَأَلَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عِزِّ سَاعِدِ اللَّهِ أَنَّ نُسْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
أَخْبَدْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَحَضِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى زَنْجِيَّتِهِ بِأَكْلِ فِدَالِ الْغَرَامِيِّ
مَا هَذِهِ الْحَلْسَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ خَدًّا كَرْنَمًا وَلَمْ
يَجْعَلْهُ جَنَازًا عِلْدًا.

۳۲۶۳ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکری
پرہ کی گئی۔ آپ ﷺ اکڑوں بیڑہ کر (دونوں زانوں
کھڑے کر کے) کھانے لگے۔ ایک دیہاتی نے کہا یہ
بیڑے کا کیسا انداز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے اور مجھے تکبر و عناد کرنے
والا مفروہ نہیں بنایا۔

خاصہ: الباب تکبہ لگا کر کھانا تکبہ کی علامت ہے اور مسلمانوں کے لئے تو اضع کا حکم ہے تکبر انسان کو ذلیل و خوار کرتا
ہے اور تواضع سے عزت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کرسی پر بیٹھ کر کھانا سنت کے خلاف ہے اور نصاریٰ سے
مشابہت ہے۔ حدیث ۳۲۶۳ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں زانوں کھڑے کر کے بیٹھنا عاجزی اور انکساری کی علامت ہے
نیز اس طرح بیٹھ کر کھانا کم خوری کی نشانی ہے ویسے کسی عذر کی بنا پر چار زانوں بیٹھنے کی بھی اجازت ہے۔

۷: بَابُ التَّسْبِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

پہلے: بَابُ: تَلْبِيسِ لُكَا كَرَكْهَانَا

۳۲۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَحْرُونَ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِرُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ جِشَامِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ نُبَيْلٍ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُثَيْدٍ عَنْ غَمْبَرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَأْكُلُ طَعَامًا مِنْ مَتْنَعٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَأْكُلُ الْغَرَامِيُّ فَالْكَلَّةُ
مَلْقَمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِمَّا أَنْ لَوْ كَانَ قَائِلٌ بِسْمِ
اللَّهِ لَكُنَّا كُنْهٌ فَلَا أَكَلِي أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ
بَسَمِ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ
وَأَخْرَجَهُ.

۳۲۶۳ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہ کے ساتھ کھانا
کھا رہے تھے۔ ایک دیہاتی آیا اور دو بیڑوں میں
سب کھانا کھا گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
غور سے سنو! اگر یہ بسم اللہ کہتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو
جاتا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور "بسم
اللہ" کہنا بھول جائے تو کہے "بسم اللہ ہی اولہ و
آخرہ"۔

۳۲۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّاحِ وَ شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

۳۲۶۵ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

غَزْوَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَكُلُ (سَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ) کرم میں کھانا کھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ کہہ)۔

خلاصۃ السراپ ❦ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پوری بسم اللہ الرحمن کہنا سنت ہے۔ اگر صرف بسم اللہ کہے تو بھی کافی ہے۔ اس حدیث میں بسم اللہ کی برکت بیان فرمائی گئی ہے اور اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو بسم فی اولہ و آخرہ کہے۔ حدیث ۳۲۶۵ سے معلوم ہوا کہ کھانے کے آداب میں سے بسم اللہ کہنا بھی ایک آدب ہے۔

۸: بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

پہا پ: دائیں ہاتھ سے کھانا

۳۲۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ الْفَقِيهُ بْنُ زَيْنَادٍ: رَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَبِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لِيَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِمِينِهِ وَيَشْرَبَ بِمِينِهِ وَلِيَأْخُذَ بِمِينِهِ وَيَلْغِطَ بِمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيَغْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ)۔

۳۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پئے، دائیں ہاتھ سے چیز لے اور دائیں ہاتھ سے ہی دے۔ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے چیز دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی لیتا ہے۔

۳۲۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَحْرُونِ ابْنُ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ قَالَ لَقَا شُعْبَانَ ابْنَ عُثَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَمْعَةَ بْنِ غُفَرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ بَدَنِي تَطْبُشُ فِي الصُّحُفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُنْ بِمِشْكَ وَكُنْ مِثْلَكَ)۔

۳۲۶۷: حضرت عمر بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ: بچہ تھا اور نبی ﷺ کی تربیت میں تھا تو میرا (کھاتے وقت) پیالہ میں چاروں طرف گھومتا رہا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: لا کے! اللہ کا نام لیا کر اور دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر۔

۳۲۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَفَّحٍ أَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَوْالٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَأْكُلُوا مَالِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ مَالِ الشَّيْطَانِ)۔

۳۲۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

خلاصۃ السراپ ❦ شیطان والے کام نصاریٰ کرتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی ایسا کرتے ہیں ہر اچھا کام بائیں طرف سے شروع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب فرمادے۔

۹. بَابُ لَغْيِ الْأَصَابِعِ

بَابُ: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

۳۲۶۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ تَابَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسُخْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا.

۳۲۶۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنے ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ خود چاٹ لے یا دوسرے کو چٹا دے۔

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ عُمَرُو بْنَ قَبِيصٍ يَسْأَلُ عُمَرُو بْنَ دِينَارٍ أَزَايَسْتُ حَدِيثَ عَطَاءٍ (لَا يَمْسُخُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا) عُمَرُو؟ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: جَعَلْتُهَا مِنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قُلْتُ: أَنَّى يَقْدُمُ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْنَا وَانَّمَا لَقِيَ عَطَاءَ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي سَبْعٍ حَازَرٍ فِيهَا مَسْجِدٌ.

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن قیس کو دیکھا کہ عمرو بن دینار سے کہہ رہے ہیں بتائیے عطاء کی یہ حدیث کہ تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ خود نہ چاٹ لے یا دوسرے کو نہ چٹا دے کس سے مروی ہے؟ فرمائے گئے۔ ابن عباسؓ سے۔ عمر بن قیسؓ نے کہا کہ عطاءؓ نے ہمیں یہ حدیث جابرؓ سے روایت کر کے سنائی۔ عمر بن دینارؓ نے کہا مجھے تو عطاءؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ایسے ہی یاد ہے۔ اُس وقت جابرؓ ہمارے پاس تشریف نہ لائے تھے اور عطاءؓ تو جابرؓ سے اس سال ملے جس سال دو مکہ میں رہے تھے۔

۳۲۷۰. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَانَا أَنُو ذَاوُدَ الْحَلَبِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْوَيْثُرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يَمْسُخُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا فَإِنَّهُ لَا يَذَرُ فِي أَمْرِ طَعَامِهِ شَيْئًا).

۳۲۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ چاٹ لے۔ اس لیے کہ اُسے معلوم نہیں کہ کون سے کھانے میں برکت ہے۔

خلاصۃ الباب ✽ ظاہر ہے کہ کھانا کھانے سے سالن وغیرہ انگلیوں کو لگ جاتا ہے تو کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو اچھی طرح چاٹ لینے سے کھانے کا کچھ حصہ بھی ضائع نہیں جاتا بلکہ وہ بھی پیٹ میں چلا جاتا ہے اور انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اللہ نے برکت رکھی ہے اور ممکن ہے کہ کھانے کا یہی حصہ زیادہ بابرکت ہو جو انگلیوں کے ساتھ لگ گیا ہے لہذا ان کو تین دفعہ چاٹنے کا حکم دیا ہے۔

۱۰. بَابُ تَنْقِيَةِ الصُّحُفَةِ

بَابُ: پیالہ صاف کرنا

۳۲۷۱. حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ سُفْيَانُ بْنُ

۳۲۷۱: حضرت امّ عاصمؓ فرماتی ہیں کہ ہم پیالہ میں کھانا

ہارون اَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْبُرَاءُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي اُمَّ عاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نَبِيُّهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي فَضْعَةٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَكَلَ مِنْ فَضْعَةٍ فَلَحْسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْفَضْعَةُ).

کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام نبیہ آئے اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو پیالہ میں کھانا کھائے پھر اُسے چاٹ کر صاف کر لے تو پیالہ اُس کے حق میں بخشش اور مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

۳۲۷۲. حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ حَنْبَلٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَسَا السُّعْلِيُّ بْنُ رَاشِدٍ اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَذِهِ لِيُقَالَ لَهُ لَيْبَةُ الْكُتَيْبِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نَبِيُّهُ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي فَضْعَةٍ لَنَا قُلَانٌ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ أَكَلَ مِنْ فَضْعَةٍ لَمْ لَحْسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْفَضْعَةُ).

۳۲۷۳. حضرت امّ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس نبیہ رضی اللہ عنہا آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پیالہ میں کھائے پھر اُسے چاٹ کر صاف کر لے تو پیالہ اُس کے لیے استغفار کرتا ہے۔

خلاصۃ الساری: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمادات میں بھی عقل و شعور ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ پیالہ صاف کرنا آدمی کے لئے مغفرت کا سبب ہے کیونکہ یہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱: بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ

جواب: اپنے سامنے سے کھانا

۳۲۷۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْعَسْفَلَانِيُّ لَنَا عِنْدَ النَّسَائِ عِنْدَ الْأَعْلَى عَنْ مَخْبَرِ بْنِ أَبِي حَنْبَلٍ عَنْ غُرَافَةَ بْنِ الرُّمَيْسِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا وَصَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا بَيْنَهُ وَلَا يَسْأَلُ مِنْ تَحْتِ يَدَيْ حَلْبَسِهِ).

۳۲۷۴. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دسترخوان اُترے تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ کھانا چاہیے۔

۳۲۷۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي السُّوَيْتِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍاءِ عَنْ ابْنِهِ عَمْرٍاءِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَقِيْقَةِ كَيْفِيَةِ الْفَرِيْدِ وَلَوْ ذَكَبَ فَافْلَنَّا نَأْكُلُ مِنْهَا فَحَطَّ بَدِي فِي مَوَاجِيْهَا هَذَا (يا عَمْرٍاءُ اِنْ مَخَّلَ مِنْ مَوْصِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ إِنِّي بَطْنِي فِيهِ الْوَلَدُ مِنْ

۳۲۷۶. حضرت بکراش بن ذویب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں بہت ساثرید اور خوب روغن تھا۔ ہم سب اسے کھانے لگے۔ میں نے اپنا ہاتھ پیالے کی سب طرفوں میں گھمایا تو آپ نے فرمایا بکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ سب ایک ہی کھانا ہے پھر ایک طبق آیا جس میں کلی قسم

الرَّطْبُ فَحَالَتْ بِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الطَّقُ وَفَالِ (مَا عَكَرَاشُ كُلِّ مَنْ حَبَسَتْ فَتَلَّهُ عَنُزُ لُؤْبٍ وَاحِدٍ)

کی بجوریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ طبق میں گھونٹ لگا اور آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی بجوریں ہیں۔

خلاصہ الباب ۱۲: کھانے کے آداب میں ایک آداب یہ ہے کہ ایک قسم کا کھانا اپنی طرف سے کھانا چاہنے البتہ برتن میں مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو ہاتھ ہر طرف چلا سکتا ہے۔

۱۲: **بَابُ النَّهْيِ غِي الْأَكْلِي مِنْ جِرْوَةِ الثَّرِيدِ**
 ۳۴۷۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ غَثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ مَخْلَبٍ بْنِ دِيَارِ الْحَضَرِيِّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الْبَحْطِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُشَيْرٍ ثَنَا ابْنُ نَضْبَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُوا مِنْ حَوْبِهَا وَدَعُوا ذُرْوَهَا بُارَكَ لَيْبُهَا).

چاپ: شریعہ کے درمیان سے کھانا منع ہے
 ۳۴۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان کی چوٹی چھوڑ دو۔ ایسا کرنے سے اس میں برکت ہوگی۔

۳۴۷۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفِسِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ لُسَيْمَةَ عَنْ وَثِلَةَ بْنِ الْأَسْنَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَحَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَأْسُ الثَّرِيدِ فَعَالَ (كُلُوا بِاسْمِ اللّٰهِ مِنْ حَوْبِهَا وَدَعُوا رَأْسَهَا فَإِنَّ الرُّكَّةَ تَأْتِيهَا مِنْ قُرْبِهَا)

۳۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّبِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا وَضَعْتَ السَّخَامَ فَخَذُّوْا مِنْ حَافِيهِ وَذُرُّوْا وَسْطَهُ فَإِنَّ الرُّكَّةَ تَنْزُلُ فِي وَسْطِهِ).

۳۴۷۶۔ حضرت واثلہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شریعہ کے درمیانی اوپر کے حصہ پر دست مبارک رکھا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کے ارد گرد سے کھاؤ اور اس اوپر کے حصہ کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت اوپر سے آتی ہے۔

۳۴۷۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو اس کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت کھانے کے درمیان میں اُترتی ہے۔

خلاصہ الباب ۱۳: مطلب یہ ہے کہ اس کی بلندی سے نہ کھائے بلکہ نیچے کسی طرف سے کھائے تاکہ اوپر برکت باقی رہے کھانے کے آخر تک۔

۱۳: **بَابُ اللَّفْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ**
 ۳۴۷۸۔ حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ زُونَيْجٍ

چاپ: نوالہ نیچے گر جائے تو؟
 ۳۴۷۸۔ حضرت معطل بن یازر صبح کا کھانا تناول فرما

عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ
فَصَادَ لَهَا فَمَا سَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذَى فَانْخَلَتْهَا فَتَعَانَرَهُ
الذُّهَاقَيْنِ فَيُغْنِيهِ أَضْلَحَ اللَّهُ الْأَمْرَانِ هَوْلًا الذُّهَاقَيْنِ
يُضَاعِرُونَ مِنْ أَخَذَكَ اللَّقْمَةَ وَتَتَنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ
قَالَ أَيْ لَمْ أَكُنْ لَأَذَى مَا سَبَعْتُ مِنْ زُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَذِهِ الْأَعْجَابَانِ كُنْ نَأْمُرُ أَخَذَنَا إِذَا سَقَطَتْ
لُقْمَتُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَيُضَيِّقَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذَى وَيَأْخُلَهَا وَلَا
يُدْعِيَا لِلشَّيْطَانِ

رہے تھے کہ ایک نوالہ گر گیا۔ انہوں نے وہ نوالہ لیا اور جو
پکڑا اُس پر لگ گیا تھا صاف کیا اور کھایا۔ اس پر عجبی
دہقانوں نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کیے
(کہ امیر ہو کر گرا ہوا نوالہ اٹھایا اور کھالیا) تو کسی نے کہہ
دیا اللہ امیر کو اصلاح پر رکھے۔ یہ وہ حقان ایک دوسرے کو
آنکھوں سے اشارے کر رہے ہیں کہ آپ کے سامنے یہ
کھانا ہے پھر بھی آپ نے نوالہ اٹھالیا۔ فرمانے لگے: ان
عجیبوں کی خاطر میں اس عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے
رسول اللہ سے سنا ہے۔ ہم میں سے جب کسی کا نوالہ گر
جاتا تو اُسے حکم ہوتا کہ اسے اٹھا لے اور جو پکڑا وغیرہ لگا
ہے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

۳۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّبِ قَتَا مُحَمَّدٌ أَنَّ فَضْلَ قَتَا
الْأَعْمَشَ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (إِذَا وَقَعَتِ اللَّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِنَا فَلْيَنْسَخْ مَا
عَلَيْهَا مِنْ الْأَذَى وَلْيَأْخُلَهَا)

۳۷۷۹۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں
سے کسی کے ہاتھ سے نوالہ گر جائے تو اس پر جو پکڑا
وغیرہ لگا ہو صاف کر کے کھالے۔

خلاصۃ السیاق: صحابہ کرامؓ کی یہی شان تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے لا بدعھا
لشیطان یعنی اگر قرعہ نہیں اٹھائے گا تو وہ شیطان کا ہو جائے گا اس لئے اس نے اللہ کی نعت کو ضائع کیا اس کو حقیر جانا یہی چیز
متکبروں کی عادت میں سے ہے اور اس فقرہ کو کھانے سے مانع تکبر ہے اور یہ شیطان عمل ہے اور یہ حقیقت بھی ہو سکتا ہے کہ
شیطان کھانے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے واقعہ نقل فرمایا ہے۔

۱۳: بَابُ فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

جواب: ثرید باقی کھانوں سے افضل ہے

۳۷۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَا مُحَمَّدٌ أَنَّ خُفَّيْرَ قَتَا
شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مُرَّةٍ الْهَضَامِيِّ عَنْ أَبِي مُؤَسَّ
الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (كَمَلُ مِنَ الرِّحَالِ كَثِيرٌ وَ
لَمْ يَحْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مُزِيمٌ بَشْتُ عَمْرَانَ وَ أَسِيَّةُ امْرَأَةَ
فِرْعَوْنَ وَ إِنَّ فَضْلَ عَاشَةِ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى

۳۷۸۰۔ حضرت اب موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں
بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں کوئی کمال کو نہ پہنچی
سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے اور
عائشہؓ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے۔ جیسے ثرید

۳۲۸۳: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے سامنے سے جب کھانا وغیرہ اٹھایا جاتا تو فرماتے: ”اللہ کی حمد و ثناء بہت زیادہ اور پاکیزہ برکت والی حمد و ثناء لیکن یہ حمد و ثناء اللہ کے لیے کافی نہیں نہ اللہ کو چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ اس سے کوئی بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اے ہمارے رب! (ہماری دعا سن لے)۔“

۳۲۸۵: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھانے کے بعد یہ کہے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے کھانا کھلایا اور مجھے عطا فرمایا۔ میری طاقت اور زور کے بغیر اس کے سادہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

خلاصہ الکتاب: کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اس سے جسم میں توانائی ہے گویا اطمینان و سفلیا جسم کے قوام کا شکر ہے۔ آگے وجعلنا مسلمین روح کے قوام کا شکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنا کر ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان بہم پہنچا دیا ہے تو اس طرح پورا جملہ گویا جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۷۱: باب الإجماع على الطعام

باب: مل کر کھانا

۳۲۸۶: حضرت وحشیؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا: تم الگ الگ کھاتے ہو گے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا مل کر کھایا کرو اور کھانے سے قبل اللہ کا نام لیا کرو۔ اس سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

۳۲۸۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مل کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ ہو کرو (یعنی اکٹھے مل کر کھایا کرو) اس لیے کہ برکت جماعت

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا نُزِلَ مِنْ بَيْتِهِ عَنْ خَدَّيْنِ مَعْدَانٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا رَفَعَ طَعَامَهُ أَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُتَدَكِّيًا غَيْرَ مُكْفَى وَلَا مُؤَدَّعٍ وَلَا مُنْقَضٍ عَنْ رَبِّهِ.

۳۲۸۵: حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُؤُبِ عَنْ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ أَنَسٍ الْخُضَعِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِي مِنْهُ عِبْرَ حَوْلٍ مَنِي وَلَا قُوَّةَ عَمَلَهُ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَلِكَ.

خلاصہ الکتاب: کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اس سے جسم میں توانائی ہے گویا اطمینان و سفلیا جسم کے قوام کا شکر ہے۔ آگے وجعلنا مسلمین روح کے قوام کا شکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنا کر ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان بہم پہنچا دیا ہے تو اس طرح پورا جملہ گویا جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَذَاوُدُ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الطَّبَّاحِ قَالُوا سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ إِذَا وَخَشَى نَزَلَ خَرِبَ بَيْنَ وَخَشَى بَيْنَ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدَّيْنِ مَعْدَانٍ قَالُوا بَارِئُكَ اللَّهُ أَنَا سَاحِلٌ وَلَا تَفْشِقْ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَمَرِّقِينَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاحْتَمِعُوا عَلَى طَعْمِكُمْ وَادْعُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ بَارِكْ لَكُمْ فِيهِ.

۳۲۸۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ أَنَّ الْخَسَنَ بْنَ مُوسَى ذَا سَعْدٍ بْنَ زَيْدٍ قَدِ عَمَّرَ وَنَزَلَ بِبَيْتِ قَهْرَمَانَ آلِ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَقُمَةً فَلْيُحْمَلْهَا فِي يَدِهِ

اس کے ساتھ کھانا کھائے اگر ایسا نہ کرے تو ایک نوالہ
اسی غلام کے ہاتھ پر رکھ دے۔

۳۲۹۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُتَدَبِّرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُصْبِي ثَنَا
اِسْرَٰئِيلُ بْنُ الْحَكْبَرِ عَنْ اَبِي الْاَخُوْصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِفْاَحَاءُ خَادِمٍ اَخَذْتُمْ
مِنْ طَعَامِهِ فَلْيَقْعُدُوْهُ لِيَاوِلُوْهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَلِيَ حُرَّةً وَ
خُدَاةً.

خلاصۃ الباب: کسی مروت اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے کہ ایک نوکر و خادم جو تنخواہ پر کام کرتا ہے اس کو بھی اپنے
ساتھ بھرا کر محبت پیدا ہوتی ہے جس سے معاشرہ میں نظم و ضبط قائم رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس پر مستور ہے۔

۲۰: بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخُوَانِ وَالسُّفْرَةِ

۳۲۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا
اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ اَنْ اَبِي الْفَرَاتِ الْاَشْكَافِيُّ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلْتُ اَنْتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُوَانٍ وَلَا
فِي سُكْرَةٍ قَالَ فَعَلَى مَا تَخَافُوْنَ يَأْكُلُوْنَ؟ قَالَ عَلَى السُّفْرَةِ.

۳۲۹۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ الْخُبَرِيُّ ثَنَا اَبُو نَجْرٍ
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عُرْوَةَ ثَنَا قَنَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَلَى خُوَانٍ حَتَّى مَاتَ

خلاصۃ الباب: خوان چھوٹے ٹبل کو کہتے ہیں۔ سُکْرُوحۃ رکابی یا ظفتری کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ نبی کریمؐ سادہ
طرز پر کھانا کھاتے تھے۔ عجیبوں جیسے تکلفات آپؐ کے ہاں نہیں تھے اور حضورؐ کی زندگی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

۲۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَامَ عَنِ

الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ وَأَنْ يُكْفَ يَدُهُ

حَتَّى يَفْرَغَ الْقَوْمُ

۳۲۹۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلٍ نَبِي دَاخُوَان
الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الزَّوْلِيُّ اَنْ اَبِي مُسْلِمٍ عَنْ مُسْنُوْنِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ

۳۲۹۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا (یعنی

کھانا اٹھائے جانے سے قبل اٹھنا اور
لوگوں کے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ
روک لینا منع ہے

مکتوبہ عن عائشۃ ان رسول اللہ ﷺ بھی ان تقدم عن
الصفاء حتى يرفع
وسر خوان) اٹھائے جانے سے قبل اٹھنے سے منع
فرمایا۔

۳۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَلْفٍ الْعَسَقَلَانِيُّ شَاغِبُ اللَّهِ
أَبْنَا عَنْهُ الْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرَّسَيْدِ عَنِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا وَصَعْتَ الْمَابِدَةَ فَلَا يَفْهَمُ وَخَلَّ حَتَّى تَرْفَعَ
الْمَابِدَةَ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَانْشَعِ حَتَّى يَفْرَعَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ
فَإِنَّ الرُّجُلَ بِحَقْلٍ حَلِيسَةٍ يَفْقِضُ يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونُ
لَهُ فِي الصَّعَامِ حَاجَةٌ

کی وجہ سے اسکا ساتھی شرمندہ ہو کر اپنا ہاتھ روک لیتا ہے
حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ابھی اسکو مزید کھانے کی حاجت ہو۔

خلاصۃ الکیاب ✽ اللہ تعالیٰ کے رزق کا ادب اسی میں ہے کہ پہلے دسرخوان اٹھایا جائے پھر کتابت والا اٹھے سمائے کا نکر ارام بہت ضروری ہے اور شکر کاے کھانا کا کھانا کھا لے اور ادب میں سے ہے۔

۲۲: بَابُ مَنْ بَاتَ وَ هِيَ بَدَہ بَابُ: جس کے ہاتھ میں چکناٹ ہو اور وہ

ربیعِ غمَر اسی حالت میں رات گزار دے

۳۲۹۱ حَدَّثَنَا حُذَافَةُ بْنُ الْمُثَنَّى لَمْ يَحْضُرْهُ إِلَّا عَمْرُو بْنُ وَصِيمٍ
الْحَضَائِلُ نَسَى الْحَسَنَ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ أَنَّهُ فَاطِمَةَ سُبَّ
الْحُسَيْنِ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَّهُ فَاطِمَةُ امْرَأَتُ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا يَلُؤْمُونَ مَنْ أَمَرُوا إِلَّا أَنْفُسَهُ بَيْنَتْ وَفِي يَدِهِ
رَفَعَ عَمْرُو

۳۲۹۲ . اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادی سیدہ
فاطمہؑ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غور
سے سنو! جس شخص کے ہاتھ میں پکنائی گئی ہو اور وہ اسی
حالت میں رات گزار دے (سوتا رہے) تو وہ اپنے
آپ ہی کو ملامت کرے۔

۳۶۹۷۔ حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ۳۶۹۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ثنا عنہ عن العزیز بن النضر بن شہیل بن ابی صالح عن ابنہ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے
عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال اذا سمع احدکم وھی کسی کے ہاتھ میں پکڑائی کی ہو ہو اور وہ ہاتھ دھوئے
یدہ بربیع عمر فلم یغسل یدہ فاصابہ شیء فلا یلمؤن الا بغیری سو جائے تو پھر اسے تکلیف پہنچے تو اپنے آپ ہی
بیسے کو ملامت کرے۔

خلاصہ الباب ☆ یعنی اگر کوئی موذی جانور اُسے نقصان پہنچا جائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کہ سوئے وقت ہاتھ کیوں نہ دھوئے اور سستی اور لاپرواہی کی۔ جس کا یہ ٹیڑھ ہے۔

۲۳: بَابُ غَرْصِ الطَّعَامِ

پاب: کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟

۳۲۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَ كَتَبَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ظَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يُونُسَ قَالَ قَالَ اُمِّي النَّبِيُّ ﷺ يَطْعَامُ فَعَرِصَ عَلَيْنَا لِقَالًا لَا نَشْبِيهِ لِقَالًا (لَا نَحْمِلُ خَوْفًا وَ كَدًا)۔

۳۲۹۸ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بہت بڑے فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعوت دی۔ ہم نے کہا کہ ہمیں اشتباہ نہیں ہے۔ فرمایا: جھوٹ اور بھوک منع نہ کرو۔

۳۲۹۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعَا وَ كَتَبَ عَنْ ابْنِ حَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (و رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ) قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَتَعَذَّى فَقَالَ اذْهَبْ فَكُلْ فَعَلْتُ فَنُفِيَ صَدَمًا فَمَا لَقِيتُ نَفْسِي هَلَا فَخَفْتُ طَعْمَتٍ مِنْ طَعَامٍ وَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۲۹۹ قبیلہ بنو عبد الاشہل کے ایک شخص حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا: قریب آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں۔ ہائے افسوس! مجھ پر کیوں نہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا بابرکت کھانا کھالیا۔ (یعنی اب پچھتاتے تھے کہ روزہ تو نقلی تھا دو بارہ بھی کھا پاسکتا تھا۔)

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تلف نہ کرے اگر بھوک ہو تو شریک ہو جائے ورنہ جھوٹ بولنے سے بھوکے بھی رہیں گے اور جھوٹ بولنے کا عذاب بھی۔ حدیث ۳۲۹۹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کا شرف اور آپ کا بھونا کتنی بابرکت چیز تھی جس سے وہ محروم رہے اس لئے تو پچھتاتے تھے اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے کہ اگر کوئی بزرگ اللہ کا ولی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنا چاہے تو روزہ توڑ دینا چاہئے بعد میں تقاضا کر لے۔

۲۴: بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ

پاب: مسجد میں کھانا

۳۳۰۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ حَمِيدِ بْنِ كَاسِبٍ وَ حَزْمَةُ بْنُ سَخْبِي قَالَا سَمِعَا عِنْدَ اللَّهِ ابْنَ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَ ابْنُ الْخَاتَرِ حَدَّثَنِي شُعْبَانُ بْنُ زَيْدٍ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عِنْدَ اللَّهِ نَسَ السَّحَابَةِ نَسَ حَزْمَةَ الزَّيْنِدِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَأْكُلُ غُلَى

۳۳۰۰ حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزمی بیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم مسجد میں گوشت اور روٹی کھالیا کرتے تھے۔

اشمعة فاذنيه منه قلما طعمنا منه رجح الى منوله و وصف
المسكس ليس يندبه فحعل بالكل و يفسم حت فرع من
آحره

اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ میزبان نے گوشت اور
کدو میں ٹرید تیار کیا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ آپ گو کدو اچھے
لگ رہے ہیں تو میں کدو جمع کر کے آپ کے قریب کرنے
لگا۔ جب ہم کھانا کھائے تو آپ اپنے گھر تشریف لائے۔
میں نے نوکرا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا آپ کھانے
لگے اور تقسیم (بھی) فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو گیا۔
۳۳۰۴ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کدو تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز
ہے؟ فرمایا: یہ کدو ہے۔ ہم اس سے اپنا کھانا زیادہ
کرتے ہیں (یا ہم اسے بکثرت کھاتے ہیں)۔

۳۳۰۴ حدثنا أبو نجر من أبي خبشة ثنا وكيع شمعان
نس أبي خالد عن خبث بن جابر عن أبيه قال دخلت على
النبي صلى الله عليه وسلم في بيته و عدة هذه الدباء
فقلت أي شيء هذا قال (هذا الفرغ هو الدباء لكثير به
طعاما)

خلاصۃ السہاب ✽ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو وہ بہت عمدہ ہوتی ہے کدو ایسے بھی سرد تر اور جلدی ہضم
ہونے والی ہنری ہے اور اس کا روغن اور ج بہت مفید ہیں۔

باب: گوشت (کھانے) کا بیان

۲۷ باب اللحم

۳۳۰۵ حضرت ابو دراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اقل دنیا اور اقل جنت دونوں کے کھانوں کا سردار
گوشت ہے۔

۳۳۰۵ حدثنا العباس بن الوليد القفال التميمي ثنا
يحيى بن صالح خذني سليمان بن عطاء الحروري حدثني
مسلمة بن عبد الله الجهمي عن عمه أبي مشعرة عن أبي
الذرء قال قال رسول الله ﷺ سبب طعام اقل الدنيا و
اقل الجنة اللحم

۳۳۰۶ حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی گوشت کی
دعوت دی گئی آپ نے قبول فرمائی اور جب بھی آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت دے یہ کیا گیا آپ نے قبول
فرمایا۔

۳۳۰۶ حدثنا العباس بن الوليد التميمي ثنا يحيى بن
صالح ثنا سليمان بن عطاء الحروري ثنا مسلمة بن عبد
الله الجهمي عن عمه أبي مشعرة عن أبي
الذرء قال قال رسول الله ﷺ الذي لحم فقد آحاب ولا الهدي
له لحم قط الا ليله

خلاصۃ السہاب ✽ اس حدیث میں اجابت (قبول کرنا) سے مراد کھانا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت
مربوط تھا۔ اس لئے یہ توجیہ کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی دعوت قبول فرماتے تھے خواہ گوشت کی ہو یا کسی اور

کھانے کی اور یہ بھی ارشاد فرمایا جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کی۔

۲۸ : بَابُ أَطَايِبِ اللَّحْمِ

بَابُ : (باب) : کوئی حصے کا گوشت عمدہ ہے

۳۳۰۷ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ کسی نے آپ ﷺ کو دینی کا گوشت اٹھا کر دیا اور آپ ﷺ کو یہ پسند بھی تھا۔ آپ ﷺ نے دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا۔

۳۳۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْقَعْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصْلٍ قَالَا لَنَا أَبُو حَيَّانَ الشَّيْبِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ تَعْبُحُهُ فَبَهِسَ مِنْهَا

۳۳۰۸ : حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے لیے اونٹ ذبح کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عمدہ گوشت (کا حصہ) پشت کا گوشت ہے۔ اس وقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت ڈال رہے تھے۔

۳۳۰۸ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو شَيْبَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَمْعٍ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْهُمْ (قَالَ) وَأَخْبَأَ يَسْتُيْ مُحَمَّدٌ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ أَنَّ الزُّبَيْرَ وَفَدَّ بَخَرِ لَهُمْ حُرُوزًا أَوْ بَعِيرًا اللَّهُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْقَوْمُ يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ (أَخْبَأَ) اللَّحْمَ لَحْمَ الظُّفِيرِ

بَابُ : بھنا ہوا گوشت

۲۹ : بَابُ الشَّوَاءِ

۳۳۰۹ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم بنی ہوئی بکری (جو کمال اجارے بغیر بھونی جاتی ہے) دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ سے چلے۔

۳۳۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَا هَذَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَغْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى شَاءً سَمِيحًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۳۳۱۰ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے سے بھنا ہوا گوشت جو کھانے سے بچ رہا ہو کبھی نہ اٹھایا گیا (کیونکہ ایسا گوشت مقدار میں کم ہی ہوتا تھا اور کھانے والے زیادہ ہوتے تھے اسلئے بچتا نہ تھا) اور نہ آپ کے ساتھ ساتھ بچھونا اٹھایا گیا (کہ جہاں بیٹھنا ہو پہلے بچھونا بچھ پھر آپ بیٹھیں) آپ ﷺ ایسے تکلف نہ فرماتے تھے۔

۳۳۱۰ : حَدَّثَنَا حُذَافَةُ بْنُ الْغُلَظَّيِّ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ بَدِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلًا جَوَادًا قَطُّ وَلَا حُمْلَةً مَعَهُ طَعْمَةً

۳۳۱۱: حَدَّثَنَا حَرْثُةُ بْنُ بَخِيٍّ لَمَّا بَخِيَ ابْنُ لُكَيْمٍ لَمَّا ابْنُ لَيْثَةَ الْخَوَرِثِيِّ سَلِيمَانَ ابْنَ رِبَاعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ مِنَ الْخَزَاءِ الرَّيْثِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ لَحْمًا فَذُشِرَى فَمَسَحَا بِيَدَيْمَا بِالْحِضَاءِ ثُمَّ قَامَا فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّأَا

۳۳۱۱: حضرت عبداللہ بن حارث بن زہرہ بیدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مسجد میں کھانا کھایا، بھنا ہوا گوشت تھا۔ پھر ہم نے اپنے ہاتھ نلکریوں سے صاف کیے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۰: بَابُ الْقَدِيدِ

باب: دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت

۳۳۱۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ لَمَّا حَقَّقُوا عَزَبَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ فَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَعَلْنَا فَرَأَيْنَاهُ فَلَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ فَاسْتَيْسَتْ سَمْلَكَ أَمَّا ابْنُ إِسْرَافِيلَ لَمَّا خَلَّى الْقَدِيدَ

۳۳۱۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے (خوف سے) ان کا گوشت پڑ گئے لگا تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا ڈرو مت (تسلی رکھو) کیونکہ میں بادشاہ نہیں۔ میں تو ایک (غریب) خاتون کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت کھا رہی تھی۔

قَالَ ابْنُ عَدْنَةَ اللَّهُ إِسْمَاعِيلُ وَخَدَهُ وَصَلَهُ

۳۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخِيٍّ لَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ لَمَّا سُبْحَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ الْخَوَرِثِيِّ ابْنِ عَنَابَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنَّا نَرُفَعُ الْكِرَاعَ فَبَاكَتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعْدَ حَنْسٍ عَشْرَةَ مِنَ الْأَضَاحِ

۳۳۱۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم پائے اٹھا کر رکھ لیتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے پندرہ یوم بعد انہیں تناول فرماتے تھے۔

حَنْسٍ عَشْرَةَ مِنَ الْأَضَاحِ

خلاصہ: باب ۳۰: ”قدید“ وہ گوشت جس کو نمک لگا کر دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے جب کوئی آدمی اچانک پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو وہ رغبت کی وجہ سے کچکا پکچکا لیکن جتنا جتنا میل جول رکھتا آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانوس ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بتایا کہ میں بادشاہوں کی طرح نہیں ہوں میں تو ایک عام آدمی ہوں۔ اللہ اللہ تھی انکساری فرمائی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۳۱: بَابُ الْكَبِدِ وَالطَّحَالِ

باب: کبھی اور تلی کا بیان

۳۳۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ لَمَّا عِنْدَ الرَّحِيمِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ إِسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَكَلْتُ لَحْمًا مَيْتًا وَدَمًا) فَأَمَّا

۳۳۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال

اَمْبِيْعَانِ وَالْخَوْتُ وَالْحِرْدَاۗءُ وَ اِنَّ الْاَدْمَانَ لَافْكَبَدٌ کیے گئے۔ دوسرا تو پھٹی اور نڈی ہیں اور دو خون کھینچنے والے کھانے۔ اور گچی ہیں (یہ دونوں تھے ہوئے خون ہیں)۔

خلاصہ الباب ۲۶ مطلب یہ ہے کہ باقی سارے خون حرام ہیں یہ دو خون صرف حلال ہیں اسی طرح مردار حرام ہیں صرف دو ہی مردار حلال ہیں پھٹی اور نڈی۔

۳۲: بَابُ الْمِلْحِ چُاپ: نمک کا بیان

۳۳۱۵: حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ بْنُ غَسَّافٍ ثَنَا مُرْوَانٌ ثَنَا معاوية ثَنَا عيسى بْنُ اَبِي عيسى عَنْ زَيْدٍ (أَزَاهُ مُوسَى) عَنْ اَبِي نِي مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سَيِّدُ اَدَمُ الْمُلْحِ).

خلاصہ الباب ۲۷ ”آدم“ اس کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائے جائے۔ مثلاً گوشت سرکہ اور اس قسم کی چیزیں جو جدا طور پر نہیں کھائی جاتیں بلکہ کھانے کے ساتھ باقی کھائی جائیں ان میں سے ایک نمک بھی ہے۔ (مفتی) یعنی نمک سالن بھی ہے کہ اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سب کھانے اس کی وجہ سے لذیذ ہوتے ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا تو یقیناً کھانے پر ذائقہ ”Taste Less“ محسوس ہوتے۔ (مہاراجہ)

۳۳: بَابُ الْاَيْتِئَامِ بِالْخَلِّ چُاپ: سرکہ بطور سالن

۳۳۱۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِیْ ثَنَا مُرْوَانٌ ثَنَا مُحَمَّدٌ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (نَعْمَ الْاَيْتِئَامُ بِالْخَلِّ).

۳۳۱۷: حَدَّثَنَا حُضَيْنَةُ بْنُ الْمَعْلَسِ ثَنَا قَبِيصُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُجَاهِدٍ ثَنَا دَقِيقُ بْنُ حَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (نَعْمَ الْاَيْتِئَامُ بِالْخَلِّ).

۳۳۱۸: حَدَّثَنَا الْعَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا الزُّوَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبَسَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ أَنَّ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعْدٍ قَالَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ وَ اَنَا عِنْدَ نَازِلٍ وَ قَمَرٌ وَ حُلٌّ عِدَامٍ قَالَ عِدَا خُرُورٌ وَ قَمَرٌ وَ حُلٌّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۳۳۱۶: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۸: حضرت ام سعدؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہؓ کے پاس آئے میں بھی وہیں تھی۔ فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ فرمائی گئیں: ہمارے پاس روٹی کھجور اور سرکہ ہے۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔ اے اللہ! سرکہ میں برکت فرما

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَعَمْ) لِأَدَامَ الْخَلْقُ أَفْلَحَهُمُ الْبَارِكُ فِي الْخَلْقِ کہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن ہے اور جس گھر میں
فَالَهُ كَانَ آدَامَ الْأَنْبِيَاءِ فَخَلَقَ وَلَمْ يَفْقَرْ مِنْهُ فِيهِ خَلْقٌ۔ سرکہ ہو دو حنظل نہیں۔

خلاصہ الباب ۳۴: امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث میں سرکہ کی فضیلت بیان کی گئی۔ سرکہ ذرا ترش ہوتا ہے اس لئے
اعصاب کے مریض کے لئے ٹھیک نہیں ہوتا تاہم بڑی مفید چیز ہے جو پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ کھانے کو جلد ہضم کرتا
ہے۔ حرارت کو مارتا ہے اور خوش ذائقہ بھی ہوتا ہے۔ شاکل ترمذی میں حضرت ام ہانی کی روایت میں ہے کہ حج مکہ کے روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے
کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا حضور کوئی خاص کھانا تو اس وقت گھر میں موجود نہیں۔ البتہ روٹی کے سوکھے ہوئے
چند ٹکڑے ہیں فرمایا وہی لاؤ۔ آپ نے ان ٹکڑے ٹکڑوں کو پانی میں جھگو کر نرم کیا پھر پوچھا کوئی سالن بھی ہے؟ عرض کیا
سالن تو نہیں ہے البتہ کچھ سرکہ موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔ پھر آپ نے ٹھک
مٹگو کر سرکہ میں ڈالا اور اس کے ساتھ روٹی کھائی۔

۳۴: بَابُ الزَّيْتِ

چاپ: روغن زیتون کا بیان

۳۴۱۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا عِنْدَ الزُّوْافِ أَنْبَاً
مَعْمُورٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (أَنْتُمْ سَوَاءٌ بِالزَّيْتِ وَالدَّهْنِ سَوَاءٌ فَهُنَّ مِنْ شَعْبَةِ
مَنَاكِبٍ)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روغن زیتون سے
روٹی کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ بابرکت
درخت سے نکلتا ہے۔

۳۴۲۰: حَدَّثَنَا عُفَيْفٌ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْسٍ قَالَا
عِنْدَ اللَّهِ نُنْ سَعْدِ بْنِ جَدَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (تَحْلُوا الزَّيْتِ وَالدَّهْنِ سَوَاءٌ فَهُنَّ
مَنَاكِبٌ)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روغن
زیتون کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ (روغن
زیتون) بابرکت والا ہے۔

۳۵: بَابُ اللَّبَنِ

چاپ: دودھ کا بیان

۳۴۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ قَالَا زَيْدُ بْنُ الْخَنَابِ عَنْ جَعْفَرِ
بْنِ زَيْدٍ الرَّاسِيِّ حَدَّثَنِي مَوْلَانِي ثُمَّ سَالِمُ الرَّاسِبِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُمِيَ لَبَنٌ
قَالَ (نَرَحْمَةُ أَوْ بَرَحْمَانٍ)۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
جب دودھ پیش کیا جاتا تو ارشاد فرماتے۔ بابرکت ہے یا
فرماتے: دو برکتیں ہیں۔

۳۴۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھی کھانا کھلائیں وہ یوں کہے: "اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر ہمیں عطا فرما" اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پینے کو عطا فرمائیں تو وہ یوں کہے: "اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں حرید بھی (دودھ) عطا فرما کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز کھائے اور پینے والوں کے لیے کفایت کرتی ہو۔

باب: میٹھی چیزوں کا بیان

۳۳۲۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں اور شہد پسند تھا۔

باب: گلگڑی اور ترکھور ملا کر کھانا

۳۳۲۴: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری والدہ مجھے مونا کرنے کے لیے تدبیریں کیا کرتی تھیں تاکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں۔ کوئی تدبیر بھی مفید نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے ترکھور اور گلگڑی کھائی تو میں مناسب فرید ہو گئی۔

۳۳۲۵: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گلگڑی ترکھور کے ساتھ کھا رہے ہیں۔

۳۳۲۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوز سے کے ساتھ گلگڑی کھاتے دیکھا۔

عَبَّاسُ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غَدِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَدِيدِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيُغْلِ الْلَّحْمَ تَارَكْ لَهَا فَبِهِ وَارْزُقْهَا حَبْرًا مَنَةً مِنْ سَفَاةِ الشَّيْءِ لَبَسًا فَلْيُغْلِ الْلَّحْمَ» مَارَكْ لَهَا فَبِهِ وَزِدْنَا مَنَةً فَاسْتَأْنَسَ لَا اَعْلَمُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّحْنُ).

۳۶: بَابُ الْحُلُوءِ

۳۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زُهْرَيْهِ قَالُوا: سَأَلْنَا أَسْمَاءَ قَالَتْ: شَاهَدْتُ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحُبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَلَسَ

۳۷: بَابُ الْقَنَاءِ وَالرُّطْبِ يُخَمَّعَانِ

۳۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُسَيْبٍ تَابُ يُوسُفُ بْنُ نَكِيبٍ شَاهَدْتُ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ أُمِّي تَعَالِي الْحَسَنُ بِالْمُسْنَةِ فَرِيدَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكَلْتُ الْقَنَاءَ بِالرُّطْبِ فَمَسَّتْ كَأَخْسَ سَمْنَةٍ

۳۳۲۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ نَسَبًا وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: سَأَلْنَا ابْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقَنَاءَ بِالرُّطْبِ

۳۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا: سَأَلْنَا يَحْيَى بْنَ الْوَلِيدِ ابْنَ ابْنِ هِلَالِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَارِثِ بْنِ سَهْلٍ نَسَبًا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ

اللہ ﷺ نے فرمایا: تر کجور شک کجور کے ساتھ ملا کر کھاؤ اور پرانی نئی کے ساتھ ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان غصہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: آدم کا بیٹا زندہ رہا۔ یہاں تک کہ پرانا میوہ نئے میوہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

محمّد بن قیس المديني قال هشام بن غروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ (كُلُوا الصَّالِحَ بِالصُّمْرِ كُلُوا الصَّالِحَ بِالصُّمْرِ) وَالْشَّيْطَانُ يَغْضَبُ وَيَقُولُ نَفِي أَنْتُمْ أَدَمَ حَتَّى أَكُلَ الصَّالِحَ بِالصُّمْرِ

خلاصہ الباب ۳۰: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور اس کو دشمن سمجھو جب یہ دیکھتا ہے کہ انسان اچھا کھانا کھا رہا ہے یا پی رہا ہے تو قوس اندازی کرنے لگتا ہے اور انسان کی لمبی عمر سے بھی ناخوش ہوتا ہے۔ اس کو مزید غصہ دلانے کے لئے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱: بَابُ الْبُحْبُوحِ عَنْ قِرَانِ الصُّمْرِ

دودو تین تین کجوریں ملا کر کھانا منع ہے

۳۳۳۱: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودو کجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا۔ (ایہ کہ اپنے ساتھیوں سے (جو کھانے میں شریک ہیں) اجازت لے لے۔)

۳۳۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَفْرُقَ الرَّحْلُ بَيْنَ الصُّمْرِ حَتَّى يَنْشَادَ أَصْحَابَهُ

۳۳۳۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے اور انہیں آپ ﷺ کے فرامین بہت پسند تھے۔ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودو کجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔

۳۳۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى أَبِي سَجَرٍ (وَكَانَ سَعْدٌ بِحَدَّثِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَحْفَظُهُ حَبِيشَةً) أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَنْهَى عَنِ الْإِفْرَاقِ بَيْنَ الصُّمْرِ

باب ۳۱: اچھی کجور ڈھونڈ کر کھانا

۳۲: بَابُ تَغْيِيشِ الصُّمْرِ

۳۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت میں پرانی کجوریں پیش کی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کر کے اچھی اچھی کجور لینے لگے۔

۳۳۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ يَزِيدُ بْنُ حَبِشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الصُّمْرُ دَخَلَ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَغَيَّشَ الصُّمْرَ عَنِ الصُّمْرِ

باب ۳۲: کجور رکھنے کے ساتھ کھانا

۳۳: بَابُ الصُّمْرِ بِالزُّبْدِ

۳۳۳۴: نمبر کے دونوں بیٹے جو قبیلہ بنو سلیم میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے آپ کی خاطر اپنی ایک چادر پر

۳۳۳۴ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِشٍ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَسْرَ السُّلَمِيِّينَ فَلَا دَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

علیہ وسلم ہو مضعفاً نخعة فطیغاً لنا ضیاً ہالہ صبا
مجلس علیہا فالزول اللہ عزوجل علیہ الوخی فی نبیہا و
فتننا لہ زنادا ونمرا و کان یجئ الرئد صلی اللہ علیہ
وسلم
آپؐ پر اپنی رحمتیں اور سلام بھیجیے۔

باب: میدہ کا بیان

۳۳۳۵: حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے سہل
بن سعد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے میدہ کی روٹی
دیکھی؟ فرماتے گئے: میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی
یہاں تک رسول اللہؐ کا وصال ہو گیا۔ میں نے پوچھا: کیا
رسول اللہؐ کے عہد میں لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی
تھیں؟ فرماتے گئے: میں نے چھٹی نہیں دیکھی یہاں
تک کہ رسول اللہؐ کا وصال ہو گیا۔ میں نے کہا پھر آپؐ
بے چھٹا کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا (پینے کے بعد) ہم
اس پر پھونک مارتے کچھ جھکے وغیرہ اڑ جاتے اور باقی
کو ہم بھگو دیتے (اور گوندہ کر روٹی پکا لیتے)۔

۳۳۳۶: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے آٹا چھانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی
تیار کی۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا:
ہمارے علاقہ میں یہ کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ اسی لیے میں
نے چاہا کہ آپؐ ﷺ کے لیے بھی ویسی ہی روٹی
تیار کروں۔ فرمایا: بھوسا آئے میں ڈال کر دو بارہ گوندھو۔

۳۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی
ایک آنکھ بھی نہ دیکھی یہاں تک کہ آپؐ ﷺ اللہ
عزوجل سے جا ملے۔

۳۳: باب الحواری

۳۳۳۵: حدثنا محمد بن الصباح و سونید بن سعید
قالا لا عند العرب ان ابنی حازم حدثنی ابنی قال سالت
سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ هل رأیت الشقی فان
ما رأیت الشقی حتی فقص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقلت فہل کان لہم من اهل علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال ما رأیت من خلا حتی
قص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت فکیف
کنتم؟ قال کلون الشعیر غیر منحول فان نعم کنا نلغخہ
فیظیر منہ ما طار وما یقی فزیادہ۔

۳۳۳۶: حدثنا یعقوب بن کاتب قال ابن زہب
اخرنی عن عمرو بن الحارث اخبرنی عن سوادہ ان
حسن بن سعد حدثنا عن ام ایمن انہا عرفت دقفا
فصعنتہ لشیء ﷺ و عینفا فقال (ما ہذا) قالت طعمہ
نضعہا بارضنا فاحببک ان اصنع منہ لک و عینفا فقال
(رؤیہ فیہ لئلا یحییہ)

۳۳۳۷: حدثنا القاسم بن الولید الذہبی قال محمد بن
غفران ان ابو الحماہر قال سعید بن بشر قال قاذفہ عن انس
بن مالک قال ما رأی رسول اللہ ﷺ و عینفا منجوزا
بواحد من عینہ حتی لحق بالیہ۔

خلاصۃ الیاب : اس حدیث کے راوی انصار مدینہ میں سے مگر صحابی حضرت سہل بن سعد ہیں نچلے راوی ابو حازم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے میدہ کھایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی الٰہی آخر وہ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا طرز زندگی بہت سادہ تھا۔ دراصل تکلفات بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔ ابو غالب کی نے بھی لکھا ہے کہ خورد و نوش کا تو شیخ صحابہ کے دور کے بعد شروع ہوا۔ اگرچہ ان سہولتوں سے استفادہ کرنے کی کھل اجازت ہے مگر وہ لوگ تو شیخ نہیں کرتے تھے جو کہ ان کے فقر و قناعت کی علامت ہے اور اس دور کے سارے کھانے سیراج الطبیع ہوتے تھے اس لئے کہ آئے سے بھوسا جب نکل جاتا ہے تو خالی میدہ و نقصان دیتا ہے پیٹ میں ضعف بھی پیدا کرتا ہے۔

۴۵: بَابُ الرُّفَاقِ

باب: باریک چپاتیوں کا بیان

۳۳۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم سے ملنے اپنی بہتی اپنا گئے تو انہوں نے پہلی آتری ہوئی باریک چپاتیاں آپ کے سامنے رکھیں۔ دیکھ کر وہ نے لگے اور فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے کبھی ایسی چپاتیاں نہیں دیکھیں۔

۳۳۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو غُمَيْرٍ عُمَيْسِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ الرِّسَالِيُّ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ دِينَعَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى ابْنُ خُرَيْرَةَ قَوْمَهُ يَغْنَمُ فَرِيضَةً أَكَلَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاتَوَّاهُ رُفَاقِي مِنْ رُفَاقِي الْأَوَّلِ فَكَمَى وَ قَالَ مَلَأَتْ رُسُولُ اللَّهِ ﷺ هَدَايَعَهُ قَطًّا

۳۳۳۹ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے (الحق کی روایت میں ہے کہ) آپ کا نانہائی کھڑا ہوتا (اور داری کی روایت میں ہے کہ) آپ کا دسترخوان بچھا ہوتا۔ ایک روز فرمانے لگے کھاؤ! مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہؐ نے کبھی باریک چپاتی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو یا سالم (کمال سمیت) یعنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ اللہ عز و جل سے جا ملے۔

۳۳۳۹ حَدَّثَنَا الشَّحْقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامُ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ (قَالَ الشَّحْقُ وَ حِشَامَةُ قَالَاهُمَا وَ قَالَ الدَّارِمِيُّ وَ حِشَامَةُ مَوْضُوعٌ) فَقَالَ يَوْمًا كُنَّا هُمَا أَغْلَمُ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى وَعِيْفًا مُرَفَّقًا بَعِيْثَهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَ لَا شَاءَ سَبِيْطًا قَطًّا

۴۶: بَابُ الْفَالَوُذَجِ

باب: فالودہ کا بیان

۳۳۴۰ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہم نے فالودہ کا نام اس طرح سنا کہ جبرئیلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا آپ

۳۳۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ ابْنُ الصَّخَّاکِ السُّلَمِيُّ ابْنُ الْحَادِثِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عِيَّادٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ بَغِيضٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ مَا سَمِعْنَا

بِالْعَالُوْدِ اِنْ حَبْرَيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هِيَ السَّيُّ فَتَقَالَ اِنَّ
اَتَمَكَ تَفْتَحُ عَلَيْهِ الْاَرْضَ فَيُصَافُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى
اِنَّهُمْ لَيَاخْلُكُوْنَ الْعَالُوْدِ فَقَالَ السَّيُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَالُوْدُ قَالَ يَخْلُقُوْنَ السُّنَمَ وَالْعَمَلَ خَمِيْنًا فَيُشَقُّ
السَّيُّ عَلَيْهِ لِدَالِكَ شِقَقَةً

ﷺ کی امت کو زمین میں فتح حاصل ہوگی اور خوب
دنیا ملے گی۔ یہاں تک کہ وہ فالودہ کھائے گی۔ نبی
ﷺ نے دریافت فرمایا: فالودہ کیا ہے؟ فرمایا اُنھی اور
شہدہ لاکر جتا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ کی آواز گلوگیر
(رونے لگی) ہوگئی۔ (۱)

۷۴: بَابُ الْخُبْزِ الْمُلْتَبَقِ بِالسُّنَمِ

چباب: کھجی میں چڑی ہوئی روٹی

۳۳۳۱ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَسَّابِ نَا الْفَضْلُ
بْنَ مُزَيْسِ بْنِ السَّامِ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ ابْنِ
عَنْ سَابِعٍ عَنْ ابْنِ غُمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاتُ يَوْمٍ (وَدَذْتُ لَوْ اَنَّ
عِنْدَنَا خُبْزَةً يَبْصَاءُ مِنْ ثَرَّةٍ مَسْفَرَةٍ مُلْتَبَقَةً يَسْتَمِي لَأَكَلُهَا)
قَالَ فَسَمِعَ بِذَاكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهُ فِجَاءً بِهِ
الْيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَيُّ شَيْءٍ
كَانَ هَذَا السُّنَمُ) قَالَ فَمِنْ عَجَلَةٍ صَبَّ قَالَ فَاَمَّا اِنْ
يَاكُلُهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا: جی چاہو رہا ہے کہ
ہمارے پاس عمدہ و گندم کی کھجی ہوگی سفید روٹی ہوتی۔
ہم اسے کھاتے۔ ایک انصاری مرد نے یہ بات سن لی تو
ایسی روٹی تیار کروائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا: یہ کھجی کس چیز میں تھا؟ فرمانے لگے: گوہ کی کھال
کی بنی ہوئی کھجی میں۔ اس پر آپ نے کھانے سے
انکار فرمادیا۔ (۲)

۳۳۳۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ صَعْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزَةً وَصَعْتُ فِيهَا شَتَا مِنْ سَمٍّ لَمْ تَلْتِ
اَذْهَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعَاهُ قَالَ فَاتَيْنَهُ
فَقُلْتُ أَمْسَى تَذْغُوكَ قَالَ فَقَامَ وَقَالَ لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ
النَّاسِ (فَقُولُوا) فَجَاءَتْ فَسَفَّيْنَهُمُ إِلَيْهَا فَاحْبَرْنَاهَا فِجَاءً
السَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (هَاتِي مَا صَعْتِ) فَجَاءَتْ
أَمَّا صَعْتِي لَكَ وَخَدَكِ فَلَا (هَاتِيهِ) فَقَالَ (يَا ابْنَ

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میری والدہ
ام سلمہ نے نبی کیلئے روٹی تیار کی اور اس میں کچھ گھی بھی لگایا
پھر فرمایا: نبی کی خدمت میں جاؤ اور انہیں دعوت دو۔ میں
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ
نے آپ کی دعوت کی ہے۔ آپ کھڑے ہوئے اور
حاضرین سے فرمایا چلو۔ انس فرماتے ہیں کہ میں جلدی
سے پہلے والدہ کے پاس پہنچا اور بتا دیا۔ اسنے میں نبی
تشریف لے آئے۔ فرمانے لگے جو تیار کیا ہے لے آؤ۔
میری والدہ نے عرض کیا: میں نے تمہارا آپ کیلئے کھانا تیار

(۱) یہ حدیث منکر ہے۔ (حرم)

(۲) یہ حدیث بھی منکر ہے۔ (حرم)

اَدْخُلْ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَشْرَةً فَانْكَلُوا حَتَّى شَعُوْا وَانْكَلُوا
 کیا ہے۔ فرمایا لاؤ تو سہی اور انس سے فرمایا: اے
 انس! دس دس آدمیوں کو میرے پاس بھیجتے رہو۔ حضرت
 انس فرماتے ہیں کہ میں دس دس افراد کو مسلسل بھیجتا رہا۔
 سب نے خوب سیر ہو کر کہا یا اور وہ انہی افراد تھے۔

خلاصۃ المسالک :- اس سے ثابت ہوا کہ گوہ کے کھانے سے احتیاط کرنی چاہئے اس واسطے حنیفہ کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ متفریجی ہے۔ اس حدیث ۳۳۳۲ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کا کھانا اسی آدمیوں کو کافی ہو گیا۔

٣٨: بَابُ حُبِّ الْبَرِّ

پاپ : گندم کی روٹی

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ نَحْنُ كَاتِبُ ثَمَّارُ بْنُ مُرَّانٍ نَحْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبَّحَ سَيِّدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَهَامٍ خَيْرُ الْحَفِظَةِ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ غَرُوحًا

۳۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (سازندگی) مسلسل تین دن بھی پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔

۳۳۳۳: حدثنا محمد بن يحيى ثنا معاوية بن عمرو ثنا زائدة عن منصور عن البرهم عن الأسود عن عائشة قالت ما شبع آل محمد عليهم السلام فسد قدموا المدينة ثلاث ليلٍ ما يغام من حرٍ حتى نوفي عليهم السلام

۳۳۳۳: سیدو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالے مدینہ آنے کے بعد بھی مسلسل تین شب سیر ہو کر گندم کی روٹی نہ کھا سکے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

خلاصہ یہ مطلب یہ ہے کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حیات رہے آپ کے گھر والوں نے اور خود آپ نے متواہد و یاسین راہیں گندم کی روٹی نہ پختہ نہ کر نہیں کھائی ایک وہ زمانہ عسرت کا تھا اور دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قاعدت سادگی اور فقر کا یہ عالم تھا کہ آپ نے بھی مختلف میں فرمایا اور یہی حال آپ کے گھر والوں کا تھا۔

٨٩: بَابُ خُبْرِ الشَّعِيرِ

چاپ: بھوکے روٹی

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَنَا نُسَامَةُ قَالَ
هَسَامُ بْنُ غُرَؤَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تَوَلَّى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا فِي بَيْنِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُو كَبِدِ
أَلَا لَسْتُ بِشَيْءٍ مِنْ رَجُلٍ إِذَا فَاتَكَلَّتْ مِنْهُ حَسَنٌ طَالَ عَلَى

۳۳۵۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا وہ سال
ہو گیا تو میرے گھر میں جاعار کے کھانے کی کوئی چیز نہ
تھی۔ البتہ ایک الماری میں تھوڑے سے بچے تھے۔ اس
سے میں کھاتی رہی بہت دنوں تک وہ چلیے رہے تو میں

فَكَفَّلَهُ هَاشِمٌ

نے ان کو اپ لیا۔ پھر وہ فقہ ہو گئے۔

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ حَقْلٍ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ اَسَى اسْحَاقِ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ بَرْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَعَرَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ مِنْ خَيْرِ الشَّعْبِ حَتَّى قُبِصَ

۳۳۳۶: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ اور آل واولاد نے جو کی رودنی سے کبھی چپٹ نہ بھرا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْخُمَيْمِيُّ قَالَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ نَسِ عَمْرِو بْنِ كَارٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيْلَ الْيُمْنِيَّةَ الْمُتَابَعَةَ طَوِيلًا وَاقْلًا لَا يَجِدُونَ الْعِشَاءَ وَكَانَ عَائِشَةُ خَيْرَهُمْ خَيْرَ الشَّعْبِ

۳۳۳۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مسلسل کئی شب فاقہ سے رہتے اور آپ ﷺ کے اہل خانہ کورات کا کھانا نہ ملتا اور ان کی رودنی اکثر جو کی ہوتی تھی۔

۳۳۳۸: حَدَّثَنَا بَشَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَعْبُدٍ اَنَّهُ كَتَبَ نَزَلَ دِينَارُ الْحَنْصَلِيُّ (وَكَانَ يُغْذَى مِنَ الْأَنْدَالِ) قَالَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ اَسَى كَتَبَ عَنْ نُوْحٍ بْنِ دَعْوَانَ عَنِ الْخَسَنِ عَنْ اَسَى اَنَّ مَالِكًا قَالَ لَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوْفُ وَاحْتَدَى الْمُحْضُوفُ وَاقَالَ اَكْبَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَعْبًا وَ لَسَ حَشَا

۳۳۳۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوف (آوی کپڑا) زیب تن فرماتے نام سا جوتا استعمال کرتے بدرجہ کھاتا کھاتے اور کھردرا سا کپڑا پہنتے۔ کسی نے حضرت حسنؓ سے پوچھا کہ بدرجہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: موٹی جو کی رودنی جو پانی کے گھونٹ کے بغیر گلے سے نہ اترے۔

خلاصۃ الارباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سال بھر کا خرچہ اناج وغیرہ اکٹھا ازواج مطہرات کے گھروں میں دے دیا کرتے تھے لیکن ازواج مطہرات اپنے گھر کی گزند کرتی اور مستحقین میں صدقہ کر دیتیں تھیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی کہ تھوڑی سی چیز میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی اگر نہ باجی تو شاید ہمیشہ اس میں سے کھاتی رہتی۔

۵۰: بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْاَكْلِ وَ كَرَاهَةِ

چاپ: میانہ روی سے کھانا اور سیر ہو کر کھانے

الشَّعْبِ

کی کراہت

۳۳۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْهَنْصَلِيُّ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي اُمِّي عَنْ اُمِّهَا اَلْهَاسِغِثِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْبُدٍ كَرِهَتْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ اَقْدَمِي وَعَاءَ

۳۳۳۹: حضرت مقدمان بن معد کربؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: آدمی کے پیٹ سے زیادہ برا کوئی چیز نہیں بھرتا۔ آدمی کے لیے چند نوالے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں اور اگر

سزا میں طہی حسنت الادمی لقبیات نفس ضلہ فان
علیت الادمی نفسہ فلک للعکاد و لک للشراب و لک
للنفس)

آدمی کا نفس اوس پر غالب ہی آجائے (اور چند لوگوں
پر اکتفا نہ کر سکے) تو تہائی عیت کھانے کے لیے تہائی پینے
کے لیے اور تہائی سانس کے لیے (محقق کرو۔)

۳۳۵۰ حدثنا عفرو بن رافع ثنا عبد العزيز بن عبد الله
ابو سحبی عن یحیی البکاء عن ابی عمر قال لحننا وخلق
عبد السی صلی اللہ علیہ وسلم فقال (کف خشاء ک عنا
هان اطولکم جوعا بؤہ الغیامۃ اکثرکم شغافہ فی دار
الدنیا)

۳۳۵۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ڈکاری تو آپ نے
فرمایا: اپنی ڈکاری کو روکو اور ہم سے ڈور رکھو۔ اسلئے کہ
روز قیامت تم میں سے زیادہ طویل بھوک ان لوگوں کو
لگے گی جو دار دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

۳۳۵۱ حدثنا داؤد بن سلیمان العسکری و محمد بن
الصنّاح قالوا ثنا سعد بن محمد الطقی عن موسی الخنہی
عن رتد بن وهب عن عطیة بن عامر الخنہی قال سمعت
سلیمان و آخره علی طعام بالخلاء فقال حسنی انی سمعت
رسول اللہ ﷺ یقول (ان اخر الناس شغافہ فی الدنیا
اطولهم جوعا بؤہ الغیامۃ)

۳۳۵۱ حضرت سلیمان بن داؤد بن سلیمان العسکری و محمد بن
الصنّاح قالوا ثنا سعد بن محمد الطقی عن موسی الخنہی
عن رتد بن وهب عن عطیة بن عامر الخنہی قال سمعت
سلیمان و آخره علی طعام بالخلاء فقال حسنی انی سمعت
رسول اللہ ﷺ یقول (ان اخر الناس شغافہ فی الدنیا
اطولهم جوعا بؤہ الغیامۃ)

خلاصہ السبب : ان احادیث مبارکہ سے کھانے کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اپنی طاقت سے زیادہ کھانا امراض میں مبتلا
ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

۵: باب من الاسراف ان تأکل کلّ ما

اشتهیت

۳۳۵۲ حدثنا هشام بن عمار و سونید بن سعد و یحیی
بن عثمان بن سعد بن کثیر بن دینار الحمصی قالوا ثنا
لقیة بن الولید لما یوسف بن اخی خنہی عن نوح بن دحوان
عن الحسن بن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ
(ان من السرف ان تأکل کلّ ما اشتهیت)

۳۳۵۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ
بھی اسراف ہے کہ تم ہر وہ چیز کھاؤ جس کو (تمہارا) پی
چاہے۔

خلاصہ السبب : سچ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے بڑا پیٹ کو بھرنا ہے۔ نیز جس چیز کی بھی نفس نے
خواہش کی اُس کو دے دیا یہ اسراف ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

میں خیر اس سے بھی تیزی سے آتی ہے۔

إِلَى التَّيْتِ الدَّنَى يُغْنِي مِنَ الشُّقْرَةِ إِلَى سَامِ الْعَبْرِ

۳۳۵۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھائے کھائے جائیں (مہمان بکثرت آئیں) اسکی طرف بھلائی چھری کے اونٹ کی کوہان کی طرف جانے سے بھی جلد پہنچتی ہے۔

۳۳۵۷: حَدَّثَنَا خُزَّاءُ بْنُ الْمُعَلِّبِ ثَنَا أَنُحْوَارُ بْنُ تَا عِنْدَ الرُّخَمِيِّ نُنْ يَهْشَلُ عَنْ الصَّخَاكِ بْنِ مِرَا حَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى التَّيْتِ الدَّنَى يُوَكِّلُ فِيهِ مِنَ الشُّقْرَةِ إِلَى سَامِ الْعَبْرِ)

۳۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بھی سنت ہے کہ مرد اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک آئے (رخصت کرتے وقت)۔

۳۳۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُمَيْمُونِ الرَّقْمِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَدَدِ الرُّخَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ عِنْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَنْ مِّنَ الشُّعْبَةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّحْلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ)

خلاصہ السہاب: کوہان کا گوشت لذیذ ہوتا ہے لوگ اس کو جلدی کاٹ لیتے ہیں ان احادیث میں مہمانوں کو کھانے کی فضیلت بیان فرمائی گئی نیز گھروالوں کے لئے باعث برکت ہے بلکہ برکت کو بہت تیزی کے ساتھ لانے والی چیز ہے۔

۵۶: باب: اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات

دیکھے تو واپس لوٹ جائے

مَنْكَرًا رَجَعَ

۳۳۵۹: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں تصاویر دیکھیں اس لیے واپس ہو گئے۔

۳۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو شَرِيبٍ ثَنَا وَكَيْفٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَفَّيْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ فَرَأَى فِي أَثْبَتِ تَصَاوِيرٍ فَرَجَعَ

۳۳۶۰: حضرت عیسیٰ ابوعبدالرحمنؑ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے علی بن ابی طالب کی ضیافت کی اور انکے لیے کھانا تیار کیا۔ قاطرہ فرماتے لگیں: کاش! ہم بھی گویا کیمیں اور آپؐ بھی کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ لوگوں نے آپؐ کو بھی دعوت دی۔ آپؐ تشریف لائے اور دروازہ کی دونوں چوکھٹوں پر ہاتھ رکھا تو گھر کے کونے میں ایک ہتھکڑی پر دو دیکھا کس لیے واپس ہو گئے۔ سیدہ قاطرہ نے علیؑ سے کہا: جاپیے اور دریافت کیجئے کہ اے اللہ کے رسول!

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَدَدِ الْجَرَوِيُّ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُنْدَحَانَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رِخْلَةَ إِصْحَابِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَعَّ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ قَاطِرَةُ لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلْ مَعَا فِدَعْوَةَ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتِي الثَّابِتِ فَرَأَى فَرَأَى فِي مَاحِيَةِ التَّيْتِ فَجَعَلَ قَاطِرَةُ لَعْنِي الْحَقُّ فَقُلْتُ لَهُ مَا رَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمْ يَرَأِ)

اَدْخُلْنَا بَيْنَا وَمَنْحُوْلًا)۔ آپ کیوں واپس ہو رہے ہیں؟ فرمایا میرے شایان نہیں کہ آراستہ و متش گھر میں جاؤں۔

خلاصۃ السبب : ابن ابطل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دعوت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی والے کام ہوں اس میں شریک ہونا جائز نہیں کیونکہ اس طرح ان پر رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔ سلف نے فرمایا ہے کہ اگر اس خلاف شرع کام کے روکنے پر قادر ہو تو روک دے ورنہ واپس چلا جائے فقہاء کرام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگوں کا پیشوا ہو اور اس کو روک نہ سکتا ہو تو لوٹ آئے کیونکہ وہاں جیسے میں دین اسلام کی توہین ہے۔ نیز دوسرے لوگوں کو خلاف شرع کام کرنے پر جرأت ہوگی یہ اس وقت ہے کہ دعوت میں جانے سے پہلے ان باتوں کی خبر نہ ہو اور اگر پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں خلاف شرع کام ہو رہا ہے ہیں یا ہوں گے تو دعوت قبول کرنا ضروری نہیں اور اگر لوگوں کا پیشوا نہ ہو تو کچھ قیاحت نہیں شریک طعام ہونے میں۔ حدیث ۳۳۶۰ "ترام" باریک پردے کو کہتے ہیں بعض فرماتے ہیں کہ سرخ اون کا تصویریں والا پردہ۔ "مخروفاً" نقش و نگار والا گھرسونے چاندی کا کام جس گھر میں ہوا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کے لائق شان اتنی ہی دنیا کی زیب و زینت نہیں۔

چاپ : گھی اور گوشت ملا کر کھانا

۵۷: بَابُ الْخَمْعِ بَيْنَ السَّمْنِ وَاللَّحْمِ

۳۳۶۱ حدثنا ابو عمر بن شاذان بن عبد الرحمن
الازجی ثنا یونس بن ابی یغزوب عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل علیہ عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ و هو علی مائدہ فآوَمَّ لہ عن صدر المجلس
فقال نعم اللہ ثم ضرب بیدہ فلقم لقمة ثم قال ماخری ثم
قال انی لاحد طعام ذسم ما هو مذسم اللحم فقال عند
اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امیر المؤمنین انی عرضت
الی الشوق اقللت السمنین لانتربة فوحذتہ غایبنا
فانتربتک سمنہم من المفزول و حملت علیہ بلزہم
سمننا فاذت ان یسرده عبالی عظمًا عظمًا فقال عمر
ماخسنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقط الا
اکل احدهما و تفضلت بالآخر .
قال عند اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خذ یا امیر

۳۳۶۱ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عمرؓ کے پاس
تشریف لائے۔ یہ ستر خوان پر تھے۔ انہوں نے اپنے
والد کو صدر مجلس میں جگہ دی۔ عمرؓ نے بسم اللہ کہہ کر
ہاتھ بڑھایا اور ایک نوالہ لیا پھر دوسرا نوالہ لیا تو فرمانے
لگے: مجھے پکنائی کا ذائقہ معلوم ہو رہا ہے۔ یہ پکنائی
گوشت کی نہیں ہے؟ عبد اللہ بن عمرؓ نے عرض کیا: اے
امیر المؤمنین! میں بازار میں گئے تو معلوم ہوا کہ گھراں ہے اسلئے میں نے ایک ذرم میں
کمزور چانور کا گوشت خریدا اور ایک ذرم کا گھی اس میں
ڈال دیا۔ میرا خیال یہ تھا کہ گھروالوں کو ایک ایک ہڈی
تو آ جائے۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا: گھی اور گوشت جب
بھی رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے تو آپؐ نے ان میں
سے ایک چیز کھائی اور دوسری صدقہ کر دی۔ عبد اللہ بن

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَسْمَعْهُمَا عِنْدِي إِلَّا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا كُنْتُ لَأَفْعَلَ
آنکھ جب بھی میرے یہ دو چیزیں جمع ہوئیں تو میں
ایسا ہی کروں گا۔ عمرؤ نے فرمایا: میں یہ کھانے کا نہیں۔

تخلیص الالباب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اجازت کرتے تھے اور ویسی
ی سادہ زندگی تھی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی معاشرت بھی ویسی ہی سادہ اور کامل تھی خلفاء راشدین تھے۔

۵۸: بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْبِرْ : جب گوشت پکا کر کھائیں تو شور بہ زیادہ

رکھیں

ماء

۳۳۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثنا الزُّو
عَامِرُ الْأَحْزَارِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْحُوَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الضَّمَامِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَا عَمَلْتَ مَرْقَةً
فَاكْبُرْ مَاءَهَا وَاعْرِفْ لَجِينِ احِكْ مِنْهَا

۵۹: بَابُ أَكْلِ التُّؤْمِ وَالْبَصْلِ وَالْكَرْبِ : لہسن، پیاز اور گندنا کھانا

۳۳۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غَلِيَّةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُومَةَ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ
الْعَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَيْغُسَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْحَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْخُمُوعَةِ حَقَنًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ ثُمَّ
قَالَ بِنَا إِلَهِمَا السَّاسُ أَنْكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَيْنِ لَا نَوَافِلَ إِلَّا
حِينَئِذٍ هَذَا التُّؤْمُ وَهَذَا الْبَصْلُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرِّجْلَ
عَلَى عِقْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُؤْخَذُ وَنُخْمَةٌ مَوْفُو حُذِّدِمْ
حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ إِلَى السَّبْعِ فَمَنْ كَانَ أَكَلَهُمَا لَا يَذُ
فَلْيَمْتَنَهُمَا عِنْدًا

۳۳۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
غَلِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ الْيُؤُوبِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَعَامَانِ فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُغُولِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَقَالَ (أَيُّ الْاَكْرَهَانِ

(فرشتے) کو ایذا پہنچانا پسند نہیں۔

اَذَى صَاحِبِي

۳۳۶۵ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو ان سے گندے کی بو محسوس ہوئی تو فرمایا: میں نے تمہیں یہ درخت کھانے سے منع نہ کیا تھا؟ فرشتوں کو بھی اس چیز سے ایذا پہنچتی ہے جس سے انسان کو ایذا پہنچتی ہے۔

۳۳۶۶ حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ارشاد فرمایا: پیاز مت کھاؤ پھر آہستہ سے فرمایا: کبھی (یعنی پکا کر کھا سکتے ہو)۔

۳۳۶۵ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا أَبُو شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُمَيْرٍ الْحَضْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فَوَاحِدٌ مِنْهُمْ رِيحُ الْخُرَّاتِ فَهَذَا (لَمْ أَكُنْ مِنْكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَافَى مِنْهَا بِأَذَى مِنَ الْإِنْسَانِ).

۳۳۶۶ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَعْقُوبِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ لُحَيْمٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهْشَبٍ عَنْ ذُهَبِ بْنِ الْحَضْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْيُحَيْسِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا ضَرَّاهُ (لَا تَأْكُلُوا الْفَصْلَ ثُمَّ فَلَا كَلِمَةَ حَفِيَّةَ) (النَّبِيِّ)

خلاصۃ الباب : پکا پیاز اور لہسن بد بودار ہوتا ہے اس لئے اس سے پرہیز کا حکم فرمایا تاکہ مسجد میں دوسروں کو تکلیف نہ ہو لیکن اگر پکا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

باب: وہی اور گھی کا استعمال

۶۰: بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّنَنِ

۳۳۶۷ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، وہی اور گور خر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ (اس کے استعمال پر کوئی مواخذہ نہیں)۔

۳۳۶۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْيَهْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْقَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّنَنِ وَالْجُبْنِ وَالْعَرَاءِ قَالَ (الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)

باب: پھل کھانے کا بیان

۶۱: بَابُ أَكْلِ الثَّمَارِ

۳۳۶۸ حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو طائف کے انگوڑیہ بھیجے گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے باکر فرمایا یہ خوش لے لو اور اپنی والدہ کو پہنچا دو۔ میں نے

۳۳۶۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا جُبَّارُ الْحُمْصِيُّ ثَنَا يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُرْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ



کتاب الاشربة

مشروبات کا بیان

۱: بَابُ الْخَمْرِ مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ باب: خمر ہر برائی کی کنجی ہے

۳۳۷۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْزُوقِيُّ قَالَا: عَدِيٌّ جَوْ حَدَّثَنَا ابْنُ ابِرْهَيْمَ بْنُ سَعْدٍ الْحَوْهَرِيُّ قَالَا: عَنَّا أَبُو هَاشِمٍ حَمِيْدًا عَنْ وَاسِعٍ أَيْ مُحَمَّدٍ الْحَمَّانِيِّ عَنْ شَيْخِهِ نَسْ حَوْشِبَ عَنْ أَمِّ الْوَلَدَةِ عَنْ أَبِي الْوَلَدَةِ قَالَ أَوْصَانِي حَالِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ " لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ .

۳۳۷۲: حَدَّثَنَا الْعَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْقَمَشْقِيُّ قَالَا: الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: سَمِعْتُ ابْنَ الرُّسْتَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ حَبَابَ بْنَ الْأَرَدِ عَنْ زَيْنُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِيَّاكَ وَالْخَمْرَ فَإِنَّ حَقِيْقَتَهَا تَفْرُغُ الْخَطَايَا كَمَا أَنَّ شَجَرَهَا تَفْرُغُ الشُّجُوْرَ .

۳۳۷۱: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

۳۳۷۲: حضرت خیاب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خمر سے بچو اس لیے کہ اس کا گناہ باقی گناہوں کو گھیر لیتا ہے جیسے اس کا درخت دوسرے درختوں پر بھیل جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اشرب شراب کی جمع ہے اور شراب اسم ہے۔ مصدر تو شراب ہے یعنی شین کی ذر ذر اور پیش کے ساتھ اسم مصدر ہے۔ شراب لغت عرب میں ہر اس رقیق سیال چیز کو کہتے ہیں جو پی جا سکے حرام ہو یا حلال جیسے پانی، رس، پوس، شربت عرق وغیرہ اصطلاح شریعت میں شراب وہ حرام مشروب ہے جو نشل لائے اور مست دہے ہوش کر دے۔ شراب پینے سے عقل میں فتور آ جاتا ہے۔ عقل کی وجہ سے تو آدمی گناہوں اور منکرات سے بچتا ہے جب عقل ہی نہ ہوگی تو خوف ذرا بھی نہ ہوگا تو ہر قسم کے گناہ ڈرنا ہے ہو وہ بکواس!

قتل و فساد کا مرتکب ہو گا جی فرمایا ہے کہ شراب ہر گناہ کی کنجی ہے۔

۲: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ

یُشْرِنَهَا فِي الْآخِرَةِ

یُشْرِنَهَا فِي الْآخِرَةِ

۳۴۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ غُنَرَانَ وَسُؤْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرِنَهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يُتْرَكَ.

۳۴۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا يَعْنِي بْنُ حَنْظَلَةَ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرِنَهَا فِي الْآخِرَةِ".

۳۴۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شراب پیئے گا وہ آخرت میں شراب نہ پی سکے گا۔

۳۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شراب پیئے وہ آخرت میں نہ پی سکے گا۔

۳: بَابُ مُذْمِنِ الْخَمْرِ

بَابُ شَرَابِ كَارِيسَا

۳۴۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مُذْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَتَن".

۳۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شراب کارسیا (عادی) بت پرست کی مانند ہے۔

۳۴۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَلِمَانَ بْنُ غَسَّطَةَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَسْرُورَةَ عَنْ حَنْبَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الْبَزْزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْحَلَّةُ مُذْمِنُ خَمْرٍ.

۳۴۷۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شراب کارسیا جنت میں نہ جائے گا۔

خلاصہ الکتاب ☆ خطابی نے فرمایا ہے کہ مین الخمر وہ ہے جو شراب بناتا اور چمڑتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ مین وہ ہے جو شراب کا عادی ہو اس حدیث میں شدید وعید ہے شراب کو بت پرست سے تشبیہ اس لئے دی گئی کہ دونوں خواہش انسانی کے پیروکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں بت پرست اور شراب پیئے والوں کا اکٹھا ذکر فرمایا۔

ارشاد خداوندی ہے۔

﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنَ الْعَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ﴾

والعصۃ۔

(۲) انگور۔

۳۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُوَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ بْنَ سَعْدٍ عَنْ
 بَرِيدِ بْنِ أَبِي حَنْبَلٍ أَنَّ حَالَةَ بْنِ كَثِيرٍ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ
 السَّوْرِيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّغْنِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمْعَ
 الشُّعْمَانَ بْنَ نَشِيْبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ
 الْحَنْظَلَةِ حُمْزًا وَمِنْ الشَّعْبِرِ حُمْزًا وَمِنْ الزَّيْتِ حُمْزًا
 مِنَ الشَّعْبِرِ حُمْزًا وَمِنْ الْعَسَلِ حُمْزًا۔

خلاصہ الباب ۱۰۱ امر خلاط اور اصحاب خاہر کے نزدیک شر ہر مسکر (نشاور) چیز کا نام ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ارشاد ہے کل مسکر حمر وکل حمر حرام ہر نشا اور شراب چیز ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ اصول اشراب چار چیزیں
 ہیں (۱) ثمار یعنی پھل۔ جیسے انگور، کھجور، مٹھی یعنی خشک انگور۔ (۲) حبوب جیسے گہوں، جو، جوار۔ (۳) شیریں چیزیں جیسے شکر
 شہد، گڑ وغیرہ۔ (۴) البان جیسے اونٹ، گھوڑی کا دودھ۔ سوا انگور سے پانچ چھ شرابیں بنتی ہیں یعنی ثمر، باق، منسف، شلت
 پختہ اور مٹھی سے دو شرابیں بنتی ہیں ابق اور نضید اور کھجور سے تین شرابیں بنتی ہیں۔ کرفص، نضید، حبوب (بانج) فواکہ اور شہد
 وغیرہ سے شراب بنتی ہیں گو اس کے نام متورہ ہیں۔ خلاصہ یہ کہ شرابیں متعدد چیزوں سے بنتی ہیں تفصیل فقہ کی کتابوں میں
 مذکور ہے۔

باب: شراب میں دس جہت سے

۶: بَابُ لَعْنَتِ الْخَمْرِ عَلَى

لعنت ہے

عَشْرَةَ أَجْزَاءٍ

۳۳۸۰۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا، شراب میں دس جہت سے لعنت ہے۔
 ایک تو خود شراب پر لعنت ہے اور شراب نچوڑنے
 والے اور نچوڑوانے والے فروخت کرنے والے
 خریدنے والے اٹھانے والے اور جس کی خاطر اٹھائی
 جائے اور اس کا شمن کھانے والے اور پینے والے
 پانے والے سب پر لعنت ہے۔

۳۳۸۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت

۳۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا
 نَسَا وَكَبِعَ ثَمَا عِنْدَ الْعُرَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُرَيْنِ عَنْ عِنْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَالِظِيِّ وَ ابْنِ عُثْمَةَ مَوْلَاهُمَا۔
 اللَّهُمَّ سَمِعْنَا ابْنَ عَمْرِو بْنِ قَوْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ لَعْنَتُ الْخَمْرِ عَلَى عَشْرَةِ أَجْزَاءٍ بَعْثَهَا وَ غَاصِبَهَا وَ
 مُغْتَصِرَهَا وَ نَالَهَا وَ مَبْتَاعَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمُخْمُولَةَ إِلَيْهِ
 وَ أَكَلِي لَمَنَهَا وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا۔

۳۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ الرَّحِيمِ
 السَّوْرِيِّ نَسَا أَنَّهُ عَصِمَ عَنْ شَيْبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

مالک) اُنْ حَدَّثَنِی النَّسَّی قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ھِیَ الْخَمْرُ عَشْرَہٗ عَاصِرَہَا وَ مُغْتَصِرَہَا وَلِیَ الْمَغْضُورَۃُ لَہٗ وَ خَابِلَہَا وَ الْمَخْمُولَۃُ لَہٗ وَ نَاعِیَہَا وَ الْمُسْتَبْرَۃُ لَہٗ وَ سَاقِیَہَا وَ الْمُسْتَطَفَۃُ لَہٗ حَتّٰی عَدَّ عَشْرَۃً مِنْ ھٰذَا الطَّرَبِ "

فرمائی شراب نہوڑنے والا، نہوڑانے والا اور جس کے لیے نہوڑی جائے اور اٹھا کر لے جانے والا اور جس کے لیے اٹھائی جائے اور فروخت کرنے والا اور جس کے لیے فروخت کی جائے اور پانے والے اور جس کے لیے پلائی جائے۔ اسی قسم کے دس افراد شمار کیے۔

خلاصۃ السباب ❦ اللہ تعالیٰ کی پناہ! بعض چیزیں اتنی منحوس ہوتی ہیں کہ ایک چیز کی وجہ سے کسی لوگ گناہ گار ہو جاتے ہیں صرف پینے والا ہی گناہ گار نہیں بلکہ بیچنے والا بھی گناہ گار ہے کچھ لوگ چٹنا جائز سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت گناہ ہے بلکہ صرف اٹھا کر لے جانے والا بھی۔ لیکن اگر ایک ہی شخص نہوڑنے والا بھی ہو اور اٹھانے والا بھی اور فروخت کرنے والا بھی تو اس پر تینوں جہت سے لعنت ہوگی۔

باب: شراب کی تجارت

۷: بَابُ التِّجَارَةِ فِی الْخَمْرِ

۳۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ حُرْمَ التِّجَارَةِ فِی الْخَمْرِ

۳۳۸۲: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات رہا، (سورہ) کے متعلق نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ ہاہر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت کی حرمت بیان فرمائی۔

۳۳۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ غُفْرُو نَسْ دِیْسَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا قَالَا سَمِعْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ خَرَسَتْ عَلَيْهِمُ الشُّخُوفُ فَحَمَلُوْهَا بِأَعْوَابِہَا "

۳۳۸۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ سرہ نے شراب فروخت کی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ سرہ کو تباہ و برباد کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت فرمائے کیونکہ ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دی۔

خلاصۃ السباب ❦ معلوم ہوا کہ جس چیز کا استعمال ناجائز ہے اس کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔ مزید تفصیل مقصود ہو تو فقہ کی کتب میں ملاحظہ کی جائے۔

۸: بَابُ الْخَمْرِ

يُسْمَوْنَهَا

بِغَيْرِ اسْمِهَا

چاپ: لوگ شراب کے نام بدلیں گے
(اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال
کریں گے)

۳۳۸۳: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن ختم نہ ہوں گے (قیامت نہ آئے گی) یہاں تک کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے لیکن وہ اس کا نام بدل دیں گے۔

۳۳۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اُسے پیا کریں گے۔

۳۳۸۳ حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّمَمِيُّ قَالَا عَنِ الشَّلَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلُوسِ قَالَا سَمِعُوا مِنْ يَزِيدَ بْنِ حَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ حَتَّى تَشْرَبَ فِيهَا طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا

۳۳۸۵ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَا عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ بِلَالِ بْنِ بَخْسِ الْعَبَّاسِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي مُخَجَّرٍ عَنْ أَبِي نَابِتٍ عَنْ الشَّيْطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِأَسْمَاءٍ يُسَمُّونَهَا بِأَيَّامٍ

خلاصہ الاسباب: مطلب یہ ہے کہ اپنی طرف سے نام رکھ لینے سے یا نام بدل لینے سے کوئی حرام شے حلال اور جائز نہیں ہو جاتی۔

۹: بَابُ كُلِّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ

چاپ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۳۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شراب حرام ہے۔

۳۳۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۳۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا سَمِعَا مِنْ غِيَاثِ بْنِ الْوُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَلَعَتْ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اشْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ

۳۳۸۷ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا سَمِعَا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ الدَّمَارِيِّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ

۳۳۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

اخیراً ابن خرنج عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ قال: "كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ".
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شرک آور چیز حرام ہے۔

قال ابن ماجہ هذا حديث المہضیین
 ۳۳۸۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقْفِيُّ قَنَا خَالِدُ بْنُ خِثَامٍ
 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ بَغْلَى بْنِ شَدَّادٍ
 نَسِ أَوْسٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 يَقُولُ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ هَذَا حَدِيثُ
 الرَّقْفِيِّ
 ۳۳۹۰ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَزِيدَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 عُسَيْبٍ وَن عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمر قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ وَ كُلُّ حُمْرٍ حَرَامٌ
 ۳۳۹۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا أَبُو دَاوُدَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ
 ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث معمر والوں کی ہے۔
 ۳۳۸۹ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
 ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
 فرماتے سنا: ہر شرک آور چیز ہر مؤمن پر حرام ہے اور یہ
 حدیث ردہ (بخاری کے قریب ایک شہر) والوں کی
 ہے۔

۳۳۹۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شرک
 آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔
 ۳۳۹۱ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شرک
 آور چیز حرام ہے۔

خلاصۃ السبب ☆ یہ احادیث امر ثلاث کا مستدل ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہر مسکر (نشہ آور) کا نام ہے۔ ان ائمہ کرام کی
 عقلی دلیل یہ ہے کہ ہر مسکر عاقرۃ العقول سے مشتق ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الحمر ما
 حاسر العقل (بخاری) یہ چونکہ انسان کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور اس کے فہم و شعور کی قوتوں کو غلط و قبض کر دیتی ہے اس
 لئے اس کو ہر کہتے ہیں اور یہ بات ہر مسکر (نشہ آور) چیز میں پائی جاتی ہے معلوم ہوا کہ ہر مسکر صرف انگور کے ساتھ خاص نہیں بلکہ
 جو کچھ شہد گئیوں جو سے بنے اور نشہ آور ہو وہ ہر مسکر ہے۔ حنفیہ کے نزدیک ہر مسکر انگور کا وہ آب نام (کچا) ہے جو جوش کھا کر
 تندی لائے اور اشہد کا پکا جائے اور جھاگ پھینکنے لگے۔ جوش سے مراد کامل جوش ہے اس طرح کہ بچے کا پانی اوپر اور اوپر کا
 پانی نیچے ہو جائے۔ اشہد اسے مراد جوش کی کثرت ہے جس سے مست کر دینے کی قوت حاصل ہو جائے یہی اہل الفت و
 لسان اور اہل علم و فقہاء کے یہاں معروف ہے۔ حدیث باب کے متعلق احناف فرماتے ہیں کہ ہر مسکر حقیقت انگوری شراب
 ہی کو کہتے ہیں لیکن کبھی غیر مسکر کو بھی بطریق مجاز کہہ دیتے ہیں اگر مجاز پر محمول نہ کیا جائے تو لازم آئے گا کہ ہر مسکر اور تازی
 وغیرہ بھی ہر مسکر (نشہ آور) کے افراد میں یہ بھی داخل ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں
 کہ اس حدیث میں امام جرج و تعدیل حضرت یحییٰ بن معین نے طعن کیا یہ علامہ حنفی نے بھی نقل کی ہے بلکہ صاحب منہاج
 نے تو یحییٰ بن معین سے تو یہاں تک نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین حدیثیں ثابت نہیں ان میں سے

حدیث مذکور سے وجہ استدلال یہ ہے کہ اس میں میں خمر کو حرام کہا ہے جس کا متقاضی یہ ہے کہ اس کی قلیل و کثیر مقدار دونوں حرام ہیں اور خمر کے علاوہ دیگر شرابیوں میں خاص طور سے نشہ کو حرام کیا ہے کیونکہ اسکر میں واؤ عاطف ہے اور عطف متقاضی مغایرت ہے۔ اگر دیگر شرابیوں میں بھی حرام ہو تو عطف رائیگاں ہو جائے گا۔ معلوم ہوا کہ غریبہ اہل حرام ہے قلیل ہو یا کثیر اور دیگر شرابیوں میں وہ مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو۔ شیخین کے مستدلان میں اور بھی متعدد احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خمر کے سوا دیگر شرابیوں کی وہی مقدار حرام ہے جو مسکر (نشہ آور) ہو۔ ان احادیث میں سے حدیث محمود بن بلید انصاری۔ اس کی امام مالک نے موطا میں کی ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لائے تو اہل شام نے ارضی و باہور آب و ہوا کے قتل کی شکایت کی اور کہا کہ شراب کے علاوہ کوئی چیز ہمارے لئے مصلح نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شہد بیو! انہوں نے کہا شہد بھی ہمارا مصلح نہیں ہے؟ اسیر اہل شام میں سے ایک شخص نے کہا ہم تمہارے لئے اس انگوری شراب سے ایک ایسی چیز بنا دیں جو مسکر نہ ہو فرمایا ضرور بناؤ! انہوں نے اس کو اتنا پکا یا کہ دو تہائی حصہ جل گیا اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا اور اس کو لئے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس میں اچھی انگلی ڈال کر اٹھائی تو وہ انگلی پر کھینچی چلی آئی۔ آپ نے فرمایا یہ تو ظلمہ شمر ہے پس آپ نے اس کے پینے کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! آپ نے تو شراب حلال کر دی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں! بخدا! اے اللہ میں ان کے لئے اس چیز کو حلال نہیں کرتا جس کو تو نے ان پر حرام کیا ہے اور ان پر اس چیز کو حرام نہیں کرتا جس کو تو نے ان کے لئے حلال کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتب حدیث میں متعدد آراء و اخبار مروی ہیں جن کی تفصیل امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کی ہے۔ پس یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آنکھیں بند کر کے تمام احادیث حلت کو ترک کر دیا جائے بلکہ تمام احادیث میں تطبیق دی جائے گی اور وہ یوں کہ جن روایات میں حرمت وارد ہے وہ اس مقدار پر محمول ہیں جو نشہ آور ہو یعنی اتنی مقدار جتنا حلال نہیں جس سے نشہ آجائے اور مست ہو جائے۔ حدیث اشربوا ولا تسکرا۔ جو طحاوی میں موجود ہے۔ اس کا تاویل و تطبیق کا بین ثبوت ہے۔ دوسرے یہ کہ احادیث حرمت منسوخ ہیں۔ جس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول شہدنا التحريم وشہدنا التحلیل دہشم یعنی ہم حرمت کے وقت حاضر تھے اور حلت کے وقت بھی حاضر تھے اور اسے صحابین تم لوگ غائب تھے۔ شاہد عدل ہے۔ (واللہ اعلم)

تفتیہ یہ یاد رہنا چاہئے کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کو مثلث یعنی کی حلت کے قائل ہیں لیکن اول تو ان کے یہاں شرط یہ ہے کہ پینا بطریق لبو واجب نہ ہو بلکہ بضم طعام دوا۔ حق تعالیٰ کی اطاعت پر قوت حاصل کرنا مقصود ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ دوم یہ کہ فقہاء نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے علی الاطلاق حرام ہے خواہ کسی نوع سے ہو نیز قلیل ہو یا کثیر۔ امام ابو یوسف سے امامی میں روایت ہے کہ اگر مستی کیلئے مثلث پئے تو قلیل اور کثیر سب حرام ہے وہاں بیٹھنا اور اس طرف چلنا بھی حرام ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ

بَابُ: دُو چیزیں (بھجور اور انگور) اکٹھے

الْخَلِيطَيْنِ

بھگو کر شربت بنانے کی ممانعت

۳۳۹۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوارے اور کشمش ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور ترکھجور اور چھوارہ ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا۔

۳۳۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّاسَ الْكَلْبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يَبْدُ الشُّرْبُ وَالزَّيْبُ حَمِيقًا وَيَنْهَى أَنْ يَبْدُ الشُّرْبُ وَالزَّيْبُ حَمِيقًا.

قال الْكَلْبُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ رِيحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مَثَلُهُ

۳۳۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوارہ اور ترکھجور ملا کر مت بھگوؤ البتہ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

۳۳۹۶ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّامِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَسَاةٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَلْبَسُوا الشُّرْبُ وَالزَّيْبُ حَمِيقًا وَابْدُوا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ.

۳۳۹۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا چکی اور کچی بھجور مت ملاؤ اور کشمش اور چھوارہ مت ملاؤ۔ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

۳۳۹۷ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ مَخْبِصِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَحْمِقُوا نَيْسَ الرُّطْبِ وَالزَّهْوِ وَلَا بَيْنَ الزَّيْبِ وَالشُّرْبِ وَابْدُوا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ.

خلاصہ الباب : خلیطین وہ شربت ہے جو چھوارے اور خشکی کو ملا کر کسی برتن میں تر کر کے دونوں کا پانی قدرے جوش دے کر نکالا گیا ہو۔ یہ بھی امام مالک، امامہ اسحاق اور اکثر شافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ یہ اپنی قطع سالی پر محمول ہے تاکہ دو نعمتوں کا اجتماع نہ ہو جبکہ اس کا پڑوسی ضرورت مند ہو اور شیخین کے نزدیک خلیطین مباح ہے ان کے پاس بھی احادیث ہیں اور اباحت خوشحالی پر محمول ہے یہ توجیہ حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے۔ جس کو امام محمد نے کتاب الاطعمہ میں روایت کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے یعنی فلیط تروڑ دیب کی خبیذ میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ کراہت ابتدا میں غلی میعت کی وجہ سے تھی جیسے چھوارے ملا کر گوشت اور کچی سے ممانعت تھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فراموشی دے دی تو اب کوئی مضائقہ نہیں۔ اس طرح ابن عدی نے الکامل میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں خلیطین کو پیتے تھے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ تو ابوطلحہ نے جواب دیا کہ صبح تھک سالی کی وجہ سے تھا جس طرح دو گھوڑوں کو ملا کر کمانے سے منع کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو پھلوں کو ملا کر غیظ بنانے سے منع کیا اس میں حکمت یہ ہے کہ جب دو مختلف طرح کے پھل ایک ساتھ بھگوئے جائیں گے تو ایک پر پانی جلد اثر کرے گا اور دوسرے پر دیر سے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جو پھل پانی سے جلد تغیر کو قبول کرے گا اس میں نشہ پیدا ہو جائے گا اور اس کا اثر دوسرے تک بھی پہنچے گا اس طرح جو غیظ تیار ہوگی اس میں ایک نشہ آور چیز کے مخلوط ہو جانے کا قوی امکان ہوگا اور اس کا امتیاز کرنا ممکن نہ ہوگا لہذا جب اس غیظ کو پیا جائے گا تو گویا ایک حرام چیز کو پینا لازم آئے گا۔

۱۲: بَابُ صِفَةِ اللَّيْثِ وَ شُرْبِهِ

چاپ: غیظ بنانا اور پینا

۳۳۹۸: حَدَّثَنَا غُفَّاءُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ الْوُضْعَاءَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ عِنْدَ الْوَاجِدِ بْنِ زَيْنَادٍ قَالَ قَالَ قَاصِمٌ لَأَخِي خَدِجَةَ بَنَاتُ بَنَاتِ بَرِيدِ التَّمِيمِيِّ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَلِيزُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَاءٍ فَاسْتَأْذَنَ قِصَّةً مِنْ نَسَبٍ أَوْ قِصَّةً مِنْ زِينَةٍ فَطَرَحَهَا فَبِهِ ثُمَّ نَضَّبَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَسَلَّاهُ عَذْوَةً فَيُشْرِنُهُ عَشِيَّةً فَلَيْثُهُ عَشِيَّةً فَيُشْرِنُهُ عَذْوَةً

۳۳۹۸: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ عَائِشَةُ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشکیزہ میں غیظ تیار کرتیں۔ چنانچہ ہم مٹی بھر چھوڑے یا کشمش لے کر اس میں ڈال دیتیں پھر اس میں پانی ڈال دیتیں۔ صبح کو بھگوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو نوش فرماتے اور شام کو بھگوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نوش فرماتے۔

وَقَالَ أَبُو الْوُضْعَاءَةِ: هَذَا فَيُشْرِنُهُ لَيْلًا أَوْ لَيْلًا فَيُشْرِنُهُ نَهَارًا.

دوسری روایت میں ہے کہ رات کو بھگوئیں تو دن کو نوش فرماتے اور دن کو بھگوئیں تو رات کو نوش فرماتے۔

۳۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو شَرِيبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي غَمْرَةَ الْهَرَمِيِّ عَنْ ابْنِ عَمْرِو قَالَ كَانَ يُبَلِّدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُشْرِنُهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَالْعَدَا وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ قَالَ بَقِيَ مَنَ شَيْءُ الْغَرَاظَةِ أَوْ أَمْرِهِ فَأَغْرَقَنِي.

۳۳۹۹: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غیظ تیار کی جاتی تو آپ ﷺ اُس روز نوش فرماتے۔ اگلے روز اور تیسرے روز اس کے بعد اگر کچھ بچ رہتی تو آپ ﷺ خود بہا دیتے یا بہانے کا حکم فرماتے اور وہ بہا دی جاتی۔

۳۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ عِنْدَ الْوَاجِدِ بْنِ زَيْنَادٍ قَالَ قَاصِمٌ لَأَخِي خَدِجَةَ بَنَاتُ بَنَاتِ بَرِيدِ التَّمِيمِيِّ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَلِيزُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَاءٍ فَاسْتَأْذَنَ قِصَّةً مِنْ نَسَبٍ أَوْ قِصَّةً مِنْ زِينَةٍ فَطَرَحَهَا فَبِهِ ثُمَّ نَضَّبَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَسَلَّاهُ عَذْوَةً فَيُشْرِنُهُ عَشِيَّةً فَلَيْثُهُ عَشِيَّةً فَيُشْرِنُهُ عَذْوَةً

۳۴۰۰: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پتھر کے پیالہ میں غیظ تیار کی جاتی۔

۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ شَرِّهِ

الْاَوْعِيَةِ

۳۳۰۱: حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ مَخْضَمٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْتَدْمِيَ الْقَبْرِ وَالْمَرْفُوعَ وَالْذَّمَاءَ وَالْحَصْمَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ يَنْهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَسْتَدْمِيَ الْمَرْفُوعَ وَالْقُرْعَ.

۳۳۰۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنَ الْحَنْظَلِ وَالْذَّمَاءِ وَالْقَبْرِ.

۳۳۰۴: حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنَ الْحَنْظَلِ وَالْذَّمَاءِ وَالْقَبْرِ.

۳۳۰۵: حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنَ الْحَنْظَلِ وَالْذَّمَاءِ وَالْقَبْرِ.

۱۴: بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ

مِنْ ذَلِكَ

۳۳۰۵: حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنَ الْحَنْظَلِ وَالْذَّمَاءِ وَالْقَبْرِ.

۳۳۰۶: حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنَ الْحَنْظَلِ وَالْذَّمَاءِ وَالْقَبْرِ.

پہلے: شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۳۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکروی کے برتن اور لک شدہ برتن اور کدو کے برتن اور سبز روغنی برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۳۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لک شدہ اور کدو کے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔

۳۳۰۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز روغنی برتن اور کدو کے برتن اور نکروی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔

۳۳۰۴: حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور سبز روغنی برتن سے منع فرمایا۔

پہلے: ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی

اجازت کا بیان

۳۳۰۵: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے جہین ان برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع کیا تھا۔ اب تم ان میں نبیذ بنا سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور چیز سے بچتے رہنا۔

۳۳۰۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

وَحَبَّ اَسْلَمًا بَنَ خُرَيْجٌ عَنْ اَبُو اَسْمَاءٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
 نَسِ الْاِخْدَاعِ عَنْ اَسْمَاءٍ مَسْرُودٍ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنِّي
 كُنْتُ يَهْتَكُهُ عَنْ سَبَدِ الْاَزْوَاجِ الْاَزْوَاجِ وَعَنْ لَا يَحْزَمُ شَيْئًا
 كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ۝

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے
 تمہیں ان برتنوں میں غیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ یاد
 رکھو! کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کر سکتا۔ ہر نشہ آور چیز
 حرام ہے۔

۱۵: بَابُ نَبِيذِ الْخَمْرِ

بَابُ: مَلِكٍ فِي غَيْذِ بَنَانٍ

۳۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُغَنَّمُ بْنُ سُلَيْمَانَ
 عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنِي زَيْنَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَلْهَا قَالَتْ اَلْفَخْرُ
 اَخْبَدَانِ اَنْ تَشْعَدَ كُلَّ عَامٍ مِنْ حَنْدٍ اَصْجَبِيهَا مَقَاهُ ۚ ثُمَّ
 قَالَتْ يَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُبْدَى الْخَمْرُ وَفِي كَذَا وَ
 فِي كَذَا اَلَا اَلْحَلُّ

۳۳۰۷۔ سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی
 عورت اس بات سے عاجز ہے کہ ہر سال اپنی قربانی کی
 کھال سے منگیزہ بنا لیا کرے؟ پھر فرمائے لگیں کہ
 رسول اللہؐ نے مٹی کے برتن میں اور ایسے ایسے برتن میں
 غیذ بنانے سے منع فرمایا البتہ سرکہ بنانے کی اجازت دی۔

۳۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْحَطَّاسِيُّ ثَنَا اَبُو لَيْدٍ
 مُسْلِمٌ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي
 سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُبْدَى
 الْخَمْرُ

۳۳۰۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی
 کے مشکوں میں غیذ تیار کرنے سے (بخٹی سے) منع
 فرمایا۔

۳۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِدُ بْنُ مُوسَى ثَنَا اَبُو لَيْدٍ عَنْ صَدَقَةَ
 اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاغِدٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ عَدَدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَّا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبِيذِ حَرْبٍ يَشُقُّ هَافًا اَصْرَبَ
 يَهْدَا الْحَاظِلُ لِيَا هَذَا شَوَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
 الْآخِرِ

۳۳۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھڑے کی غیذ آئی جو جوش
 مار رہی تھی (جھاگ نکل رہی تھی)۔ آپ ﷺ نے
 فرمایا: اسے دیوار پر مار دو کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب
 ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

خلاصۃ الباب شراب سے سرکہ بنانے کے بارے میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سرکہ بنانا حرام ہے اور اگر
 خود بن جائے تو حلال ہے۔ حنفیہ کے نزدیک غر سے سرکہ بنانا حلال ہے۔ حنفیہ کی دلیل ارشاد نبوی ہے نعم الاطعام الحل کہ
 بہترین سامان تو سرکہ ہے اس کی تخریج جماعت نے کی ہے سوائے بخاری کے۔ نیز سرکہ بنانے سے غر کا وصف مفید جاتا رہتا
 ہے کیونکہ غر جو ہر قاسد ہے تو اس کی اصلاح صفت غریت زائل کرنے سے ہی ہوگی اور سرکہ بنانے اسی صفت کو ختم کر دیتا
 ہے اور اس میں صالح وصف آ جاتا ہے جس کے ثبوت میں صاحب ہدایہ نے تین چیزیں ذکر کی ہیں (۱) مفراہ کو تسکین دیتا
 ہے۔ (۲) ثبوت کو توڑتا ہے۔ (۳) اس میں تغذی ہے کیونکہ یہ صالح معدہ ہے کہ معدہ میں ہیجان حرارت سے بھوک
 صالح ہوتی ہے۔

۱۶: بَابُ تَحْوِیْرِ الْاِنَاءِ

باب: برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے

۳۳۱۰: حضرت چاہر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا (سوئے وقت) برتن ڈھانپ دیا کرو اور منک کا منہ بند کر دیا کرو چراغ گل کر دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو اسلئے کہ شیطان منک نہیں کھولے نہ دروازہ کھولے نہ برتن کھولے اور تمہیں کوئی چیز ڈھانپنے کیلئے نہ ملے تو اتنا ہی کر لے کہ اللہ کا نام لے کر ایک کٹڑی کو برتن کے اوپر عرشا رکھ دے (اور چراغ اس لیے بھی گل کر دینا چاہیے کہ) چوبیس لوگوں کے گھر بلا ڈالتی ہے۔

۳۳۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بھرا ہوا) برتن ڈھانپنے (مکلف) نہ (کام نہ) باندھنے اور (خالی برتن) اٹار کھینے کا حکم فرمایا۔

۳۳۱۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی: ایک طہارت (استنجاء) کے لیے) دوسرا سواک (وضو) کے لیے اور تیسرا (پانی) پینے کے لیے۔

۳۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنًا لِّلثَّبِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَارْغَمُوا السِّفَاءَ وَاطْفِئُوا السَّرَاجَ وَاعْلِقُوا الْاَبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِفَاءً وَلَا يَنْفُخُ بَنَانًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ اَمْتَكُمْ إِلَّا أَنْ يَغْرَضَ عَلَى اِلَّاهِ عَوْذًا بِذِكْرِ اسْمِ اللَّهِ فَلْيَنْفُخْ فَإِنَّ الْقَوْسَ تَنْصُرُ عَلَى أَهْلِ الثَّبِّ بَيْنَهُمْ.

۳۳۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ تَيَّانٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغَطِّهِ الْاِنَاءِ وَارْغَمِ السِّفَاءَ وَاطْفِئِ الْاِنَاءَ.

۳۳۱۲: حَدَّثَنَا عَصَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا خَزَائِمُ بْنُ خَمْرَةَ عَنْ ابْنِ حَفْصَةَ ثَنَا حَرِثُ بْنُ خَزِيمَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَضَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اِثْنَيْنِ مِنَ الْكَبَلِ مُحْتَمِرَةً اِمَاءً لِّلْعَوِزَةِ وَ اِمَاءً لِّلسَّوَاكِ وَ اِمَاءً لِّلرَّابَةِ.

۳۳۱۳: اس سے شیطان سے حفاظت رہتی ہے ایک اور حدیث میں یہ وجہ ذکر کی گئی ہے کہ سال میں ایک رات آتی ہے جس میں وہ باناتل ہوتی ہے اور جس برتن پر دشمن یا بندگان نہ ہوں اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۱۷: بَابُ الشَّرْبِ فِي آيَةِ الْفَيْضِ

باب: چاندی کے برتن میں پینا

۳۳۱۳: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں

۳۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنًا لِّلثَّبِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْ اِنَاءٍ اَلْحَرَنَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آثَاءِ الْفَضَةِ
أَنَّمَا يَخْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارٌ جَهَنَّمَ " ہے۔
۳۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي
الشَّوَّازِ تَنَاوَلُوا عَوَاةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ خُذَيْفَةَ قَالَ يَبْهِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ
لَهُمْ فِي النَّارِ زَهْنٌ لَكُمْ فِي الْأَحْزَةِ

۳۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي
الشَّوَّازِ تَنَاوَلُوا عَوَاةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ خُذَيْفَةَ قَالَ يَبْهِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ
لَهُمْ فِي النَّارِ زَهْنٌ لَكُمْ فِي الْأَحْزَةِ

۳۴۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خُذَيْفَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي حَرْبٍ عَنْ سَافِعٍ عَنْ اِمْرَأَةٍ ابْنِ عُمَرَ
عَالِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِي آثَاءِ فَضَّةٍ
فَكَأَنَّمَا يَخْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارٌ جَهَنَّمَ

خلاصہ الباب ۱۸: امام نووی فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا دونوں حرام ہیں اور اس میں کسی کا
اختلاف نہیں اسی طرح عورتوں کا چاندی سونے کے برتن میں تیل لگانا یا سرمہ لگانا حرام ہے۔

۱۸: بَابُ الشُّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ

۳۴۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوَلُوا مُهْدَبِي تَنَا
عُرْوَةَ بْنُ نَاسٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
أَنَسَ كَانَ يَنْفَسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَ زَعَمَ أَنَسُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْفَسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا

۳۴۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ قَالَ
تَنَاوَلُوا عَنْ مُعَاوِيَةَ تَنَاوَلُوا عَنْ وَثْقَانَ ابْنِ مُخَرَّبٍ عَنْ أَنَسِ عَنْ أَبِي
غَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ فَنَفَسَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ

خلاصہ الباب ۱۹: تین سانسوں میں پانی پینا مستحب ہے گزشتہ ابواب میں آیا ہے کہ سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے جدا
کر دے۔

تیسرا سانس آخر میں لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ مشروب کم مقدار میں ہو اس لیے صرف دو ہی سانسوں میں پینا یا عام
مقدار میں ہو اور دو سانس میں پینا جواز بتانے کے لیے ہو۔

عمل

نے حلفا کہا کہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۳۴۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا شَيْبَانُ بْنُ غَزِيَّةٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَبِيبٍ لَهُ (يَقُولُ لَهَا كُتِبَتْهُ الْأَنْصَارُ) رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قَبْرَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَلَقَعَتْ فَمِنْ الْعَرَةِ نَتَعَى نَوَاحِيهِ مَوْصِعَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۲۳ - حضرت کوثر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ایک مشکیزہ لنگ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اسے منہ لگا کر پی لیا تو انہوں نے مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا۔ جس جگہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا۔ اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے۔

۳۴۲۴ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي الْمُنْضِلِ قَالُوا سَمِعْتُ عَنْ فَصَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ الشُّرْبَ قَائِمًا

۳۴۲۴ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پینے سے الشُّرْبَ قَائِمًا

خلاصہ الحباب ☆ حضرت مکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم کے مطابق حلف اٹھایا۔ زحرم کھڑے ہو کر بھی بی سکتے ہیں اور بیٹہ کر بھی۔ علماء نے زحرم اور وہوہ کا بقیہ کھڑے ہو کر پینا مستحب لکھا ہے۔ باقی ہر مشروب اگر کوئی عذر نہ ہو تو بیٹہ کر ہی پینا چاہیے۔

ممكن ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی جو پیایا تو وہ مذہب کی وجہ سے ہو کہ وہاں بیٹنے کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پانی ہو اور بعض نے کہا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا پہلے منع تھا پھر اس کی ممانعت منسوخ ہو گئی۔

پیاپ: جب مجلس میں کوئی چیز پئے تو اپنے

۲۲ : نَابَ إِذَا شَرِبَ

بعد دائیں طرف والے کو دے اور وہ بھی

أَعْطَى الْأَيْمَنِي

بعد میں دائیں والے کو دے

فَالْأَيْمَنِي

۳۴۲۵ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَلَنِي فَذُ شَبِيبَ بِنَاءٍ وَ عَنْ يَمِينِهِ اَغْرَائِي وَ عَنْ بَسَارَةَ ابْنِ مَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَغْرَائِي وَ قَالَ " الْاَيْمَنِي فَالْاَيْمَنِي "

۳۴۲۵ : حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس پانی ملا ہوا دودھ آیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا تھا اور بائیں جانب ابو بکرؓ آپ نے (دودھ) پینے کے بعد دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا: پہلے دائیں طرف والے کو دینا چاہیے اور

اسے بھی اپنے دائیں طرف والے کو بی دینا چاہیے۔

۳۴۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپؐ کی دائیں جانب نہیں تھا اور بائیں جانب خالد بن ولیدؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے (خود نوش فرمانے کے بعد) مجھ سے فرمایا: تم مجھے اجازت دو گے کہ میں (پہلے) خالد کو پلاؤں؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہؐ کے جوٹھے میں نہیں اپنے اوپر کسی کو ترجیح دینا اور ایمان کرنا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ ابن عباسؓ نے لے کر پہلے پیا۔ اس کے بعد خالد نے پیا (حالانکہ اس وقت ابن عباسؓ قائم سن تھے)۔

چاپ: برتن میں سانس لینا

۳۴۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پے برتن میں سانس نہ لیے (سانس لینے کے بعد) دوبارہ پینا چاہتا ہو تو برتن کو (منہ سے) الگ کر کے (سانس لے) پھر چاہے تو دوبارہ پی لے۔

۳۴۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

چاپ: مشروب میں پھونکنا

۳۴۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

۳۴۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی چیز میں

۳۴۲۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ خُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ عَبْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُبُ وَ عَنْ نِسْبَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ بَسْرَةَ حَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاقِي ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَمْ يَنْقُبْ أَنفُسَهُ حَالِدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَحَبُّ أَنْ يُؤْخَذَ بِسَوْطِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفْسٍ اخْذًا فَاحْذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَشَرِبَ وَ شَرِبَ حَالِدٌ.

۲۳: بَابُ النَّفْسِ فِي الْإِنَاءِ

۳۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَرِبْتَ اخْذْكُمْ فَلَا يَنْفُسُ فِي الْإِنَاءِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَغُورَ فَلْيَنْفِخْ الْإِنَاءَ ثُمَّ لِيُعْذَانَ كَانَ يُرِيدُ.

۳۴۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ قَالَ بَرْنَدُ بْنُ زَوْجٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَنْقُبْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّفْسِ فِي الْإِنَاءِ.

۲۴: بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

۳۴۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْدٍ الْأَهْلِيُّ قَالَ شُعْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَنْقُبْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْفِخَ فِي الْإِنَاءِ.

۳۴۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ بْنِ شَرِبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّحِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّحْبَارِسِيَّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ

سَبَّ قَسْرَبْتُ ثُمَّ فَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي
مَعَهُ
۳۳۳۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ فَصِيْلٍ عَنْ
ثَبَّتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَابِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَجَعَلْنَا نَخْرُجُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَخْرُجُوا
وَلَكِنْ اغْبِثُوا أَيُّكُمْ لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ بِإِنَاءٍ
أَخْبَتُ مِنَ الْيَدِ “

۳۳۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک حوض کے قریب سے گزرے تو ہم اس میں منہ لگا کر پینے لگے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منہ لگا کر مت پیو۔ البتہ ہاتھ دھو کر ہاتھوں سے پیو کیونکہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ برتن کوئی نہیں۔

چاپ: میزبان (ساق) آخر میں پئے

۳۳۳۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پئے۔ (یہ ادب ہے واجب نہیں۔)

چاپ: شیشہ کے برتن میں پینا

۳۳۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شیشہ کا پیالہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں پیتے تھے۔

۴۷: بَابُ الشَّرْبِ فِي الزُّجَاجِ

۳۳۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مَسْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخٌّ قُرُونِيٌّ بِشَرَبٍ فِيهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطب

طب کے ابواب

۱: بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ

چاپ: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اُتاری

لَهُ شِفَاءٌ

اُس کا علاج بھی نازل فرمایا

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عُثَيْبَةَ عَنْ زُهَادٍ عَنْ عِلَاقَةَ عَنْ أَنَسَةَ ابْنِ شَرَبَكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَنْعَامَ بِسَالُودِ النَّسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَلَبْنَا حَرَجَ فِي كَدَا اعْتَلَبْنَا حَرَجَ فِي كَدَا فَقَالَ لَهُمْ عَادَ اللَّهُ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ افْتَرَسَ مِنْ عَرَصِ احِبِهِ شَيْئًا فَذَاكَ الَّذِي خَرَجَ فَفَعَلُوا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيْنَا شَيْءٌ أَنْ لَا نَعْدُو؟

۳۳۳۶: حضرت انسہ بن شریک فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا دیہات والے نبی ﷺ سے پوچھ رہے ہیں کہ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا؟ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے کسی بات میں گناہ نہیں رکھا البتہ اپنے بھائی کی آبروریزی گناہ ہے۔ پھر کہنے لگے: اگر ہم علاج نہ کریں تو ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! علاج کیا کرو کیونکہ اللہ پاک نے ہر حارِجے کے علاوہ جو بھی بیماری پیدا کی اس کا علاج بھی پیدا فرمایا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! بندے کو سب سے اچھی چیز کیا عطا کی گئی؟ فرمایا: خوش خلقی۔

فَالْ "نَدَوُوا: عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ شَحَنَهُ لَمْ يَصْغُ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً إِلَّا الْهَرَامَ فَالْوَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ "خُلُقٌ حَسَنٌ".

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ ابْنَانَا سَمِعْنَا ابْنَ عُثَيْبَةَ عَنْ الرَّهْزَمِيِّ عَنْ أَبِي حُرَاةٍ عَنْ أَبِي جَرَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَقْوَبَ نَعْدَاوِي يَهَا وَ زُفَى نَسْرَقَتِي يَهَا وَ زُفَى نَسْرَقَتِي هَلْ نَزَدُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ

۳۳۳۷: حضرت ابو خزائمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جن دو اداں سے ہم علاج کرتے ہیں اور جو منتر ہم پڑھتے ہیں اور جو پرہیز (اور بپاؤ کی تدبیریں) حفاظت و دفاع کا

هي من قدر الله

سامان) ہم اختیار کرتے ہیں؟ بتائیے یہ اللہ کی تقدیر کو
 نال کہتے ہیں؟ فرمایا: یہ خود اللہ کی تقدیر کا حصہ ہیں۔

۳۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اُتاری اُس کی دوا بھی (ضرور) اُتاری۔

۳۳۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری آپاری اُس کی شفاء (دوا) بھی ضرور نازل فرمائی۔

خلاصۃ السبب : انسان دو چیزوں سے مرکب ہے: (۱) روح (۲) جسم۔ ان دونوں کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ روح کی بیماریوں کا علاج بھی ضروری ہے وہ علم الاخلاق سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے معالج بھی اللہ تعالیٰ شانہ نے دنیا میں بھیجے اور جسم کے امراض کا علاج بھی ضروری ہے اس کے لئے علم الطب ہے اور اطباء دنیا میں آئے ہیں انہوں نے انسانیت اور مخلوق کی خدمت کی ہے لیکن روح اور جسم کو صحت مند رکھنے کی تدابیر اور ہدایات اور پرہیز سید الاولین والآخرین جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی ہیں وہ بہت اعلیٰ و ارفع ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپؐ کی تھے وہ وہاں تشریف فرمائی کہ بڑے بڑے علماء اور فلسفی لوگ اپنی ساری زندگی محنت کر کے پیدا نہ کر سکے۔ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت صادقہ کی دلیل ہے اور آپؐ کا کھلا ہوا معجزہ ہے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر بیمار کا علاج ہے مطلب یہ ہے کہ مرض کا علاج کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے شفا دیتے ہیں لیکن ایک بیماری ایسی ہے جس کا موت کے سوا کوئی علاج نہیں وہ بڑھا چا ہے۔ حدیث ۴۳۳۷: سوال کا خشاء یہ تھا کہ مرض تو تقدیر الہی ہے یہ کیا یہ علاج تقدیر کو کون دیتے ہیں کیا بہترین جواب فرمایا کہ دو ارادہ حال و غیرہ جن کے ذریعہ انسان اپنا بناؤ و حفاظت کرتا ہے یہ بھی اللہ کی تقدیر ہے۔ حدیث ۴۳۳۹: یہ حدیث باک بخاری اور مسلم میں بھی آئی ہے۔

٣ : بَابُ الْمَرِيضِ

باب : بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتیٰ)

يَسْتَهْيِي الشَّيْءُ

المقدور) مہیا کرونی چاہیے؟

۳۳۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ ایک شخص کی عبادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے

نَعَالِي غُفَمَا أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُسْرٌ يُسْرٍ فَلْيَتَعَثَّ إِلَى أَخِيهِ " ثُمَّ أَحْبَبَهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْنَهِيَ مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ خَبْنًا فَلْيُطْعِمَهُ "

پوچھا: کس چیز کو طبیعت چاہتی ہے؟ کہنے لگا: گندم کی روٹی کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے (اس) بھائی کے پاس بھیج دے۔ پھر فرمایا: مریض کو جس چیز کی خواہش ہو کھلا دیا کرو (اللا یہ کہ وہ چیز اس کیلئے معزز ہو)۔

۳۳۳۱ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ أَخُو بَغِيٍّ الْحَمَّانِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَرِيضٍ يَغُفُّونَ قَالَ أَشْنَهِيَ خَبْنًا قَالَ أَشْنَهِيَ كَمَكًا قَالَ بَعْمَ فَطَلَّوْا لَهُ

۳۳۳۲ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے پوچھا: کس چیز کو دل چاہ رہا ہے؟ کہنے لگا: کھک (ایک قسم کی روٹی نما چیز جسے فارسی میں کاک اور اردو میں کیک کہتے ہیں) کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر اس کے لیے کیک منگوایا۔

خلاصۃ الہام مطلب یہ کہ مریض کی خواہش کو پورا کرنا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ جو چیز کھانے کو طلب کر رہا ہے وہ نقصان دہ اور حرام نہ ہو۔

۳: نَابُ الْحَمِيَّةِ

۳۳۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي خَبِيَّةٍ قَالَ يُؤْتَسُ مِنْ مُخْمَدٍ لَنَا فَلْيَنْخُ مِنْ شَلْبَانٍ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَغُصَعَةَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرَةَ قَالَ أَخُو عَامِرٍ وَأَخُو دَاوُدَ قَالَ لَنَا فَلْيَنْخُ مِنْ شَلْبَانٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَغْفُوتَ عَنْ ابْنِ يَغْفُوتَ عَنْ أَمِّ السُّنْدِ بْنِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ فَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ مَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ عَلِيُّ نَافِعُ بْنُ مَرْصٍ وَ لَسَا ذَوَا السِّمْلَةِ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا فَتَأَوَّلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَالَتْ فَضَعْتُ لِيْنِي ﷺ بَلْفَا وَ ضَعِرْنَا هَذَا النَّبِيُّ ﷺ مَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا فَابْتَ

۳۳۳۲ حضرت امّ منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے جو ابھی بیمار ہی تھے صحت یاب ہوئے ہی تھے اور ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ اُن (خوشوں) سے تناول فرما رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے بھی کھانے کے لیے لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: علیؓ رک جاؤ۔ تم ابھی تو سندرست ہوئے ہو (ضعف ہے) اس لیے معذہ ہم ذکر کر کے گا) فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کے لیے چند درود پڑھا تو کہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ! یہ لو اس سے جسمیں زیادہ

فائدہ ہوگا۔

فائدہ الفلح لک

۳۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا
مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ حُذَيْفَةَ
ثَنَا قُدَامَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّسْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فَكُلْ
فَاحْذَرْتُ أَنْ أَكُلَ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ النَّسْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكُلْ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ قَالَ فَقُلْتُ أَنَّى أَصْنَعُ
مِنْ سَاحِبَةِ الْخَيْزُرَى فَتَنَسَّمَ وَتَسَوَّاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۳۴۴۴۔ حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے سامنے روٹی اور
چھوڑے تھے۔ نبیؐ نے فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔
میں چھوڑے کھانے لگا تو نبیؐ نے فرمایا: تم چھوڑے کھا
رہے ہو حالانکہ تمہاری آنکھ ڈکھ رہی ہے۔ میں نے
عرض کیا: میں دوسری طرف سے چہارباہوں (جو آنکھ
ڈکھ رہی ہے اُس طرف سے نہیں چہارباہ) اس (لطیف
جواب پر) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرا دیے۔

خلاصہ الہام : معلوم ہوا کہ پرہیز طہارت سے بھی اہم ہے حقیقت ہے کہ پرہیز کی وجہ سے طہارت آسان ہوتا ہے اور دوا
زیادہ اثر کرتی ہے۔

۴۔ بَابُ لَا تُكْرَهُ الْمَرِيضُ عَلَى الطَّعَامِ

۳۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نَسْرِ ثَنَا نَجْرَانُ
بَنُو نَسْرِ بْنِ نَكْبَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِجَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
غَفَنَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ الْحُبَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
تُكْرَهُ أَمْرًا نَحْمُ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ
وَيَسْقِيهِمْ

۳۴۴۵۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر (زبردستی)
مجبور نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن کو کھلاتے پلاتے
ہیں۔

خلاصہ الہام : کھانے پینے سے غرض یہی ہوتی ہے کہ روح باقی رہے اور اطمینان ہو تو ان چیزوں کا محافظہ اللہ تعالیٰ ہی
ہے کہ وہ بیماروں کی دوسری طرح خبر گیری کرتا ہے کہ ان کو خوراک کی ضرورت نہیں پڑتی جب وہ خوشی سے کھانا پیا ہیں تو ان
کو کھلا دے اور یہاں تک کہ وہ زبردستی کرنے سے بچائے قائم رہے کے نقصان ہو۔

۵۔ بَابُ التَّيْبَةِ

۳۴۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ عَبْدِ الْحَوَّارِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عُلْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّابِّ عَنْ رُكَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَحْدَ أَقْلَهُ الْوَعْكَ
أَمَرَ بِالْحَسَاءِ قَالَتْ وَكُنَّ يَقُولْنَ اللَّهُ فَيَرْثِيْنَ فَوَادِ الْحَرِيِّ وَ

۳۴۴۶۔ ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ کے اہل خانہ کو جب بخار ہوتا تو ہریرہ تیار
کرنے کا حکم فرماتے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہریرہ
تمہارے دل کو تقویت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے

يُسْرُوْا عَنْ فَوَادِ الشَّيْخِ كَمَا تَسْرُوْا اِخْدَانُكَ الْوَسْعَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ "
 پریشانی زائل کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی پانی مل کے اپنے چہرہ سے میل دوں کرتا ہے۔

۳۴۳۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْحَصْبِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ زَيْمِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا شُكِيَ أَحَدُكُمْ مِنْ أَفْعَلِهِ لَمْ تَزَلِ الشُّرُونَةُ عَلَى الشَّارِ حَتَّى يَنْهَى أَحَدُ طَرَفَيْهِ بَرَاءً أَوْ يَمُوتَ "
 ۳۴۳۶: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم ہر یہ استعمال کیا کرو جو طبیعت کو پسند نہیں لیکن مفید ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار پڑتا تو ہنڈیا آگ سے لگک نہ ہوتی۔ (ہر وقت ہر یہ بیمار دہتا) یہاں تک کہ وہ بیمار تندرست ہو جائے یا دار آخرت کو سندھار بتراف او یموت

خلاصۃ الباب : عہد کے ساتھ آٹایا چھان میں پانی ڈال کر اس کو پکایا پھر اس میں گھی شکر ملا کر بنایا جائے اس کو دلیا یا برہ کہتے ہیں۔ عرب کے لوگ اس کو تلید بھی کہتے ہیں۔ مریض کے لئے بہت مفید غذا ہے۔

چلوچھنی کا بیان

۶: نَابُ الْحَبَّةِ السُّودَةِ

۳۴۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَنُحَيْلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا شُكِيَ أَحَدُكُمْ مِنْ أَفْعَلِهِ لَمْ تَزَلِ الشُّرُونَةُ عَلَى الشَّارِ حَتَّى يَنْهَى أَحَدُ طَرَفَيْهِ بَرَاءً أَوْ يَمُوتَ "
 ۳۴۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلوچھنی میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔
 وَ الشَّامُ الْمَمُوتُ وَالْحَبَّةُ السُّودَةُ الشُّرُونَةُ

۳۴۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ أَبِي حَبَلٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِذَا شُكِيَ أَحَدُكُمْ مِنْ أَفْعَلِهِ لَمْ تَزَلِ الشُّرُونَةُ عَلَى الشَّارِ حَتَّى يَنْهَى أَحَدُ طَرَفَيْهِ بَرَاءً أَوْ يَمُوتَ "
 ۳۴۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کلوچھنی اہتمام سے استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

۳۴۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّوَالِیِّ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا عَالَتُنَا نَحْمَرُ فَمِنْ هِيَ الطَّرِيقُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ
 ۳۴۳۹: حضرت خالد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے۔ ہمارے ساتھ غالب بن جبر تھے۔ راست میں یہ بیمار ہو گئے۔ پھر ہم مدینہ آئے۔ اُس وقت یہ بیماری

مَرِيضٌ مُّعَذَّبٌ اِنَّ اَبِي عَصِيٍّ وَّ قَالَ لَنَا عَلِيُّكُمْ بِهَذِهِ الْخَبَةِ الشَّوَدَاءُ فَحَلَّوْا مِنْهَا حَمْسًا نَوْ سَعْدًا فَاتَّخَذُوْهَا ثُمَّ اَلْفُزُّوْهَا فِیْ اَنَّهُ یَغْطِیْ رَءِیْتَ فِیْ هَذَا الْخَبَابِ وَ فِیْ هَذَا الْخَبَابِ اِنَّ اَنَّهُ غَشِیَتْ خَدَّیْهِمْ اَنَّهُمَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ هَذِهِ الْخَبَةُ الشَّوَدَاءُ شَعَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا اَنْ یَّجُوْنَ السَّامُ قُلْتُ وَ مَا السَّامُ ؟ قَالَ " اَلْمَوْتُ "

خلاصہ: باب ۱۱۱ اس حدیث میں کھٹکی کا کاکہ بیان کیا گیا آج کل اس کا تیل اور گولیاں وغیرہ بھی ملتی ہیں زائد و زکام اور دوسرے باطنی امراض کے لئے مفید ہے۔

۷: بَابُ الْعَسَلِ

چاپ: شہد کا بیان

۳۳۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَاثٍ لَنَا سَعْدُ زَعَمِيَاءُ اَلْفُزُّوْهُ لَنَا الْاَنْبِیُّوْنَ سَعْدُ الْهَاشِمِیُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعَنَ عَسَلَ دَارَتْ عَذَابٌ كُلُّ سَهْرٍ لَمْ یَصْنَعْ عَظِیْمٌ مِنَ النَّارِ۔

۳۳۵۱: حَدَّثَنَا اَبُو بَشْرٍ یُّحْزَنْ بِنُ حَلِیْفٍ لَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلِ لَنَا اَبُو حَفْصَةَ الْعَطَّارُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَلْعَدِیُّ لِلنَّاسِ صُلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَسَلَ فَنَسَمَ بَنَاتُ لُغْفَةٍ لُغْفَةٍ فَاحْدَثَتْ لُغْفَتِیْ ثُمَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَزَادَ اُخْرٰی؟ قَالَ "نَعَمْ"۔

۳۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَلَمَةَ لَنَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ لَنَا شَفِیْعَانُ عَنْ اَبِیْ اسْحَقَ عَنْ اَبِی الْاَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْكُمْ بِالْشِّیْءِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ۔

خلاصہ: باب ۱۱۲ شہد کے شفاء الناس ہونے کا ذکر قرآن کریم میں ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔

قرآن مجید کے متعلق ارشاد باری عز اسہ ہے: ﴿وَ لَوْ نَشِئُوْا مِنَ الْقُرْآنِ مِثْلَ مَا هُوَ بِشَعَاءٍ وَ رَحْمَةٍ لِّمَنْ یُّؤْمِنُ...﴾ [الاسراء: ۸۲] اس میں شفاء روحانی ہے اور شہد کے متعلق فرمایا: ﴿وَبَخْرُجُ مِنْ نُّطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُ لَیْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ...﴾ [الحل: ۶۹] اس میں شفاء جسمانی ہے۔

۸ : بَابُ الْكُفَاةِ وَالْعَجُوزَةِ

چلچ : کھنسی اور مجروحہ کجور کا بیان

۳۳۵۳ : حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنسی من ہے اور اس کا پانی آکھ کے لیے شفا ہے اور مجروحہ جنت کا پھل ہے اور اس میں جنوں سے بھی شفا ہے۔

دوسری سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

۳۳۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَيْمٍ قَدْ أَنْبَأَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خُفَيْرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ حُذَيْفٍ عَنْ أَبِي هِشَامٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَفَا مِنْ الْكُفَاةِ وَالْعَجُوزَةِ مِنَ الْخَنَةِ وَهِيَ شَفَاةٌ مِنَ الْخَنَةِ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُمُيْنٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوُفَّاءِ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ أَبَا هِشَامٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خُفَيْرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مَقْلَةً

۳۳۵۴ : حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ کھنسی اس من کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے نازل فرمایا اور اس کا پانی آکھ کے لیے شفا ہے۔

۳۳۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هِشَامٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خُفَيْرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ حُذَيْفٍ عَنْ أَبِي هِشَامٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَفَا مِنْ الْكُفَاةِ مِنَ الْخَنَةِ الْبَنَى آتَاكَ اللَّهُ عَلَى بَنَى إِسْرَائِيلَ وَمَا هِيَ شَفَاةٌ مِنَ الْخَنَةِ

۳۳۵۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باہمیں کر رہے تھے کہ کھنسی کا ذکر آیا تو لوگوں نے کہا: یہ زمین کی چھچک ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ تک بات مٹی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھنسی من ہے اور مجروحہ جنت سے آئی ہے اور زہر سے بھی شفا دیتی ہے۔

۳۳۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ أَنْبَأَنَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّوَّافِيَّ عَنْ خُفَيْرِ بْنِ حُذَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نَحْكُوهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْكُفَاةَ فَقَالَ: هُوَ خَدْرَى الْأَرْضِ فَسَمِيَ الْخَدْرَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْكُفَاةُ مِنَ الْخَنَةِ وَالْعَجُوزَةُ مِنَ الْخَنَةِ وَهِيَ شَفَاةٌ مِنَ الشَّمِّ

۳۳۵۶ : حضرت رافع بن عمرو حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مجروحہ اور (بیت المقدس کا) صحرہ جنت سے ہیں۔

۳۳۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ أَنْبَأَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ لَنَا الْقُشَيْبِيُّ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ الْمُرِّيَّ حَدَّثَنِي عَنْ عُمَرُو بْنِ سَلِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍوَ الْفَرَزِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "الْعَجُوزَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْخَنَةِ" قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنَ الْخَنَةِ مِنْ وَبِهِ

خلاصۃ الکتاب : منہ مرضی ایک چھوٹا سا پوتا ہوتا ہے جو زمین پر خود ہی اگتا ہے اس کے فوائد احادیث باب میں پڑھنے سے معلوم ہو جائیں گے۔

۹ : نَابُ السَّنَا وَالسُّوْت

چاپ : سنا اور سنوت کا بیان

۳۳۵۷ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَحْمُودٍ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ سُرَّحَ الْغُبَرَانِيَّ قَا عُمَرُو بْنَ اَبِي بَكْرٍ الشَّكْمَكِيَّ ثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَبِيْنِ اُمِّ حُرَامٍ وَكَانَ هَذَا صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَيْنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَى وَالسُّوْتِ فَاَنْ فِيْهِمَا شِفَاةٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَبْلَ يَأْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا وَ مَا السَّامُ قَالَ " الْعُوْتُ "

۳۳۵۷ حضرت ابوالہی بن ام حرام جنہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبیلوں کی طرف نماز پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم سنا اور سنوت کا اہتمام کرو اس لیے کہ ان میں سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سام کوئی بیماری ہے؟ فرمایا؟ "موت"۔

۳۳۵۸ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الشَّكْمَكِيَّ ثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَى وَالسُّوْتِ فَاَنْ فِيْهِمَا شِفَاةٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَبْلَ يَأْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا وَ مَا السَّامُ قَالَ " الْعُوْتُ "

۳۳۵۸ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابن ابی سہل نے فرمایا سنوت سویا کا ساگ کو کہتے ہیں (یہ خوشبودار ہوتا ہے) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ سنوت وہ شہد ہے جو گھٹی کی مشکوں میں ہو اور اسی سے ہے شاعر کا قول۔

هُمُ السَّمْنُ السُّوْتُ لَا النَّسَّ نَبْنُهُ

وَهُمُ يَنْفَعُونَ الْحَارَ اِنْ يَنْفَرُوا

وہ گھی میں شہد میں ملے ہوئے ان میں کوئی تیزہ نہیں (لڑائ نہیں کرتے) اتحاد سے رہتے ہیں (اور وہ اپنے پڑوسی کو دھوکہ کھانے سے روکتے ہیں) خود بھی دھوکہ نہیں دیتے اور پڑوسی کو بھی دھوکہ کھانے سے روکتے ہیں۔

خلاصۃ الکتاب : سنوت بخور کے وزن پر مکھن پتھر شہد شادست آور دوا ہے۔ سنا معروف بوٹی ہے۔ سنوت کے متعدد معنی تھے ہیں۔ مثلاً ذریعہ شہد پتھر سویا کا ساگ مکھن یہاں شہد یا سویا مراد ہیں۔

۱۰ : نَابُ الصَّلَاةِ شِفَاءً

چاپ : نماز شفاء ہے

۳۳۵۸ حَدَّثَنَا حُفَظَرُ بْنُ مُسَاهِرٍ ثَنَا الشَّرِيْ مُنْ مَسْكِيْنٍ ثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الشَّكْمَكِيَّ ثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ شِفَاةٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَبْلَ يَأْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا وَ مَا السَّامُ قَالَ " الْعُوْتُ "

۳۳۵۸ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ دو پہر میں نکلے۔ میں بھی نکلا اور نماز پڑھا کر بیٹھ گیا۔ نبی

خُذُوا النَّيَّيَّ ﷺ فَهَضَرْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَمَسْتُ
إِلَى النَّيَّيَّ ﷺ فَقَالَ: "أَشْكَمْتَ دُرُودًا؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ لَمْ فَصَلَّ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً
حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْطَارُ ثنا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ نَضْرٍ ثَنَا
أَبُو سَلَمَةَ نَسَا دَاوُدُ بْنُ غُلَيْنٍ فَرَعَرُ نَعُوذُ وَهَلَالُ فِيهِ
أَشْكَمْتَ دُرُودًا بَعِي تَشْتَكِي نَفْثَكَ بِالْعَارِبِيَّةِ
فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِه رَحْلٌ لَاغْلَه
فَأَسْتَعْدِدُوا عَلَيْهِ

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے اس
کے آخر میں ہے کہ امام ابن ماجہ نے فرمایا: کسی مرد
نے اپنے اہل خانہ کو یہ حدیث سنائی تو وہ اس پر ٹوٹ
پڑے۔

خلاصہ الباب ۱۱ کوئی شک نہیں نماز کے شفاء ہونے میں بشرطیکہ نماز کو یقین اور توجہ الی اللہ اور خشوع و خضوع سے
ادا کرے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ
۳۳۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَاوَيْجَعٌ عَنْ يُونُسَ
بْنِ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ بِمَعْنَى الشَّمِّ
۳۳۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَاوَيْجَعٌ عَنْ
أَبِيهِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ سَمًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ بِنَحْوِهَا فِي دَابٍ
حَيْثُ حَالِدًا مُعَلِّدًا فِيهَا أَنْذَا

خلاصہ الباب ۱۲ غیبت سے مراد ناپاک و حرام ہے اور ستم یعنی زبردستی غیبت ہے اسے طلاق کرنے سے منع فرمادیا
ہے۔

۱۲: بَابُ دَوَاءِ الْمَشْيِ
۳۳۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ
الْحَمِيدِ ابْنِ خُفَيْجٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوَلَّى
لِعَمْرِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا ذَاكَ

باب ۱۱: ناپاک اور خبیث دوا سے ممانعت
۳۳۵۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت دوا یعنی زہر
سے منع فرمایا۔
۳۳۶۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زہر پیا کر
خودکشی کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں بھی ڈھیر پڑتا رہے گا
اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں ہی رہے گا۔

باب ۱۲: مسہل دوا
۳۳۶۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم کیا مسہل
استعمال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا شہر۔ وہ تو
سخت گرم ہوتا ہے۔ بحر میں سنا سے اسہال لینے لگی تو

نَسْتَعِجِبُ لَكَ بِأَمْرِهِمْ قَالَ "خَارُ" ثُمَّ اسْتَفْتَيْتُ بِالشَّيْ
فَقَالَ لَوْ كَانَ خِيَةً يَنْبَغِي مِنَ الْمَوْتِ كَانَ الشَّيْ وَالشَّيْ
شِفَاءً مِنَ الْمَوْتِ۔

۱۳: بَابُ دَوَاءِ الْعُدْرَةِ وَ النَّهْيِ

چاپ: گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور

عَنِ الْعَمْرِ

۳۳۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ
قَالَا قَدْ شَفَّاهُ بْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
السَّلَامِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصُوفٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِي لِي عَلَى
السَّيِّدِ ﷺ وَ قَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ فَقَالَ غَلَامٌ
نَذَعْرُونَ أَوْ لَا دَخْنٌ بِهَذَا الْغَلَاظِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْغَلَاظِ الْهِنْدِيِّ
فَإِنْ فُتِحَ شَفَّاهُ أَنْشَبَتْهُ يَنْبَغِي لَهُ مِنَ الْعُدْرَةِ وَ يُلْذِ بِهِ مِنْ
ذَاتِ الْخَنْبِ۔

۳۳۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرَحِ الْمَصْرِيُّ قَدْ
عَبَّدَ اللَّهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ أَبَا يُونُسَ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصُوفٍ عَنِ السَّيِّدِ ﷺ سَخَوَهُ
قَالَ يُونُسُ أَغْلَقْتُ بِغَيْرِ عَمْرُثِ۔

۳۳۶۴: حَدَّثَنَا جِشَامُ بْنُ عَمْرٍو وَ زَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ
الرَّمِثِيُّ قَالَا: قَدْ الزَّيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ هَضَمَ بْنُ حِشَامٍ قَدْ
أَتَسُ بْنُ سَبْرٍ بِنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَتَسَ بْنَ خَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ شِفَاءُ عِزِّي النَّسَاءُ الْيَ شَاءَ اعْرَابِيَّةٌ تَذَابُ
ثُمَّ تَحْمَرُ فَلَا تَذَابُ أَنْجَزَاهُ ثُمَّ يَشْرَبُ عَلَى الزَّيْنِ لِي كُلِّي يَوْمَ
خُرَّةٍ

خلاصہ: ایک عذرہ ایک ورم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج
بھی عورتیں انگلی مرہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

چاپ: عرق النساء کا علاج

۱۴: بَابُ دَوَاءِ عَرَقِ النَّسَاءِ

۳۳۶۳: حَدَّثَنَا جِشَامُ بْنُ عَمْرٍو وَ زَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ
الرَّمِثِيُّ قَالَا: قَدْ الزَّيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ هَضَمَ بْنُ حِشَامٍ قَدْ
أَتَسُ بْنُ سَبْرٍ بِنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَتَسَ بْنَ خَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ شِفَاءُ عِزِّي النَّسَاءُ الْيَ شَاءَ اعْرَابِيَّةٌ تَذَابُ
ثُمَّ تَحْمَرُ فَلَا تَذَابُ أَنْجَزَاهُ ثُمَّ يَشْرَبُ عَلَى الزَّيْنِ لِي كُلِّي يَوْمَ
خُرَّةٍ

۳۳۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرَحِ الْمَصْرِيُّ قَدْ
عَبَّدَ اللَّهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ أَبَا يُونُسَ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصُوفٍ عَنِ السَّيِّدِ ﷺ سَخَوَهُ
قَالَ يُونُسُ أَغْلَقْتُ بِغَيْرِ عَمْرُثِ۔

۳۳۶۵: حَدَّثَنَا جِشَامُ بْنُ عَمْرٍو وَ زَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ
الرَّمِثِيُّ قَالَا: قَدْ الزَّيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ هَضَمَ بْنُ حِشَامٍ قَدْ
أَتَسُ بْنُ سَبْرٍ بِنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَتَسَ بْنَ خَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ شِفَاءُ عِزِّي النَّسَاءُ الْيَ شَاءَ اعْرَابِيَّةٌ تَذَابُ
ثُمَّ تَحْمَرُ فَلَا تَذَابُ أَنْجَزَاهُ ثُمَّ يَشْرَبُ عَلَى الزَّيْنِ لِي كُلِّي يَوْمَ
خُرَّةٍ

۳۳۶۶: حَدَّثَنَا جِشَامُ بْنُ عَمْرٍو وَ زَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ
الرَّمِثِيُّ قَالَا: قَدْ الزَّيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ هَضَمَ بْنُ حِشَامٍ قَدْ
أَتَسُ بْنُ سَبْرٍ بِنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَتَسَ بْنَ خَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ شِفَاءُ عِزِّي النَّسَاءُ الْيَ شَاءَ اعْرَابِيَّةٌ تَذَابُ
ثُمَّ تَحْمَرُ فَلَا تَذَابُ أَنْجَزَاهُ ثُمَّ يَشْرَبُ عَلَى الزَّيْنِ لِي كُلِّي يَوْمَ
خُرَّةٍ

خلاصۃ السراپ ✽ نذرہ ایک درم ہے گنگے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنٹی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں اچھی سندس ڈال کر کرتی ہیں۔

۱۵ : بَابُ دَوَاءِ الْجَرَّاحَةِ

چالپ : زخم کا علاج

۳۳۶۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ . قَالَ : قَالَهُ الْعَرَبِيُّ بْنُ أَبِي حَزَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ . قَالَ خَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِزَوْجٍ أَخِي وَ تُكْسِرَتْ رِبَاعِيَّةً وَ فَشَسَتْ الْبُيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاظِمَةً تَسِيلُ الدَّمَ عَنْهُ وَ عَلَى نَسْجَبٍ عَلَيْهِ الْمَاءُ بِالْمِخْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاظِمَةً أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا تَكْرَرًا أَحَدَثَ قِطْعَةً حَبِيرٍ فَأَخْرَفَهَا حَتَّى إِذَا صَارَ زَعَاظًا أَلْوَنَهُ الْخُرُجَ فَأَتَمَسَكَ الدَّمَ .

۳۳۶۴ : حضرت کھل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ جنگِ احد کے دن رسول اللہ ﷺ ہوئے اور آپ کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا اور آپ کے سر مبارک میں خود گھس گیا تو سیدہ فاطمہؓ آپ کے بدن سے خون دھو رہی تھیں اور علیؓ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے تو بورے کا ایک ٹکڑا لے کر چلایا۔ جب وہ راکھ ہو گیا تو اسکی راکھ زخم میں بھردی۔ اس سے خون رک گیا۔

۳۳۶۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ ابْنُ أَبِي قُذَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُطَهِّينِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ الشَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ الْأَعْرَفِ بِزَوْجٍ أَخِي وَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ كَانَ يَزْفِي الْكَلِمَ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَدَاوِيهِ " وَ مَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمِخْنِ وَ يَمْسَحُ بِهِ دَوَاوِيَهُ الْكَلِمَ حَتَّى يَفْقَدَهُ . قَالَ : أَنَا مِنْ كَانَ يَدَاوِي الْكَلِمَ فَاظِمَةً أَخْرَفْتُ لَهُ حَبِيرًا لَمْ يَزَلْ قِطْعَةً حَبِيرٍ خَلْفِي فَوَضَعْتُ زَعَاظًا عَلَيْهِ قَرَفًا الْقَلَمَ .

۳۳۶۵ : حضرت کھل بن سعد ساعدی نے فرمایا کہ میں اس کم نصیب کو جانتا ہوں جس نے جنگِ احد میں رسول اللہ کا چہرہ انور ﷺ کی راکھ مجھے معلوم ہے کہ کس نے آپ کا زخم دھوئے اور علاج کرنے کی سعادت حاصل کی اور کون ڈھال میں پانی اٹھا کر لارہا تھا اور آپ کا کیا علاج کیا گیا کہ خون رک گیا۔ ڈھال میں پانی اٹھا کر لانے والے سیدہ فاطمہؓ تھے اور زخم کا علاج سیدہ فاطمہؓ نے کیا۔ جب خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بورے کا ایک ٹکڑا چلایا اور اسکی راکھ زخم میں رک دی۔ اس سے خون بند ہو گیا۔

خلاصۃ السراپ ✽ معلوم ہوا کہ بورے کی راکھ زخموں کی بیماری کے لئے نافع ہے۔ اس سے خون بند ہو جاتا ہے اور زخم خشک ہو جاتا ہے۔

۱۶ : بَابُ مَنْ تَطَلَّبَ وَ لَمْ يَعْلَمْ

چالپ : جو طب سے ناواقف ہو اور

مَنہ طب

علاج کرے

۳۳۶۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّقْلِيُّ .

۳۳۶۶ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

قَالَ لَسَا الْوَلِيدُ لَنْ مُسْلِمٍ ثَنَا اَنْ خَرَجَ عَنْ عَمْرٍو مِنْ
شُعْبٍ عَنْ اَبْنِهِ عَنْ حَذَّافٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّ وَ لَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ قَتْلَ ذَالِكِ
فَهُوَ صَاحِبٌ. تاوان ادا کرے۔

خلاصہ السباب :- فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی جام نے آنکھ میں سے گوشت اکھاڑا اور وہ باہر نہیں تھا اور آدمی کی چٹائی چلی گئی
تو اس پر لعنہ دیت واجب ہوگی۔ نیز غیر حاذق طبیب نے کسی کا علاج کیا اور وہ مر گیا تو پوری دیت لازم ہوگی اور اگر کوئی عضو
بیکار ہو گیا تو اس کی دیت واجب ہوگی۔

پایاب : ذوات الحجب کی دوا

۳۳۶۷۔ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
نے ذوات الحجب کیلئے ان اشیاء کی تعریف فرمائی: درس
(زرد خوشبودار گھاس ہے) اور قسط (خود ہندی) اور زیتون
کا تیل (گھو) حل کر کے (اد کیا جائے) (مذہب میں لگایا جائے)۔
۳۳۶۸۔ حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: خود ہندی یعنی قسط کو اجترام سے استعمال میں لاؤ
کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے جن میں
سے ایک ذوات الحجب ہے۔

۱۷ : بَابُ ذَوَاتِ الْحَجَبِ

۳۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَنْ الرُّحَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا يَحْيَى عَنْ
مَنْ اسْتَحَقَّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِی اَبْنُ عَن زَيْدٍ
بْنِ اَرْقَمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَاتِ الْحَجَبِ وَرَسْنَا
وَلَفْسَطًا وَرَبْنًا يُلْهَدُ بِهِ
۳۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو طَهْرٍ أَخْبَدَ ثَنَا عَمْرٍو عَنْ الشَّحْرِ
الْبَصْرِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنَا يُونُسُ وَ اَبْنُ سَعْدَانَ عَنْ
اَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَنِيَّةٍ عَنْ اَمِّ قَيْسٍ
سَمِعَتْ مَخَصَّيًّا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَالُغُودُ الْهِنْدِيِّ بَعْضُ
بِهِ الْخُسْنُ فَإِنْ فِيهِ سَعَةٌ انْفَعَتْ مِنْهَا ذَاتُ الْحَجَبِ
قَالَ اَبْنُ سَعْدَانَ فِي الْاَحْدِيثِ فَإِنْ فِيهِ شِفَاءٌ مِنْ
سَعَةٍ اَفْزَعُ مِنْهَا ذَاتُ الْحَجَبِ

پایاب : بخار کا بیان

۳۳۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے
بخار کو برا بھلا کہا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو اس لیے کہ یہ گناہ کو ایسے ختم
کرتا ہے جیسے آگ لوہے کے سیل کو ختم کر دیتی ہے۔

۱۸ : بَابُ الْخُمِيِّ

۳۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ ثَنَا وَاصِغٌ عَنْ مُوسَى
بْنِ عُثَيْدَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بِنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْخُمِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَسَمِعَهَا رَجُلٌ فَقَالَ هَذَا الشَّيْءُ ﷺ لَا تَسْمُهَا فَإِنَّهَا تَقْطَعُ الدُّنُوبَ
كَمَا تَقْطَعُ النَّارُ حَبَّ الْحَدِيدِ.

۳۳۷۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی۔ ابو ہریرہؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اس مریض کو بخار تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری سنو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بخار میری آگ ہے میں اسے اپنے مؤمن بندہ پر دنیا میں اس لیے مسلط کرتا ہوں کہ یہ آخرت کی آگ کی تباہی ہو جائے (اور مؤمن بندہ آخرت کی آگ سے محفوظ و مامون رہے)۔

۳۳۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ وَغَبٍ كَانَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَقُولُ هِيَ نَارِي أَسْلَطْتُهَا عَلَى عِبْدِي الْمُسْلِمِينَ فِي الدُّنْيَا لِيَكُونُ حَطَّةً مِنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ *

خلاصہ: بھاپ! بخار اور بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نکتہ ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ کا بدل بخادیں۔

باب: بخار و وزخ کی بھاپ سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو

۱۹: بَابُ الْخُمُيِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَنْزِلُوهَا بِالنَّمَاءِ

۳۳۷۱: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار و وزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۳۳۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُمُيُّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَنْزِلُوهَا بِالنَّمَاءِ *

۳۳۷۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کی شدت و وزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۳۳۷۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْخُمُيِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَنْزِلُوهَا بِالنَّمَاءِ *

۳۳۷۳ حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا: بخار و وزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ پھر آپؐ حضرت عمارؓ کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے۔ (وہ بیمار تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری دور فرما دیجئے۔ اے

۳۳۷۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُضَعَبُ بْنُ السَّمْعَدَانِ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَابَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخُمُيُّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَنْزِلُوهَا بِالنَّمَاءِ فَذَحَلَّ عَلَى ابْنِ عُمَارٍ فَقَالَ اخْتَشَفَ النَّاسُ رَثَ النَّاسِ اللَّهُ

الانس

تمام لوگوں کے رب اے سب انسانوں کے معبود۔

۳۴۷۳: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس بخار زدہ عورت کو لایا جاتا تو وہ پانی منگوا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور فرماتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ نیز فرمایا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے۔

۳۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار دوزخ کی ایک بھٹی ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی کے ساتھ اپنے آپ سے ڈور کرو۔

خاصۃً الباب ۱۰: بخار گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا پانی اس کے لئے مفید ہے خواہ بخار گرمی کا ہو تو ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈے پانی کی چٹیاں مر لیں گے جسم پر رکھی جائیں۔ خواہ سردی کا بخار ہو لیکن پانی شاید اس لئے مفید ہو کیونکہ بخار جہنم کی آگ سے ہے اور آگ کو پانی بجھاتا ہے۔

۲۰: بَابُ الْحِجَامَةِ

چالوپ: کھینچنے لگانے کا بیان

۳۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علاج تم کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں بہتری ہو تو وہ کھینچنے لگانے میں ہے۔

۳۴۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی میرا گزر ہوا۔ ہر ایک نے مجھے یہی کہا: اے محمد! کھینچنے لگانے کا اہتمام کیجئے۔

۳۴۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا ہے وہ

۳۴۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا: حِشَابُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ.

۳۴۷۷: حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَفِصِيُّ لَنَا رِیَاضُ بْنُ الزُّبَيْعِ لَنَا عِثَادُ بْنُ مَسْزُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا عَزَزَتْ لَيْلَةُ اَنْسَرَى سِوَا مَلَاءٍ مِنْ الْمَلَائِكَةِ اَلَّا يَكُنْهُمْ يَقُولُ لِي عَلِيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ.

۳۴۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: عِثَادُ بْنُ مَسْزُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ:

وَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَمِ الْغُبْدِ الْحَمَامِ يَنْهَثُ بِالْثَمِّ: وَ يَنْخَفُفُ الصَّلْبُ وَ يَنْغَلُو النَّصْرُ“
 بندہ جو پیچھے لگاتا ہے۔ خون نکال دیتا ہے۔ ہر لمبی کر دیتا ہے اور بھائی کو جلاہ بخشتا ہے۔

۳۳۷۹۔ حَدَّثَنَا خُزَّافَةُ بْنُ الْغُلَسِ قَا حَبِيزُ بْنُ سَلِيْمٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مَرَزَتْ لَيْلَةُ اَنْسَرِيْ هِي مَعْلَاةٌ اِلَّا قَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ مَرَزْنَاكَ بِالْحَمَامَةِ۔
 ۳۳۷۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میں جس جماعت کے پاس سے بھی میں گزرا اُس نے یہی کہا: اے محمد! اپنی امت کو پیچھے لگانے کا حکم فرمائیے۔

۳۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْنٍ الْبَصْرِيُّ اَنَّ اَبَا الْاَلَاءِ الْمَوْسِمِيْنَ سَمِعَ عَنْ اَبِي الْاَظْبَعِ عَنْ جَابِرٍ اَنْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْ السَّيِّ ضَلَّى اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ اسْتَاذَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَلَّى اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ فِي الْحَمَامَةِ۔
 ۳۳۸۰۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ نے نبی کریم ﷺ سے پیچھے لگانے کی اجازت چاہی تو نبی کریمؐ نے ابو ظبیہ کو حکم فرمایا کہ انہیں پیچھے لگاؤ۔

فَاَمَر السَّيِّ ﷺ فَاَمَرْتُهُ اَنْ يَخْتَفِيَهَا۔
 وَقَالَ خَبِثْتُ اِنَّهُ كَانَ اخْلُفًا مِنَ الرُّضَاعَةِ اَوْ غَلَاظًا لَمْ يَنْغَلَمْ۔
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابو ظبیہ سیدہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی ہوں گے یا کم سن لڑکے ہوں گے۔

خلاصہ علاج : تنگی یا پیچھے لگوانا بھی ایک طریقہ علاج ہے جو تمام دنیا میں خصوصاً گرم ممالک میں رائج ہے اور یہ دیگر علاج بہ نسبت سرج الاثر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر حجام سے وہ شخص مراد لیا جاتا ہے جو لوگوں کے بال تراشتا ہے یا مونڈتا ہے تاہم عربی زبان میں بال تراشنے والے کو طاق کہتے ہیں۔ جب کہ طلق سے مراد بال مونڈنا اور قصر سے مراد بال تراشتا ہے عربوں میں حجام ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو علاج کے طور پر بیگیاں لگانے کا کام کرتا ہے جب کسی انسانی جسم کے کسی حصہ میں فاسد خون جمع ہو کر درد یا ورم کا باعث بن کر تکلیف دیتا ہے تو پھر اس طریقہ علاج کے ذریعے ایسا خون تکلیف دہ حصہ جسم سے یا تو بالکل باہر نکال لیا جاتا ہے یا پھر اسے جسم کے دوسرے حصہ میں منتقل کر دیا جاتا ہے اس عمل کو حجامہ یا بیگیاں لگانا کہتے ہیں۔ تنگی ایک سنگین نما آلہ ہوتا ہے جو اندر سے خالی ہوتا ہے اس کے ذریعہ انسانی جسم کے مطلوبہ حصہ سے خون کھینچا جاتا ہے یہ علاج دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ گرم ممالک میں جہاں انسانی جسم میں خون کا دباؤ زیادہ تر جسم کے بیرونی حصہ کی طرف ہوتا ہے وہاں معالج مطلوب ہے جبکہ پر استرے وغیرہ سے تنگ لگا کر اس خون کو چوس لیتا ہے جب یہ فاسد خون جسم سے خارج ہوتا ہے تو مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہے اس علاج کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ معالج جسم کے مطلوبہ جگہ پر پیچھے نہیں لگاتا بلکہ خالی تنگی لگا کر خون کو کھینچتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درد یا ورم والی جگہ سے فاسد خون دوسری طرف سرک جاتا ہے اور اس طرح مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی یہ طریقہ علاج کئی دفعہ آزمایا اور اس کو افضل طریقہ علاج بتایا ہے۔

۱۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے لگانے کی اجازت دی۔ مناجات میں ہے کہ اگر عمر (یا کم سن) نہ بھی ہوں تو اشکال کی بات نہیں اس لیے کہ معالج کے لیے اندر ضرورت تیار کی کے مقام کو دیکھنا ہائز ہے۔ (مجاہد تفسیر)

۲۲: بَابُ فِي أَبِي الْأَيَّامِ يُخْتَضِمُ

پاپ: بچنے کن دنوں میں لگائے؟

۳۳۸۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ نُظَرَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ النَّهْأَسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَزَادَ الْحِمَامَةَ فَلْيَنْحَرْ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ اخْدَى وَعِشْرِينَ وَلَا يَنْتَبِغْ بِأَحَدِكُمُ الدَّمَ وَفَقَلَّةٌ

۳۳۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بچنے لگانا چاہے تو وہ سترہ یا انیس یا اکس تاریخ کو لگائے اور ایسے دن نہ لگائے کہ خون کا جوش اسے ہلاک کر دے۔

۳۳۸۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ نُظَرَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُضَّادَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ يَا نَافِعُ أَفَذْنِبُ بِي الدَّمَ فَالْمَسْ لِي خُدَامًا: وَارْعَلَهُ وَفَقَلَّةً! إِنْ اسْتَطَعْتَ وَلَا نَجْعَلُهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبًا صَغِيرًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِمَامَةُ عَلَى الرَّزْقِ امْتَلُ وَفِيهِ نِفَاءٌ وَرِزْقَةٌ وَتَرْبُؤٌ هِيَ الْغُفْلُ وَهِيَ الْحَفِظُ فَارْتَحِمُوا عَلَى رِزْقَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْحُمَيْسِ وَاجْتَنُوا الْحِمَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخُمْسَةِ وَالسَّتِّ وَيَوْمَ الْاِخْدِ نَحْرِنَا وَارْتَحِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي عَاهَى اللَّهُ فِيهِ الْيَوْمَ مِنَ النَّلَاءِ وَصِرَةِ بِالنَّالَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو وَخُدَامٌ وَلَا يَرْضَى إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ.

۳۳۸۷: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش ہو گیا ہے اسلئے کوئی بچنے لگانے والا تلاش کرو۔ اگر ہو سکے تو نرم خورہ وی لانا۔ عمر سیدہ بوڑھا یا کم سن بچہ نہ لانا اسلئے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: نہار منہ بچنے لگوانا بہتر ہے اور اس میں شفاء ہے برکت ہے۔ یہ عقل بڑھاتا ہے حافظہ تیز کرتا ہے۔ اللہ برکت دے جمعرات کو بچنے لگوانا کرو اور بدھ بھدہ ہنتہ اور اتوار کے روز قصداً بچنے مت لگوانا کرو (اقتافا ایسا ہو جائے تو حرج نہیں) اور پھر اور منگل کو بچنے لگوانا کرو۔ اسلئے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو بیماری سے شفاء عطا فرمائی اور بدھ کے روز وہ بیمار ہوئے تھے اور بدھ ام اور برص ظاہر ہو تو بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

۳۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى الْحَمَصِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ نَسْبُ الدَّمَ فَاتَّبِعِي بِحِمَامٍ وَارْعَلُهُ شَاوًا وَلَا نَجْعَلُهُ شَيْخًا وَلَا صَبًا

۳۳۸۸: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش ہو رہا ہے اس لیے بچنے لگانے والے کو بلا دو جو ان کو بلا نا بوڑھے یا کم عمر بچہ کو نہ بلانا۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ نہار منہ بچنے لگوانا زیادہ بہتر ہے اور اسے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ دالے کا حافظہ مزید تیز ہو جاتا ہے۔ سو جو

قَالَ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِمَامَةُ عَلَى الرَّزْقِ امْتَلُ وَهِيَ تَرْبُؤٌ هِيَ الْغُفْلُ وَتَرْبُؤٌ هِيَ الْحَفِظُ وَتَرْبُؤٌ هِيَ الْحَافِظَةُ حَفِظًا هُنَّ

امت کو آگ سے داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

وَالْهِيَ أَمْنِي غِي الْكُفَى وَفَعَا

خلاصۃ السباب: یعنی ان کو موثر بالذات سمجھ کر کرے تو توکل سے بری ہے یا توکل سے اعلیٰ درجہ مراد ہے۔

پایہ: داغ لینے کا جواز

۲۴: بَابُ مِنَ الْكُفَى

۳۴۹۲: حضرت محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا جیسا صالح اور متقی شخص نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں سے سنا وہ لوگوں کو بتا رہے تھے کہ اسعد بن زرارہ جو محمد کے (میرے) نانا ہیں کے طلق میں دردا تھا۔ جسے وہ بوجہ کہتے ہیں (خدا کی ایک نوع ہے) نبیؐ نے فرمایا: میں ابو امامہ (اسعد بن زرارہ) کے علاج میں پوری کوشش کروں گا تاکہ لوگ مجھے معذور سمجھیں (یہ نہ کہیں کہ اچھی طرح علاج نہ کیا اس لیے موت آئی) چنانچہ آپؐ نے اپنے دست مبارک سے انہیں داغ دیا۔ بالآخر انکا انتقال ہو گیا تو نبیؐ نے فرمایا: یہ موت بری ہے یہودیوں کیلئے کہ وہ کہیں گے: اپنے ساتھی کو موت سے نہ بچا سکا حالانکہ میں نہ اسکی جان کا مالک ہوں نہ اپنی جان کا مالک ہوں۔

۳۴۹۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک طبیب کو بھیجا۔ اُس نے ان کے بازو کی ایک رگ کو داغ دیا۔

۳۴۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو کی ایک رگ کو داغا۔

۳۴۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَسَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ أَنَّ الشَّعْرَ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيَّ (سَمِعَهُ عَنِ بَخِي وَ مَا أَذْرَكَتْ وَ جَلَا مَا بِهِ شَيْبَةُ) يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَّارَةَ وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ هُوَ حَيٌّ مُحْشَبٌ مِنْ قَتْلِ أَنَّهُ اللَّهُ أَحَدَهُ وَ حَقَّ فِي حَلْفِهِ : يُقَالُ لَهُ الدُّنْجَةُ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْلَعُ أَوْ لَا تَلْبَسُ فِي أَبِي أَمَانَةَ حَدَّثَنَا فِكْوَةُ بْنُ عَبْدِ فَهْمَاتٍ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَوْءٌ لِلْبَهْزُودِ يَغُولُونَ أَقْلًا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَ مَا أَمْلِكُ لَهُ وَ لَا لِبَيْتِي شَيْئًا

۳۴۹۳ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَاهِقٍ أَنَّ غَنِيَةَ الْقُنَافِئِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَضَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ مَرَضًا فَارْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَتَبْنَا فِكْوَةَ عَلَى الْخَمْلَةِ

۳۴۹۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصْبِ ثَنَا وَ يَجْعُ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْخَمْلَةِ مَرْنَيْنِ

پایہ: اشہد کا سر مد لگانا

۲۵: بَابُ الْكُفَى بِالْأَيْدِي

۳۴۹۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

۳۴۹۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ : بَخِي أَنَّ خَلْفَ ثَنَا أَبُو صَاحِبِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتکا استعمال
اجتنام سے کیا کرو اس لیے کہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور
بالوں کو بڑھاتا ہے۔

۳۴۹۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا سوتے
وقت اٹھ سرمد اجتنام سے استعمال کیا کرو اس لیے کہ یہ
مٹائی کو طبعاً بخشتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔

۳۴۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تمہارے سروں میں سب سے بہتر (سرمد) اٹھ ہے۔
یہ مٹائی تیز کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

چاپ: طاق مرتبہ سرمد لگانا

۳۴۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سرمد لگائے تو
طاق مرتبہ لگے۔ جو طاق عدد کا خیال رکھے اس نے
اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔

۳۴۹۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمد دانی تھی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے ہر آنکھ میں تین بار سرمد
لگاتے تھے۔

چاپ: شراب سے علاج کرنا منع ہے

۳۵۰۰ حضرت طارق بن سوید حضری فرماتے ہیں کہ
میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے طاق
میں انگوڑے ہیں ہم ان کو نیچر کر رہے ہیں؟ آپ
نے فرمایا انہیں افرماتے ہیں میں نے دو بار پوچھا اور

حَدَّثَنِي غُثَمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ
عَدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ
بِالْأَثْمَدِ فَإِنَّهُ يَخْلُوُ الْبَصَرَ وَيَنْتِ الشَّعْرَ

۳۴۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ
سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ الْمُكْدَرِ
عَنْ حَاسِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَيْكُمْ
بِالْأَثْمَدِ عَدِ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَخْلُوُ الْبَصَرَ وَيَنْتِ الشَّعْرَ

۳۴۹۷ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَدَمَ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حُفَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " خَيْرُ أَتْحَالِكُمْ الْأَثْمَدُ يَخْلُوُ
الْبَصَرَ وَيَنْتِ الشَّعْرَ

۲۶: بَابُ مِنَ الْمُتَحَلِّ وَتُرَا

۳۴۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
السُّبْحَانِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ بَرْدٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْخَمَيْرِ عَنْ أَبِي
سَعْدِ الْخَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنَ الْمُتَحَلِّ
فَلْيُتَوَرَّ مِنْهُ لَعَلَّ الْخَشْنَ وَمَنْ لَا فَلَاحِجَ

۳۴۹۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَرْدِ بْنِ هَارُونَ
عَنْ عَادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ
لِلنَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثُ مَخْلُوعَاتٍ يَتَحَلَّى مِنْهَا ثَلَاثًا فِي
كُلِّ عَيْنٍ

۲۷: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَدَاوَى بِالْخَمْرِ

۳۵۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سُلَيْمَةَ تَابِئًا مِمَّا كُنْتُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ
الْخَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ سَازَ صَا غَمَانًا تَغْصَرُ هَذَا فَتَغْصَرُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَأَيْتَ

قُلْتُ اِنَّ شَيْخِي بِهِ لَلْمَرِيضُ قَالِ اِنَّ ذَالِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ عَرَضَ كَمَا: ہم اس سے بیمار کا علاج کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اس میں شفاء نہیں ہے بلکہ بیماری (گمناہ) ہے۔

خلاصہ الباب: شراب چونکہ اتم الخبائث ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں شراب کی حقیقت پر تفصیلی روشنی ڈال دی جائے۔ (حاشیہ)

”شراب“ دراصل اس چیز کو کہتے ہیں جو پی جائے پانی، شربت، شہد وغیرہ اور اصطلاح شرع میں شراب وہ ہے جو نہ لائے اور نہ دے بے ہوش کر دے

شراب کی چار اقسام عام ہیں اور یہ چاروں وہ ہیں جو حرام ہیں اول انگور کی کچی شراب جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاک مارنے لگے اور اشہد اسے مراد یہ ہے کہ وہ اس قابل ہو جائے کہ مسکر ہو جائے اور اسی کو خمر کہتے ہیں۔

دوسری قسم ظلا، یعنی انگور کا شیرہ جب کہ اس کو پکا دیا جائے اور اس میں سے دو تہائی سے کچھ کم ختم ہو جائے لیکن محیط میں ہے کہ ظلا، مثلاً کہتے ہیں یعنی جس کا دو مثلاً ختم ہو جائے اور جس کا دو مثلاً ختم نہ ہو بلکہ کم ہو تو اس کو باذن کہتے ہیں۔

تیسری قسم سکر ہے یعنی پانی میں چھوڑے ڈال دینے والے ہوں اور پانی پکا یا نہ گیا ہو جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاک مارنے لگے۔

چوتھی قسم قلع یعنی کشمش کو پانی میں ڈال دیا گیا ہو اور اس میں جوش و اشہد ادا پیدا ہو جائے۔

اعل ظلا، اور اصحاب ظاہر کا یہ کہنا ہے کہ ہر مسکر خمر ہے انگور سے بنے یا کسی اور چیز سے اس فریق نے اپنے دعویٰ پر تین دلیلیں پیش کی ہیں: (۱) حدیث کل مسکر خمر۔ (۲) حدیث (الحمر من ہاتھیں الشحونین) کہ ان دونوں درختوں سے جو بنے وہ خمر ہے یعنی انگور اور کھجور سے اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ خمر کا اطلاق انگوری شراب کے علاوہ اور کے اوپر بھی ہوتا ہے۔ (۳) خمر مشتق ہے مما مرءۃ اقل سے یعنی عقل کا مستور و مغلوب ہو جانا اور یہ کیفیت ہر شراب سے ہوتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ ہر مسکر خمر ہے۔

یہ ہماری دلیلیں ہیں: (۱) اہل لغت کا اتفاق ہے کہ خمر صرف انگوری شراب ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خمر کا استعمال اسی انگوری شراب میں معروف و مشہور ہے اور اس کے علاوہ جو دیگر شراب ہیں ان کے لئے اور نام ہیں جیسے سکر، قلع وغیرہ۔ (۲) خمر کی حرمت قطعی اور غیر خمر کی حرمت ظنی ہے اگر انگوری شراب کے علاوہ دیگر شراب کو خمر کہا جائے گا تو پھر اس کی حرمت قطعی مائی ہوگی حالانکہ یہ بے دلیل ہے۔

خمر سے نفع اٹھانا حرام ہے یعنی جانوروں کو پلاؤ اور وارو کرنا حق نہ لینا یا ذکر کے سوراخ میں ڈالنا سب حرام ہیں کیونکہ خمر سے دوری ضروری ہے اور اس سے انتفاع میں اس سے قرب ہے مگر یہ تعلیل گو بر سے ٹوٹ جاتی ہے۔

شراب سے ہر قسم کا انتفاع حرام ہے لہذا اس سے حق نہ لینا اور نازہ میں پکانا سب مکروہ ہے۔

مزید تفصیل مقصود ہو تو ”أشرف الہدایہ ج ۱۳“ کا مطالعہ کریں۔

۳۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے شروب میں کمی کر جائے تو اسے چاہیے کہ کمی کو ڈبو دے پھر نکال کے باہر پھینک دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔

۳۵۰۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ نَبِي خُثَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الدُّنَابُ فِي خِرَاجِكَ فَلْيَغْمِسْ فِيهِ نَبِيْطَ رَحْهَ فَإِنَّ فِي أَحَدِهِمَا شِفَاءَ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ

چاپ: نظر کا بیان

۳۲: نَابُ الْعَيْنِ

۳۵۰۶: حضرت عامر بن رہیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق ہے۔

۳۵۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ لَنَا عَمْرُو بْنُ زُوَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أُمِّهِ نَبِيْطَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ زَيْنَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "الْعَيْنُ حَقٌّ"

۳۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق ہے۔

۳۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْخَوَارِجِيِّ عَنْ مُضَارِبٍ بْنِ خَزْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "الْعَيْنُ حَقٌّ"

۳۵۰۸: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو، نظر حق ہے۔

۳۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الْمُحَرَّرِيُّ قَالَ وَهَبْتُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ"

۳۵۰۹: حضرت ابوامامہ بن کھل بن عقیف فرماتے ہیں کہ میرے والد کھل بن حنیف ہمارے تھے۔ عامر بن رہیدہ ان کے قریب سے گزرے تو فرمایا: میں نے آج تک ایسا آدمی نہ دیکھا۔ پردہ دار لڑکی کا بدن بھی تو ایسا نہیں ہوتا۔ تھوڑی ہی دیر میں کھل گر پڑے۔ انہیں نبی کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا: ذرا کھل کو دیکھئے تو گر کر پڑا ہے۔ فرمایا: جہیں کس کے متعلق خیال ہے کہ (اس کی نظر لگی ہے؟) لوگوں نے عرض کیا: عامر بن رہیدہ کی۔ فرمایا: آخر تم میں سے ایک اپنے بھائی کو

۳۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ زَيْنَعَةَ يَسْأَلُ نَسَ حَنْبَلٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَمْ لَأَكَا الْيَوْمَ - وَلَا جِلْدٌ مُخَابَةٌ هَذَا لَيْتَ أَنْ لَطَعَهُ فَأَطَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ أَذْرَكَ سَهْلًا ضَرْبًا قَالَ مَنْ تَتَّبَعُونِ بِهِ؟ فَأَلَوْا عَامِرَ بْنَ زَيْنَعَةَ قَالَ غَلَامٌ يَقُولُ أَخَذْتُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مِنْ أَحِبِّهِ مَا يَتَعَبَّجُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْأَرْكَحَةِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاسْمَعْ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيَسْلُ وَجْهَهُ وَبَدَنَهُ إِلَى الْمَرْفَقَيْنِ وَزَكَّتَهُ وَدَحَلَهُ إِزَارَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَبْشُثَ عَلَيْهِ

قال شعبان قال مغمز عن الزهري وامره ان يثبها الالاء من
 الكس بات دكحجج جواسه ايجي لكة تو اسكو چايجي كه بهائي
 خلفه

كو برکت كي دعا دے۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا اور عامرؓ سے فرمایا: وضو کریں۔ انہوں نے چہرہ دھویا اور کنبوں تک
 ہاتھ دھوئے اور دونوں گھٹنے دھوئے اور ازار کے اندر (ستر) کا حصہ دھویا۔ آپؐ نے یہ دھون بہل پر ڈالنے کا حکم
 فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے کہا کہ امام زہریؒ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے بہل کے چھپچھان پر پانی اٹھانے کا
 حکم فرمایا۔

۳۳: باب من اشترفی من الغین

چاپ: نظر کا دم کرنا

۳۵۰ حدثنا ابو نجر عن ابي شيبة قال شعبان بن غنيد
 عن عمرو بن دينار عن غزوة عن عامر بن غنيد بن رفاعه
 الزرقاني قال قالت اسماء بارسل الله ان منى حفص
 نصيبهم الغين فاسترفى لهن
 قال نعم فلو لا كان شية سابق القدر سقته الغين "

۳۵۱ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا
 اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جعفر کے بچوں کو
 نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کر دیا کروں؟ فرمایا
 ٹھیک ہے کیونکہ تقدیر سے اگر کوئی چیز بڑھ سکتی ہے تو نظر
 ہی بڑھ سکتی ہے۔

۳۵۱۱ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم جنات کی نظر سے پھر انسانوں کی نظر سے بڑا
 مانگا کرتے تھے۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا اور باقی سب کچھ
 ترک کر دیا۔

چاپ: دو دم جن کی اجازت ہے

۳۵۱۳ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر ڈالنے کے
 علاوہ کسی اور چیز میں دم یا تعویذ (اتنا) مفید نہیں (جتنا

۳۴: باب ما رخص فيه من الرقي

۳۵۱۳ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا اسحق بن
 سليمان عن ابي حفص الزبائي عن خصي عن الشعبي عن
 سريدة قال قال رسول الله ﷺ لا رقية الا من عني او

خُبَّة

ان میں مفید ہے۔

۳۵۱۳ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي مَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَالِدَةَ بِنْتَ أَبِي سَعْدٍ بِنْتِ حَزْمِ الشَّاعِدِيَّةِ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّفْيَ فَاذْهَبَ بِهَا.

۳۵۱۳: حضرت خالدہ بنت انس ام بنی حزام ساعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دم و قویہ آپ ﷺ پر پیش کیے۔ آپ ﷺ نے ان کی اجازت فرمادی۔

۳۵۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْحَصْبِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَفْطَلُ يَنْسِبُ مِنَ الْأَنْصَارِ بَلْغَالُ لَهُمْ أَنْ يَغْتَرُوا فِي حَزْمِ بَرْقُومٍ مِنَ الْخُمَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّعَ عَنِ الرُّفْيِ فَاتَوَّاهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَقَدْ بَيَّعْتَ عَنِ الرُّفْيِ وَإِنَّا نَرُفِقُ مِنَ الْخُمَةِ فَطَالَ لَهُمْ أَغْرَضُوا عَلَيْنَا فَعَرَضُوا عَلَيْهَا فَطَالَ لَا بَأْسَ بِهَذِهِ هَذِهِ مَوَاتِي.

۳۵۱۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے دم کرنے سے منع فرمایا تو یہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ نے دموں سے منع فرمایا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم سناؤ۔ انہوں نے سنایا تو آپؐ نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔

۳۵۱۶ حَدَّثَنَا عَدْنَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يُوسُفَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ الشَّيْ رَخَصَ فِي الرُّفْيَةِ مِنَ الْخُمَةِ وَالْغَيْرِ وَالْمُتَلَفَةِ.

۳۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈنگ، نظر اور غل کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔

خلاصہ الباب ۶: حملہ: ایک بیماری ہے جس میں پٹلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں۔

۳۵: بَابُ رُقْيَةِ الْحَبَّةِ وَالْعُقَرَبِ

چاپ: سانپ اور بچھو کا دم

۳۵۱۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا بْنُ الشَّرِبِيِّ فَلَا تَأْ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الرَّجِيمِ عَنِ الْأَنْدُودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَخَصَّ رَسُولُ اللَّهِ فِي الرُّفْيَةِ مِنَ الْحَبَّةِ وَالْعُقَرَبِ " ۳۵۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَهْزَمٍ ثَنَا عُثَيْبَةُ اللَّهِ الْأَسْجَعِيُّ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَدَعَتْ عُقْرَبَ وَخَلَا فَلَمْ يَنْهَ لَيْلَةً فَحِيلَ إِلَيْهَا ﷺ إِنَّ فَلَا تَأْ لَدَعَتْ عُقْرَبَ فَلَمْ يَنْهَ لَيْلَةً فَحِيلَ إِلَيْهَا لَوْ قَالَ حِينَ

۳۵۱۷: ائمہ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے دم کی اجازت فرمائی۔

۳۵۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔ وہ رات بھر سو نہ سکا۔ کسی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ فلاں کو بچھو نے کاٹا اس لیے وہ رات بھر سو نہ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! اگر وہ

انسی اغوذ بکلمات اللہ الثامات من شر ما خلق ما ضرہ لدغ عقراب حتی یضغ
شام کے وقت یہ پڑھ لیتا: "اغوذ بکلمات اللہ..."
تو صبح تک بچھو کے کاٹنے سے اسے ضرر نہ ہوتا۔

۳۵۱۹۔ حدثنا أبو یحییٰ عن ابن شیبہ قال سمعت أبا عبد
الواحد بن زباد قال سمعت أبا عبد الرحمن بن حنبلہ عن
عمر بن عمرو بن عوف قال: عرضت الفہمۃ من العتبۃ
علی رسول اللہ ﷺ فاستبرأ۔
۳۶۔ بَابُ مَا عُوذُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عُوذُ بِهِ

پیامبر: جو کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو
کیے اور جو کہ رسول اللہ ﷺ کو کئے گئے

۳۵۲۰۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ جب بیمار
کے پاس آتے تو اس کے لیے دعا کرتے تو فرماتے
"اے انسانوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دیجئے
اور شفاء عطا فرما دیجئے۔ آپ ہی شفاء دینے والے
ہیں۔ شفاء وہی ہے جو آپ عطا فرمائیں۔ ایسی شفاء
عطا فرمائیے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔"

۳۵۲۱۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اپنی انگلی کو عذاب
مبارک لگا کر (مٹی لگاتے اور بیماری کے مقام پر پڑتے اور)
یہ پڑھتے: "بسم اللہ تریۃ ازیۃ۔" "اللہ کے نام
سے ہماری زمین کی مٹی سے ہم میں سے کسی کے ٹھوکر سے
ہمارے بیمار کو شفاء ملے گی۔ ہمارے رب کے حکم سے۔"

۳۵۲۲۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقیفیؓ فرماتے ہیں
کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا۔ مجھے اتنا شدید درد تھا کہ میں ہلاکت کے قریب ہو
چکا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: درد
کی جگہ دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ کہو: "بسم اللہ
اغوذ بعبودۃ اللہ" میں نے یہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ

وَسَلَّمَ وَمَا عُوذُ بِهِ

۳۵۲۰۔ حدثنا أبو یحییٰ عن ابن شیبہ قال سمعت أبا عبد
منصور عن ابن الصبیح عن مشرؤق عن عائشۃ رصبی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ علیہ
وسلّم اذا أتى المریض فلدغ لہ قال اذهب النّاس من الناس
واذهب الیک الشّافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یعاد
شفا

۳۵۲۱۔ حدثنا أبو یحییٰ عن ابن شیبہ قال سمعت أبا عبد
ربیع عن عمرو بن عاصبۃ رصبی اللہ تعالیٰ عنہا أنّ النّبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان مشا یقول للمریض یزید
یا ضبعہ بسم اللہ تریۃ ازیۃ یزید یزید یزید یزید یزید
یا ذی زنا

۳۵۲۲۔ حدثنا أبو یحییٰ عن ابن شیبہ قال سمعت أبا عبد
منصور عن ابن شیبہ عن عمرو بن عمرو عن عبد اللہ بن
عکب عن نافع ابن خثیم عن عثمان بن ابی العاص الثّقفّی
أنّہ قال قد نعت علی النّبی ﷺ ومنی وجع قد کاد یطلّنی
قال لی النّبی ﷺ اخلعل بک الذّی علیہ وفل بسم
للّہ اغوذ بعبودۃ اللّہ وقد ربّہ من شرّ ما احدث و احدث

مُرَابٍ فَلَقْتُ ذَالِكَ فَتَعَالَى اللَّهُ

شَظَاءَ عَظَا فَرَأَى -

۳۵۲۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن علیہ السلام نے کہا: "بِسْمِ اللَّهِ أَزِيكُكَ مِنْ عُجَلٍ"۔ "میں تم پر اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے۔ ہر نفس نظر اور حاسد کے شر سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔ میں تمہیں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔"

۳۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو مجھے فرمانے لگے میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو جریر بن علیہ السلام میرے پاس لائے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! ضرور کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ کلمات پڑھے بِسْمِ اللَّهِ أَزِيكُكَ اللَّهُ مُرَابٍ۔

۳۵۲۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرات حسینؑ کو دم کرتے تو یہ پڑھتے "أَعُوذُ بِكَ كُلِّبَابِ اللَّهِ....."۔ "میں اللہ کے ہر کلمہ اور ہر کلمہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے سے اور ہر نظر بد سے جو مجھ کو بھی کر دیتی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے ہر محترم سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادوں حضرت اسمعیلؑ اخیلؑ یا اسمعیل و یعقوب کو یہی دم کیا کرتے تھے۔

باب: بخار کا تعویذ

۳۵۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ

۳۵۲۳: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ هِلَالٍ الصُّوْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ حَسْرَةَ ابْنَةَ أَبِي النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ "بِسْمِ اللَّهِ أَزِيكُكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللَّهُ يَنْشِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَزِيكُكَ"۔

۳۵۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ وَ حَفْصُ بْنُ غَيْرٍ قَالَا قَالَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُنْدٍ اللَّهُ عَنْ زَيْدٍ نَسِ لَوْ بَعْدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الشَّيْءُ عَجَلًا فَقَالَ لِي أَلَا أَزِيكُكَ بِرُفْعَةٍ جَاءَ لِي بِهَا حَسْرَةُ ابْنَةِ النَّبِيِّ

قُلْتُ بَابِي وَ أَبِي تَتْلُو يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَزِيكُكَ اللَّهُ يَنْشِيكَ مِنْ عُجَلٍ ذَاكَ فَيَكُ مِنْ شَرِّ السُّعَالَاتِ فِي الْعَجَلِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ " ثَلَاثَ مُرَابٍ"۔

۳۵۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْبَانَ ابْنُ هَنَافٍ الْعُدَايِيُّ قَالَا وَ كَبَعَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا قَالَا سَمِعْنَا عَنْ مَيْهَالٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبَشٍ عَنْ أَبِي عَثَابٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْفَحْشَ وَالْخَسْنَ يَقُولُ "أَعُوذُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ اللَّهُ الشَّامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامِيَةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا تُؤْذِي"۔
قَالَ وَ كَانَ نَسُوْنَا الرُّهْمَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلُ وَ اسْحَقُ " أَوْ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَ يَغُفُّوبُ "

و هذا حديثٌ وَ كَبَعَ

۳: باب مَا يُعَوِّذُ بِهِ مِنَ الْخُضِيِّ

۳۵۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ قَالَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا الرُّهْمُ

صحابہؓ کو بخار اور تمام دردوں میں یہ پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے: ”بسم اللہ ...“۔ ”اللہ بڑے کے نام سے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور جوش مارنے والے (خون سے بھری ہوئی) زگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔“

ابو عامر کہتے ہیں: میں لوگوں سے مختلف پڑھتا ہوں: ”سعاد“ (سخت سرکش)۔

دوسری سند سے بھی یہی مروی ہے اس میں یعار (پائے چلی کے ساتھ) ہے۔

۳۵۲۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور یہ دم کیا: ”بسم اللہ ازیفک من ثعلبی شئیء یؤذیک من حسد حاسبہ و من ثعلی عنی اللہ بشعیفک“۔

چاپ: دم کر کے پھونکنا

۳۵۲۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کر کے پھونکا کرتے تھے۔

۳۵۲۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو خود ہی موز تین پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے، پھونکتے۔ جب آپ ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی تو میں دم پڑھتی اور آپ

الاشھلبی عن داؤد بن حصیب عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیٰ فی الخبی و من الاوھاع کلھا ان یقولوا: بسم اللہ الکبیر اغوذ باللہ العظیم من شر عزی فغار و من شر حر النار

قال ابو عامر اما احوال الناس فی هذا القول بغار

حدثنا عبد الرحمن بن ابرھیم الذمشی عن ابن اہیٰ قد نبک اخبرنی ابرھیم بن اسماعیل بن اہیٰ حبیبہ الاشھلبی عن داؤد بن الحصیب عن عکرمہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ نحوه و قال من شر عزی فغار۔

۳۵۲۷: حدثنا عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی ثنا امی عن ابن فونان عن غنیم اللہ سمع خذافہ بن امی امیہ قال سمعت عبادہ بن الصامت یقول اتی حنابل علیہ السلام النبی ﷺ و هو یوعک فقال بسم اللہ ازیفک من ثعلبی شئیء یؤذیک من حسد حاسبہ و من ثعلی عنی اللہ بشعیفک“۔

۳۸: بَابُ الثَّلَثِ فِي الرَّفِیَةِ

۳۵۲۸: حدثنا ابو یحییٰ عن امی شیبہ و علی بن منقذ الرضی و سهل بن امی سہلی قالوا قالوا لنا و یحییٰ عن مالک بن انس عن الزھرری عن عروۃ عن عائشہ ان النبی ﷺ کان یصلی فی الرَفِیَةِ۔

۳۵۲۹: حدثنا سہلی بن امی سہلی قال شامع بن عسیح و حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالک عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشہ ان النبی ﷺ کان اذا اشکى یقرأ علی نفسه بالمعوذات ویصلی قلما

اَشْفَدُ وَحْفَهُ كُنْتُ اَقْرَبُ عَلَيْهِ وَ اَشْبَحُ بَدَهُ وَ حَاجَةً مَرَكَبُهَا
 ﷺ ہی کا دست مبارک پھیرتی ہرکت کی امید سے۔

۳۹. بَابُ تَغْلِيْقِ التَّمَانِيْمِ

باب: تعویذ لِّلْكَافِرَاتِ

۳۵۳۰: حضرت زینب امیہ حضرت ابن مسعود فرماتی ہیں کہ ایک بڑھیا ہمارے پاس آیا کرتی تھی سرخ بادہ کا دم کرتی تھی ہمارے پاس ایک تخت تھا جس کے پائے تھے جب حضرت ابن مسعود اندر تشریف لائے تو کھٹکھٹاتے اور آواز دیتے ایک روز وہ اندر تشریف لائے میں نے ان کی آواز سنی تو ان سے پردہ میں ہو گئی وہ آئے اور میرے ساتھ ہی بیٹھ گئے انہوں نے مجھے ہاتھ لگایا تو ایک تعویذ ان کو محسوس ہوا فرمانے لگے یہ کیا ہے؟ میں نے کہا میرا تعویذ ہے اس پر سرخ بادے سے بچاؤ کا دم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اسے کھینچ کر توڑا اور پھینک دیا اور فرمایا کہ عبد اللہ کے گمراہ لے شرک سے بیزار ہو چکے ہیں میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: دم تعویذ اور تونا (جب کا گنڈا) سب شرک ہے۔ میں نے کہا کہ ایک روز میں باہر نکلی تو فلاں کی مجھ پر نظر پڑی اس کے بعد سے میری جو آنکھ اس کی طرف تھی پہنے گی میں اس پر دم کروں تو ٹھیک ہو جاتی ہوں اور دم ترک کر دوں تو پھر پہنے لگتی ہے فرمانے لگے یہ شیطان کی کارستانی ہے جب تم اس کی اطاعت کرتی ہو تو جہنمیں چھوڑ دیتا ہے اور جب تم اس کی نافرمانی کرتی ہو تو وہ تمہاری آنکھ میں اپنی اٹھلی چھوٹا ہے البتہ اگر تم وہی عمل

۳۵۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقْفِيُّ ثَنَا مُعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ غَيْرِهِ أَنَّ أُخْتَهُ عَنْ بَعْضِ نِسَاءِ الْحَوَارِءِ أَنَّ أُخْتَهُ زَيْنَبَ امْرَأَةً عِنْدَ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ كَانَتْ عَجُوزًا نَذَلُّ عَلَيْهَا نَزْفِي مِنْ الْخُمُرَةِ وَ كَانَ لَهَا سِرْبٌ طَوِيلٌ الْقَوَامِ . وَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ تَسَخَّخَ وَ صَوْتٌ فَدَخَلَ يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعَتْ صَوْتَهُ احْتَبَسَتْ مِنْهُ فَجَاءَ فَحَلَسَ إِلَى حَائِطِي فَسَمِعْتُ فَوَجَدَ مِنْ حَيْطٍ فَقَالَ مَا هَذَا ؟

فَقُلْتُ زَفِي لِي فِيهِ مِنَ الْخُمُرَةِ فَجَدِيَّةٌ وَ طَعْنَةٌ فَرَمَى سَهًا وَ قَالَ لَقَدْ أَصْحَحَ آلَ عَبْدِ اللَّهِ أَغْيَاءَ عِي الشَّرِكِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقْفِي وَ التَّمَانِيْمَ وَ الْوَلَةَ شُرُكٌ .

قُلْتُ فَهَئِنِّي حَرَحْتُ يَوْمًا فَانصَرِمِي فَلَانٍ فَمَدَمْتُ عَيْتِي أَلْتِي لِنَبِيٍّ هَذَا وَ قَرْنِيهَا سَكَّتْ مَدَمْتُهَا : وَ إِذَا تَرَكْنَاهَا مَدَمْتُ قَالَ فَاكُ الْفَيْطَانُ إِذَا أَطْلَعَهُ تَرَكَكَ وَ إِذَا عَصِيْبُهُ طَلَعَ بِأَضْعَفِي عَيْنِكَ وَلَكِنْ لَوْ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَيْرًا لَّكَ وَ أَجْدَرُ أَنْ تَشْعُرِي تَلَصُّحِينَ فَمَنْ عَيْنِكَ الْمَاءُ وَ تَفْزُلِي أَذْهَبَ النَّاسُ رَثَ النَّاسِ أَشْفَ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِعَاءَ الْأَ شِفَاؤُكَ شِعَاءَ لَا يُغَادِرُ سَفْمًا .

کر جو رسول اللہ نے کیا تو یہ تمہارے حق میں بہتر بھی ہوگا اور تمہاری شفا پابی کے لئے بہت موزوں بھی ہے تم اپنی آنکھ میں پانی کا چھیناؤ والاور یہ کہو: أَذْهَبَ النَّاسُ رَثَ النَّاسِ أَشْفَ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِعَاءَ الْأَ شِفَاؤُكَ شِعَاءَ لَا يُغَادِرُ

۳۵۳۱ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے ہاتھ میں پتیل کا چملا دیکھا تو فرمایا: یہ چملا کیسا ہے؟ کہنے لگا یہ واہنہ (پتاری) کے لئے ہے فرمایا: اسے ۵۱ روکيو تھک اس سے تمہارے اندروین اور کمزوری ہی بڑھے گی۔

۳۵۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصْبِ لَمْ يَكُنْ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَصْبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلْقَةً مِنْ ضَفَرٍ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْحَلْقَةُ ؟
فَقَالَ هَذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ فَإِنَّ الرِّجْلَ إِذَا لَهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا."

چاپ: آسیب کا بیان

۴۰: بَابُ النُّشْرَةِ

۳۵۳۲ : حضرت ام جنت رضی اللہ عنہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حجر کے دن وادی کے نشیب سے جرمہ عقبہ پر سنگریاں ماریں پھر آپ واپس ہوئے آپ کے پیچھے قبیلہ نضیم کی ایک خاتون آ رہی تھیں ان کے ساتھ ان کا بچہ تھا اس پر کوئی اثر تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا اس پر کچھ اثر ہے کہ یہ بولتا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ پانی لاؤ پانی لایا گیا آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور کھلی کی پھر وہ پانی اس عورت کو دے کر فرمایا اس بچہ کو یہ پانی پلاؤ اور اس کے بدن پر لگاؤ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگو۔ حضرت ام جنت رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس عورت سے ملی اور درخواست کی کہ تمہوڑا سا پانی مجھے دے دو کہیں لگی کہ یہ تو اس بیمار کے لئے ہے فرماتی ہیں کہ آئندہ سال پھر اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے لڑکے کے حلق پوچھا کہیں لگی تندرست ہو گیا ہے اور لوگوں سے بڑھ کر کچھدار ہو گیا ہے۔

۳۵۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَمْ يَكُنْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو وَنُ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّ حُسَيْنٍ فَاتَتْ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَمَى حِمْرَةَ الْفَتَّةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْهَمَ الشَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ ' وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ حِجْعَمٍ وَمَعَهَا صَبٌّ لَهَا بِهِ ثَلَاثَةٌ لَا يَسْكُنُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّوْنِي بَنِي؟ مِنْ مَاءٍ فَأَتَى مَاءً فَعَسَلُ يَذْنُهُ وَمَضْمَضَ فَأَتَتْهُ أَعْطَاهَا فَقَالَ اشْقِيهِ مِنْهُ وَصَبِي عَلَيْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْمِي اللَّهَ لَا قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتُ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ مَنَا هُوَ لِهَذَا الْفَتْنَى قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنْ الْفُلَامِ فَقَالَتْ بَرَأَ وَعَقِلَ عَقْلًا لَيْسَ كَمَنْفُولِ النَّاسِ "

چاپ: قرآن کریم سے (علاج کر کے)

۴۱: بَابُ الْإِسْتِشْقَاءِ

شفاء حاصل کرنا

بِالْقُرْآنِ

۳۵۳۳ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دوا

۳۵۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُلَيْبٍ عَنْ عُلَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُفَيْدِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَابَسٍ حَدَّثَنَا نَعْدَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

ابنِ اسحق عن العاصم عن علي قال وسئل الله ﷻ
خير الدواء للقرآن

۴۲: بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْئِ

جواب: دو دھاری والا سانپ مار ڈالنا

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْلَا غِبْدَةَ بْنَ
سَلَمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْئِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَ
يَصُيَّبُ الْحِلَّ "

بِقَتْلِ حَبَّةٍ حَبِيَّةٍ "

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍوَنِ السَّوْحَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْخِيَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْئِ
وَالْأَبْرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ ' وَ يُنْفِطَانِ الْحِلَّ "

۴۳: بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْقَالُ وَ بَكْرَةُ

الطَّيْرَةِ

لینا ناپسندیدہ ہے

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ لُمَيْزٍ قَاعِدَةُ بْنُ
سَلَمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِوَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْقَالُ الْخَسَنُ وَ بَكْرَةُ الطَّيْرِ .
۳۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْلَا يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ
أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غَدَوَى وَلَا طَيْرَةَ وَ
أَحَبُّ الْقَالِ الضَّالِخُ "

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَاتِلُ وَ كَيْفَ عَنْ
سَلَمَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِوَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

اور بدقالی درست نہیں اور نیک قال پسندیدہ ہے۔

۳۵۳۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدقالی شرک ہے

اللہ رضى اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطیرۃ شرکٌ و ما مائلٌ الا و لکن اللہ یُدھنہ بالثوخلی

(حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے جس کو بد شکوئی کا وہم ہو تو اللہ تعالیٰ توکلی کی وجہ سے اسے دور فرما دیں گے۔

۳۵۳۹ حدثنا ابو نجر ن بن ابی شیبۃ لنا ابو الاخوص عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عذوی ولا طیرۃ ولا هامۃ ولا صغر

۳۵۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری از خود متعدی نہیں ہو سکتی اور بد فانی درست نہیں (مفوس) چیز نہیں اور صغر (کے مہینے میں محوس) کچھ نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اب بھی لوگ الو کا سی طرح ماہ مفر کو خصوصاً پہلے تیرہ دنوں کو مٹھتے ہیں یہ جاہلیت کا بے بنیاد خیال آپ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ اسی طرح الو کے متعلق ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ مقتول کی روح الو کی صورت میں ماری ماری پھرتی ہے اور بیاس بیاس پکارتی ہے جب اس کا بدلہ لے لیا جائے تو غائب ہو جاتی ہے آپ نے اس کی بھی تردید فرمائی۔

۳۵۴۰ حدثنا ابو نجر ن بن ابی شیبۃ لنا و کتب عن ابی اسحاق عن ابنہ عن ابی عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عذوی ولا طیرۃ ولا هامۃ فقام الیہ رخلی فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السعیر یجوز بہ الحزب فتحرب بہ الاصل قال راکب الفلج فمن اخواب الاولی

۳۵۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا متعدی ہونا کچھ نہیں بد فانی کچھ نہیں الو (کی محوس) کچھ نہیں ایک مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے پھر اس سے باقی اونٹوں کو بھی خارش ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے اونٹ کو کس سے خارش لگی۔

خلاصۃ الباب ☆ جس اللہ کے امر سے پہلے اونٹ کو خارش ہوئی اسی کے امر سے دوسرے کو بھی ہوئی۔

۳۵۴۱ حدثنا ابو نجر ن بن ابی شیبۃ لنا علی بن مسہر عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی خربزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤزذ المصنوع علی المصنوع

۳۵۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ممکن ہے کہ باذن خداوندی یہ تندرست بیمار پڑ جائے پھر اس کو بعدی (بیماری کے متعدی ہونے) کا خیال آنے لگے اسی لئے یہ ضعیف الاعتقاد کے ساتھ خصوصاً ہے تو ضعیف الاعتقاد شخص کے لئے یہ حکم نہیں جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۳۳: بَابُ الْجَدَامِ

باب: جذام

۳۵۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَلْبٍ الْعَسْفَلَانِيُّ قَالُوا: لَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا مُغْضَلٌ نَسَّ فُصَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشُّكْرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحَدٌ بِهِ رَخْلٌ مَسْجُومٌ فَادْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَفْصَةِ ثُمَّ قَالَ: كُلُّ ثَقَّةٍ مَالَهُ وَنَوْتَحْلَا عَلَى اللَّهِ

۳۵۳۲ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی مرد کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں داخل کر کے ارشاد فرمایا: کھاؤ اللہ پر بھروسہ ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

۳۵۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِهِمْ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُبَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَدْبِئُوا الشَّرَّ إِلَى الْمَسْجُومِينَ

۳۵۳۳ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامیوں کی طرف ٹھٹکی ہاتھ کر مت دیکھا کرو۔

۳۵۳۴ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ لَنَا عَنْهُ عَنْ لَيْثِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَخْلٍ مِنْ آلِ الشَّرْبَدِ لَقِيَ لَهْ عَمْرُو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَدٍّ ثَغْبٍ رَحِلٌ مَسْجُومٌ فَارْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَرْحَعْ هَذَا بَابُكَ

۳۵۳۴ آل شریہ کے ایک مرد عمرو کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بتایا کہ قہیدہ ثغیف کے وفد میں ایک جذامی مرد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیغام بھیجا کہ واپس ہو جاؤ ہم نے تمہیں بیعت کر لیا۔

۳۵: بَابُ السَّحَرِ

باب: جادو

۳۵۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرِ النَّبِيُّ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِيٍّ سَيِّئٍ دُرْبِي فَقَالَ لَهُ لَيْثُ بْنُ الْأَعْمَشِ خَشِيَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ السَّحَرِ أَنَّهُ يَقْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَقْعَلُهُ قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ دَاخِلَ يَوْمٍ أَوْ كَانَ دَاخِلَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اشْفُرِي أِنَّ اللَّهَ قَدْ أَفَانِي بِمَا اسْتَبْتَنَيْتَنِي فِيهِ

۳۵۳۵ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یزید بن زبیر کے ایک یہودی نے سحر کیا اس کا نام لید بن اعصم تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ فلاں کام کرتے ہیں حالانکہ آپ وہ کام نہ کرتے تھے ایک دن یا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی اے عائشہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی جو میں معلوم کرتا چاہتا تھا؟ میرے پاس دوسرا آدمی ایک میرے سر کے

جاء نبي رخلان فجلس احدهما عند راسي والاخر عند رجلي فقال الذي عند راسي للذي عند

وَحَلَسِيْ اَوْ لَدُنِّيْ عِنْدَ رَاسِيْ مَا وَحَعَ الرَّحْلُ ۚ

پاس بیٹھ گیا اور دوسری قدموں میں جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے پاؤں کی طرف بیٹھے ہوئے مرد سے کہا یا

فَقَالَ مَثَبُوتٌ قَالَ مِنْ طَلْعَةِ قَالَ لَيْبِنْدُ بْنُ الْأَعْمَسِ

پاؤں کی طرف والے سے سر کی طرف والے سے کہا۔ اس مرد کو کیا بیماری ہے؟ جواب دیا اس پر جادو ہے

قَالَ فِيْ مُشْبَطٍ وَمُشَاطَةٍ وَخُفِّ طَلْعَةٍ دَكَمٍ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ ۚ

پوچھا کس نے جادو کیا؟ جواب دیا لیبید بن الأعصم نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا؟ جواب دیا کہ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی کرتے میں گرتے ہیں اور زنجبور

قَالَ فِيْ بَنَرِ دِيْ اِرْوَانَ ۚ

کے خوش کے خلاف میں پوچھا یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان کے کوئیں میں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس

قَالَ فَاتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اَمْسٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ لَمَّا حَاءَ فَقَالَ وَاللّٰهِ بَا عَابَتْهُ لَكَ اِنْ هَا بِقَاعَةُ الْحَيَّاءِ وَ لَكَ اِنْ نَحَلْتَهَا زَوْسُ الشَّيَاطِينِ

کوئیں پر تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ! اس کوئیں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح (رنگین) تھا اور وہاں کے درخت شیطانوں کے سرخ حوم ہوتے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اے جلا

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا اخْرَجْتَهُ ۚ قَالَ لَا اِنَّمَا اَمْسَقْتُ عَاقِبَتِيْ اللّٰهَ وَ كَمْ هُنَّ اَنْ تَبْرَحَ عَلٰى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا ۚ

کیوں نہ ڈالا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عاقبت دی اور میں نے پسند نہ کیا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں پھر آپ نے امر فرمایا چنانچہ وہ سب اشیاء دفن کر دی گئیں۔

قَالَ فَاَمَرَ بِهَا فُلْفُلَتْ ۚ

کیوں نہ ڈالا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عاقبت دی اور میں نے پسند نہ کیا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں پھر آپ نے امر فرمایا چنانچہ وہ سب اشیاء دفن کر دی گئیں۔

۳۵۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ غُثَمَانَ اَنَّهُ كَثِيْرٌ مِّنْ دِيْنَارِ الْحَمِصِيِّ لَمَّا بَقِيَ لَنَا اَنْوَ بَحْرِ الْعُسَيْفِ عَنْ بَرِيْدِ بْنِ اَبِيْ

۳۵۴۶ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کو ہر سال بیماری ہو جاتی ہے اس زہریلی بکری کی وجہ سے جو آپ نے (خیر میں ایک یہود کی دعوت میں) کھائی آپ نے فرمایا مجھے جو بیماری بھی ہوئی وہ اس وقت بھی میرے

عَمْرٍو قَالَ قَالَتْ اَمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا يَرٰ اَنْ يُّصِيْبَكَ كُنْ لَكَ عَامٌ وَحَمَّ مِنَ الشَّامَةِ الْمُسْتَوْمَةِ اَلَّتِي اَكَلْتُ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اَلَا وَهُوَ مَكْنُوْثٌ عَلٰى وَاَدَمٍ فِيْ طَبْعِهِ ۚ

مقدر میں لکھی ہوئی تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے۔

مَقْدَرٍ مِّنْ لَّكُم مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى جَبَّ سَيْدُنَا اَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلِيْ كَيْفَ تَكُنْ تَحْتِى ۚ

۳۶: بَابُ الْفَرْعِ وَالْاَرَقِ وَآمًا

چاپ: گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کے

يَتَعَوَّذُ مِنْهُ

وقت کی دعا

۳۵۳۷: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں سے کوئی کسی منزل میں پڑاؤ ڈالے (اور اس وقت) یہ دعا پڑھے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الْفَاتِحَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس مقام کی کوئی چیز اسے ضرر نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

۳۵۳۸: حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طائف کا عامل (گورنر) مقرر فرمایا تو مجھے جو نماز پڑھ رہا ہوں اس سے ڈر ہول ہو جاتا میں نے یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: ابن ابی العاصؓ؟ میں نے عرض کیا جی۔ اے اللہ کے رسول فرمایا: کیسے آنا ہوا میں نے عرض کیا اے اللہ کے

رسول مجھے نماز میں کچھ خیال آنے لگا یہاں تک کہ یہ بھی وہیں نہیں رہتا کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہوں۔ فرمایا: یہ شیطان (کا اثر) ہے قریب ہو جاؤ میں آپ کے قریب ہوا اور پنجوں کے بل (مودب) بیٹھ گیا آپؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تمکدارا اور فرمایا اے دشمن خدا نکل جا تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا: (جاؤ) اپنے فرائض سرانجام دو۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں قسم ہے کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے وسوسہ نہ دیا۔

۳۵۳۹: حضرت ابولہیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا وَهْبٌ لَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ غَدَّالَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ بْنِ الْأَخْبَعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مِنْزِلًا قَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الْفَاتِحَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ "

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي غَيْثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اسْتَعْمَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ حَقْلَ بَعْضِ لِي شَيْءٍ فَمِنَ صَلَاسِي حَتَّى مَا أَذْرِي مَا أَصَلَّيْتُ فَلَمَّا زَيْتُ ذَلِكَ وَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ ؟

قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا حَاجَّ بَكَ؟ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَرَضَ لِي شَيْءٌ فَمِنَ صَلَواتِي حَتَّى مَا أَذْرِي مَا أَصَلَّيْتُ قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ أَذْنَهُ قَدْ نَوَتْ مِنْهُ فَحَلَلْتُ عَلَى ضَرْبٍ قَدَمِي فَإِنْ فَصَّرَ صَدْرِي مِيدَهُ وَنَقَلَ مِنِّي قَمِيصِي . وَ قَالَ أَخْرَجَ عَذْوًا اللّٰهُ فَعَلَّ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ " الْحَقُّ مَعَكُمْ "

فَأَن فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَعَنَتْنِي مَا أَحْسَنَ حَالِطِي بَعْدَ

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حِجَانَ لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مُوسَى أَنَا عَنْ عَبْدِ ثَنَّانٍ لَنَا سُلَيْمَانَ لَنَا أَبُو حَتَّابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا بیماری ہے؟ بولا اسے آسیب ہے۔ فرمایا: ہاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ وہ گیا اور اسے لے آیا اور آپ کے سامنے اسے بٹھا دیا میں نے سنا آپ نے اس پر یہ دم کیا سورہ فاتحہ سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیات اور درمیان سے دو آیتیں: ﴿وَالْهٰكُمُ اللّٰهُ وَاحِدٌ﴾ اور آیت الکرسی اور بقرہ کی آخری تین آیات اور آل عمران کی ایک آیت میرا گمان ہے کہ ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنْهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ تھی اور اعراف کی آیت مبارکہ ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ﴾ اور مؤمنون کی (آخری) آیت ﴿وَمَنْ يُّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَّهٗ﴾ اور سورہ جن کی آیت ﴿وَ اِنَّهُ نَعَالِي خُذْرٰنَا﴾ اور سورہ صافات کی ابتدائی دس آیات اور حشر کی تین آیات اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین پھر وہ دیہاتی تندرست ہو کر ایسے کھڑا ہوا کہ تکلیف کا کچھ اثر بھی باقی نہ تھا۔

اِسْمٰی لِّلّٰہِ عَنِ اِسْمِہِ اِسْمٰی لِّلّٰہِ قَالَتْ اَحْسَنُ حَالًا عِنْدَ النَّاسِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَدَا حَاجَہُ الْاَعْرَاسُ فَقَالَ اِسْمٰی اَحَا وِ حَفَا فَطَالَ مَا وَجَعَ اَحْبَکَ قَالَتْ ہِہِ لَمَمٌ قَالَتْ اَذْهَبْ فَاَقْنِیْ ہِہِ قَالَتْ فَذَهَبَ فِجَاجًا ہِہِ فَاَخْلَسَہُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَسَعْنٰہُ عَوْدَہُ یَفَاتِحَہُ الْکِتَابِ وَ اَرْزَعُ اَبَابَہِ مِنْ اَوَّلِ النَّفْرِہِ وَ اَتَبَّیْنِ مِنْ وَسْطِہَا ﴿وَالْهٰکُمُ اللّٰهُ وَاحِدٌ﴾ [البقرہ ۱۶۳] وَ آیَۃُ الْکُرْسِیِّ وَ ثَلَاثَ اَبَابَہِ مِنْ خَلَابِیْنِہَا وَ آیَۃٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ الْاَحْسَنَ قَالَتْ: ﴿شَہِدَ اللّٰہُ اَنْہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ﴾ وَ آیَۃٍ مِنْ الْاَعْرَافِ ﴿اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ﴾ [الاعراف: ۵۴] الَّذِیْ حَلَقَ الْاٰیَۃَ وَ آیَۃٍ مِنْ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَنْ یُّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ لَّہِہِ وَ آیَۃٍ مِنْ الْحَبِّ ﴿وَ اِنَّہٗ نَعَالِیْ خُذْرٰنَا﴾ [الحس ۳۰] مَا اَشْخَذَ صَاحِبَہٗ وَ لَا وَلَدًا وَ عَشَرَ اَبَابَہِ مِنْ اَوَّلِ الصَّافَاتِ وَ ثَلَاثَ مِنْ اَحْسَرِ الْحٰشِرِ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ [الاحلاس ۱۰] وَ الْمُعَوَّذَتِیْنِ فَمَامَ الْاَعْرَاسُ فَقَدْ نَوَّأَ لَیْسَ ہِہِ مَأْسُورٌ

مالک قال قلت مع النبي ﷺ رداءً بخرامی علیہ
کی بنی ہوئی ایک چادر موٹے حاشیہ (کنارہ) والی پہنے
ہوئے تھے۔

الحلیۃ

۳۵۵۳۔ حدثنا عبد القدوس بن محبوب ثنا بشر بن عمر
ثنا ابن لهيعة حدثنا أبو الأسود عن عاصم بن عمر بن
قنادة عن علي بن النخعي عن عائشة قالت ما رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوباً أحداً ولا يظنوي
له ثوب.

۳۵۵۵۔ حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد العزيز بن أبي
حارم عن أبيه عن سهل بن سعد الساعدي رضى الله
تعالى عنه أن امرأة حاضاً إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم تزودة قال الشملة يا رسول الله انى سخط هذه
بيدى لا تلبسوها فاحدها رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاحتاجا إليها فخرج عليهما فيها وأنها لا راية
فجاء فلان بن فلان (وخل سماء يومئذ) فقال يا رسول
الله ما أخس هذه الزودة أكنسيتها قال نعم فلبثا دخل
طواها و أرسل بها إليه فقال له القوم والله ما أخس
كنسها النبي صلى الله عليه وسلم فاحتاجا إليها فلم
سألته إناها وقد علمت أنه لا يؤذ سائلاً فقال انى
والله ما سألته إناها بل أنسها ولكن سألته إناها للكون
كفى

فقال سهل قالت كفى يوم مات

سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے وہ کہنے لگا بخدا میں نے یہ پہنے کے لئے نہیں لی میں نے تو اس لئے مانگی کہ یہ میرا کفن
ہے۔ حضرت سهل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس روز ان صاحب کا انتقال ہوا ان کا کفن وہی چادر تھی۔

۳۵۵۶۔ حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد بن كثير بن
دينار الحمصي ثنا بقة بن الوليد عن يوسف بن أبي
كثير عن نوح بن ذكوان عن الحسن بن انس قال لبس
۳۵۵۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون زیب تن فرماتے
اور ٹوٹا ہوا خود ہی لیے اور موٹے سے مونا کپڑا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفُ وَاحْتَدَى الْمُحْصُوفُ وَلَسَ يَكُنْ لَيْتَ -
تُونَا حَتًّا حَتًّا.

۲: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَيْسَ تُونَا

چاپ: نیا کپڑا پہننے کی

حَدِيثُ ۱

دُعَا

۳۵۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا بَرِئُ بْنُ هَازُونَ
قَالَ لَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ لَنَا أَبُو الْعَدَاءِ عَنْ أَبِي أَنَسَةَ قَالَ
لَسَ عُمرُ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تُونَا حَدِيثًا
فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَا أَوَارَى بِهِ عُوزِيٍّ وَانْحَسَلَ بِهِ
فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَسَ تُونَا حَدِيثًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
تَحَسَّاسِي مَا أَوَارَى بِهِ عُوزِيٍّ وَانْحَسَلَ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ
عَمِدَ إِلَى الثُّوبِ الَّذِي أَخْلَقَ أَوْ الْفَقْرَ فَصَدَّقَ بِهِ مَكَانَ فِي
نَحْسِ اللَّهِ وَهِيَ حَقُّ اللَّهِ وَفِي سِرِّهِ اللَّهُ حَيًّا وَمَيَّانَهَا
لَا تَلَا

۳۵۵۸ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ لَنَا عِنْدَ الزُّوْافِ أَنَسَا
مُعَمَّرٌ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمرِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَانِي
عَلَى عُمرِ فَمِنْهُمَا أَبْصَحَ فَقَالَ تُونَا هَذَا غَلْبَسَلْ أَمْ
حَدِيثًا؟ قَالَ لَأَنْتَ غَلْبَسَلْ قَالَ لَأَنْتَ جَدِيدًا وَعَنْ حَمِيدًا
وَمَنْتَ ذَهَبًا.

نواسۃ الباب ۷۰ واقعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قابل تعریف زندگی گزاری اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت سے
سرفراز فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔ (موتی)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ ان کے متعلق اپنے تو اپنے غیر بھی مطلب الممان ہیں۔ عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کی دینی عظمت کا تو لوگوں کو اندازہ ہی ہے لیکن وہ کتنے بڑے متکلم و سربرام مملکت تھے اُس کا اندازہ
غیروں کو تو ہو گیا لیکن انہوں نے اُن کی اصطلاحات سے استفادہ نہیں کیا۔ آج بھی تاروے جیسے ملک میں وزیر بننے کے لیے
”عریذ لاء“ (یعنی عمر کے قوانین) کا مضمون پاس کرنا ضروری ہے۔ (ابو سعید)

۳: بَابُ مَا يُهْبَى عَنْهُ مِنَ اللَّبَاسِ

باب : ممنوع لباس

۳۵۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَانَ بْنُ غَيْثَةَ عَنْ نَوْفَلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْخَلَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَى عَنِ النَّسْتِجِ قَامَا النَّسْتَانِ فَاشْتَمَالَا الصُّمَاءَ وَالْأَحْيَاءَ فِي النَّوْبِ الْوَاحِدِ نَيْسَ عَلَى فَرْحِهِ مَعَهُ شَيْءٌ

۳۵۵۹ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک اشتمال صماء سے (ایک ہی کپڑا پورے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں بھی نہ بلا سکے) اسواقات کپڑا اذرا چھوٹا ہو تو اس میں ستر کھٹنے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے (اور ایک ہی کپڑا ہوا تو ایسے گوٹ مار کر چھٹنا کہ ستر کھلا رہے۔

۳۵۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوَعًا عَنْهُ اللَّهُ نُسَيْرٌ وَابْنُ أَسَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَيْرِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهَى عَنِ النَّسْتِجِ عَنِ الصُّمَاءِ وَالْأَحْيَاءِ فِي النَّوْبِ الْوَاحِدِ يَفْضِي بِفَرْحِهِ إِلَى السَّمَاءِ

۳۵۶۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے انداز سے لپیٹنا کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی رہے۔

۳۵۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوَعًا عَنْهُ اللَّهُ نُسَيْرٌ وَابْنُ أَسَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّسْتِجِ الصُّمَاءِ وَالْأَحْيَاءِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْتَ مُفْضٍ فَرَحَكَ إِلَى السَّمَاءِ

۳۵۶۱ ابو الحسن سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ایسے لپیٹنے سے کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی ہو۔

۴: بَابُ لُبْسِ الصُّوْفِ

باب : بالوں کا کپڑ پہننا

۳۵۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوَعًا عَنْهُ اللَّهُ نُسَيْرٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نُورَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي يَأْتِي لَوْ شِئْنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا احْبَاثَنَا السَّمَاءَ لِحَسَنَاتِ الْوَيْحَارِ نِجِ الصَّانِ

۳۵۶۲ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا جتنا اگر تو ہمیں اس حالت میں دیکھتا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور باتیں بری تو تمہیں لگتا کہ ہماری بو بھڑکی ہو ہے۔ (یعنی بالوں کا لباس پہننے سے ایسی بو آنے لگتی ہے)۔

۳۵۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَفَّانٍ عَنْ كُرَيْمَةَ تَنَاوَعًا عَنْ ابْنِ أَسَمَةَ تَنَاوَعًا عَنْ خُكَيْهِ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَدَادَةَ بْنِ

۳۵۶۳ حضرت عبادہ بن مسامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

الضامات رضى الله تعالى عنه قال حرج علفنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم وعليه خبة زؤمية من صوب صبغة الكشمير فصلى بنا فيها ليس عليه خبة غيرها.

پاس باہر تحریف لائے آپ رومی جب پہننے ہوئے تھے جو بالوں کا بنا ہوا تھا کسی آستینیں نگ تھیں آپ نے اسی ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی آپ کے جسم اطہر پر اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

۳۵۶۳: حدثنا العباس بن الوليد القمي وأحمد بن الأزهري قال ثنا مروان بن محمد ثنا يزيد بن السبط حدثني الوضئ بن عطاء بن مخطوط بن علفمة عن سلمان الفارسي أن رسول الله ﷺ صوفاً فقلب خبة صوب كانت عليه فمسح بها وجهه.

۳۵۶۴: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بالوں کا جبہ جو یمن رکھا تھا اسی کو پلٹ کر چہرہ صاف کر لیا۔

۳۵۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے کان میں داغ دے رہے ہیں اور میں نے آپ کو (بالوں کی) کلمی کا تہبہ پاندھے دیکھا۔

۵: بَابُ الْبِطَافِ مِنَ الْبِطَافِ

۳۵۶۶: حدثنا محمد بن الصباح أننا عند الله بن رجاء المكي عن ابن خزيمة عن سعيد بن خنيس عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ حشرنا بكم البياض فالتسوها وكتفوا فيها مؤانمكم.

۳۵۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی کو پہنا کر اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

۳۵۶۸: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن شفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن منصور بن أبي شبيب عن سفيان عن ابن خنيد قال قال رسول الله ﷺ التسوها بياض البياض فإنها أطهر وأطيب.

۳۵۶۹: حضرت سرہ بن جبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کر کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔

۳۵۷۰: حدثنا محمد بن حسان الأزرق ثنا عبد المحيد بن أبي داود ثنا مروان بن سالم عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد الحضرمي عن أبي الذؤاءب رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۵۷۱: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لباس جس میں تم اللہ کی بارگاہ میں حاضری دو اپنی قبروں میں اور مسجدوں میں سفید لباس

وسلم ان احسن ما رَوَّيْنَاهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِمْ وَ
مَسَاحِدُكُمْ الْبَيَاضُ
کپڑے میں بہتر ہے۔ (معلوم ہوا کہ سفید رنگ بہتر ہے نماز بھی سفید
کپڑے میں بہتر ہے۔)

۶: بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَبَلَاءِ

۳۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَبَلَاءِ لَمْ يَنْظُرْ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۳۵۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تکبر اور فخر کی وجہ سے اپنے کپڑے لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں گے۔

۳۵۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَبَلَاءِ لَمْ يَنْظُرْ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۳۵۷۰: حضرت عقیبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تکبر اور غرور کی وجہ سے اپنا یا عجماء لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں حضرت عقیبہ فرماتے ہیں کہ میں بلاط میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان کے سامنے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی تو اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمائے لگے کہ میرے کانوں نے یہ حدیث سنی اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

۳۵۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَبَلَاءِ لَمْ يَنْظُرْ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۳۵۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک قریشی لڑکا گزرا جو اپنی چادر گھمٹ رہا تھا فرمایا: پیچھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو تکبر و غرور میں اپنے کپڑے گھمٹے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں گے۔

۷: بَابُ مَوْضِعِ الْإِرَارِ أَيْنَ هُوَ؟

۳۵۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَبَلَاءِ لَمْ يَنْظُرْ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۳۵۷۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عن ابی اسحاق عن مسلم بن خالد عن حذیفۃ قال احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی پٹلی کا نیچے کا ٹھہر کپڑا کر فرمایا: یہ ہے ازار کی جگہ اگر یہ پسند نہ ہو تو اس سے کچھ نیچے یہ بھی پسند نہ ہو تو اس سے کچھ نیچے یہ بھی پسند نہ ہو تو ٹخنوں پر ازار رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حدثنا علی بن محمد ثنا شعبان بن غبیبہ حدثنا ابی اسحاق عن مسلم بن خالد عن حذیفۃ عن النبی ﷺ مثله.

۳۵۷۳: حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے حلقے کچھ سنا؟ فرماتے گئے جی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مؤمن کی ازار اس کی نصف ساق تک ہونی چاہئے اور نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو اس میں کچھ حرج (گناہ) نہیں ہے اور لیکن ٹخنوں

۳۵۷۳ حدثنا علی بن محمد ثنا شعبان بن غبیبہ عن السلاء عبد الرحمن عن ابيه قال قلت لابي سعيد هل سمعت من رسول الله ﷺ شيئا في الأزار قال نعم سمعت رسول الله ﷺ يقول إزار المؤمن إلى انصاف ساقه لا خراج عليه ما بين الكعبين وما أسفل من الكعبين في النادر يقول ثلاثا لا ينظر الله إلى من حرّ إزاره بطرا.

سے نیچے ہو تو (ٹخنوں کا) وہ حصہ آگ میں جلے گا تین بار آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف التفات بھی نہ فرمائیں گے جو تکبر و غرور میں اپنی ازار سمیٹے۔

۳۵۷۴ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سفیان بن اکہل اپنے کپڑے مت لٹکاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۳۵۷۴ حدثنا أبو بكر بن أبي شبة ثنا يزيد بن هارون أننا سألنا شريك عن عبد الملك بن غنيم عن خصيئه بن قيس عن المعوية بن شعبة قال قال رسول الله ﷺ يا سفیان بن اکهل لا تلبس فان الله لا يحب المتلبسين

چاپ: قیس پینا

۸: بَابُ لِبْسِ الْقَمِيصِ

۳۵۷۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیص سے زیادہ کوئی کپڑا پسند تھا۔

۳۵۷۵ حدثنا يعقوب بن ابراهيم اللوزي قال قالوا لثمة عن عبد المؤمن بن حبيب عن ابی نزيمة عن ابيه عن أم سلمة قالت لم يكن ثوب أحب إلى رسول الله ﷺ من القميص.

۹: بَابُ طَوْلِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟

چاپ: قمیص کی لمبائی کی حد

۳۵۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَوْادٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَشْأَلُ فِي الْأَزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مِنْ حَرِّ شَيْئًا خِلَاءَ لَمْ يَنْظُرَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَغْرَبَ.

۳۵۷۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسہال ازار قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے جو تکبر کی وجہ سے کوئی چیز بھی لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف التفات نہ فرمائیں گے۔

۱۰: بَابُ كَمْ الْقَمِيصُ كَمْ يَكُونُ

چاپ: قمیص کی آستین کی حد

۳۵۷۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنٍ عَنْ حَكِيمِ الْأَوْدِيِّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عُثَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْسُقُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطَّوْلَ.

۳۵۷۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم لمبائی والی چھوٹی آستینوں والی قمیص (کرہ) زیب تن فرماتے تھے۔ (یعنی کرہ کی لمبائی گھٹنوں تک اور آستین کی پہنچوں تک مناسب ہے)۔

۱۱: بَابُ حَلِي الْأَزَارِ

چاپ: گھنٹیاں کھلی رکھنا

۳۵۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَزْرَةَ نَسْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فُضَيْمٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَابْعَثْهُ وَإِنْ رَزَقَ قَمِيصَهُ لَمْ يُطْلَقْ

۳۵۷۸ حضرت قزو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی آپ کے کرتے کی گھنٹی کھلی ہوئی تھی۔ (راوی حدیث) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد معاویہ اور ان کے بیٹے کو گری میں سڑی جب بھی دیکھا ان کی گھنٹیاں کھلی ہوئیں تھیں۔

قَالَ عَزْرَةُ فَمَا زِلْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا أَنَسَ فِي شَيْءٍ وَلَا صَافٍ الْأَمْلَقَةَ أَرَزَاغِمَا

۱۲: بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ

چاپ: پانچامہ پہننا

۳۵۷۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ شُعْبَانَ سَامِعِي وَعُثَيْبُ بْنُ الْخَطَمِ قَالُوا ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ سُؤَيْدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَصَاوَمَا سَرَاوِيلَ

۳۵۷۹ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پانچامہ کی قیمت طے کی۔

۱۳: بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمَا يَكُونُ

۳۵۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَحَرُ الْمَرْأَةِ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ: شَيْئًا قُلْتُ: إِذَا تَنَجَّسَ عَنْهَا قَالَ يَزَاغُ لَا يَزِيدُ عَلَيْه

۳۵۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ يَزِيدٍ الْعُمَيْيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ الشَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الزَّوْجَ الشَّيْءَ ﷺ وَتَحْصِلُ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعًا فَكُنَّ بِأَيْبَتِنَا فَتَدْرُغُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا

۳۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَرْزَنْجٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَذَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَا ظَمَةُ أَوْ لَامَ سَلَمَةَ ذَيْلُكَ ذِرَاعٌ

۳۵۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَفَّانٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلَّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَذَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ذَيْلِ الْمَرْءِ شَيْئًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا تَنَجَّسَ مِنْهُ فَتَدْرُغُ لَهُنَّ فَذِرَاعٌ

۱۴: بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

۳۵۸۴: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ غَثَامٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ غَثَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ زَانِجَةُ الشَّيْءِ ﷺ يَسْطُكُ عَلَى الْبِشْرِ وَفِيهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ

۳۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ حَمَّادِ

چاپ: عورت آٹھ کتا لہا رکھے؟

۳۵۸۰: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ سے دریافت کیا گیا کہ عورت اپنا آٹھ کتا لہا رکھے (لہا رکھے)؟ فرمایا: ایک ہاٹ میں نے عرض کیا کہ اس صورت میں (اس کے پاؤں) کھلے ہیں گے۔ فرمایا: ایک ہاتھ لہا رکھے اس سے زیادہ نہیں۔

۳۵۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایک ہاتھ آٹھ لہا رکھنے کی اجازت تھی وہ ہمارے پاس آئیں تو ہم ان کو ایک ہاتھ ماپ کر دے دیتے۔

۳۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یا ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارا دامن ایک ہاتھ لہا ہونا چاہئے۔

۳۵۸۳: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ایک ہاٹ لہا آٹھ رکھنے کی اجازت دی تو انہوں نے عرض کیا کہ اس صورت میں عورتوں کی پنڈلیاں کھلی رہیں گے فرمایا ہر ایک ہاتھ لہا رکھ لیں۔

چاپ: سیاہ عمامہ

۳۵۸۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا آپؐ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

۳۵۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَحْلُ
مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ سُودَاءَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ میں داخل
ہوئے اس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

۳۵۸۶. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُوسَى بْنِ غُنْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذِهَابٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَحْلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ سُودَاءَ

۳۵۸۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں)
داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۵ : بَابُ إِزْحَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ

الْكَفَّتَيْنِ

درمیان لکڑیاں

۳۵۸۷. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنِ مَسَارِدٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ خُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كُنَّا نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ
سُودَاءَ فَذُ رُحَى طَرَفِيهَا بَيْنَ كَفَّتَيْنِ

۳۵۸۷ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا
ہوں آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اسکے دونوں کنارے
آپ نے دونوں ہاتھوں کے درمیان لٹکائے ہیں۔

۱۶ : بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ

چاہے : ریشم پہننے کی ممانعت

۳۵۸۸. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ
يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ

۳۵۸۸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں ریشم نہ
پہن سکے گا۔

۳۵۸۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَعْبُوَةَ بْنِ
سُوَيْدٍ عَنْ النَّزَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبَاجِ
وَالْحَرِيرِ وَالْأَسْتَرْبَقِ

۳۵۸۹ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ریشم کی
اقسام) دیباچ، حریر اور استبرق (وغیرہ پہننے) سے منع
فرمایا۔

۳۵۹۰. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ خُذَيْفَةَ قَالَ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ وَقَالَ
هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ لَهَا فِي الْآخِرَةِ

۳۵۹۰ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا پہننے سے منع
فرمایا اور فرمایا: یہ دنیا میں ان کافروں کے لئے ہیں اور
آخرت میں ہمارے لئے۔

۳۵۹۱. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۳۵۹۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیراء کا

ایک ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ یہ خرید لیں اور وہ سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے روز زیب تن فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہ پہنے جس کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہ ہو۔

پاپ: جس کو ریشم پہننے کی

اجازت ہے

۳۵۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی، کھلی (خارش) کی بیماری کی وجہ سے۔

پاپ: ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے

۳۵۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ریشمی کپڑے سے منع فرمایا کرتے تھے مگر جو اس قدر ہو اور ایک انگلی سے اشارہ کیا پھر دوسری پھر تیسری اور پھر چوتھی سے (کہ چار انگلی تک ریشم کی گوٹ درست ہے) اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۵۹۴: حضرت اسماء کے غلام ابو عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ آپ نے عمامہ خریداجس کا حاشیہ (ریشمی) تھا آپ نے قبضی مٹوا کر حاشیہ کاٹ ڈالا۔ میں حضرت اسماء کے پاس گیا تو ان سے اس کا تذکرہ کیا کہنے لگیں افسوس ہے ابن عمرؓ پر۔ اری لڑکی! ذرا رسول اللہ کا جبہ تو لاؤ۔ وہ ایک جبہ لائی جسکی

سُورَةُ اِيْمَانٍ لَايَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ خَيْرَ النَّاسِ مَنْ حَرَّمَ لِنَفْسِهِ مَا حَرَّمَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ لَوِ ابْتِغَيْتَ هَذِهِ الْخَلْعَةَ لِلْوَقْدِ وَلِیَوْمِ الْخَمِصَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَنْتَسِ هَذِهِ مَنْ لَا حِلَّ لَهُ فِي الْأَحَرَةِ

۱۷: بَابُ مَنْ رُخِصَ لَهُ فِي لِبَاسِ

الْحَرِيرِ

۳۵۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ نَسَاعِبَةَ بْنَ أَبِي عَزْوَةٍ عَنْ قَادَةَ أَنَّ ابْنَ مَالِكٍ سَأَلَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخِصَ لِلرُّسُلِ مِنَ الْعَوَامِ وَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْوَافٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ وَخِجٍ كَانَ بَهُمَا حَكَّةٌ

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ

۳۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عِيَّابَ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالذَّنْبَاجِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا ثُمَّ اشَارَ بِمِصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ الرَّابِعَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنْهُ

۳۵۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ وَخِجٍ عَنْ مَعْبُودَةَ نَسَ رِبَاعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْلَى ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ائْتَمَرَا عَصَامَةَ لَهَا عِلْمٌ فَدَعَا سَائِلَيْنِ فَقَطَعَهُمَا فَحَدَّثَتْ عَلَى اسْمَاءَ فَذَخِرَتْ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لَوْ شِئْنَا لَعَبَدَ اللَّهُ يَا حَارِثَةُ هَاتِي خَلْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاءَتْ بِخِطَّةٍ مَكْشُوفَةِ الْكُفَيْنِ

والفرج من الذهب

آستین اور گریبان اور کپڑوں پر ریشم کی گوٹ لگی ہوئی تھی۔

۱۹: بَابُ لُبْسِ الْخُرَيْرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

۳۵۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّغِيَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّوَرٍ الْعَدَنِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُرَيْرًا بِسَنَابِلِهِ وَذَهَبًا بِمِثْقَالِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورٍ أَمْنِي حُلٌّ لِنَائِبِهِمْ.

چاپ: عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا ۳۵۹۵: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم یا کپڑے ہاتھ میں اور سونا دائیں ہاتھ میں پکڑا اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ ثَنَا أَبِي حَبِيبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي فَاخِصَةَ حَدَّثَنِي خُسَيْرَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً مَكْحُوفَةً بِحَرِيرٍ أَوْ سَدَاغًا وَإِنَّمَا لَحْمَتُهَا فَأَوْسَلَ اللَّهُ مَا أَسْنَعُ بِهَا؟ الْبُشْبُشَةُ؟ فَقَالَ لَا وَلَكِنَّهَا إِحْمَلُهَا حُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ.

۳۵۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑہ کپڑے کا تھکا آیا اور اس میں ریشم شامل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مجھے بھیج دیا۔ میں آپ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں اس کا کیا کروں؟ فرمایا: (تیرے لیے) نہیں بلکہ اس کو کٹ کر (اپنی بیوی) فاطمہ کی اوڑھنیاں بنالو۔

۳۵۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْأَقْرَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ إِخْذِي بِنَدْبِهِ ثَوْبَ مِنْ حَرِيرٍ وَفِي الْأُخْرَى دَعَتْ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُورٍ أَمْنِي حُلٌّ لِنَائِبِهِمْ.

۳۵۹۷: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ ثَنَا جَعْلَانُ بْنُ نُؤْسٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ زَايْتُ عَلَى ذَلْبَتٍ بَلْبٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَصَّ خُرَيْرًا بِسَرَّاءَ.

۳۵۹۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو براءہ کی ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

۲۰: بَابُ لُبْسِ الْأَخْصَرِ لِلرِّجَالِ

۳۵۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ ثَنَا أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ ضَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الزِّيَادِ قَالَ: مَا زَايْتُ

چاپ: مردوں کا سرخ لباس پہننا ۳۵۹۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی

کو نہ دیکھا ہواں میں کنگھی کئے ہوئے سرخ جوڑا پہنے ہوئے۔ (یہ سرخ دھاری دار یعنی حلقہ تھا)۔

۳۶۰۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اسے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آئے یہ دونوں سرخ قمیص پہنے ہوئے تھے گرتے اور اٹھتے (کمسنی کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور ان کو اٹھایا اور اپنی گود میں بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے مال اور اولاد میں آزمائش ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے رہانہ گیا پھر آپؐ نے خطبہ شروع کر دیا۔

چاپ: کسم کارنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے

لئے صحیح نہیں

۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم سے منع فرمایا (راوی حدیث) مزید کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے استاذ) حسن سے دریافت کیا کہ مقدم کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: خوب سرخ (کسم میں) رنگا ہوا۔

۳۶۰۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع فرمایا کسم کارنگ پہننے سے۔

۳۶۰۳: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے آخر (ایک مقام ہے کہ کے قریب) کی گھٹائی سے آپؐ نے میری طرف دیکھا میں ایک باریک چادر

اخذت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزجلا فی حلیۃ حمراء۔

۳۶۰۰: حدثنا أبو عامر عبد اللہ بن غافر بن براء بن مؤسّس بنی بريدة بن ابی مؤسّس الأشجری ثانی زیدمہن الشیب ثانی حسین بن زاید فاصی تزج حلیۃ عبد اللہ بن بريدة ان اباه حدثہ قال زائد رسول اللہ ﷺ بخط فاقبل حسن و حسین علیہما فیضان احرار بغفران و یقومان فزل السی صلی اللہ علیہ وسلم فاحدثما فوضعهما فی حخرہ فقال صدق اللہ و رسولہ اما انزلکم و اولادکم فتنة زائد ہذین فلم اضبر ثم احد فی خطبہ۔

۲۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعْضَفِ

لِلرِّجَالِ

۳۶۰۱: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبۃ ثانی علی بن شہر عن بريد بن ابی زید عن الحسن بن شہب عن ابن عمر قال یہی رسول اللہ ﷺ عن المتقدم۔

قال بريد قلت للحسين ما المتقدم قال المتضعف بالمعضعف۔

۳۶۰۲: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبۃ ثانی وکنت عن أسماء بن زید عن عبد اللہ بن حبیب قال سمعت علیاً یقول نہانی رسول اللہ ﷺ ولا أقول لہا عن لیس المتضعف۔

۳۶۰۳: حدثنا أبو بکر ثانی عیسیٰ بن یونس عن هشام بن العمار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن خذہ قال أفتنا مع رسول اللہ ﷺ من ثیبة اذا حرقا فالت علی و علی ریطۃ مصرحة بالمعضعف فقال ما ہذا فعرلت ما

كَرِهَ هَانِثُ اَهْلِي وَ هَمَّ بِسُخْرٍ وَ تَوَرَّعَ فَقَدَفَتْهَا فَبِهِ ثُمَّ
 اِنْثَمَ مِنْ اَلْعَدِّ فَقَالَ يَا عَزَّ اللهُ مَا فَعَلْتَ الْوَيْطَةُ فَاحْضَرْنِي
 فَقَالَ لَا كَسَوْنَهَا بَعْضُ الْخَلِكِ اِنَّهُ لَا بَأْسَ بِدَالِكِ
 لِلنَّسَاءِ

باندھے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا۔ یہ کیا
 ہے میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسے برا جانا پھر میں اپنے
 گمروالوں میں آیا وہ چولہا جلارہے تھے میں نے اس
 چادر کو اس میں ڈال دیا (وہ جل کر خاک ہو گئی)

دوسرے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے عبداللہ وہ تیری چادر کہاں گئی؟ میں نے یہ حال
 بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنے گمروالیوں میں سے کسی کو کیوں نہ دے دی کیونکہ عورتوں کو اس کے پہننے میں کوئی
 برائی نہیں ہے۔

۲۲: بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ

چاپ: مردوں کے لئے زرد لباس

۳۶۰۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَنَّدٍ لَنَا وَ كُنْغٌ عَنْ أَبِي اَبِي
 لَيْلَى نَسْرُ حُمَيْلٌ عَنْ قَبِيْسٍ نَسْرُ سَعْدٌ قَالَ اَنَا اَنَا النَّبِيُّ ﷺ
 مَوْصُفًا لَمْ يَزِدْ بِهِ فَانْغَسَلَ ثُمَّ اِنْثَمَ سَلْحَمَةً صَفْرَاءَ
 فَرَأَيْتُ الرُّؤُوسَ عَلَى غَنَکْه

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تخریف
 لائے ہم نے آپ کے لئے پانی رکھا کہ آپ شذک
 حاصل کریں اور نہائیں۔

۲۳: بَابُ الْبَسِّ مَا شَبَّتَ مَا أَخْطَاكَ

چاپ: جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف

یا تکبر نہ ہو

سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ

۳۶۰۵ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ لَنَا بِرَبِيعٌ بْنُ هَارُوْنَ
 اَنَا اَنَا هَمَامٌ عَنْ فَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ وَ نَسْرُ شُعْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
 حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحَلَّوْا وَ اَتَرْتُمْ وَ اَتَصَدَّقُوا
 وَ اَلْبَسُوا مَا لَكُمْ لِجَالِطَةِ اَسْرَافٍ اَوْ مَخِيلَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کساؤ
 بی صدقہ کرو اور پہنو بشرطیکہ اس میں اسراف یا تکبر کی
 آمیزش نہ ہو۔

۲۴: بَابُ مَنْ لَبَسَ شَهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ

چاپ: شہرت کی خاطر کپڑے پہننا

۳۶۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍاءَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍاءَ
 اَلْمَلِكُ الْوَاسِطِيُّ اَنَا اَنَا بِرَبِيعٌ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا اَنَا
 شَرِيكَ عَنْ غُلَمَانَ نَسْرُ اَنِي اَزْعَةَ عَنْ مِهَاجِرٍ عَنْ اَبِي
 عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ شَهْرَةً
 اَلْمَسَّةَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَزَبٌ مَذْلُوبٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا۔ جو شہرت (و نمود و نمائش) کی خاطر (قیمتی) لباس
 زیب تن کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو رسوائی کا
 لباس پہنا دیں گے۔

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو رسوا کی کالاس پہنائیں گے پھر اس میں آگ دہکائیں گے۔

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا أَبُو عَوَاةٍ عَنْ غُفَّانَ بْنِ الْغُبَرِ عَنْ الشَّهْرِ بْنِ عَدَى عَنْ أَبِي غَمْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا لِبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ الْهَبَ فِيهِ نَارًا.

۳۶۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرماتے ہیں یہاں تک کہ جب چاہیں اسے رسوا فرمادیں۔

۳۶۰۸: حَدَّثَنَا الْعَسَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْخَرَامِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ بْنُ مُخْزُومٍ ثَنَا غُفَّانُ بْنُ حَفِيمٍ عَنْ ذَرٍّ بْنِ خُبَيْسٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ اغْرَصَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَصْعَدَ مَنَى وَصَعَدَ

خلاصہ: باب ۱۰ بعض نے فرمایا کہ "جہاں چاہیں اسے گرا دیں" مثلاً دوزخ میں رکھ کر رسوا کر دیں یا دنیا میں ہی ایسا دکھ پہنچائیں کہ دکھاوے کا لباس تو کیا پہننا سادہ لباس بھی پہننے کا بوش نہ رہے۔

۲۵: بَابُ لِبَسِ حُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا ذُبِغَتْ

۳۶۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس کھال کو دباغت دے دی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۳۶۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَهَابَ دَبَّعٌ فَلَدَ طَهَرَ.

۳۶۱۰: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو ایک بکری صدق میں دی گئی وہ مرگئی (تو پھینک دی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی کھال اتار کر دباغت دیتے اور اس سے فائدہ اٹھا لیتے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو مردار ہے۔ فرمایا: مردار کو کھانا ہی تو حرام ہے (دباغت دے کر کھانے کا تو حرام نہیں)۔

۳۶۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شَاةٍ لَمَوْلَاةٍ مِمَّنْ مَرَّ بِهَا بِعْنُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا أُغْطِيهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيِّتَةً فَقَالَ خَلَا أَحَدُهَا أَهَابَهَا فِدَبَغُوا فَانْطَغَرُوا ۚ

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَزَمَ

أُخْلِيَا

۳۶۱۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ام المؤمنین کی بکری مرگئی (تو پھینک دی) رسول اللہ

۳۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر اس کی کھال سے نفع اٹھا لیتے تو اس کے مالک کو کوئی ضرر (گناہ) نہ ہوتا۔

كَانَ لِبَعْضِ أَهْلِهَا الْتَوَمِينَ شَاةٌ فَهَاتَ صَمْرًا وَشَوَّلَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَا صَرًّا أَهْلُ هَذِهِ
لَوْ انْتَفَعُوا بِهَا بَهَا

۳۶۱۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع اٹھانے کا امر فرمایا۔

۳۶۱۲. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَخْلَبٍ
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ لُحَيْظٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فَالَتْ أَمْرًا وَشَوَّلَ
اللَّهُ ﷺ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِخُلُودِ الْفَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

چاپ: بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے

۲۶: بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَفِعُ مِنَ الْفَيْتَةِ

نفع نہیں اٹھایا جاسکتا

بَاهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

۳۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پہنچا کہ مردار کی کھال اور پٹھے سے نفع مت اٹھاؤ۔

۳۶۱۳. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَبْرِ عَنْ مَصْرُوحٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَحَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ بْنُ جَبْرِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَا إِنَّمَا كَتَبَ
النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا تَنْتَفَعُوا مِنَ الْفَيْتَةِ بِبَاهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

خلاصہ: الباہب ☆ اس میں الباہ کا لفظ ہے الباہ کے چمڑے کو کہتے ہیں مردار کا کچا چمڑا استعمال کرنا درست نہیں البتہ دباغت کے بعد استعمال کرنا درست ہے۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں گزرا۔

چاپ: (نبی ﷺ کے) جوتوں کی کیفیت

۲۷: بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ

۳۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تھے دو ہرے۔

۳۶۱۴. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنِيَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ
حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْعَاسِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَعَالَانِ مَقِيَّ شَرًّا أَحْمَرَانِ

۳۶۱۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تھے

۳۶۱۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَعَالَانِ

قَالَا

۲۸: بَابُ ثَبَسِ الثَّغَالِ وَخَلَعَهَا

چاپ: جوتے پہننا اور اتارنا

۳۶۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ قَتَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ
نَسِ رِبَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَدَأْ بِالثَّمَنِ وَإِذَا خَلَعَ
فَلْيَتَدَأْ بِالثَّمَنِ.

۳۶۱۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے ابتداء کرے (پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے) اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں جوتا اتارے۔

۲۹: بَابُ الثَّمَنِ فِي الثَّغْلِ الْوَاحِدِ

چاپ: ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

۳۶۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ قَتَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَرَسِ عَنْ أَبِي
عَثَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي ثَغْلٍ وَاحِدٍ وَلَا
حُبٍّ وَاحِدٍ لِيُخْلِفَهُمَا حَمِيغًا أَوْ لِيَنْشِ فِيهِمَا حَمِيغًا.

۳۶۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور نہ ہی ایک موزہ پہن کر یا دونوں اتار دے یا دونوں پہن کر چلے۔

۳۰: بَابُ الْإِنْتَعَالِ قَائِمًا

چاپ: کھڑے جوتا پہننا

۳۶۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو نَعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنِّي بَسَعْتُ الرِّجْلَ قَائِمًا.

۳۶۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ✽ تمہارا جو جوتا پہنے یا کھڑے ہو کر پہنے ہو کر چلنے میں دشواری ہوتی ہے اسی لیے اس سے منع فرمایا۔ یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ پھر بندہ یا تو جھک کر پہنتا رہتا ہے یا پھر جبر (بوجہ سستی) کسی بھی جگہ پر رکھ کر کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے ہاتھ لگتا ہے البتہ جو جوتا کھڑے کھڑے آسانی سے پہنے جاسکتے ہیں یہ حدیث ان سے متعلق نہیں۔

۳۶۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ بَيَّ السُّيِّءُ ﷺ أَنِّي
بَسَعْتُ الرِّجْلَ قَائِمًا.

۳۶۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

۳۱: بَابُ الْحِفَافِ السُّودِ

چاپ: سیاہ موزے

۳۶۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَتَا وَكَيْعٌ قَتَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ
الْكُثَيْبِ عَنْ خُصْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكُثَيْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ

۳۶۲۰: حضرت بریدہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ سیاہ موزے

عن ابیہ ان السحابی احدى لرسول الله ﷺ خص
— دحبہ الشوبی فلسبہما

سادہ موزے پر یہ کہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُمیں بکھل لیا۔

۳۲: بَابُ الْخَضَابِ بِالْحَنَاءِ

پایہ: مہندی کا خضاب

۳۶۲۱ حدثنا ابو یحییٰ ثنا شعبان ان غیبہ عن الزہری
سمع اما سلمۃ و سلیمان بن یسار نحران عن ابی
خزیمۃ ینقہ بہ النبی ﷺ قال ان الفیہود والنصارى لا
یصلون فحالہم

۳۶۲۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی
مخالفت کرو۔

۳۶۲۲ حدثنا ابو یحییٰ عن عبد اللہ بن مسعود عن ابی ذر
الغضلی عن عبد اللہ بن مسعود عن امی لاسود الدیمی
عن ابی ذر قال سئل اللہ ﷺ ان احسن ما غنرہ
بہ لیلیم الحناء والکحل

۳۶۲۲ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
بہترین چیز جس سے تم بڑھاپے کو بدلو مہندی اور سرمہ
ہے۔

۳۶۲۳ حدثنا ابو یحییٰ عن محمد بن یحییٰ عن ابی
اسیٰ مطیع عن عثمان بن مویہ قال دخلت علی ام
سلمۃ قال فاکثرحت الی شعر امی شعر رسول اللہ ﷺ
مختصوما بالحناء والکحل

۳۶۲۳ حضرت عثمان بن مویہ فرماتے ہیں کہ میں
ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں
حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
موہ مبارک دکھایا جو حناء اور سرمہ سے رنگا ہوا تھا۔

۳۳: بَابُ الْخَضَابِ بِالسَّوَادِ

پایہ: سیاہ خضاب کا بیان

۳۶۲۴ حدثنا ابو یحییٰ عن ابی شیبۃ عن اسماعیل بن
غلیبۃ عن لبیب عن ابی الزبیر عن حابر رضى الله تعالى
عہ قال حبر مانی فحافۃ یوم الفتح الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم و کان راسہ ناعما فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذهبا الی ملخص سناہ فلنعتزۃ و
حکوة السواد

۳۶۲۴ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز
حضرت ابو قحافہ (والد سیدنا ابو بکر) کو نبی کی خدمت میں
پیش کیا گیا۔ انکا سر عمامہ پودے کی طرح بالکل سفید
لگ رہا تھا رسول اللہ نے فرمایا ان کو ان کی کسی اہلیہ
کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ ان کے بالوں کا رنگ بدل
دے (خضاب لگا کر) اور انہیں سیاہ سے بچائے۔

۳۶۲۵ حدثنا ابو خزیمۃ الضیری عن محمد بن فراس ثنا
عمر بن الخطاب ان ذکریا الراسی ثنا دافع بن دعلج
السدوسی عن عبد الحمید بن صبیح عن ابیہ عن حدہ

۳۶۲۵ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین
خضاب جو تم استعمال کرتے ہو سیاہ خضاب ہے تمہاری

یہ یوں کی تم میں زیادہ رغبت کا باعث ہے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب اور ہیبت زیادہ کرنے والا ہے۔

صُهِبَ الْحَبِيرُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا خَصَّصْتُمْ بِهِ هَذَا السَّوَادُ أَرَعْتُ لِبَاسَكُمْ فِيكُمْ وَأَقْبَتُ لَكُمْ فِي ضُدُورِ عَذْرَاكُمْ.

پایہ: زرد خضاب

۳۶۲۶ حضرت عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا میں دیکھتا ہوں کہ آپ درس سے اپنی داڑھی زرد کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی داڑھی اس لئے زرد کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی داڑھی مبارک زرد کیا کرتے تھے۔

۳۶۲۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ کیا ہے خوب ہے۔ پھر ایک اور مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی اور دوسرے خضاب کیا تھا فرمایا یہ پہلے سے بھی اچھا ہے پھر ایک اور کے پاس سے گزرے اس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا یہ ان سب سے اچھا ہے۔

روای حدیث حمید بن وہب کہتے ہیں کہ میرے استاذ طاؤسؒ زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

پایہ: خضاب ترک کرنا

۳۶۲۸ حضرت ابو جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ریش بچہ سفید دیکھا۔

۳۶۲۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۴: بَابُ الْخِصَابِ بِالصُّفْرَةِ

۳۶۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ بْنَ خَرِيجٍ سَأَلَ أَنَسَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُكَ تَصْفُرُ لِحْيَتَكَ سَالُوْهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَصْفُرُ لِحْيَتِي فَأَنَسَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ.

۳۶۲۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ فَقَدْ خَضَبَ بِالْحَبَاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا أَتَمَرًا حَرًّا فَقَدْ خَضَبَ بِالْحَبَاءِ وَالْكُتْمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا أَتَمَرًا حَرًّا فَقَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلَّهُ.

قال: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصْفِرُ

۳۵: بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِصَابَ

۳۶۲۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ مِنْهُ بَضَاءٌ بَغْنَى عَافَقَةً.

۳۶۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

احمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ لم یبر
من الشَّیْب الا نَحْنُو سبعة عشر اَوْ عشرين شُغْرَةً مِنْ
تَغْدِی لَحْمَہ۔

خشب کیا؟ فرمایا آپؐ نے بڑھاپا (سفید بال) دیکھا
ہی نہیں البتہ داڑھی کے سامنے کے حصہ میں سترہ یا بیس
بال سفید تھے۔

۳۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍاءُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكَلْبِيُّ قُتَا
بِخِي لَنَا اَدَمَ عَنْ حُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ مِخْوِ عُسْرَيْنِ شُغْرَةٍ۔

۳۶۳۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید
ہوئے تھے۔

۳۶۱۔ بَابُ إِتِّخَاذِ الْجُمَةِ وَالذَّوَالِبِ

۳۶۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَكٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا شَيْبَانُ بْنُ
عَبْدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَحِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ
دَحَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ وَلَهُ اَرْبَعُ عِدَارٍ نَفْعِي
صَدْرُہ۔

۳۶۳۱۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال چار حصوں میں
تھے چوٹیوں کی طرح۔

۳۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا بِخِي لَنَا اَدَمَ عَنْ
ابْنِ رَهِيمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَذِلُّونَ
أَشْعَارَهُمْ وَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَفْرُقُونَ وَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ
فَسَدَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاصِيئَةَ تَمْرِ فَرَقٍ
بَعْدُ۔

۳۶۳۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ اہل کتاب اپنے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتے
تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو (اختیاری امور میں) اہل کتاب کی
موافقت پسند تھی (کہ وہ بہر حال مشرکین سے بہتر
ہیں) چنانچہ آپؐ نے بھی (مانگ کے بغیر ہی) بال
چھوڑ دیئے پھر بعد میں آپؐ بھی مانگ نکالنے لگے۔

۳۶۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا اسْحَقُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ رَهِيمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ بِخِي لَنَا
عَبَّادٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ الْفَرْقَى كَلَفَ بِأَفْوَحٍ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَسْدَلْتُ مَاصِيئَةَہ۔

۳۶۳۳۔ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چدیا کے پیچھے
مانگ نکالتی اور سامنے کے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ
دیتی۔

۳۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا يَرْبُودُ بْنُ هَارُونَ
أَنَسَانَا حَرِيْرُ بْنُ حَارِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ شُغْرُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغْرًا رَحْلًا بَيْنَ أَكْفَيْهِ وَ
مَنْكِبَيْہ۔

۳۶۳۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیدھے تھے (بہت
گھٹکھڑیالے نہ تھے) کانوں اور مونڈھوں کے درمیان
درمیان تھے۔

۳۶۳۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں سے نیچے اور سوطھوں سے اونچے تھے۔

۳۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْوَثَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَعْرٌ فَوْقَ الْوُفْرِ

چاپ: زیادہ (لبے) بال رکھنا مکروہ ہے

۳۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ

۳۶۳۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میرے بال لبے تھے۔ فرمایا: نا پسندیدہ ہے۔ میں چلا گیا اور اپنے بال چھوٹے کئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا میری مراد تم نہیں تھے (یعنی تمہیں نہیں کہا تھا) اور یہ اچھا ہے (کہ بال کم کر لئے)۔

۳۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ هِشَامٍ وَسُهَيْبَانَ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: زَالِي الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْغُرْ طَوِيلَ فَقَالَ ذُنَابٌ فَأَنْطَلَقْتُ فَأَحْذَنَهُ فَرَأَى الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَغْتِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ

چاپ: کہیں سے بال کترنا اور کہیں سے

۳۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ

چھوڑ دینا

الْفَرْعِ

۳۶۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزح سے منع فرمایا۔ حضرت نافع نے پوچھا کہ قزح کیا ہے؟ فرمایا: قزح یہ ہے کہ بچہ کا سر ایک جگہ سے موڑ دیا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

۳۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزْحِ. قَالَ: وَمَا الْقَزْحُ؟

قَالَ: أَنْ يُخْلَقَ مِنْ رَأْسِ النَّفْسِ مَكَانٌ وَ يُتْرَكَ مَكَانٌ

۳۶۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قزح سے منع فرمایا۔

۳۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزْحِ

چاپ: انگشتی کا نقش

۳۹: بَابُ نَقْشِ الْحَاتِمِ

۳۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۳۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتی تیار کروائی پھر اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ کرایا اور فرمایا کوئی بھی میری اس انگشتی کا نقش کندہ نہ کرے۔

۳۶۳۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتی تیار کروائی تو فرمایا ہم نے انگشتی تیار کروائی ہے اور اس میں یہ نقش کروایا ہے لہذا کوئی بھی اس کے مطابق نقش نہ کرے۔

۳۶۳۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے چاندی کی انگشتی تیار کروائی اس کا نگیدہ جی تھا اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی محمد رسول اللہ۔

پاپ: (مردوں کیلئے) سونے کی انگشتی

۳۶۳۲ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتی پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتی سے منع فرمایا۔

۳۶۳۴ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نباشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چھاد یہ کیا اس میں سونے کی انگشتی تھی اور جی تک تھا آپ نے اس کو کھڑی سے پکڑا۔ آپ اسے اعراض (نفرت) فرما رہے تھے یا کسی اگلی سے اٹھایا پھر اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص (حضرت زہب

عن النُّبَّاتِ تَمَّ مُوسَى عَنْ مَاجَه عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاعًا مِنْ وَرَقٍ نَمَّ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا نَقَشُ أَحَدًا عَلَى نَفْسٍ حَاتِمًا هَذَا

۳۶۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَمَّ اسْمَاعِيلُ بْنُ غَلِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ ضَهْبٍ عَنْ اسْمَاعِيلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اضْطَعَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاتِمًا فَقَالَ إِنَّا قَدْ اضْطَعْنَا حَاتِمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَفْسًا وَلَا يَنْقَشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ

۳۶۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ تَمَّ يُونُسُ بْنُ الرَّثِيمِ عَنْ النَّسِّ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ حَاتِمًا مِنْ فِصَّةٍ لَمْ يَنْقَشْ حَشِيٌّ وَنَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

۴۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَاتِمِ الذَّهَبِ

۳۶۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَمَّ عِنْدَ اللَّهِ تَمَّ نَمِيرٌ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ مَاجَه عَنْ خُبَيْرِ بْنِ مُوَلَّى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ التَّحْنُومِ بِالذَّهَبِ

۳۶۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَمَّ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ حَاتِمِ الذَّهَبِ

۳۶۳۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَمَّ شَيْبَةُ تَمَّ عِنْدَ اللَّهِ تَمَّ نَسِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّسَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَقْدَى النَّحَاشِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْفَةً فِيهَا حَاتِمٌ دَهَبٌ فِيهِ فَصٌّ حَشِيٌّ وَاحِدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْدُودٌ وَهُوَ

لَمُغْرَضٌ عَنْهُ أَوْ مَغْضُصٌ أَصَابَهُ ثُمَّ دَعَا بِأَمَّةٍ أَمَّاتَهُ
 سَتَ أَمِّي الْعَاصِ فَقَالَ تَحَلَّى بِهَذَا بِأَمَّةٍ
 رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی) کو بلا دیا اور فرمایا پیاری تیرے
 یہ بیان لو۔

۴۱: بَابُ مَنْ حَعَلَ فَصَّ خَاتِمَهُ مِمَّا يَلِي
 كَفَّهُ
 جواب: انگشتری پہننے میں گھمبہ پتیلی کی طرف
 کی رکھنا

۳۶۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُوسَى عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ
 النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْعَلُ فَصَّ خَاتِمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشتری کا گھمبہ پتیلی کی
 طرف رکھا کرتے تھے۔

۳۶۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
 أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُلَيْمَانُ بْنُ دَلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ بَرْنَدٍ
 الْأَيْلِيِّ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَسْرِ
 مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَئْسَ خَاتِمُهُ فَصًّا فِيهِ فَصٌّ
 حَتَّى كَانَ يَحْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی
 کی انگشتری پہنی اس میں جھٹی گھمبہ تھا۔ آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم اس (انگوٹھی) کا گھمبہ پتیلی کی طرف رکھتے
 تھے۔

۴۲: بَابُ التَّخْتُمِ بِالْيَمِينِ
 ۳۶۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
 عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ لَعَقْلٍ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ
 جواب: دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا
 حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں
 انگشتری پہنتے تھے۔

۴۳: بَابُ التَّخْتُمِ فِي الْأَيْمَانِ
 ۳۶۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَفْرَيسَ
 عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نُزْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ أَنْ يَتَخْتَمَ فِي يَدِهِ وَفِي هَذِهِ بَغْيُ الْحَضَرِ وَالْأَيْمَانِ
 جواب: انگوٹھے میں انگشتری پہننا
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھچھکیا اور انگوٹھے میں
 انگشتری پہننے سے منع فرمایا۔

۴۴: بَابُ الصُّوَرِ فِي الْيَبِ
 ۳۶۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ
 أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ
 جواب: گھر میں تصاویر (رکھنے سے ممانعت)
 حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس گھر میں
 داخل نہیں ہوتے جس میں (بلا ضرورت) کتا ہو یا کسی

کَلْتُ وَلَا حُزْرَةَ

قسم کی تصویر ہو۔

خلاصۃ الباب رحمۃ کے فرشتے مراد ہیں بلا ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت مثلاً حفاظت یا شکار کیلئے کتا رکھا ہو تو وہ ملائکہ رحمت کے دخول سے مانع نہیں۔

۳۶۵۰. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانٌ مُشْرِكٌ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَخْسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا حُزْرَةٌ

۳۶۵۰. حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

۳۶۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْوٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ وَأَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِسْرًا لِعَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةِ يَمِينِهِ فِيهَا قِرَاطٌ عَلَيْهِ فَفَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا هُوَ بِحِزْبِ بَلْ قَالَ لِي عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ قَالَ إِنْ هِيَ الْبَيْتُ كَلْتُ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا حُزْرَةٌ

۳۶۵۱. ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مقررہ وقت میں آنے کا وعدہ کیا پھر تاخیر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دیکھا کہ جبرائیل دروازہ پر کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اندر آنے میں آپ کو کیا مانع تھا؟ فرمایا: گھر میں کتا ہے اور ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔

۳۶۵۲. حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غِفْمَةَ الْقَمَشَقِيُّ لَمَّا الْوَلِيدُ لَمَّا غَفِيرُ بْنُ مَعْدَانَ لَمَّا سَلِمَةُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا فِي مَاصٍ الْمَعَارِئِ فَأَسْأَلَتْهُ أَنْ يُصَوِّرَ فِي سِتْرِهَا نَحْلَةً فَصَنَعَهَا

۳۶۵۲. حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا خاوند کسی جنگ میں شریک ہے پھر اس نے اپنے گھر میں ہی کھجور کے درخت کی تصویر بنانے کی اجازت چاہی تو آپ نے منع فرمادیا۔

خلاصۃ الباب غیر ذی روح کی تصویر بنانا اگرچہ جائز ہے لیکن یہ ایک بے فائدہ صنعت تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ یہ قیمتی وقت اور صلاحیت کسی ایسی صنعت میں خرچ ہو جس سے بائع و مشتری دونوں کو دینی و دنیوی فائدہ ہو۔

۴۵: بَابُ الصُّوْرِ فِيمَا يُؤْتَى

چاپ: تصاویر یا مال جگہ میں ہوں

۳۶۵۳. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَمَّا وَصَّيْتُ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۳۶۵۳. ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں روشتہ ان پر اندر کی طرف پردہ لٹکا یا نبی صلی

قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَةَ لَيْلَى تَقُولُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهَا تَصَاوِيرُ
فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ هَمَّكَهُ فَجَلَّتْ مِنْهُ مُتَوَذِّعِينَ فَرَأَتْ
النَّبِيَّ ﷺ فَتَكَأَتْ عَلَى إِخْدَامِهَا

اللہ علیہ وسلم (جہاد سے) تشریف لائے تو اسے بھاڑ دیا
میں نے اس کے دو ٹکے (غلاف) بنا لئے پھر میں نے
دیکھا کہ نبیؐ ان میں ایک پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

۳۶: بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

پایپ: سرخ زین پوش (کی ممانعت)

۳۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَهَيَّ زُنُورُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَابِئِ
الذَّهَبِ وَعَنِ الْمَيْثِرَةِ بَغْيُ الْحُمْرَاءِ

۳۶۵۳: حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری اور
سرخ زین پوش سے (مردوں کو) منع فرمایا۔

۳۷: بَابُ رُكُوبِ السُّمُورِ

پایپ: چیتوں کی کھال پر سواری

۳۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَهَيَّ زُنُورُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَابِئِ
الذَّهَبِ وَعَنِ الْمَيْثِرَةِ بَغْيُ الْحُمْرَاءِ

۳۶۵۵: صحابی رسول حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال (کو)
دھات دے کر بھی اس کی زین بنا کر اس پر سواری
سے منع فرماتے تھے (اس لئے کہ یہ منکسرین کا شیوہ
ہے)۔

۳۶۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَهَيَّ زُنُورُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَابِئِ
الذَّهَبِ وَعَنِ الْمَيْثِرَةِ بَغْيُ الْحُمْرَاءِ

۳۶۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال پر سواری
سے منع فرماتے تھے۔



کتاب الادب

کتاب الادب

پہلے: والدین کی فرمانبرداری اور ان

کے ساتھ حسن سلوک

۱: بَابُ بَرِّ

الْوَالِدَيْنِ

۳۶۵۷: حضرت ابن سلامہ سلامی فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ تین بار یہی فرمایا میں آدمی کو اپنے والد کے ساتھ نیز مولیٰ (غلام) آقا دوست رشتہ دار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ ان کی طرف سے اسے ایذا پہنچے۔

۳۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم کس کے ساتھ حسن سلوک کریں؟ فرمایا والدہ کے ساتھ۔ پوچھا ان کے بعد فرمایا: والدہ کے ساتھ پوچھا پھر کس کے ساتھ فرمایا: اپنے والد کے ساتھ پوچھا جو جتنا زیادہ قریب ہو اس کے ساتھ۔

۳۶۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی الا یہ کہ والد کو ملوک غلام

۳۶۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَجِيحٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَسْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى امْرَأَةً أَوْصَى امْرَأَةً مَاتَهُ أَوْصَى امْرَأَةً مَاتَهُ (ثَلَاثًا) أَوْصَى امْرَأَةً مَاتَهُ أَوْصَى امْرَأَةً مَاتَهُ بِسُؤَالِهِ الَّذِي تَلِيَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَذَى يُؤْذِيهِ.

۳۶۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَجِيحٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ لَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْفَقَّاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ ابْنُ؟

قَالَ "أَمْنَكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَنْكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أَنْكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ أَلَا ذِمِّي فَلَا ذِمِّي

۳۶۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَجِيحٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا حَرِثُ بْنُ سَهْبِيلٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْبِرُ وَلَا يَلِدُ وَالِدٌ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا

فیشریہ فیہنقہ

پائے تو خرید کر آ زاد کر دے۔

۳۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین و آسمان کی درمیانی کائنات اور ہر چیز سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مرد کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟ (میرے عمل تو اتنے نہ تھے) ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری اولاد کے تمہارے حق میں استغفار کے سبب۔

۳۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقَطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أَوْقِيَةٍ كُلُّ أَوْقِيَةٍ حَبْرٌ مِثْلُ بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ " وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرُّوحَ لَفَرِغَ ذَرْنُهُ فِي النَّجَةِ فَيَقُولُ: أَنَا هَذَا فَقَالَ بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدَكَ لَكَ "

۳۶۶۱: حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا امر فرماتے ہیں تمہیں باری فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نزدیک تر رشتہ دار سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں پھر اسکے بعد جو نزدیک تر ہو (درجہ بدرجہ ان سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں)۔

۳۶۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَنَابٍ عَنْ نَحِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكُرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُؤْصِيكُمْ بِأَنْهَاجِكُمْ فَلَا تَأْتُوا اللَّهَ يُؤْصِيكُمْ بِأَسَانِكُمْ إِنَّ إِلَهِيَهُ يُؤْصِيكُمْ بِالْأَفْرَبِ فَالْأَقْرَبِ "

۳۶۶۲: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول والدین کا اولاد کے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ تمہاری جنت (یا) دوزخ ہیں۔

۳۶۶۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا صَدَقَ نُسْ خَالِدٌ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَرْبُودٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَسَمَةَ أَنَّ خَلْفًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدَهُمَا؟ قَالَ هُنَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ "

۳۶۶۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: والد (میں باپ) جنت کا درمیانی دروازہ ہیں اب تم اس دروازہ کو ضائع کر دیا اس کی حفاظت کرو۔

۳۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِقِ قَالَا سَفْيَانُ بْنُ عُثَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ الزُّرْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاصْبِرْ ذَلِكَ الْبَابُ إِنْ أَخْطِئْتَ

خلاصہ الباب: اگر (شرع کے موافق) انہیں خوش رکھا تو دخول جنت کا سبب ہیں بصورت دیگر دخول نار کا سبب ہوں گے۔

۲: بَابُ صَلِّ مِنْ كَانَ

أَبُوكَ

يَصِلُ

پاپ: ان لوگوں سے تعلقات اور حسن

سلوک جاری رکھو جن سے تمہارے والد

کے تعلقات تھے

۳۶۶۳ حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہوسلہ کے ایک مرد حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے والدین کے انتقال کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت میرے لئے ہے؟ فرمایا جی! تم ان کیلئے دعا و استغفار کرو اور ان کی وفات کے بعد ان کے وعدوں کو نبھانا (پورا کرنا) ان کے ملنے والوں کا اعزاز و اکرام کرنا اور ان کے خاص رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔

۳۶۶۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رُمَيْسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُلْفَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رُبَيْعَةَ وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَسْمَعُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَخِلَ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْبَقَى مِنْ بَنِي أَبِي سَعْدَةَ اسْرُ هُمَا مِنْ سَعْدٍ مَوْفِقُهَا وَبَعْدُ مِنْ مَعْدٍ مَوْفِقُهَا وَكَرَامٌ صَدِيقُهَا وَصَلَّةٌ الرِّحْمَةُ الَّتِي لَا تُوَصَّلُ إِلَّا بِهَا

۳: بَابُ بَرِّ الْوَالِدِ وَالْأَخْطَانِ إِلَى

الْأَنْبَاءِ

پاپ: والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک

کرنا خصوصاً بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۶۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ دیہات کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کرنے لگے آپ اپنے بچوں کو چومتے بھی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کہنے لگے بخدا ہم تو نہیں چومتے اس پر نبی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت (اور شفقت) نکال دی ہو تو مجھے کیا اختیار ہے۔ (کہ تمہارے دلوں میں شفقت بھردوں)۔

۳۶۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اتَّقَلُّونَ صِبْيَانَكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكُنَا وَاللَّهِ مَا نَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْلِكُوا كَمَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ مَرَعَ مِنْكُمْ الرِّحْمَةَ

۳۶۶۶: حضرت یحییٰ عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے

۳۶۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا وَهْبٌ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَتِّمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ يَحْيَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حَاءُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

يَسْعَى إِلَى السَّيِّئَةِ فَضَمُّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَالِدَ مِنْ حَلَّةٍ مَخْلُوعَةٍ ۝

ان دونوں کو اپنے ساتھ چنایا اور فرمایا اولاد دیکھ اور بڑولی کا ذریعہ ہے۔

۳۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ الْخُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ الشَّيْخِ أَنَّ أُمَّ الْكَلْبِ عَلِيٍّ أَقْصَى الصَّدَقَةِ إِلَيْكَ مَرْخُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاتِبٌ عِزُّكَ ۝

۳۶۶۷: حضرت سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میں تمہیں افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تمہاری بیٹی جو (خادمہ کی وفات یا طلاق کی وجہ سے) لوٹ کر تمہارے پاس آگئی تمہارے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا بھی نہ ہو۔

۳۶۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُسْعِمٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ الرَّهْبِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ صَعْصَعَةَ عَمِّ الْأَخْبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَالِشَةَ امْرَأَةٍ مَعَهَا امْتِنَانُ لَهَا فَاغْطَيْنَاهَا ثَلَاثَ نَمْرَاتٍ فَاغْطَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نَمْرَةً صَدَعَتِ النَّاقِظُ بَيْنَهُمَا قَالَتْ هَتَى السُّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ مَا عَجَبُكَ لَقَدْ دَخَلْتُ بِهِ الْحَلَّةَ ۝

۳۶۶۸: ام المومنین سیدہ عائشہ کے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں ام المومنین نے اسے تین گجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک دے کر تیسری بھی آدھی آدھی ان میں تقسیم کر دی۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ نبیؐ تشریف لائے تو میں نے ساری بات عرض کر دی۔ فرمایا: کیا عجب ہے کہ وہ عورت اسی محل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی۔

۳۶۶۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَزْرُوقِيُّ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُرْمَلَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّادَةَ السَّعَافَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ نِسَابٍ فَصَرَّ عَلَيْهِمْ وَأَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ وَخَسَاهُمْ مِنْ حَذَرِ نَحْيٍ لَهُ حَدَّثَنَا مِنَ الثَّارِ بِزَمِ الْقِيَامَةِ ۝

۳۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے (جزع فزع نہ کرے کہ بیٹیاں ہیں) اور انہیں کھائے پلائے۔ پہنائے اپنی طاقت اور کمائی کے مطابق تو یہ تین بیٹیاں (بھی) روز قیامت اس کے لئے دوزخ سے آڑ اور رکاوٹ کا سبب بن جائیں گی۔

۳۶۷۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فِطْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَنَابٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ نَعَالِي عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَلَمَّكَ لَهُ امْتِنَانٌ فَبَخْسُ إِلَيْهِمَا مَا صَحَّحَاهُ أَوْ صَحَّحْنَاهُمَا إِلَّا أَحْلَسَاهُ ۝

۳۶۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس مرد کی بھی دو بیٹیاں بالغ ہو جائیں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے (کھلائے پلائے اور دینی آداب سکھائے) جب تک وہ بیٹیاں اسکے ساتھ رہیں یا وہ مردان بیٹیوں کے ساتھ رہے (حسن سلوک میں کمی نہ آنے

الحقہ۔

وے) تو یہ بیٹیاں اسے ضرور جنت میں داخل کرا دیں گی۔

۳۶۷۱: حَدَّثَنَا الْقَعْمَانُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ غَمَارَةَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْقَعْمَانِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَكْرَمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْبِسُوا أَزْهَنَهُمْ

۳۶۷۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے آداب سکھادو۔

۴: بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ

پایہ: پڑوس کا حق

۳۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ غَمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ خُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ الْخُرَاعِيُّ أَنَّ الشَّيْءَ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَشَكَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُفْلِلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُنْتُ

۳۶۷۲: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا بَرْزَنْدُ بْنُ هَارُونَ وَعُسْدَةُ بْنُ هَارُونَ وَغَدَّهُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا أَبُو الْكَثِّ ثَنَا سَعِيدٌ حَبِيبًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي نَجْوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْرٍو عَنْ حَزْمِ بْنِ غَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُؤْصِيَنِي بِالْحَارِ حَتَّى عَلَّسْتُ اللَّهُ سُبُورَهُ

۳۶۷۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے (ساتھ حسن سلوک کے) بارے میں تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اس کو وارث بھی بنادیں گے (کہ اس کا وراثت میں بھی حق ہے)۔

۳۶۷۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْفُ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَسَى إِسْحَاقُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُؤْصِيَنِي بِالْحَارِ حَتَّى طَلَسْتُ اللَّهُ سُبُورَهُ

۳۶۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

۵: بَابُ حَقِّ الصَّيْفِ

پایہ: مہمان کا حق

۳۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ غَمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ خُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ الْخُرَاعِيُّ أَنَّ الشَّيْءَ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَشَكَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُفْلِلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُنْتُ

۳۶۷۵: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اعزاز کرے اور مہمان داری کا ضابطہ ایک دن اور ایک رات ہے اور کسی کے لئے اپنے ساتھی (میزبان) کے پاس اتنا عرصہ قیام جائز نہیں کہ وہ (میزبان) تنگ ہونے لگے مہمانی تین دن ہے اور تین دن کے بعد جو مہمان پر خرچ کرے وہ صدقہ ہے۔

۳۶۷۶ حضرت عقبہ بن عامر قریظی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں (جہاد کے لئے) بھیجتے ہیں اور ہم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالتے ہیں (کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ) وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے بتائیے ایسے موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ نے ہمیں فرمایا: اگر تم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالو پھر وہ تمہارے لئے ان چیزوں کا حکم کریں جو مہمان کیلئے مناسب ہیں (مثلاً کھانا آرام وغیرہ) تو اسے قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو جو انکو کرنا چاہئے تھا۔

۳۶۷۷ حضرت مقدام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس رات مہمان آئے اس رات کی مہمانی لازم ہے اگر مہمان میزبان کے پاس صبح تک رہے تو اس کی مہمانی میزبان کے ذمہ قرض ہے چاہے وصول کر لے اور چاہے چھوڑ دے۔

جواب: یتیم کا حق

۳۶۷۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میں دو نافرمانوں کا حق (مال) حرام کرتا ہوں ایک یتیم اور دوسرے عورت۔

۳۶۷۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

الْخُدَاعِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحَرِّمْ صَبْغَةَ وَحَائِزَهُ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ وَلَا يَحْلُلْ لَهُ أَنْ يَتَوْبَىٰ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّىٰ يَخْرُجَ الصَّبَاةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَمَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ نَعْدُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَهُوَ صِدْقَةٌ

۳۶۷۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ الْكَرِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ حَسِبٍ عَنْ أَبِي الْحَرِّ عَنْ عَفْصَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَ تَسْعُنَا فَيَقُولُ يَقُولُ فَلَا تَقْرُونَا فَمَا تَقْرُونَ فِي ذَالِكَ

قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سِرْتَنَا يَقُولُ فَاغْرُزُوا لَكُمْ مَا يَنْبَغِي لِلصَّبْغَةِ فَاقْبَلُوا وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا فَخَلُّوا مِنْهُمْ حَقَّ الصَّبْغَةِ الْيَدَىٰ يَنْبَغِي لَهُمْ

۳۶۷۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنَّ لَنَا سَعِيَانِ عَنْ مَسْجُودٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمَقْدَامِ أَبِي حَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَدَىٰ الصَّبْغَةِ وَاحِدَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بَعْدَ نَهْضَتِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ فَإِنْ انْقَضَىٰ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۶: بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ

۳۶۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا بِخَبَرِ بْنِ سَعِيدٍ الْقِسْطَانِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَجْتُ حَقَّ الصَّغِيرَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ

۳۶۷۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا بِخَبَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بھلا گروہ ہے جس میں جہیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا گروہ ہے جس میں جہیم ہو اور اس کے ساتھ بد سلوکی کی جاتی ہو۔

۳۶۸۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین قیموں کی کفالت اور پرورش کرے وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات بھر قیام کرے دن بھر روزہ رکھے اور صبح شام گوارا سوت کر اللہ کے راستہ میں چائے اور میں اور وہ جنت میں بھائی ہوں گے ان دو بہنوں کی طرح اور (یہ کہہ کر) آپ نے انھیں شہادت اور درمیانی انگلی ملا دی۔

زید بن ابی عتاب ثنا ابی الفوارک عن سعد بن ابی الثؤب عن زید بن عتاب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حیرت نبی فی المسلمین بیث فیہ ینیم یحسن الیہ و شر نبی فی المسلمین بیث فیہ ینیم یساء الیہ۔

۳۶۸۰۔ حدثنا هشام بن عمار ثنا حشاد بن غند الرخمس الکلی ثنا اسماعیل بن ابرہۃ الانصاری عن عطاء بن اسد و ساج عن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال ثلاثة من الانعام کان کمن قام لیلة و صام یارۃ و عدا و راح شاعرۃ سبعة فی سئل اللہ و کنت اما و هو فی الجنة احویس کیماتین اخصان و التصق اضعفہ الشیامة و الأوسط۔

باب: رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

۳۶۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا مل جائے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں (اس پر عمل کر کے) فرمایا مسلمانوں کے رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرو۔

۳۶۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: رستہ میں ایک درخت کی شاخ تھی جس سے لوگوں کو ایذا پہنچتی تھی ایک مرد نے اسے بنا دیا اسی پر اسے جنت میں داخل کروایا گیا۔

۳۶۸۳۔ حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اچھے برے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے

۷: بَابُ امَاظَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

۳۶۸۱۔ حدثنا أبو مکر بن ابی شیبۃ و علی بن نحبہ قالنا و کنت عن ابان بن صنعة عن ابی الوارث الزبیبی عن ابی مرزۃ الانصاری صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت یا رسول اللہ ذلنی علی عملی البعۃ ما قال اغزل الاذی عن طریق المسلمین

۳۶۸۲۔ حدثنا أبو مکر بن ابی شیبۃ ثنا عبد اللہ بن نمیر عن الأعشش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال کان علی الطریق غصن شجرة یؤدی الناس فاما طہا و رخل فاذحل الحنة۔

۳۶۸۳۔ حدثنا أبو مکر بن ابی شیبۃ ثنا یزید بن ہارون انبأنا هشام بن حسان عن واصل مولی ابی غیبۃ عن یحیی بن یحیی بن یعمر عن ابی ذر رضی

امت کے مجھے اعمال میں ایک عمل یہ دیکھا کہ راستہ سے تکلیف دو چیز ہٹا دینا اور امت کے برے اعمال میں دیکھا کہ مسجد میں بٹم (تھوک وغیرہ) کو دیا نہیں جاتا۔

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَرِصَتِي عَلَى أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنِيَّتِهَا وَسَيِّئَاتِهَا قُرْآنُتِ فِي مَحَابِسِ أَعْمَالِهَا الْآدَى يَنْخُحِي عَنِ الطَّرِيقِ وَزَائِغَتِ فِي سَيِّئَةِ أَعْمَالِهَا النَّجَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفَرُ

پانچ: پانی کے صدقہ کی فضیلت

۳۶۸۳ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صدقہ کی کون سی صورت زیادہ فضیلت کا باعث ہے؟ فرمایا پانی پانا۔

۸: بَابُ فَضْلِ صَدَقِ الْمَاءِ

۳۶۸۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنْتُ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتُوَانِ عَنْ فُتَيْدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُقَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءَ

۳۶۸۵ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ (دوسری روایت میں اہل جنت) صفوں میں قائم ہوں گے کہ ایک دوڑتی ایک مرد کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا ارے فلاں آپ کو یاد رکھیں وہ دن جب آپ نے پانی مانگا تھا تو میں نے آپ کو ایک گھونٹ پلایا تھا۔ آپ نے فرمایا چنانچہ یہ جنتی اس دوڑتی کی سفارش کرے گا اور ایک مرد گزرے گا تو کہے گا آپ کو وہ دن یاد نہیں جب میں نے آپ کو طہارت کے لئے پانی دیا تھا چنانچہ یہ بھی اس کی سفارش کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ دوڑتی کہے گا ارے فلاں آپ کو وہ دن یاد نہیں جب آپ نے مجھے فلاں کام کیلئے بھیجا تھا تو میں آپ کے کہنے پر (اس کام کیلئے) چلا گیا تھا چنانچہ یہ بھی اس کی سفارش کرے گا۔

۳۶۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُسَيْبٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَكُنْتُ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتُوَانِ عَنْ فُتَيْدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُقَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءَ

قَالَ هِشَامُ لَهْ وَبِئْسَ الرَّحْلُ هِيفُؤُا اَمَّا نَذْكُرُ يَوْمَ مَا لَتَلِكْ طَهْوَرَا. قَالَ ابْنُ نُسَيْبٍ وَبِقَوْلٍ مَا فَلَانْ اَمَّا نَذْكُرُ يَوْمَ نَعْنِي فِي حَاحَةِ كَدَا وَكَدَا قَدْ هُنْتُ لَكَ؟ فَيَسْعُ لَهْ

۳۶۸۶ حضرت سراقہ بن جہشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ گمشدہ اونٹ میرے حوضوں پر آ جاتے ہیں جنہیں میں نے اپنے اونٹوں کے لئے تیار کیا تو اگر میں ان گمشدہ

۳۶۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَرُّرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَعَالَى اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَالِكٍ ابْنِ خُلَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَالَةِ الْأَمْلِ

عنسی حبیبی قد لظنھا لائلن ھبل لی من
آخر ان سقیھا ۲
قال نعم اھی ثل داب کعب حرئی اخر

اونوں کو پانی پلاؤں تو مجھے اجر ملے گا؟ فرمایا: جی ہاں
ہر کعبہ والی (زمرہ) چیز جس کو پیاس لگتی ہو (کو پانی
پلائے اور کھلانے) میں اجر ہے۔

۹. بَابُ الرَّفْقِ

چاپ: نرمی اور مہربانی

۳۶۸۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكُنْجٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ نُسَيْمٍ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنْسِيُّ
عَنْ حَرَبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ النَّحْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ يَحْرُمِ الرَّفْقَ يَحْرُمِ الْخَيْرَ.

۳۶۸۷: حضرت؟ یہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: جو نرمی اور مہربانی سے محروم ہے وہ خیر اور
بھلائی سے محروم ہے۔

۳۶۸۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأَنْبَلِيُّ نَا أَبُو سُكْرٍ
نُ عِنَّا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَفِيقَ وَبِحُثِّ الرَّفْقِ وَبِعُطَى عَلَيْهِ
مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْغُلْفِ ۳

۳۶۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان
ہیں اور مہربانی کو پسند فرماتے ہیں اور مہربانی کی وجہ سے
وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو دوسری اور سختی پر نہیں فرماتے۔

۳۶۸۹ إِمَامُ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدُ عَامَّةِ صَدِيقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَنْهَا سَ رَوَايَتُ عَنْ أَبِي كَرِيمٍ صَ لِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرشَادُ فَرَمَايَا. اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور تمام کاموں میں
مہربانی کو پسند فرماتے ہیں۔

۳۶۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو سُكْرٍ نُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
نُ بْنُ سُرَيْجٍ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ بِحُثِّ الرَّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

۱۰. بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى

چاپ: غلاموں باندیوں کے ساتھ

الْمَمَالِكِ

اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۹۰ حَدَّثَنَا أَبُو سُكْرٍ نُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكُنْجٌ نَا
الْأَعْمَشُ عَنْ الصَّفْوَرِيِّ نَا سُوَيْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسِنُوا كَيْفَ حَبَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ الْبَدَنِ كَيْفَ فَاطَمَهُمُ مِنَّا
نَاكُلُونَ وَالْبُسْرُومُ مِنَّا نَلْبَسُونَ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يُعْلِيهِمْ
فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَاغْبُوهُمْ

۳۶۹۰: حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا
یہ (غلام باندیاں) تمہارے بھائی ہیں (اولاد آدم
ہیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے قبضہ (اور ملک) میں
دے دیا ہے انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ
جو خود پہنتے ہو اور انہیں مشکل کام کا حکم مت دو اگر مشکل کام
کا حکم دو تو ان کی مدد بھی کرو (کہ خود بھی شریک ہو جاؤ)۔

۳۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قَالَا لَنَا اسْحَابُ مِنْ سَلْبَانِ عَنْ مَعْبُورَةٍ نَسِ مُسْلِمٌ عَنْ هِرْقَلِ بْنِ
الشَّحْنِ عَنْ مَرْثَةِ الْعُتْبِ عَنْ أَبِي مَكْرٍ الصَّبَّاقِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ نَسِيٌّ
الْمَلَائِكَةُ فَأَلْوَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْنَا أَنَّ هَذِهِ الْأَمَّةَ
أَكْثَرُ الْأَمَمِ

مَنْقُولٌ مَعْنَى وَبَتَامَى

قَالَ سَعْدُ بْنُ كَعْبٍ فَكُنَّا مَعَهُمْ كَكْرَامَةٍ
أَوْلَادُكُمْ وَأَطْعَمْتُهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا بَغْتَا فِي
الدُّنْيَا

قَالَ هِرْمَسُ بْنُ سُرَيْطَةَ فَقَالَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
مَنْقُولٌ شَكَّ بِحُكْمِكَ إِذَا صَلَّى فَهُوَ أَحْوَكُ
ہے۔

۱۱ : بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

بَابُ : سلام کو رواج دینا (پھیلاتا)

۳۶۹۲ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان
ہے تم جنت میں داخل نہ ہو گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ
اور تم صاحب ایمان نہ ہو گے کہ آپس میں محبت کرو اور کیا
میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کرو گے تم باہم
محبت کرنے لگو گے اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔

۳۶۹۳ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کو عام کرنے
کا امر فرمایا۔

۳۶۹۴ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: رَحْنُ كِي بِرَحْنٍ (عبادت) کرو اور سلام کو
رواج دو۔

۳۶۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَوَّلُ مَعْلُومَةٍ وَأَنَّ
سَمِعَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَفْسِي
بِهِدَا لَا يَدْخُلُونَ الْحَنَّةَ حَتَّى تُوْمِنُوا . وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى
تُحَابُّوْا أَوَّلَ ذَلِكَ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْ نَحْنُ نَحْنُ
أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

۳۶۹۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
عِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا
ﷺ أَنْ نَفْشِيَ السَّلَامَ

۳۶۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْلُظُوا الرِّحْلَ وَافْشُوا
السَّلَامَ

۱۲۔ باب رَدِّ السَّلَامِ

پای: سلام کا جواب دینا

۳۶۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونہ میں تشریف فرماتے انہوں نے نماز ادا کی پھر حاضر خدمت ہوئے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا وعلیک السلام۔

۳۶۹۶۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کر رہے ہیں انہوں نے جواب میں کہا: وایہ السلام ورحمۃ اللہ۔

پای: ذمی کافروں کو سلام کا جواب

کیسے دیں؟

۳۶۹۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو جواب میں (صرف اتنا) کہا کرو وعلیکم۔

۳۶۹۸۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے اور کہا: السلام علیکم اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا وعلیکم۔

۳۶۹۹۔ حضرت ابو عبد الرحمن جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم انہیں پہلے سلام نہ کرنا اور جب وہ سلام کریں تو تم صرف وعلیکم کہنا۔

۳۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ غُمَرٍ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْفَقْرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِسٌ فِي سَاحَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ حَاءَ فَلَسَّ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ

۳۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ

۱۳۔ باب رَدِّ السَّلَامِ عَلَى

اهل الذَّمَّةِ

۳۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ سِنْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قِثَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَ عَلَيْكُمْ

۳۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ لَنَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْزُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنِ أَبِي السَّيِّدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مَا أَلَّا الْقَاسِمَ فَقَالَ "وَعَلَيْكُمْ".

۳۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ لَنَا عَنْ نُسَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ أَحَدًا مِنَ الْيَهُودِ فَلَا تُسَلِّمْهُ وَلَا تُدَاوِمْهُ بِالسَّلَامِ فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ فَقُولُوا وَ عَلَيْكُمْ

خلاصۃ الکتاب ☆ السلام کا معنی ہے موت۔ السلام علیکم تم پر موت آئے یہ انہوں نے شرارت سے کہا آپ نے بھی جواب میں صرف و تیکم ہی کہا کہ تمہیں ہی آئے (موت) کا فرد۔

۱۴: بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ

۳۷۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ خَمْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ بِصَبِيٍّ أَوْ نِسَاءٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا

چاپ: بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا
۳۷۰۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم بچے (جمع) تھے آپ نے ہمیں سلام کیا۔

۳۷۰۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِصَبِيٍّ أَوْ نِسَاءٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا

۳۷۰۱ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں ہم عورتوں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

۱۵: بَابُ الْمُصَافَحَةِ

۳۷۰۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَبَحَّثَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدُوسِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحْنُ نَغْضُو لِنَفْسٍ قَالَ لَا قُلْنَا إِنَّا نَغْضُو نَفْسًا نَغْضُو قَالَ لَا وَلَكِنْ نَصَافَحُوا

۳۷۰۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم آپ کے لئے جوڑ کر دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم نے عرض کیا پھر ایک دوسرے سے معاف کیا کریں؟ فرمایا نہیں البتہ معاف کر لیا کرو۔

۳۷۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ الْأَخْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ الْأَخْلَعِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَارِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَرَّ بِمُسْلِمَيْنِ يَتَصَافَحَانِ إِلَّا عَمَرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا

۳۷۰۳ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان بھی ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں چدا ہونے سے قبل ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۶: بَابُ الرَّجُلِ يَقْبُلُ

يَدُ الرَّجُلِ

۳۷۰۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

چاپ: ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ چومے
۳۷۰۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فصلہ ثانی یؤید بن ابی زہاد عن عند الزحس ابن ابی
ثبلی عن ابن عمر قال قتلنا ہذا النبی ﷺ
فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست
مبارک چوما۔

۳۷۵: حدیثنا ابو یحییٰ عن عند اللہ بن افریس و غندر
وانو اسامہ عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عند اللہ ابن
سلمہ عن صفوان بن عسال ان قوما من الیہود قتلوا ہذا
النبی ﷺ ورغلہ

پہلے: (داخل ہونے سے قبل)

۱: باب

اجازت لینا

الاستئذان

۳۷۶: حدیثنا ابو یحییٰ عن یزید بن ہارون ان ثابلاً داؤد
نس ابن ہند عن ابی نصرۃ عن ابی سعید الخدری ان ابی
موسیٰ استأذن علی عمر ثلاثاً فلم یؤذن لہ۔ فانصرف
فأرسل الیہ عمر۔ ما ردک؟
قال استأذنت الاستئذان اللہی امرامہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثاً فان اذن لنا دخلنا وان
لم یؤذن لنا رجعنا قال فقال: لئلا یسئ علی ہذا بنیۃ
اولا فعلن والی مخلص قومہ فاستدعہ فہلوا لہ فحللی
سبلہ

تم اس حدیث کا میرے پاس ضرور رجوت اور نہ میں یہ کروں گا (حضرت عمرؓ نے محض تاکید و احتیاط کے لئے ایسا
فرمایا اور نہ حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ خود تھے) چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور انہیں قسم
دی (کہ جس نے یہ حدیث سنی ہو وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گواہی دے) کچھ لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ
کے ساتھ گواہی دی (کہ ہم نے بھی یہ حدیث سنی ہے) تب حضرت عمرؓ نے ان کو چھوڑا۔

۳۷۷: حدیثنا ابو یحییٰ عن ابی شیبہ عن عند الزخیم بن
سہبمان عن واصل بن السائب عن ابی سؤرۃ عن ابی
ابوب الانصاری قال قلنا یا رسول اللہ ہذا السلام فما
الاستئذان

اجازت کیسے طلب کی جائے؟ آپؐ نے فرمایا: مرد

سایما و أمّا ہا رسول اللہ قال اضحک

الحبذ اللہ

۱۹ : باب اذا اتاکم

کرئم قوم فاکرموہ

۳۷۱۲ حدثنا محمد بن الفضاح اننا سید بن مسلمہ

عن انس عن ابي عن ابن عمر قال قال رسول

اللہ ﷺ اذا اتاکم کرئم قوم فاکرموہ

۲۰ : باب تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

۳۷۱۳ حدثنا ابو مکر بن ابي شیبہ شاہریذ بن ہارون

عن سليمان التيمي عن انس بن مالك قال عطس

دخلنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمّت احدنما

(او سنّت) و لم یشمت الاخر فقبل يا رسول الله

عطس عندك دخلنا فشمّت احدنما و لم یشمت

الاخر

فقال ان هذا حمد الله و ان هذا لم يحمد

الله

۳۷۱۴ حدثنا علي بن محمد شاہریذ عن عكرمة بن

عنا بن ابي بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال قال

رسول الله ﷺ یشمت العاطس ثلاثا فما راد فهو

مؤکرم

۳۷۱۵ حدثنا ابو مکر بن ابي شیبہ شاہریذ عن منہر

عن انس امي لیلی عن عيسى عن عبد الرحمن بن ابي

لیلی عن علي رضي الله تعالى عنه قال قال عطس

احدنهم فليقبل الحمد لله و ليرد عليه من حوله

ببرحمتك الله و ليرد عليهم بهديتكم الله و يضلح

ہمارے پاس باپ آپ کے فدا ہوں آپ نے

کیسے صبح کی؟ فرمایا الحمد للہ میں نے بھی خیریت سے صبح کی۔

۱۹ : باب : جب تمہارے پاس کسی قوم کا

معزز شخص آئے تو اس کا اکرام کرو

۳۷۱۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب تمہارے

پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اعزاز کرو۔

۲۰ : باب : چھینکنے والے کو جواب دینا

۳۷۱۳ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ کے پاس دوسروں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو

جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا

عرض کیا گیا : اے اللہ کے رسول ! آپ کے پاس ان

دوسروں کو چھینک آئی آپ نے ان میں سے ایک کو

جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا (اس کی کیا وجہ

ہے؟) فرمایا۔ اس نے اللہ کی حمد کی (الحمد للہ کہا) اور

دوسرے نے اللہ کی حمد نہیں کی۔

۳۷۱۴ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : چھینکنے والے کو

تین بار جواب دیا جائے اور اس کے بعد بھی چھینک

آئے تو اسے زکام ہے۔

۳۷۱۵ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

نے فرمایا : جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمد

للہ کہنا چاہئے اور پاس والوں کو جواب میں یرحمک اللہ کہنا

چاہئے پھر چھینکے والے کو چاہئے کہ وہ ان کو جواب میں

کہے یرحمکم اللہ و یصلح بالکم (کہ اللہ تمہیں

واللّٰھ

را در راست پر رکھے اور تمہارے مال کو درست فرمائے۔

۲۱: بَابُ احْکَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَةٍ

پایاب: مرد اپنے ہم نشین کا اعزاز کرے

۳۷۱۶ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی جب کسی مرد سے ملنے اور گفتگو فرماتے تو اپنا چہرہ انور اس کی طرف سے نہ پھیرتے (اس کی طرف متوجہ رہتے) یہاں تک کہ وہ والہیں ہو جائے (اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لے) اور جب آپ کسی مرد سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے الگ نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ الگ کرے اور کبھی نہ دیکھا گیا کہ آپ نے کسی ہم نشین کے سامنے پاؤں پھیلائے ہوں۔

۳۷۱۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ الطَّوْبَلِ وَرَحْلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسٍ مَّالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ لَمْ يَصْرِفْ وَخَفَهُ عَنْهُ حَتَّى يَخُورَ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُ وَادَا صَافِحَهُ لَمْ يَسْرِعْ بِيَدِهِ (مَنْ يَدُهُ) حَتَّى يَخُورَ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُهَا وَلَمْ يَزِدْ مُتَقَدِّمًا مُرَافِقِيهِ حَتَّى يَدَا فَيُطَا

۲۲: بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ

پایاب: جو کسی نشست سے اٹھے پھر

واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ

فَرَجَعَ فَهُوَ

حَقْدَارٌ هُوَ

أَحَقُّ بِهِ

۳۷۱۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہی اس نشست کا زیادہ حقدار ہے۔

۳۷۱۷ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا حَرْبٌ عَنْ سَهْلٍ ثَنَا أَنَسٍ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

پایاب: عذر کرنا

۲۳: بَابُ التَّعَاذِيرِ

۳۷۱۸ حضرت جوڈان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے بھائی سے معذرت کرے اور وہ معذرت قبول (کر کے صاف) نہ کرے تو اس کو محمول لینے والے کی خطا کے برابر گناہ ہوگا۔

۳۷۱۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سُهَيْبَانٌ عَنِ نَسِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ مَيْبَاءَ عَنْ جُوْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اغْتَضَرَ إِلَى أَخِيهِ مَعْذِرَةً فَلَمْ يَقْبَلْهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَتِهِ صَاحِبِ مَجْلِسٍ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا زَيْعَبٌ عَنْ

سُهَيْبَانَ عَنْ أَنَسِ حَرْبٍ عَنْ الْعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (هُوَ أَنَسُ مَيْبَاءَ) عَنْ جُوْدَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

أَمْسَى الصَّبَاحَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارَكَ لَهُ سَاعَةٌ كَمَا بَارَكَ لَهُ يَوْمُ بَدْرٍ (اور مزاح رسول اللہ ﷺ بے احتیاجاً حتیٰ بقول لاخ لہ صغیر یا انا غنیم ما فعل العنز۔
فال وَكُنْغَ يَغْنَى طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ

خلاصہ: باب ۲۵: قربان جاسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر کچھ عین کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک بیٹے سے سیکڑوں مسائل اخذ کئے ہیں۔ ابن القاص نے تو اس ضمن میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزاح کے طور پر فرمائے گئے اس جملہ سے سوے زائد مسائل اخذ ہوتے ہیں۔ (۱) حدود کے اندر رہتے ہوئے مزاح کرنا جائز ہے۔ (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بچے کو کنیت سے یا ابا عمیر کہہ کر پکارا حالانکہ وہ کسی کا باپ نہیں تھا شاید نفیر کی مناسبت سے ابا عمیر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بچے کی کنیت کو جھوٹ پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ (۳) معلوم ہوا کہ بچوں کو پرندہ مہیا کر دینا جائز ہے۔ بشرطیکہ مناسب دیکھ بھال کی جائے۔ (۴) یہ بھی ثابت ہوا کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ میں فرق ہے۔ (۵) کھج کے ساتھ لطافت آمیز بات کی اجازت ہے۔ (۶) بچے کی راجوئی کے لئے کسی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس کے متعلق پوچھنا روا ہے علیٰ ہذا القیاس اس طرح کی مسائل اس حدیث سے اخذ کئے گئے ہیں۔

باب: سفید بال اکھیرتا

۲۵: بَابُ تَقْفِ الشَّيْبِ

۳۷۲۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن حاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ مؤمن کا نور ہے۔

۳۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا عَنَدَهُ نُبْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ غُفْرَةَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ خَبَبَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَقْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ هُوَ نَوْرُ الْمُؤْمِنِ.

باب: کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا
۳۷۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۲۶: بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظَّلَى وَالشَّمْسِ
۳۷۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ أَبِي الشَّيْبِ عَنْ ابْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ خَبَبَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظَّلَى وَالشَّمْسِ.

باب: اونٹن سے منہ لیٹنے سے ممانعت
۳۷۲۳: حضرت طلحہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوتا ہوا پایا

۲۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِصْطِجَاعِ عَلَى الْوُجْهِ
۳۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ قَتَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ نُبَيْسِ بْنِ أَنَسٍ خَلِيفٍ عَنْ قَسِبِ بْنِ

عَنِ الرَّهْزَنِ لَسَا ثَابِتُ الرُّوْقِيُّ عَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْتَوُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ يَأْتِي بِالسَّوْخِمْةِ وَالْعَذَابِ وَلَكِنْ سَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَتَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت برا کہو ہوا کو وہ اللہ کی رحمت سے ہے۔ وہ اللہ کی رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے۔ البتہ اللہ جل جلالہ سے ہوا کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے پناہ چاہو۔

۳۰: بَابُ مَا يَسْتَجِبُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

چاپ: کونسے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟

۳۷۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ بْنُ مَخْلَدٍ ثَابِتُ الْغُرَنِيِّ عَنْ سَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِ الْأَسْمَاءَ أَلَى اللَّهِ عَزَّ وَخَلَّ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الرَّحْمَنِ

۳۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہجرت اور زیادہ پسند ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نام ہیں: عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

۳۱: بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

چاپ: ناپسندیدہ نام

۳۷۲۹: حَدَّثَنَا بَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَابِتُ الْغُرَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ عَشْتُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ لَا نَهِيَنْ أَنْ يُسَمَّى رِيحًا وَنَحْيُخَ وَالْفَخَّ وَنَافِعَ وَبَسَارَ

۳۷۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ ثَابِتُ الْغُرَنِيِّ عَنْ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَفَرَةَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا تُسَمَّى زَيْلِقًا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءِ الْفَخَّ وَنَافِعَ وَزَبَاحَ وَبَسَارَ

۳۷۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ ثَابِتُ الْغُرَنِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي عَفِيٍّ ثَابِتُ الْغُرَنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟

۳۷۳۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام ان چار میں کوئی رکھیں الفخ، نافع، زباح اور بشار۔

۳۷۳۱: حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب سے ملا تو پوچھنے لگے: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: مسروق بن اجدع۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اجدع ایک شیطان کا نام ہے۔

خلاصہ الباب: روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نام رکھنے سے منع کیا جو معنی یہ ہے کہ کسی نے پوچھا یا تو آپ نے کہا نہیں تو اس سے بد قال نکلتی ہے یہاں دولت مندی کو کہتے ہیں۔ الفخ کے معنی کا میابی حاصل کرنے

والا۔ پوچھا فتح ہے تو جواب میں کہا جائے کہ نہیں تو اس سے بدقالی نکلتی ہے کہ یہاں دولت مندی اور کامیابی نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۳۱: مسروق نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا عہد فاروقی میں مسروق نمایاں نظر آتے ہیں۔ فاروقی عہد میں ایک مرتبہ وہ یمن کے وفد میں مدینہ آئے حضرت عمرؓ نے ان سے نام و نشان پوچھا انہوں نے بتایا مسروق بن اجدع۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اجدع شیطان ہے۔ تم مسروق بن عبدالرحمن ہواؤں وقت سے ان کے والد کا نام بدل گیا۔ ابن سودی کی روایت میں ہے کہ ان کے والد ہی کے نام سے حضرت عمرؓ نے پوچھ کر اجدع کے بجائے عبدالرحمن نام تجویز کیا تھا۔ بہر حال روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد فاروقی میں باپ بیٹے دونوں مدینہ آئے تھے۔ مسروق یمن کے مشہور شہسواروں میں تھے۔ عہد فاروقی میں اپنے تین بھائی عبداللہ ابوبکر اور اشتر کے ساتھ قادیس کے مشہور معرکہ میں شریک ہوئے تینوں بھائی شہید ہو گئے۔ مسروق کا لڑتے لڑتے ہاتھ شل ہو گیا اور سر میں گہرا زخم آیا جس کا نشان ہمیشہ باقی رہا اس نشان کو وہ بہت محبوب رکھتے تھے کہ شجاعت اور جانا بازی کی سند تھا۔ حدیث و سنت میں مسروق کا ظم خاصہ وسیع تھا۔ اس فن میں انہوں نے اکابر صحابہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ جن میں سے خلفاء راشدین کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ابن مسعودؓ زید بن ثابتؓ ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ رضی اللہ عنہم اور بہت صحابہ ہیں مسروق کا خاص فن فتنہ تھا اس میں وہ امامت و اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے ان اصحاب میں تھے جن کا فطرت ہی درس و افتاء تھا۔ افتاء میں قاضی شریع ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

۳۲: بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

پالپ: نام بدلنا

۳۷۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ ثَنَا عَلَمَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ اَسِيٍّ مِنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ ابا وَاظِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ زَيْبُ كَانَ اسْمَهَا مَرْثَةً فَقِيلَ لَهَا نَرَحِمُكِ فَلَمَّا سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِثَتْ.

۳۷۳۲. حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زئیبؓ کا نام مَرثہ تھا (اس کا معنی ہے نیک اور صالح) تو ان سے کہا گیا کہ آپ خود ہی اپنی تعریف کرتی ہیں (کہ نام پوچھا جائے تو جواب میں کہتی ہیں: مَرثہ یعنی صالح) اسلئے رسول اللہؐ نے ان کا نام زئیب رکھ دیا۔

۳۷۳۳. حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللهِ اَوْ غُنْ رَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنْ اسْمَ لُغَمَرِ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَلَمَّا سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَتْهُ.

۳۷۳۳. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۳۷۳۴. حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْفَحَّاهِ عَنْ عَبْدِ الْمَسْلُكِ ابْنِ غُنْمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ اَحْنَى عَنْ عَبْدِ اللهِ

۳۷۳۴. حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا۔ اُس وقت میراثم عبد اللہ بن سلام نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میراثم عبد اللہ بن سلام رکھ دیا۔

ابن سلام عن عبد اللہ بن سلام قال : قدمت علی رسول اللہ ﷺ و لیس اسمی عند اللہ ابن سلام فسمانی رسول اللہ ﷺ عند اللہ ابن سلام

باب : نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اور

۳۳ : بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَ

کنیت دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا

کُنْيَتِهِ

۳۷۳۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میراثم اختیار کرو لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ سَمِعُوا بِاسْمِي وَ لَا تَكُونُوا كُنْيَتِي

۳۷۳۶ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میراثم اختیار کرو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمِعُوا بِاسْمِي وَ لَا تَكُونُوا كُنْيَتِي

۳۷۳۷ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت (مدینہ کے قبرستان) میں تھے کہ کسی شخص نے دوسرے کو آواز دے کر کہا اے اب القاسم! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پایا کہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراثم اختیار کر سکتے ہو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْغَنَمِ وَ سَمِعَ بِاسْمِي فَادَّى رَحْلِي وَ خَلَا بِيَا ابْنِ الْغَنَمِ فَأَنْتَلَفْتُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَفْعَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُوا بِاسْمِي وَ لَا تَكُونُوا كُنْيَتِي

خاصۃً الباب : امام مالک کا قول ہے کہ حضور کا نام محمد یا احمد اور ابو القاسم کنیت دونوں جمع کرنا جائز نہیں صرف نام رکھنا یا صرف ابو القاسم کنیت رکھنا درست ہے۔ امام مالک سے دوسری روایت جمع کے جواز کی بھی ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ محمد یا احمد نام رکھنا تو جائز ہے لیکن کنیت ابو القاسم رکھنی جائز نہیں۔

باب : اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کا

۳۳ : بَابُ الرَّجُلِ يُكْنَى قَبْلَ أَنْ

کنیت اختیار کرنا

يُولَدَ لَهُ

۳۷۳۸ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

۳۷۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَهُ

لَكَبِيرٌ فَمَا زُهِبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَسَ عَقْلٍ عَنْ
حُمْرَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لَصُهَيْبٍ مَا لَكَ تَكُنَّى
بَابِي يَحْيَى؟

وَلَيْسَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكِ وَلَدُكَ قَالَ كُنَّا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَابِي يَحْيَى

۳۷۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ لَنَا وَكُنِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ
مَوْلَى لِلْمُرَيْسِرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَلنَّبِيِّ ﷺ كُنْ
أَزْوَاحَكَ كَتَبْتُهُ عَنْهُ قَالَتْ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ.
۳۷۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ لَنَا وَكُنِيَ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ أُمِّ النَّجَّاحِ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ صَغِيرًا يَا أَبَا عُمَيْرٍ

انہوں نے جواب دیا کہ میری کنیت ابو یحییٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔

۳۷۳۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ میرے علاوہ تم ہی یون کی آپؐ نے
کنیت رکھی۔ آپؐ نے فرمایا: تم ام عبد اللہ ہو۔
۳۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ میرا ایک
چھوٹا بھائی تھا اُسے فرماتے اے ابو عمیر۔

۳۵: بَابُ الْأَلْقَابِ

۳۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَدْنَسِ عَنْ
دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي خَبْرَةَ أَنَّ الصَّحَّاحَ قَالَ فَمَا
بَرَكْتَ مَعْلُومُ الْأَنْصَارِ وَلَا تَسَابُرُوا بِالْأَلْقَابِ
قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّحَلُ
مُسَالَاةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْفَلَاةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُنَمًا دَعَانَهُمْ بَعْضُ لِبُكِّ الْأَسْمَاءِ فَيَقَالُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ بَعْضُ مَن هَذَا
فَبَرَكْتَ وَلَا تَسَابُرُوا بِالْأَلْقَابِ.

۳۷۴۱: حضرت ابو جہرہ بن خضاکؓ فرماتے ہیں کہ ہم
انصار یوں کے بارے میں یہ آیت: ﴿وَلَا تَسَابُرُوا
بِالْأَلْقَابِ﴾ مت پکار رہے تھے ان سے "نازل
ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
لائے۔ ہم میں سے کسی مرد کے دو نام تھے اور کسی کے
تین۔ نبی بھی کسی ایک نام سے پکارتے تو آپؐ سے
عرض کیا جاتا کہ اسے اس نام سے قصداً ہے۔ اس پر
یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلَا تَسَابُرُوا بِالْأَلْقَابِ﴾

۳۶: بَابُ الْمُنْذَحِ

۳۷۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ لَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ
شُعْبَانَ بْنِ حَبِيبٍ نَحْوِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ
عَنِ الْمُسْقِدَادِ نَسِ عَمْرٍو قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ
نَخْفِزَاهُ وَخَوَّهَ الْمَذَاحِينَ الشَّرَابَ

۳۷۴۲: حضرت مقدار بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں خوشامدیوں کے چہروں پر مٹی ڈالنے کا حکم
فرمایا۔

۳۷۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مَعْبُدِ
الْحِمْصِيِّ عَنْ نَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِيَّاكُمْ وَالْمَذَاحَ
وَابْنَةَ الذَّمِّ

۳۷۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَابِتٌ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُكْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَذَحَ
رَحُلٌ رَحُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كَقَطْعَتِ عَقَبٍ صَاحِكٍ مَرَاثِمُ
قَالَ اِنْ كَانَ احَدُكُمْ مَادَا حَا اِحَاةً فَلْيَقُلْ اُخْسِنُو لَا اَوْحَى
عَلَى اللَّهِ اِحَاةً

خلاصۃ الادب ☆ منہ پر تعریف کرنے سے منع کیا تاکہ وہ جب سے بچ جائے اور تکبر و جب بہت سخت امراض قلبیہ میں سے تھا۔

۳۷۷. بَابُ الْمُسْتَشَارِ

مُؤْتَمِّنٌ

چالو: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ

بمزلہ امانت دار ہے

۳۷۴۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ عَنْ اِبْنِ اُمِيٍّ
لُكَيْمٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
سُلَيْمَةَ عَنْ اِبْنِ مُسْرَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمِّنٌ

۳۷۴۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ عَنْ عَامِرِ
عَنْ شَرِيكَ عَنْ اَلْعَمَشِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ وَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمِّنٌ

۳۷۴۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَابِتٌ عَنْ اِبْنِ اُمِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ

۳۷۴۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ
طلب کیا جائے (اے امانت داری سے مشورہ دینا
چاہیے کیونکہ) وہ امانت دار ہے۔

۳۷۴۶ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ
طلب کیا جائے (اے امانت داری سے مشورہ دینا
چاہیے کیونکہ) وہ امانت دار ہے۔

۳۷۴۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

و حَدَّثَنَا بْنُ هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لُبَيْبٍ عَنْ أَبِي الثَّوْبَرِ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَسَارَ أَحَدُكُمْ أَحَاةً
فَلْيُسْرِ عَلَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے
کسی سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے
کہ اپنے بھائی کو (اچھا) مشورہ دے۔

۳۸: بَابُ دُخُولِ الْحِمَامِ

چاپ: حمام میں جانا

۳۷۳۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَالِيُّ يَعْلَى وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَمِيْنًا عَنْ
عَنْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ رَمَادٍ عَنْ ابْنِ النُّعْمِ الْأَفْرَافِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
تُفْتَحُ لَكُمْ الْأَرْضُ الْأَعَاخِمُ وَ سَمْعُكُمْ فِيهَا نَبُوتًا يُقَالُ لَهَا
الْحِمَامَاتُ فَلَا يَدْخُلُهَا الرَّحَالُ إِلَّا مَارِدًا وَ اسْعَوْا النِّسَاءُ
أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نِيسَاءً

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم
علاقوں پر تمہیں فتح حاصل ہوگی اور وہاں تمہیں کمرے
ملیں گے۔ جنہیں تمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار
کے نہ جائیں اور عورتوں کو ان میں جانے سے منع کرنا۔
اللہ یہ کہ بیمار ہو یا بحالتِ نفاس ہو (تو ستر چھپا کر جائسکی
ہے)۔

۳۷۳۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَ كُنْجٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ
سُكْرٍ ابْنُ ابْنِ شُبَيْهٍ لَنَا عَفَانٌ قَالَ لَنَا حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ ابْنِ غَفْرَةَ قَالَ وَ كَانَ قَدْ أَفْرَكَ
السَّيِّئُ ﷺ عَنْ عَالِشَةَ ابْنِ السَّيِّئِ ﷺ يَهْيِي الرَّحَالُ
وَالنِّسَاءُ مِنَ الْحِمَامَاتِ ثُمَّ وَحْشٌ لِلرَّحَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا
فِي الْمَارِو وَ لَمْ يُرْخَسْ لِلنِّسَاءِ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع
فرمایا۔ پھر مردوں کو تو ازار پہن کر جانے کی
اجازت مرحمت فرما دی اور عورتوں کو اجازت نہ
دی۔

۳۷۵۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَ كُنْجٌ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ ابْنِ الْغَفَدِ عَنْ ابْنِ الْمُسْلِمِ الْهَذَلِيِّ
أَنْ سَوَّفَ مِنْ أَهْلِ حِمَصٍ اسْتَعَادَنَ عَلِيَّ عَائِشَةَ فَقَالَتْ
لَعَلَّكُمْ مِنَ اللَّوَاتِي يَدْخُلْنَ الْحِمَامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا امْرَأَةٌ وَصَتْ
بِأَمِيهَا فِي غَيْرِ نَيْتٍ زَوْجَهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَهَا وَ بَيَّهَا وَ بَيَّ
اللَّهُ

حضرت ابوالفتح ہذلی فرماتے ہیں کہ حمص کی
کچھ عورتوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے ان کی
خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا
شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں جاتی ہیں؟
میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا، جو عورت خاوند کے
گھر کے علاوہ اپنے کپڑے اتارے اس نے (عصمت
وحیا) کا پردہ بھاڑ دیا جو اللہ اور اس کے درمیان تھا۔

۳۹: بَابُ الْإِجْلَاءِ بِالْوُزْرَةِ

چاپ: بال صفا پاؤڈر استعمال کرنا

۳۷۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَنْهُ الرَّحْمَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حِشْفَانُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرَّضَائِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَطْلَى بَدَأَ بِغُزْرَتِهِ فَطَلَّاهَا بِالْوُزْرَةِ وَسَاوَرَ خَسَدَهُ أَفْلَحَ

۳۷۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْغَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْلَى وَزَلَى عَاتِنَهُ بِيَدِهِ

۳۷۵۱ حضرت ائمہ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (بال صفا پاؤڈر) لگاتے تو اپنے مقام ستر سے ابتداء کرتے اور باقی مقامات پر ازدواج میں سے کوئی لگاتی۔

۳۷۵۲ حضرت ائمہ سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال صفا پاؤڈر لگایا اور زیر ناف خود اپنے ہاتھوں سے لگایا۔

۴۰: بَابُ الْقَصَصِ

چاپ: وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا

۳۷۵۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْهَيْثَلِيُّ بْنُ رِبَاعٍ نَا الْأَزْرَعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْصُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا آمِيزًا أَوْ مَمْشُورًا أَوْ مُرَامًا

۳۷۵۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَحْبَجٌ عَنْ التَّعْرُثِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ غَمَرٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ الْقَصَصُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا زَمَنِ ابْنِ نَجَّارٍ وَلَا زَمَنِ غَمَرَ

۳۷۵۳ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے سامنے وعظ نہیں کہنا مگر حاکم یا اس کی طرف سے وعظ پر مامور یا ریا کار۔

۳۷۵۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ قصہ خوانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین (رضی اللہ عنہم) کے مہارک زمانوں میں نہ تھیں۔

خلاصہ السباب مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ وعظ نہ کہے وعظ کہنے کے لئے علم کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ بے علمی اور جہالت کی وجہ سے لوگوں کے عقیدہ میں خرابی پیدا ہو جائے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق جب کسی کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو شہادت طلب کرتے۔ حضرت زید بن ثابت کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ فتویٰ دیتے ہیں کہ القضاہ وفاقین سے صرف وضو ہی واجب ہوتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا تو امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی جان کے دشمن ہو کیوں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو حاصل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے دور میں بہت احتیاط تھی اس پر فتن دور میں ہر کوئی داعظ بن گیا ہے۔

۴۱: بَابُ الشَّعْرِ

چاپ: شعر کا بیان

۳۷۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ نَا أَبُو سُلَيْمَةَ نَا عَنْهُ اللَّهُ بْنُ

۳۷۵۵ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

ابنِ حنیبل عن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص أن الشیخ رحمہ اللہ قال لا یفتلی حذیفہ عن سعد بن ابی وقاص حتی یرید حذیفہ من أن یفتلی شعرا

فرمایا: تم میں سے کسی کا بیٹ بیٹپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ تیار پڑ جائے بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرے۔

۳۷۶۱ حدثنا ابو سحر بن ابی شیبہ ثنا عبد اللہ عن شیان عن الأعمش عن عمرو بن مرثدہ عن یوسف ابن مہاک عن عبد بن غنیم عن عائشہ رضى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أعظم الناس هزلة لرجل هاجی رخلأ فہجأ الفلانة نامہا و رخلأ النعمی بن أبیہ و زسی أنہ

۳۷۶۱ ائمہ اربعین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بڑا چھوڑاؤ شخص ہے جو کسی ایک شخص کی ہجو کرتے کرتے پورے قبیلہ کی ہجو کر دے (کہ ایک شخص کے برے ہونے سے پوری قوم تو بری نہیں ہوگی) اور وہ شخص ہے جو اپنے والد سے اپنی نسب کی نفی کرے (اور کسی دوسرے کی طرف نسبت کرے) اور اپنی والدہ کے حق میں زنا کا اعتراف کرے (کیونکہ جب اپنے آپ کو اپنی والدہ کے شہر کے ملاوہ کسی اور کا بیٹا قرار دیا تو گویا اپنی ماں پر زنا کی جہمت لگائی)۔

۳۳: بَابُ اللَّعِبِ بِالرُّدِّ

پاپ: چوسر کھیلنا

۳۷۶۲ حدثنا ابو سحر بن ابی شیبہ ثنا عبد الرحمن بن سلیمان و ابو أسامة عن عبد الله بن عمرو عن دافع عن سعید بن ابی ہند عن ابی مؤسی قال قال رسول الله ﷺ من لعب بالرُّدِّ فقد عصی الله ورسوله

۳۷۶۲ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چوسر کھیلے اُس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

۳۷۶۳ حدثنا ابو سحر بن ابی شیبہ و ابو أسامة عن شعیبان عن علفمہ بن مرثدہ عن سلیمان بن بُرنبدہ عن أبیہ عن الشیخ رحمہ اللہ قال من لعب بالرُّدِّ فکأنما عصى بده فی لخم حذیفہ و دمه

۳۷۶۳ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے گویا اُس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبوئے۔

خلاصۃ الاسباب ☆ بہت سخت وعید سنائی ہے چوسر کھیلنے والوں کو اکثر حاکم کرام کے نزدیک چوسر، گنبد، شطرنج وغیرہ حرام ہیں یہ وہ کھیل ہیں جس کی وجہ سے نماز اور وقت ضائع ہو دیکروہ ہے اگر شرط لگا کر کھیلا تو جوا ہو گیا اور جوئے کی حرمت قرآن کریم میں وارد ہے۔ اسی طرح اس دور کا کھیل کرکٹ ہے جو قوم میں کینسر کی طرح سرایت کر گیا ہے اوقات نماز بھی ضائع ہوتے ہیں اور دوسرے دنیا کے کام بھی اسی کی نذر ہو جاتے ہیں۔

۳۴. بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

چاپ: کبوتر بازی

۳۷۶۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ ذُرَّارَةَ لَنَا شُرَيْكُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَطَرَ إِلَى نَاسٍ يَنْتَعِ طَائِرًا فَقَالَ: شَيْطَانٌ يَنْتَعِ شَيْطَانًا.

۳۷۶۳. ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کبوتر ہارے کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۵. حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ لَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ حَمَادٍ نَسِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَنْتَعِ شَيْطَانًا.

۳۷۶۵. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کبوتری کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۶. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا بَحْثُ بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِلِيُّ لَنَا ابْنُ خُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ حِمَامَةٍ فَقَالَ شَيْطَانٌ يَنْتَعِ شَيْطَانًا.

۳۷۶۶. حضرت عثمان سے بعینہ روایت مذکور ہے۔

۳۷۶۷. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَلْبٍ الْعَسْلَوِيُّ لَنَا رِوَاؤُ ابْنِ الْحَرَّاجِ لَنَا أَبُو سَاعِدٍ عَنْ أَبِي نَسْرِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَنْتَعِ حِمَامًا فَقَالَ شَيْطَانٌ يَنْتَعِ شَيْطَانًا.

۳۷۶۷. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دیکھا تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

خلاصۃ السراپ ☆ کبوتر بازی ایسی شے ہے کہ بچوں پر چڑھ کر پرندہ کو اڑاتے ہیں لوگوں کے گھروں پر نظر پڑتی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ جوئے کے ساتھ اڑاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو شیطان کہا ہے۔

۳۵. بَابُ تَحْرِيبَةِ الْوَأَحْدَةِ

چاپ: تہائی کی کراہت

۳۷۶۸. حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَاصِمٍ نَسِ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَعْدَةِ مَا سَأَلَ أَخَذَ مَلِيًّا وَخَدَعَهُ.

۳۷۶۸. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں تہائی کے نقصانات معلوم ہو جائیں تو کوئی رات میں تہا نہ چلے۔

۳۶: بَابُ اِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَبِيتِ

۳۷۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَفْرَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْرُخُوا النَّارَ فَيَنْبُذَكُمْ حَتَّى تَنَامُوا

۳۷۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا ابو سلمة ثنا ابو أسامة عن نريد ابن عبد الله عن ابي نُرَيدَةَ عن ابي مُوسَى قَالَ اخْصِرْ نَبْتَ بِالْمَدِينَةِ عَلَى اَهْلِهِ فَعَدَّتِ الشَّيْءُ ﷺ بِشَاهِدِهِ فَقَالَ اَسْمَا هَذِهِ النَّارُ عَذُوْ لَكُمْ فَاذَا نَفْتُمْ فَاعْلَفُوْهَا عَجْمُ

۳۷۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن مُعِيْنٍ عن عبد الملك عن ابي الزُّبَيْرِ عن حابرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَانَا فَاَمَرَنَا اَنْ نَطْفِئُ

سراحتا

۳۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّزْوِلِ عَلَى الطَّرِيقِ

۳۷۷۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَرْبُودُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَّ اَسْمَا هِشَامَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ حَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْرِخُوا عَلَى خِزَاوِ الطَّرِيقِ وَلَا تَقْصُوا عَلَيْهَا الْخِزَابَاتِ

۳۸: بَابُ رُكُوبِ فَلَائَةٍ عَلَى دَابَّةٍ

۳۷۷۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عاصِمٍ ثَنَا مُزَوَّقُ الْعُصْلِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ اَبْنُ حَفْصٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ لَلْقَى مَا قَالَ بِي وَبِالْخَسَنِ أَوْ بِالْخُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلْتُ أَحَدًا مِنْ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ حَلْفَةً حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

جواب: سوتے وقت آگ بجھا دینا

۳۷۶۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) مت چھوڑا کرو۔

۳۷۷۰ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک گھروالوں کا گھر جل گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ اس لیے سوتے وقت اسے بجھا دیا کرو۔

۳۷۷۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت سے امور کا حکم فرمایا اور بہت سے امور سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپؐ نے ہمیں (سوتے وقت) چراغ گل کر دینے کا حکم فرمایا۔

جواب: راستہ میں پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت

۳۷۷۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستہ کے درمیان پڑاؤ مت ڈالا کرو (بلکہ راستہ سے جہت کر پڑاؤ ڈالنا چاہیے) اور نہ ہی راستہ میں قضا حاجت (بول و براز) کیا کرو۔

جواب: ایک جانور پر تین کی سواری

۳۷۷۳ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم استقبال کرتے۔ ایک بار میں نے اور حضرت حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) نے استقبال کیا تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچے۔

۴۹: بَابُ تَرْيِبِ الْكِتَابِ

چاپ: لکھ کر مٹی سے خشک کرنا

۳۷۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابِرِئَةُ بْنُ هَارُونَ
أَسَاسًا بِغَيْبَةِ أَثْنَاءَ أَبُو أَحْمَدَ الدَّقْنَقِيُّ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ
حَامِرِ بْنِ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ قَالَ تَرَيْنَا ضَاعَكُمْ أَنْجَعُ
لَهُ. أَنَّ التُّرَابَ مَزَاكَتٌ

۳۷۷۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے خطوط مٹی
سے خشک کر لیا کرو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ
مٹی ہارکت ہے۔

۵۰: بَابُ لَا يَتَّصِحُّ أَثْنَانُ ذُوْنُ

چاپ: تین آدمی ہوں تو دو (آپس

الثالث

میں) سرگوشی نہ کریں

۳۷۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ لَمَّا أُنْزِلَ
مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَكْتُمْتُمْ ذِلَّةً فَلَا يَتَّصِحُّ أَثْنَانُ
ذُوْنُ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ بِغَيْرِئِهِ.

۳۷۷۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب
تین آدمی ہو تو دو تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ اس
لیے کہ اس سے تیسرے کو رنج پہنچ سکتا ہے۔

۳۷۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَمَّا سُتِغْيَانُ بْنُ غَبِيَّةَ عَنْ
عَدِ اللَّهِ أَنَّ دِهَابَ بْنَ أَبِي غَمْرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِنْ يَتَّصِحُّ أَثْنَانُ ذُوْنُ الثَّالِثِ

۳۷۷۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے آدمی کو چھوڑ کر
دو کو سرگوشی سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب: قرآن کریم میں بھی سرگوشی سے منع کیا گیا ہے کہ لوگ اکثر سرگوشیوں میں غیر اور بھلائی نہیں
البتہ صدق کرنے اور بھلائی کا حکم دینے اور لوگوں میں صلح کرانے میں سرگوشی اچھی اور بھلائی والی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بہت شفیق مہربان ہیں اپنی امت پر کہ دو آدمیوں کی سرگوشی سے تیسرے کو رنج اور دکھ ہوگا اس لئے منع فرمایا۔

۵۱: بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سَهَامٌ

چاپ: جس کے پاس تیر ہو تو اُسے

فَلْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا

پیکان سے پکڑے

۳۷۷۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَمَّا سُتِغْيَانُ بْنُ غَبِيَّةَ قَالَ
قُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِهَابٍ سَمِعْتُ حَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ
رَحْلٌ بِسَهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَمْسِكْ بِنَصَالِهَا قَالَ نَعَمْ

۳۷۷۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ہیں کہ ایک شخص مسجد میں تیر لیے گزرا۔ تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی نوک تمام لے (کہ کسی کو
لگ نہ جائے)۔ اُس نے عرض کیا: جی! اچھا۔

۳۷۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ لَمَّا أَسَامَةُ عَنْ ثَوْبَانَ

۳۷۷۹- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تیرے لے کر ہماری مسجد یا بازار سے گزرے تو اس کا پیچکان تمام لے۔ مبادا کسی مسلمان کو لگ جائے یا فرمایا کہ اس کی نوک کچڑ لے۔

عن جده ابي ترادة عن ابي موسى عن النبي ﷺ قال اذا مر احدكم من مسجدنا او من سوقنا او معدن او فلينمسك على نصالها بكتفه ان نصب احدا من المسلمين شيئا او فليغض على نصالها.

پانچواں: قرآن کا ثواب

۵۲: باب قَوَابِ الْقُرْآنِ

۳۷۷۹: ۱۱۱ المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر معزز اور ایک اچھی فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو ایک انگ کر پڑھے اور اسے پڑھنے میں دشواری ہو تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

۳۷۷۹ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ عَنِ ابْنِ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّامِعُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّعَةِ الْكِرَامِ الْبُرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ يَنْفَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٍ لَهُ الْخِرَانِ النَّانِ

۳۷۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (روز قیامت) صاحب قرآن کہا جائے گا کہ پڑھا اور چڑھا چنانچہ وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا۔ ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ یہاں تک کہ آخری آیت جو اسے یاد ہے پڑھے۔

۳۷۸۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْحَنَةَ أَوْ أَوَّاعِدَ فَبِقِرَاءِهِ وَبِضَعْدِ كُلِّ آيَةٍ ذَرْعَةٌ حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ سُورَةٍ مَعَهُ

۳۷۸۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت قرآن کریم جتنے ماندے ٹھکے کی طرح آئے گا اور کہے گا: میں ہوں جس نے تجھے رات چکا یا (قرآن پڑھنے یا سننے میں مصروف رہا) اور دن بھر بیا سارا رہا۔

۳۷۸۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنْتُ عَنْ نَسِيفِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ ابْنِ زُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيِي الْقُرْآنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا يُحْيِي الشَّاحِبَ فِيَقْرُونَ أَلَا أَلْبَسِي أَنْهَزَتْ لَيْلَكَ وَأَطْنَأَتْ يَهَارَكَ

۳۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ گھر جائے تو اسے اپنے گھر میں تین گاجھن موٹی 'عمہ اوٹھیاں ملیں؟ ہم نے عرض کیا: جی پسند ہے۔ فرمایا: تین آیات جو تم میں سے کوئی نماز میں

۳۷۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَكُنْتُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلْبَسْتُ أَخَذْتُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَحْذَرَهُ ثَلَاثَ خَلْفَاتٍ عِطَامَ سَمَاءٍ؟

قُلْنَا نَعَمْ فَإِنْ فَتَلَتْ أَبَابَ بَقُولُوهُنَّ اخذْنَهُمْ فُلِي صَلَاتَهُ حَتَّى لَا مِنْ ثَلَاثَ حَلَقَاتٍ سَمَاءٍ عِطَامٍ

پڑھے اس کے حق میں تین گاجھن 'موٹی' عمدہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

۳۷۸۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَظْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْفَرَانِ مَثَلُ الْإِمْلَاءِ الْمُنْقَلَةِ إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بِغَفْلَةٍ امْتَكَيْهَا عَلَيْهِ وَإِنْ أَغْلَقَ غَفْلَهَا دَهَتْ

۳۷۸۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی مثال اُس اونٹ کی سی ہے جس کا گھٹا بندھا ہوا ہو کہ اگر اس کا مالک اسے باندھے رکھے تو زکار پڑتا ہے اور اگر کھول دے تو چلا جاتا ہے۔

۳۷۸۴ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدٌ بْنُ غُنْدَمَانَ الْعُضَمِيُّ قَالَ عَنْ عَبْدِ الْقُرَيْشِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ لَمْ يَسْمَعْ صَلَاةَ نَبِيِّ وَبَنِي عِدَّتِي سَطَرَ نَسْ فَمَنْ لَمْ يَسْمَعْ نَبِيٍّ وَبَنِي عِدَّتِي وَبَنِي عِدَّتِي مَا سَأَلَ قَالَ فَلَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَوْ يَقُولُ الْعَبْدُ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تَوَالِدَ عَزْ وَجَلَّ فَمَا سَأَلَ حَمْدِي عِنْدِي وَبَعْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ يَقُولُ أَلَسِي عَلَى عِدَّتِي وَبَنِي عِدَّتِي مَا سَأَلَ يَقُولُ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ يَقُولُ اللَّهُ مَخْدُونِي عَبْدُ فَهَذَا لِي وَهَذِهِ آيَاتُ نَبِيِّ وَبَنِي عِدَّتِي يَقُولُ الْعَبْدُ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ بَعِي فَهَذِهِ بَنِي وَبَنِي عِدَّتِي وَبَعْدِي مَا سَأَلَ وَآخِرُ السُّورَةِ الْعَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ ﴿اعْبُدْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَهَذَا لَعْدِي وَبَعْدِي مَا سَأَلَ

۳۷۸۴ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدمی آدمی تقسیم کر دی۔ لہذا آدمی میرے لیے ہے اور آدمی میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی بندہ کہتا ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ عز و جل فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا (دنیا میں ورنہ آخرت میں) پھر بندہ کہتا ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری ثناء بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی۔ یہاں تک کہ حصر میرا تھا اور آئندہ آیت میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ یہ آیت

ہے جو میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا اور سورہ کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿اعْبُدْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ نے جو مانگا اسے ملے گا۔

۳۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَصْحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ثَنَا الشَّعْلِيُّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَعْلَمُكَ اعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟

فَالَ قَدْ عَلِمْتُ الشَّيْءَ ﷺ لِيُخْرَجَ فَاذْكُرْنِي فَقَالَ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ وَهِيَ الشَّعْخُ الْمُنَافِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي تَوَيْفَتْهُ

فَقَالَ: اِشَارَةٌ هِيَ اس ارشاد باری عز اس کی طرف: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَعَاءَ الْمُنَافِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾ (مترجم)

۳۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَعَّتْ لَهَا حِجَابُهَا حَتَّى غُفِرَ لَهَا تَارِكُ الَّذِي بَدَأَ الْمُؤَلَّفُ.

۳۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ نَعْدُلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ ثَنَا بَرَزْدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ نَعْدُلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَجَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي قَبِيصٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَعْلَمُكَ أَوْجَدَ الصُّمَّةِ تَعْدِيلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ

فَقَالَ: بَعْضُ نَحْوٍ مِثْلَ اس کی جگہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ...﴾ ہے۔ (حرم)

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورۃ تیس آجوں کی ہے۔ اس نے اپنے پڑھنے والے (اور سمجھ کر عمل کرنے والے) کی سفارش کی حتیٰ کہ اس کی بخشش کر دی گئی۔ تارک الذی....

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۸۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُ اَحَدٌ الْوَاجِدُ الصُّمَّةُ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

خلاصۃ الباب ۛ سبحان اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کا اتنا بڑا ثواب قیامت کے دن ملے گا آج کل قرأت کی تعلیم کو معاذ اللہ فضول خیال کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے بہت بڑی دولت ہے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ قرآن ساری دولتوں سے بڑھ کر دولت ہے۔ حدیث ۳۷۸۴۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ فاتحہ کی سات آیات میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے اور بندہ کی طرف سے باری تعالیٰ کی جناب میں درخواست ہے اسی واسطے اس سورۃ کا ایک نام تعلیم السلسلہ بھی ہے جس کے معنی ہیں "سوال کی تعلیم" چنانچہ سورۃ فاتحہ میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ساری کی ساری ایک ماحولہ درخواست ہے جو بندہ اپنے مولیٰ کے سامنے پیش کر رہا ہے یہاں اس کی حمد و ثناء بجالاتا ہے اسی کے لائق ہر خوبی ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے خالق و مالک اور ساری کائنات کا پروردگار دررمان و رحیم اور مالک روز جزا ہونے کا اقرار کرتا ہے اور پھر اپنی بندگی اور بچاگی کا اعتراف کر کے اس سے سیدھی راہ پر قائم رہنے کی توفیق مانگتا ہے۔ یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ "بسم اللہ فاتحہ کا جز نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۸۵۔" مجہوز فسرین کے نزدیک ولقد البسماء مع المثنیٰ ہے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ سبع مثنیٰ سے مراد فاتحہ ہے اس کو سبع مثنیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر (بار بار) پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ سورت دو بار اتاری پہلے کلمہ کرم میں پھر مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن مسعود عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں یہ ہے کہ سبع مثنیٰ سے وہ سبع طوال مراد ہیں یعنی سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورۃ بقرہ سے سورۃ اعراف تک چھ سورتیں ہیں اور ساتویں سورت کے بارے میں رد قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ فل کر ایک سورت ہے اور اس وجہ سے درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اور یہ دونوں سورتوں کا مجموعہ طوال کی ساتویں سورت ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سبع طوال کی ساتویں سورت سورۃ یونس ہے اور ان سورتوں کو مثنیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ ان سورتوں میں فرائض و حدود اور احکام اور امثال عبرت کو مکرر بیان کیا گیا ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا فضل کیا کہ یہ ساتویں مثنیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پیغمبر کو یہ سورتیں عطا نہیں ہوئیں۔ یہ خلاصہ اس کا جو تفسیر ابن کثیر ص ۵۷۵ ج ۲ میں بیان ہوا ہے۔

چاندی خرق (صدق) کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن کا سامنا کرو تو اس کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں (اور تمہیں شہید کریں)۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا عمل کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی یاد اور معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ انسان کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو یاد الہی سے بھی زیادہ نواب الہی سے نجات کا باعث ہو۔

۳۷۹۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ دونوں گواہی دیتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی کسی مجلس میں یاد الہی میں مشغول ہو۔ فرشتے اُسے گھیر لیتے ہیں رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (تسل) اور طمانیت قلب (اترتی ہے اور اللہ اپنے پاس والے (مقرب) فرشتوں میں اُن کا تذکرہ فرماتا ہے۔

۳۷۹۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندہ کے ساتھ ہی ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتے اور میرے (نام یا احکام) کیلئے اسکے ہونٹ حرکت کریں۔

۳۷۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اسلام کے قاعدے (اعمال خیر) میرے لیے تو بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپؐ ان میں سے کوئی ایسی چیز مجھے بتا دیجئے کہ میں اس کا اہتمام والتزام کر لوں۔ فرمایا تمہاری زبان مسلسل یاد الہی سے تر رہے۔

و حِبْرٍ لَّكُم مِّنْ غَطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَذُوْلَكُمْ فَضَرُّوْا اَعْقَابَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا اَعْقَابَكُمْ؟

قَالُوْا وَمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ

و قَالَ مُعَاذُ بْنُ حَبِیْبٍ رَّصِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا غَسِلَ امْرُؤٌ بَعْمَلٍ اَحَى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ"

۳۷۹۱۔ حَدَّثَنَا ابُو سُبْحَرٍ ثَنَا اَبُو شَيْبَةَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَدَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اسْحَقَ عَنِ الْاَعْوَزِ اَبُوْیْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ سَعْدٍ یُّسَیِّدُ اَنْ سَمِعَ عَلٰی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا حَلَسْتُ قَوْمًا مَّحَلَسًا بِذِکْرِ ذِکْرُوْنَ اللّٰهِ فِیْہِ الْاَحْقَنُھُمْ اَلْمَلَانِکَةُ وَ تَعْلَمُھُمْ الرُّحْمَةُ وَ تَرْتُلُّ عَلَیْھِ السَّکِیۃُ وَ ذِکْرُھُ اللّٰهُ فِیْہِ عَدُوْہُ

۳۷۹۲۔ حَدَّثَنَا ابُو سُبْحَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُضْعَبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عُثَیْمٍ اللّٰهُ عَنْ اَمِّ الشَّرَدَاءِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اَمَّا مَعِ عِبْدِیْ اِذَا هُوَ ذَکَرٌ وَ تَحَرَّکَتْ مِنْ شَعَاتِہٖ "

۳۷۹۳۔ حَدَّثَنَا ابُو سُبْحَرٍ ثَنَا زُوَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ الْاَحْمَرِیُّ مُعَاوِیۃُ بْنُ صَالِحٍ الْاَحْمَرِیُّ عَمْرُو بْنُ قَبِیْسٍ الْکَلْبِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَسْرِ اَنْ اَمْرِئًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ شَرَّ رَایِعِ الْاِسْلَامِ فَذِکْرُ عَلٰی فَاَنْفُسِیْ مِنْہَا سَنِیۃٌ اَلشَّیْطٰنُ سَہٌ قَالَ لَا یَبْرَأُ لِسَانَکَ وَ لِسَانُکَ ذِکْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

عَزَّوَجَلَّ

خلاصہ الہام یعنی دل و زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اصل ذکر تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے اور منہیات سے اجتناب کرنا پھر زبان سے اللہ کا ذکر کرنا۔ صوفیہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی سب سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہی ذکر قلبی دوسری تمام عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ دوسری عبادتیں (صدق و جہاد وغیرہ) ہاتھ پاؤں سے ہوتی ہیں اور یہ ذکر دل سے

ہوتا ہے اور دل تمام اعضاء سے اشرف ہے یہی ذکر جہاد اکبر ہے۔ لیکن ذکر کے باب میں یہ بات ملحوظ رہے کہ جہاں پر ذکر جہاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جبری ہوگا جہاں سراً ہے وہاں سری ذکر ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر آیت اور عاجزی سے کرنے کا ارشاد فرمایا ہے سورۃ اعراف کی آیت ۲۰۵ میں غور کرنا چاہئے لیکن کچھ نادانف لوگ زور زور سے پتیکر پر یہ ذکر کرتے ہیں یہ طریقہ سنت خیر الائمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ جو عمل منہاج نبوت کے خلاف ہوگا وہ مقبول نہیں ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہے۔ (علوی)

مذکورہ حدیث باب میں ایک بدو (دیہاتی) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ "میرے لیے تو اعمال خیر بہت زیادہ ہو گئے" اس سے کچھ نا بخو حضرات یہ اعتراض کر بیٹھے ہیں کہ مولانا صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اس وقت جس وقت ابھی احکام مکمل نہیں اترے تھے ایک شخص حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہا ہے کہ میرے لیے تو اعمال خیر بہت زیادہ ہو گئے۔ یعنی اُن پہ عمل کرنا میرے لیے ممکن نہیں تو ہم جیسے عاویٰ و گنہگار سے مولانا آپ تقاضا کرتے ہیں کہ سنت کی مکمل پیروی کریں۔

یہ تصور اپنے ذہن میں نبھالنے کی دو وجوہات ہیں: ایک تو احادیث کا سرسری نظر سے مطالعہ کرنا اور دوسرا خود ہی صرف ایک ہی حدیث یا آیت کو تھمتہ مشق بنالینا اور اس سے کوئی نتیجہ اخذ کر لینا۔ چاہے دانستہ ہو یا نادانستہ۔ ارے بھائی! اگر بخیر غائر حدیث کا مطالعہ کریں تو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کچھ لوگوں کی طبیعت میں جھلت پسندی ہوتی ہے اور چونکہ صحابہؓ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بذات خود موجود رہتی تھی اس لیے ان کی خواہش ہوتی تھی کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوں کوئی ایسی بات معلوم کریں جس سے یہ بشارت حاصل ہو جائے کہ جنت قریب ہی انتظار میں کھڑی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے سوالات سے ایک فائدہ اور حاصل ہو گیا کہ ہمیں اپنے اعمال خیر کرنے میں سہولت ہوگئی۔ ایسی احادیث کو اپنے مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے اور یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ دیگر اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور دنیاوی اعمال مثلاً ایمانداری سے تجارت، لوگوں اور قربات داروں کے ساتھ لین دین وغیرہ میں چاہے سستی ہو جائے بس ولی مسلسل اللہ! اذکر تارہے تو بخشش کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ما تھ)

۵۴: بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

باب: لا الہ الا اللہ کی فضیلت

۳۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ إِلَى عَمَلٍ فَمَنْ أَهْلَكَهُ مِنْهُ فَلْيُجِبْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ بِهِ عَمَلٌ مِثْلُ عَمَلِهِ إِذَا دُعِيَ إِلَى عَمَلٍ فَامْتَنَعَ مِنْهُ فَلْيُجِبْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ بِهِ عَمَلٌ مِثْلُ عَمَلِهِ إِذَا دُعِيَ إِلَى عَمَلٍ فَامْتَنَعَ مِنْهُ فَلْيُجِبْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ بِهِ عَمَلٌ مِثْلُ عَمَلِهِ

فَالْعَبْدُ :

اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے: "لا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ"

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ" تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے

فَالْصَدِّقُ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا

نے سچ کہا۔ تمہارا میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جب

فَالْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ صَدِّقُ عَبْدِي لَا إِلَهَ

بندہ کہتا ہے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ" تو

أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ

ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے

صَدِّقُ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا

علاوہ کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں اور جب

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

بندہ کہتا ہے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

فَالْصَدِّقُ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَ

الْحَمْدُ" تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ

لِي الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے لیے ہی ہے

بِاللَّهِ قَالَ صَدِّقُ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

شای اور میرے لیے ہی ہیں تمام (خوہیاں اور

إِلَهِ لِي "

تقریبن) اور جب بندہ کہتا ہے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا

فَالْإِنْسَانُ لَمْ قَالَ أَلَا عَرَفْتُمْ أَنَا لَمْ أَهْبَنُ قَالَ

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" تو ارشاد ہوتا ہے: میرے

فَعَلْتُ لَأَسْأَلَنَّ حَقِّي مَا قَالَ فَقَالَ مَنْ زُوِّفْتُمْ عِنْدَ مُؤْتِهِ لَمْ

بندہ نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور

نَمْسَنُ النَّارُ

گناہوں کی آگ میں سے پچھا اور ایک اعمال کی قوت مجھ

ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ راوی ابو اہلحق کہتے ہیں کہ میرے استاد ابو جعفر نے اس کے بعد کچھ کہا جو میں سمجھ نہ سکا تو میں نے ابو جعفر سے پوچھا کہ کیا کہا؟ فرمایا: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو جائیں اُسے نار دوزخ نہیں چھوئے گی۔

۳۷۹۵: حضرت سعد المریری فرماتی ہیں کہ رسول اللہ

۳۷۹۵: أَخَذَ سَاعِدًا مِنْ نِيٍّ اسْمُهُ الْهَمْدَانِيُّ فَمَا مَحْمُودٌ

کے انتقال کے بعد عمرؓ کے پاس سے گزرے 7

بَنِي عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مَسْغَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ رنجیدہ کیوں ہو؟ کیا تمہیں اپنے چچا

عَنِ الشَّيْخِ عَنْ بَحْثِيِّ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ شُعْبَةَ الْقُرْنِيَّةِ

زاد بھائی کی امارت اچھی نہیں لگتی؟ جواب دیا یہ بات

قَالَتْ مَرْغَمٌ بَطْلَحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: مجھے

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ كَتَبْتَ اسْمَكَ امْرَأَةً ابْنُ أُنْكَسَ قَالَ

ایک کلمہ معلوم ہے جو بھی موت کے وقت وہ کلمہ کہے گا وہ

لَا وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کلمہ اس کے نامہ اعمال کو روشن کر دے گا اور موت کے

يَقُولُ السُّنِّي لَأَعْلَمُ حَمْلَةً لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مُؤْتِهِ إِلَّا

وقت اس کی کلمہ کی خوشبو (اور اس کی وجہ سے راحت)

كَمَا تَنْتَوِي لُؤْلُؤًا لِيَضْحِكُهُ وَإِنْ حَسَدَهُ وَزَوْجَهُ لَيَحْذَرَنَّ

اس کے جسم اور روح دونوں کو محسوس ہوگی پھر میں آپ

لَهَارُوحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ يَمْسَلْهُ حَتَّى يُؤْتَى قَالَ أَنَا

وَعَلَّمَهَا هِيَ الَّتِي ارَادَ عَمَّةُ عَلَيْهَا وَلَوْ عَلَّمَ ابْنُ شَيْبَانَ الْحَقَّ
تَشْرِيفَ لَعَلَّ يَكُنْ مِنْهُ لَمَعَةٌ
وہ کلمہ وہی ہے جو آپؐ نے اپنے چچا سے (کبلوات) چاہا تھا اور اگر آپؐ کو معلوم ہوتا کہ کوئی چیز اس کلمہ سے بھی زیادہ
آپؐ کے چچا کے لیے باعث نجات ہے تو ان کے سامنے وہی رکھ دیتے۔

۳۷۹۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَابِ الْوَاسِطِ لَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاهِلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَعْدَانَ بْنِ حَبِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَرْجِعَ ذَلِكَ إِلَى قَلْبِ نَفْسٍ إِلَّا عَرَفَ اللَّهَ لَهَا

۳۷۹۶ حضرت محاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نفس کو بھی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اللہ اس کی بخشش فرما دے گا۔

۳۷۹ء۔ حدثنا ابوہریرۃ عن النضر بن الحارث عن ابي جریج
عن مسطور حدثنی محمد بن عوف عن اوسیان قال قلت
رسول اللہ ﷺ لا الہ الا اللہ لا شفعاء عمل ولا
خبرک دانا۔

۳۸۰ء۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لا الہ الا اللہ
سے کوئی عمل بڑھ نہیں سکتا اور یہ کسی گناہ کو (باقی) مٹیس
نہیں دیتا۔

۳۷۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَاهِدٍ أَنَّ الْخَبَّابَ عَنْ مَالِكٍ
بْنِ أَبِي خَبْرٍ سَمِعَ مُؤَمِّلَ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ
ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ هِيَ يَوْمَ مَاتَ
مَرْءٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِزٌّ عَشْرَ
رِفَافٍ وَتُحْسِنُ لَهُ مَنَّةٌ حَسْبَةٌ وَمَحَى عَنْهُ مَاءُ مِثْبَةٍ وَ
تُحْسِنُ لَهُ حَمْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ وَلَمْ يَأْتِ
أَحَدٌ بِفَصْلِ مِثْلِهَا بِي إِلَّا مِنْ قَالَ الْمُخْتَرِ

۳۷۹۹ حدثنا أبو سحر عن أبي شبة نا سحر بن عبد
الرحمن نا عيسى المختار عن محمد بن أبي ليلى عن
عطية العوفي عن أبي سعيد عن النبي ﷺ قال من قال
((لا إله إلا الله وحده لا شريك له له
الملك وله الحمد يهده الحيض وهو على خفي

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» اُسے حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں سے
قدیرؑ کا نام رکھا گیا۔ (مجموعہ سوم) " ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

خلاصۃ السیلاب: مطلب یہ ہے کہ عیدہ علیحدہ علیحدہ کلمہ تہجد کو پڑھیں یا پھر انکھ اس طرح پڑھیں: لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم۔

۵۵: باب فضل

پایاب: اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی

الخامسین

فضیلت

۳۸۰۰ حدثنا عند الزخس من ابرهیم الذمضفی ثنا
موسى بن ابرهیم بن کثیر بن بشیر بن الفاکہ قال
سمعت طلحة بن حرام بن عم حارث قال سمعت حارث
بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول فی فضل
الدُّعَاءِ لا اله الا الله و افضل الدعاء الحمد لله

۳۸۰۱ حدثنا ابرهیم بن المذہب الحرانی ثنا صدقة بن
شہر مؤلفی الخمری قال سمعت قدامة بن ابرهیم
الخمیری یحدث انہ کان یخلف الی عبد اللہ بن عمر
ابن الخطاب رضى الله تعالى عنهما وهو غلام و عنہ
توبان معضرا قال فحدثنا عبد اللہ بن عمر رضى الله
تعالى عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثہ
ان عندنا من عباد الله قال یا رب لک الحمد تحمداً یسعی
لجلال و خہک و تعظیم سلطاک فوصلت بالملکین
فلم یذر یا کیف یکتسبها فصعد الی السماء و قال یا
ربنا ان عندک قد قال مفاۃ لا یذری تخیف یکتسبها
قال اللہ عز و جل و هو اعلم بما قال عبدة ما ذا قال
عندی " قال یا رب لک الحمد تحمداً
یسعی لجلال و خہک و تعظیم سلطاک فقال اللہ

۳۸۰۰ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یاں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: افضل ترین ذکر یہ ہے
الا اللہ ہے اور افضل ترین دعا الحمد لله
ہے۔

۳۸۰۱ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کے بندے نے کہا یا
رب..... اے اللہ! آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں۔
جو آپ بزرگ ذات اور عظیم سلطنت کے شایان شان
ہے۔ تو فرشتوں (کرمانا کا تین) کو دشواری ہوئی اور
انہیں سمجھ نہ آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں۔ چنانچہ
دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے
ہمارے پروردگار! آپ کے بندے نے ایک بات کہی
ہے ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں؟ اللہ
عز و جل ہا جو ایک اپنے بندہ کی اس بات سے واقف
ہے پوچھا انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کیا کہ
اے پروردگار! اس نے کہا: یا رب..... تو اللہ
عز و جل نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میرے

عزہ، حق لیسنا اکتسابا کما قال عدی حتی بلغانی
فانہ یذہبا
اس کا اُس کو اجروں گا۔ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود

۳۸۰۲ حدثنا علی بن محمد بن یحییٰ بن آدم ثنا
اسمر الجلی عن ابی اسحاق عن عبد الحارث بن وائل عن
ابن قال صلیت مع النبی ﷺ فقال دخل الخمد لله
حسدا کثیرا زجل الخمد لله خمد کثیرا عینا عینا
قد فلما صلی رسول الله ﷺ فان من دالذی قال هذا
قال الزجل اما وانا اذنت الا الحبر فقال لغد
ففتح لنا اثواب السماء فما تهبها حنة ذون العرش
۳۸۰۳ حدثنا هشام بن خالد الأزرق المزون ثنا
الولید بن مسلم ثنا زهير بن عبد الله بن محمد عن
مسعود بن عبد الرحمن عن أمه صلیت بنت خبیہ عن
عائشة قالت سمعت رسول الله ﷺ اذ رأى ما يحب قال
الحمد لله الذي سمعتم الصالحات وادار ما
يكره قال الحمد لله على كل حال

۳۸۰۴ حدثنا ابو هريرة عن روايت ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا: کرتے تھے ”ہر حال میں اللہ ہی کے لیے
تعارف (اور شکر) ہے۔ اے میرے پروردگار! میں
اے دوزخ کی حالت سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“
۳۸۰۵ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر نعمت
فرمائیں اور وہ نعمت پر الحمد للہ کہے تو اس بندہ نے جو دیا
وہ بھتر ہے اس سے جو اس نے لیا۔

۳۸۰۶ حدثنا علی بن محمد بن یحییٰ بن آدم ثنا
عبد بن محمد بن ثابت عن ابی هريرة أن النبی ﷺ
ثکان یقول الحمد لله على كل حال و انما یحذو یک من
حال اهل النار۔
۳۸۰۷ حدثنا الحسن بن علی الحلل ثنا ابو عاصم
عن شبيب بن شبيب عن انس قال قال رسول الله ﷺ
ما انعم الله على عبد بعمه فقال الحمد لله الا كان الذي
اعطاه الفضل مثا احد۔

خلاصہ: اللہ تعالیٰ حمد سے خوش ہوتے ہیں اس کو افضل ترین دعا قرار دیتے ہے۔
۳۸۰۸ سبحان اللہ رب ذو الجلال اپنی حمد سے کتنے خوش ہوتے ہیں اور یہ کلمات عرش تک جا پہنچتے ہیں معلوم ہوا
کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

۵۶: بَابُ فَضْلِ الشَّيْبِخِ

پای: سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ
لَنْ فَضْلِي عَنْ غَمَارَةِ بَنِي الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٌ خَفِيفَاتٌ عَلَى
الْبَشَرِ ثَقِيلَاتٌ هِيَ الْمُبِيزُ حَبِيبَاتٌ إِلَى الرَّحْمَنِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

۳۸۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے زبان پر پڑھئے ترازو میں ہماری اور رحمن کے پسندیدہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

۳۸۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ
نَسِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَيَّانٍ عَنْ غُفَّانٍ نَسِ ابْنِ سُوْدَةَ عَنْ ابْنِ
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرُسُ غَرْشًا فَقَالَ
مَا اِنَا هُرَيْرَةُ مَا الَّذِي نَعْمُ ۚ فَقُلْتُ عَرَسًا لِي قَالَ اَلَا
اَذْلُكَ عَلَى عَرَسٍ حَبِيبٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟

۳۸۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ درخت لگا رہے تھے۔ قریب سے نبیؐ کا گذر ہوا تو فرمایا: ابو ہریرہ! کیا پورے ہو؟ میں نے عرض کیا: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: اس سے بہتر درخت تمہیں نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ضرور! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: کہو سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (ان میں سے) ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں تمہارے لیے ایک درخت لگے گا۔

قَالَ لَسِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فُلِيَ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يُغْرُسُ لَكَ نَجَلٍ
وَاحِدَةً شَجَرَةً هِيَ الْفَحْه

۳۸۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ بَشِيرٍ
ثُمَّ مَسْعُورٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ
رَسْدَنِ عَنْ ابْنِ عَسَا بْنِ خُوَيْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّى الْعِدَّةَ أَوْ نَعْدَا صَلَّي الْعِدَّةَ وَهِيَ
تَذَكُّرُ اللَّهِ فَرَجَعَ حِينَ أَرْفَعُ الشَّهَادَاتِ أَوْ قَالَ انْقَضَتْ وَهِيَ
حَمْدُ الْكَافِرِ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ مُذْ قُلْتُ عَنْكَ الزُّبْعُ كَلِمَاتٍ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَهِيَ الْكُفْرُ وَارْحَمَ أَوْ أَوْزَانُ مَسَا قُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ عِدَّةً خَلْفَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَحْمَةً لِقَبْرِ سُبْحَانَ
اللَّهِ رَنَةً عَزَبَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَدَادًا كَلِمَاتِهِ

۳۸۰۸: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد ان کے پاس سے گزرے۔ یہ ذکر اللہ میں مشغول تھیں۔ جب دن چڑھ گیا یا دو پہر ہو گئی تو آپؐ وہاں تشریف لائے۔ یہ اسی حالت میں (ذکر اللہ میں) مشغول تھیں۔ فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے یہ چار کلمات تین بار کہے۔ وہ تمہارے ذکر سے بڑھ کر اور زنی اور ہماری ہیں: "سُبْحَانَ اللَّهِ مَدَادًا كَلِمَاتِهِ"

۳۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِحُكْمِ بْنِ خَلْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سُوَيْسِ بْنِ أَبِي سُوَيْسٍ الطُّغَمَانِ عَنْ عَوْنِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِهِ أَوْ عَنْ أَخِيهِ عَنِ الطُّغَمَانِ نَبِيٍّ بَشِيرٍ

۳۸۰۹: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو تم اللہ کی بزرگی کا ذکر کرتے ہو مثلاً: سبحان اللہ الحمد للہ۔ یہ کلمات اللہ کے عرش کے گرد پھرا لگاتے ہیں اور

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما تذکرون من حلال اللہ الفسیح والنخلین والنخمين بسعطص حوز العرش لہن دوی کدوی احذکم ان یخون لہ (او لا یزال لہ) من یدخرہ

۳۸۱۰ حدثنا ابوہریرہ بن العسدر الحرامی لنا ان یحیی وکثرنا ان یطوؤ حدثنی محمد بن علفہ ان غطفہ بن امی مالک عن اوفہاسی قال قال ابیہ الی رسول اللہ ﷺ فقلت یا رسول اللہ ذلی علی عمل فاسی فذکرت وصغلت ویدت فقال کتری اللہ مائۃ مرۃ و احمدی اللہ مائۃ مرۃ و ستحی اللہ مائۃ مرۃ حیز من مائۃ فوس مسلحہ فسرحت فی سبیل اللہ و حیز من مائۃ مدینہ و حیز من مائۃ وقۃ

۳۸۱۰: اُم باقی فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے کیونکہ میں عمر سید و ناتواں اور بھاری بدن والی ہو گئی ہوں (مشقت والی عبادت و شہوار ہو گئی ہے) فرمایا: سو بار اللہ اکبر کہہ کرو اور سو بار الحمد للہ کہہ کرو اور سو بار سبحان اللہ کہہ کرو۔ یہ تمہارے لیے راہ الہی میں سو گھوڑے زین اور کام کے ساتھ دینے سے بہتر ہیں اور سو اونٹوں سے بہتر ہیں سو غلام زاد کرنے سے بہتر ہیں۔

۳۸۱۱ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار کلمات تمام کاموں سے افضل ہیں جو بھی پہلے کہہ لو کیونکہ حرج فیہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر

۳۸۱۲ حدثنا یحیی بن عبد الرحمن بن عوف ونا عبد الرحمن بن مہدی ثنا شعبان بن سلمۃ بن کھیل عن ہلال بن یساف عن سفیرۃ بن جندب عن النبی ﷺ قال اربع بدات سنحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر

۳۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سنحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ کے گناہ بخش دیئے جائیں اگر مستدر کی جہاں کی مانند ہوں۔

۳۸۱۳ حدثنا علی بن محمد ثنا ابو نعاعۃ عن غمر بن واشد عن یحیی بن امی کثیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن مہدی عن ابی ہریرۃ قال قال لئ رسول اللہ ﷺ قال سنحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر

۳۸۱۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سنحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا اہتمام کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے جھاڑ

اَنْزَلَ فَاَنْهَاهَا بِعَنِّي بِخَطْفَتَيْنِ اَلْخَطَا بِحَمَاتِنِهَا حَطَّ الشَّجَرَةُ وَ دِيْعَتِي فِيْنَ جِيْسِي وَرَحْتَ اِيْنِي (سوکے) پتے جھاڑ دیتا رہا " ہے۔

خلاصہ: الباب ۲۶: ۳۸۰۶ اسے آسان کلمات کو بروقت و روزِ زبان رکھنا چاہئے۔ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح بخاری کو انجی کلمات پر ختم فرمایا ہے۔ ۳۸۱۳ گناہوں کے بخشے کا بہت آسان طریقہ سبحان اللہ اور الحمد للہ ہے۔ لیکن اذکار سے صفائے بخشے جاتے ہیں کبیرہ گناہ تو بہ واستغفار کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

باب: اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا

۵: بابُ الْاِسْتِغْفَارِ

۳۸۱۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے رسول اللہ ﷺ مجلس میں سو بار فرماتے رب اغفر لی ... الرحیم۔ "اے میرے پروردگار! میری بخشش فرما اور تو بہ قبول فرما۔ بلاشبہ تو تو بہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

۳۸۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ وَ الشَّحَادِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْلُوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ غَسْمٍ قَالَ ثَنَا لِعَدُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هِيَ الْمَخْلُصُ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ نَفْتُ عَلَيَّ اَنْتَكَ اَنْتَ التَّوَاتُ الْوُحِيْنِ مَا تَمَرَّةٌ

۳۸۱۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تو بہ کرتا ہوں دن میں سو مرتبہ۔

۳۸۱۵ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٌ عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْفَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوْ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْتُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

۳۸۱۶ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تو بہ کرتا ہوں دن میں ستر مرتبہ۔

۳۸۱۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كُنَيْعٌ عَنْ مُعْبِرَةَ اَبِيْ اَسِيْ السَّخْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مُرْزَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حِذِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْتُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةٍ

۳۸۱۷ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرنے میں میری زبان بے قابو تھی لیکن اہل خانہ سے بڑھ کر کسی اور کی طرف تہاؤ نہ کرتی تھی (کہ ان کے والدین یا کسی اور رشتہ دار کے متعلق کچھ دوں البتہ ان کے متعلق کوئی سخت سے کلمہ زبان سے نکل جاتا تھا) میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ

۳۸۱۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كُنَيْعٌ عَنْ مُعْبِرَةَ اَبِيْ اَسِيْ السَّخْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مُرْزَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حِذِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٌ عَنْ عِيَّابِ عَنْ اَبِيْ اسْحَقَ عَنْ اَبِيْ الْمُعْبِرَةِ عَنْ حِذْبَةَ قَالَ كَانَ فِيْ نَاسٍ فَرَبْ عَلَيَّ اَغْلِيْ وَ كَانَ لَا يَغْفِرُوْهُمْ اِلَّا غَيْرَ هُمْ هَذَا كَمَثَرُ دَالِكِ لِلنَّاسِ ﷺ هَذَا اَبِيْ اَسْمَ مِنْ

الاستغفار؟

کیا تو فرمایا تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔

نَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ سَلْعِينَ مَرَّةً

روزانہ ستر مرتبہ استغفار کیا کرو۔

۳۸۱۸ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ دِهْشَارِ بْنِ الْحَلِصِيِّ قَالَا أَيْبَى قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَزَقِ سَمْعَتٍ عَنِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ طُوبَى لِمَنْ وَحَدَّثَ فِي صَحْبَتِهِ اسْتَغْفَارًا كَثِيرًا ۝

۳۸۱۸ حضرت عبد اللہ بن مسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری ہے اُس کے لیے جو اپنے نامہ اعمال میں کثرت استغفار پائے۔

۳۸۱۹ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا الْحَكَمُ بْنُ مُضْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْاسْتَغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَرَخَاءٍ مِنْ كُلِّ صَبِيٍّ مَخْرَجًا وَرِزْقًا مِنْ حَيْثُ لَا يَحْصَى ۝

۳۸۱۹ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو استغفار کو لازم کر لے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی میں اس کے لیے آسانی پیدا فرما دیں گے اور ہر تنگی میں اس کے لیے راہ نوا دیں گے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائیں گے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔

۳۸۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا بَرْنُذٌ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَسَنَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي مِنَ الْبَلَدَيْنِ إِذَا احْتَسَبْتُ اسْتَشِيرُوا وَإِذَا سَأَلْتُ اسْتَغْفَرُوا ۝

۳۸۲۰ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے ”اے اللہ! مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دیجئے جو تنگی کے خوش ہوتے ہیں اور برائی سرزد ہو جائے تو استغفار کرتے ہیں۔“

نصاب التوبہ ☆ ۳۸۱۳ تا ۳۸۲۰ استغفار کی برکت سے تکالیف دور ہو جاتی ہیں روزی کشادہ ہوتی ہے مال و اولاد عیالت کی جاتی ہے۔ رحمت باران کا نزول ہوتا ہے اس کی تائید سورہ ہود میں موجود ہے۔

چاپ : نیکی کی فضیلت

۳۸۲۱ حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ایک نیکی لائے اسے دس گنا اجر ملے گا اور اس سے بڑھ کر بھی اور جو بدی لائے تو بدی کا بدلہ اس بدی کے بھر ہوگا بلکہ کچھ بیشمار بھی ہو جائے گی اور جو ایک باشت میرے قریب ہو میں ایک

۵۸: بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

۳۸۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ السَّنْعَرِيِّ عَنْ شُوْبَيْهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْاسْتَغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَرَخَاءٍ مِنْ كُلِّ صَبِيٍّ مَخْرَجًا وَرِزْقًا مِنْ حَيْثُ لَا يَحْصَى ۝

ہاتھ اُنکے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آئے میں وہ ہاتھ اُنکے قریب ہوتا ہوں اور جو چل کر میرے پاس آئے میں دوڑ کر اُنکے پاس جاتا ہوں اور جو زمین بھر خطائیں کر کے میرے پاس آئے لیکن میرے ساتھ کسی قسم کا شریک نہ کرتا ہوں اسی قدر مغفرت کے گراں سے ملتا ہوں۔

۳۸۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں اپنے بندے کے میرے متعلق گمان کے ساتھ ہوں (اُنکے موافق معاملہ کرتا ہوں) اور جب وہ مجھے یاد کرے میں اُنکے ساتھ ہی ہوتا ہوں اگر وہ مجھے (اپنے) جی میں یاد کرتے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اُسکو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک باشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اُنکے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اُنکے پاس آتا ہوں۔

۳۸۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ﷺ نے فرمایا ابن آدم کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ میری خاطر ہوتا ہے۔ میں خود ہی اس کا بدلہ عطا کروں گا۔

خلاصۃ الہدایہ : سبحان اللہ! مالک ارض و سماء کہتے رحیم ہیں کہ بندہ کی تھوڑی سی سخت پر اپنا قرب و رضاء عطا فرماتے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ سے اُن حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ذکر اسے محلی طریقہ سے کیا ہے، نہ کہ جوارح و اعضاء بالکل حرکت نہ کریں۔ واقعی اس میں اخلاص ہے اور اخلاص سے تھوڑا عمل بھی کافی ہو جاتا ہے۔

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ بِنِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

کی فضیلت

إِلَّا بِاللَّهِ

۳۸۲۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

نَفَرْتُ مَنِيَّ حِينَئِذٍ تَفَرُّتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمِنْ تَقَرُّبِ مَنِيَّ ذِرَاعًا تَفَرُّتُ مِنْهُ نَاعًا وَمِنْ أَنَايَ يَمْشِي أَيْتُهُ هُوَ وَلَهُ وَمِنْ لَيْسِي مَفْرَبًا إِلَّا مِنْ حَظِيَّةٍ ثُمَّ لَا يَنْشُرُكَ مِنْ شَيْئًا لَقِيْتَهُ مَمْثِلًا مَعْفَرًا

۳۸۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ سُبحَانَهُ أَنَا عِنْدَ طَرَفِ عِندِي سَيِّ وَ أَلَمَاعَةِ حِينَ يَدْخُرُ سَيِّ فَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأٍ حَسْبُ مِنْهُمْ وَ إِنْ أَقْرَبَايَ شَيْئًا فَتَرْتِ التَّجْ ذِرَاعًا وَ إِنْ أَنَايَ يَمْشِي أَيْتُهُ هَزْلَةً

۳۸۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ بِصَاعَتٍ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ صَاعَتٍ قَالَ اللَّهُ سُبحَانَهُ إِلَّا الصُّومَ فَإِنَّهُ لِي وَ أَخْرَجِي بِهِ

۳۸۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ النَّاسَنُ خَبَرُونِي عَنْ عَاصِمٍ

”الْاٰخِرُونَ عَنْ اٰمِيْنُ غُصَانٍ عَنْ اٰمِيْنُ مُؤَسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا الْهَوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ نَبِيَّ قَبَسِ اِلَّا اَذْلَكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِنْ تَحْوِزِ الْحَنَةِ“
 فُلْتُ بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“

۳۸۲۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كُنْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبْلَبٍ عَنْ أَبِي خُرَيْزَةَ قَالَ لَيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَذْلَكَ عَلٰی كُنْزٍ مِنْ تَحْوِزِ الْحَنَةِ فُلْتُ بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۳۸۲۶ حَدَّثَنَا بِغْفَرُ بْنُ خَمْبَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ مَعْبُطٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي رَسَبٍ مَوْلٰی حَارِثِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ حَارِثِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ مَرَّتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَيْ بَا حَارِثُ اَخْبِرْ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَانْهَا مِنْ تَحْوِزِ الْحَنَةِ

۳۸۲۶ حضرت حازم بن حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا ”حازم! لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ بکثرت کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

خلاصۃ الیاس ☆ اس کلمہ کے ”خزانہ جنت“ میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اس کیلئے بے بہا اجر و ثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنت میں محفوظ کیا جائے گا جس سے وہ آخرت میں دینیاتی فائدہ اٹھائے گا جیسا کہ ضرورت کے موقعوں پر محفوظ خزانوں سے اٹھایا جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء اس لفظ سے کلمہ کی صرف عظمت اور قدر و قیمت بتانا ہے یعنی یہ کہ جنت کے خزانوں کے جواہرات میں یہ ایک جوہر ہے کسی چیز کو بہت قیمتی بنانے کے لئے یہ بہترین تعمیر ہو سکتی ہے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سعی و کوشش و حرکت اور اس کے کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے کوئی بندہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ دوسرا مطلب جو اس کے قریب ہی قریب ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ”گناہ سے باز آنا اور اطاعت کا بھالانا اللہ کی مدد و توفیق کے بغیر بندے سے ممکن نہیں۔“



کتاب الدعاء

کتاب دُعا کے ابواب

باب: دُعا کی فضیلت

۱: باب فضل الدعاء

۳۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک سے دُعا نہ مانگے اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہوتے ہیں۔

۳۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالُوا وَجَّعَ لَنَا أَبُو الْمَلِیحِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَنَسٍ هَرَبْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ شُحَّانَةَ غَضِبَ عَلَيْهِ.

۳۸۲۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا عبادتِ حق ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور تمہارے پروردگار نے فرمایا: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔“

۳۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا كُنْ عَنِ الْأَغْمَشِ عَنْ ذُرِّ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّيْثُ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سُبْحِ الْكَلْدِيِّ عَنْ الشُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [عامر: ۶۰]

۳۸۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک دُعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔

۳۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ قَالُوا ذَاوُدَ قَالَ عَمْرَانُ السُّطَّانُ عَنْ فَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَنَسٍ هَرَبْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحْزَمَ عَلَى اللَّهِ شُحَّانَةَ مِنْ الدُّعَاءِ

خلاصہ الباب ۱: ۳۸۲۷: دنیا میں کوئی نہیں ہے جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہو۔ ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا رحیم و کریم اور بندہ پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اس سے بخیر آتا ہے۔ ۳۸۲۸: اصل حدیث صرف اتنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دُعا عبادتِ حق ہے۔“

قال ابو الحسن الطائفي قلت لشيخنا ابو الحسن الطائفي كَيْفَ هِيَ فِي مِثْلِ هَذِهِ؟ فَقَالَ: «فِي مِثْلِ هَذِهِ»

۳۸۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ثنا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: «فِي مِثْلِ هَذِهِ»

۳۸۳۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ثنا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: «فِي مِثْلِ هَذِهِ»

۳۸۳۳ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ثنا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: «فِي مِثْلِ هَذِهِ»

۳۸۳۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ثنا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: «فِي مِثْلِ هَذِهِ»

۳۸۳۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ثنا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: «فِي مِثْلِ هَذِهِ»

۳۸۳۶ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ثنا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: «فِي مِثْلِ هَذِهِ»

تَحْلَةً ۝

سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام کام درست فرما۔

قال فکأنما أختسأ أن یزید ما ففان أن لیس قد

جمعت لکم الانمز؟

جامع دعا نہ کر دی۔ (یعنی یقیناً کر دی)۔

۳۸۳۷ حدثنا عیسیٰ بن حماد المصطفیٰ اننا اللہ

نس سعید عن سعید بن اسی سعید المصطفیٰ عن اخیہ غناد

نس اسی سعید اللہ سمعنا انا خیر ذہن یقول کان رسول اللہ

ﷺ یقول اللهم انی اغفر ذنبک من الانزع من علم لا

ینزع و من قلب لا یخضع و من نطق لا ینزع و من دعاء

لا ینسمع

خلاصۃ الکتاب ۝ یہ دعا بہت جامع ہے اس بخسکی جامع دعاؤں کا خاص قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہر دعا میں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش کیا ہے کہ میں زندگی کے ہر معاملہ میں تیرا محتاج ہوں خود عاجز

اور بے بس ہوں یہاں تک کہ اپنے ظاہر و باطن اور زبان و قلب پر بھی میرا اختیار اور قابو نہیں۔ اپنے اخلاق و جذبات اور

اموال و احوال کی اصلاح میں بھی تیری نظر کرم کا محتاج ہوں میری صحت اور بیماری بھی تیرے ہاتھ میں ہے۔ دشمنوں اور

بدخواہوں کے شر سے تو ہی میری حفاظت فرما سکتا ہے میں اس معاملہ میں بھی عاجز و بے بس ہوں۔ تو کریم رب و داتا ہے اور

میں سائل و مستغاث ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال عہدیت ہے اور بلاشبہ یہ کمال آپ پر ختم ہے اور یہ دوسرے

کمالات سے بالاتر ہے۔۔۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ۳۸۳۶۔ قاری کے لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ جب حسب اقتدار اور با

وہابیت و معزز لوگ جب مجلس میں آتے تو دوسرے لوگ ان کے سامنے کھڑے رہتے۔ جیسا کہ آج کل بھی مجلس تکریمین کا

طریقہ ہے اس طرح کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور صرف کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک

مرتبہ حضرت سعد بن معاذ کے آنے پر صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے سرواڑی طرف کھڑے ہو جاؤ اس سے علاوہ دوسری

حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے پر صحابہ کرام کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ اپنے کسی خاص

میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی مخالفت اس حدیث میں وارد ہوئی ہے اس سے یہ غرض ہے کہ کھڑے ہونے کو

ضروری سمجھنا اور ہمیشہ کسی بڑے آدمی کے آنے پر کھڑا ہونا اس کو ناپسند کیا کیونکہ اس میں تکبر بھی ہے اور دوسرے لوگوں کو

اذیت دینا بھی ہے اور ایسے شخص کے لئے جہنم کی وعید بھی آئی ہے۔

۳: باب ما تعوذ منه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴: باب ما تعوذ منه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن
 نمير بن ح و حدثنا علي بن فضال عن حميد بن عمار عن
 هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله
 عليه وسلم كان يذغوا بهؤلاء الكلمات اللهم اني
 اعوذ بك من فتنة النار و عذاب النار و من شر فتنة
 العيسى و شر فتنة الغفر و من شر فتنة المسيح الدجال
 اللهم اغسل خطايي بماء الفلج و الرد و بق فلي من
 المطهرا كما بقيت القلوب الا ناص من الذنوب و باعد
 سني و من خطايي كما باعدت بين المشرق و المغرب
 اللهم اني اعوذ بك من الكسل و الهم و الغم و المعرة
 و المعرة

۳۸۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن
 ادريس عن حميد بن عمار عن هلال بن فروة بن نوفل قال
 سألت عائشة رضى الله تعالى عنها عن دعاء كان يذغوا
 به رسول الله صلى الله عليه وسلم فحدثتني عن دعاء كان يقول
 النبي صلى الله عليه وسلم من شر ما عملت و من شر ما لم
 افعل

۳۸۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو هاشم بن المنذر الحراني ثنا بكر بن
 سليم حدثني حميد الحراني عن ثوبان مولى اس عاصم
 عن اس عاصم رضى الله تعالى عنهما قال كان رسول
 الله صلى الله عليه وسلم نعلنا هذا الدعاء كما نعلس
 السورة من القرآن اللهم اني اعوذ بك من العذاب

۳۸۳۸: سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبیؐ ان کلمات سے
 دُعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ
 کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور تو گمراہی کے فتنے
 کے شر سے اور ناداری کے فتنے کے شر سے اور مسکا
 (کانے) و جال کے فتنے کے شر سے۔ اے اللہ! میری
 خطاؤں کو دھواں ال برف اور اولوں کے پانی سے اور میرے
 دل کو خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے آپؐ نے سفید
 کپڑے کو میل سے صاف بنایا اور میرے اور میری خطاؤں
 کے درمیان اس طرح دوری پیدا کر دیجئے (مجھے خطاؤں
 سے اتنا دور کر دیجئے) جس طرح آپؐ سے مشرق و مغرب
 کے درمیان دوری کی۔ اے اللہ! میں آپؐ کی پناہ مانگتا
 ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور گناہ سے اور تادم سے۔

۳۸۳۹: حضرت فروہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے
 سیدہ عائشہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہؐ کیا دُعا مانگا
 کرتے تھے؟ فرماتے لگیں آپؐ یہ دُعا مانگا کرتے
 تھے "اے اللہ! میں آپؐ کی پناہ مانگتا ہوں ان
 کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کے
 شر سے جو میں نے نہیں کئے۔"

۳۸۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ
 ہمیں یہ دُعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح
 قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ "اے اللہ! میں مذاب
 جہنم سے آپؐ کی پناہ مانگتا ہوں اور مذاب قبر سے
 آپؐ کی پناہ مانگتا ہوں اور کانے و جال کے فتنے سے

حیثہ و اغوذک من عذاب القبر و اغوذک من فتنۃ
المغیا و السمات " آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے
آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

۳۸۴۱ حدثنا ابو سحر بن اسحق ثنا ابو اسامة
ثنا عبد الله بن عمر عن محمد بن يحيى ان حنان
عن الأخرج عن اسحق بن عمار عن رضى الله تعالى عنه
عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت فقدت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فوراها فالتصفت
فوقعت بيدى على سطن قدميه و هو فى المنجد
و هما منصوبتان و هو يقول اللهم انى مرصاك من
تحتطك و سئعاهاتك من غفرتك و اغوذك
مك لا اخصى لك عليك انت كما التبت على
عقل " آپ! میں آپ کی رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ
کی ناراضگی سے اور آپ کے درگزر کی پناہ چاہتا ہوں
آپ کی سزا سے اور میں آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں
آپ سے۔ میں آپ کی تعریف پوری نہیں کر سکتا۔ آپ
ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

۳۸۴۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو حتیٰ کہ
اور قلت سے اور ذلت سے اور ظالم بننے سے اور مظلوم
بننے سے۔

۳۸۴۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے علم نافع مانگا کرو اور علم
غیر نافع سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

۳۸۴۴ سیدہ عمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی سے نکلنے اور ذلیل
حمری سے اور عذاب قبر سے اور دل کے فتنے سے۔ و کعب
فرماتے ہیں کہ دل کے فتنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی
غلط عقیدہ پر مرے اور اسے اس عقیدہ سے توبہ کا موقع

ن ملے۔
یستغفر الله منها

خلاصۃ السراپ : آخری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں ماثورہ و منقولہ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود کہیں یا امت کو ان کی تعلیم و تلقین فرمائی ان میں زیادہ تر وہ ہیں جن میں

اللہ تعالیٰ سے کسی دنیوی یا اخروی روحانی یا جسمانی انفرادی یا اجتماعی نعمت اور بھلائی کا سوال کیا گیا ہے اور مثبت طور پر کسی حاجت اور ضرورت کے لئے استدعا کی گئی ہے اس سلسلہ میں چند دعائیں گزشتہ باب میں گزر چکی ہیں اس باب میں ان دعاؤں کا ذکر ہے جن میں کسی خیر نعمت اور کسی مثبت حاجت و ضرورت کے سوال کے بجائے دنیا یا آخرت کے کسی شر سے اور کسی بلا اور آفت سے پناہ مانگی گئی ہے اور محتاط و بچاؤ کی استدعا کی گئی ہے۔ ان دعاؤں کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ دنیا اور آخرت کا کوئی شر کوئی فساد کوئی فتنہ اور کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو غور کرنے اور سمجھنے والوں کے لئے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت روشن مجرہ ہے کہ آپ کی دعائیں انسانوں کی دنیوی و اخروی روحانی اور جسمانی انفرادی اور اجتماعی غاہری اور باطنی مثبت اور منفی ساری ہی حاجتوں اور ضرورتوں پر حاوی ہیں اور خفی سے خفی اور باریک سے باریک حاجت نہیں بٹائی جاسکتی جس کو آپ نے بہتر سے بہتر پیرائے میں اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا ہو اور امت کو اس کے مانگنے کا طریقہ نہ سکھایا ہو۔ ان احادیث میں جن دعاؤں کا ذکر ہے ان میں چند چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان میں سے کفر و فتنہ قرصہ کا بار اور انتہائی بڑھاپا کہ جس میں ہوش و حواس صحیح سالم نہ رہیں جس کو قرآن پاک میں "ارذل العمر" فرمایا گیا ہے اور جنم قبر کے عذاب اور درجہ جہنم کے لئے اور خصوصاً مسلمان کے لئے یا آخرت میں سخت معسر اور تکلیف دینے والی ہے خاص طور پر کفر کا فتنہ کہ ساری زندگی کفر و شرک میں گزر جائے کہ شرک و کفر بھی لعنت سے استغفار نہ کرے تو ہمیشہ کا خسارہ ہے۔

۴: بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

چاپ: جامع دعائیں

۳۸۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ ثَابِتٌ بْنُ هَارُونَ أَنَا
أَبُو مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ آتَاهُ وَخَلَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
أَقُولُ حِينَ لَسْتُ زَيْسًا؟ قَالَ: قُلْ: أَلْقَيْتُ أَخَصْلِي
وَأَزْهَمْتُ وَأَعَصَيْتُ وَأَزْهَمْتُ وَجَمَعْتُ أَضْيَاعِي
الْأَوْسَعِ إِلَّا الْإِسْلَامَ فَإِنَّ هَذَا لَا يَنْخَسِفُ لَكَ دَنْتُكَ وَ
ذُنُوبُكَ.

۳۸۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ثَابِتٍ عَنْ هَارُونَ
عَنْ سَلَمَةَ أَخِيهِ حَزْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أُمِّ كَلْبَةَ بِنْتِ أَبِي
نَجْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۳۸۳۵ حضرت طارقؒ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے رب سے (دعا) مانگوں تو کیا عرض کروں؟ فرمایا کہا کرو "اے اللہ! میری بخشش فرما۔ مجھ پر رحمت فرما۔ مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور آپؐ نے انگوٹھے کے علاوہ باقی انگلیاں جمع کر کے فرمایا کہ یہ نکلات تمہارے لیے تمہارے دین اور دنیا کو جمع کر دیں گے۔

۳۸۳۶ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی: "اے اللہ! میں آپؐ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی۔ جو مجھے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ نَحْلَةً عَاجِلَةً وَ اٰجَلَةً مَا غَلَسْتُ مِنْهُ
وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ نَحْلَةً عَاجِلَةً مَا غَلَسْتُ
مِنْهُ وَاَلَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا سَأَلْتُكَ
عَنْكَ وَ نَسِیْتُكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَازَبَهُ عَنكَ
وَ سِیْتُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قُرْبَ النَّهَا مِنْ
قُرْبِیْ اَوْ عَمَلِیْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قُرْبَ النَّهَا مِنْ
قُرْبِیْ اَوْ عَمَلِیْ وَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَعْمَلَ لِّیْ قَضَاءَ فَضِیْلَتِهِ لِّیْ
حَیْرًا.

معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور میں آپ کی پناہ مانگتی
ہوں تمام تر شر سے دُنیا کے اور آخرت کے جس کا مجھے علم
ہے اس سے اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے اللہ!
میں آپ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو آپ سے آپ کے
بندہ اور نبیؐ نے مانگی اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اے
اللہ! میں آپ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب
کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں آپ کی پناہ مانگتی
ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے
قریب کرے اور میں آپ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ ہر
فیصلہ جو آپ نے میری بابت فرمایا اسے خیر بنا دیجئے۔

۳۸۳۷ حدیثنا یوسف بن یوسف الفطّان ثنا حریز عن
الأخفش عن ابنی صالح عن ابنی خزيمة قال قال رسولُ
الله صلی الله علیه وسلم لرجلٍ ما تقولُ فی الصلوة؟
قال استهدتُ اَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِهِ مِنَ النَّارِ اَمَّا
وَاللهِ مَا اَحْسَنَ دَعْوَتَكَ وَلَا دَعْوَةَ مُعَاذٍ قَالَ حَولِهَا
نَدْبَتُكَ

۳۸۳۷ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ایک شخص
سے فرمایا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا: تشہد کے بعد
اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ
مانگتا ہوں اور اللہ! میں آپ کی گنتاہٹ اور معاذؓ (جو
ہمارے امام ہیں) کی گنتاہٹ نہیں سمجھتا (کہ آپؐ اور
معاذؓ کیا دعا مانگتے ہیں) فرمایا: ہم بھی اسی کے گرد (جنت کا
سوال اور دوزخ سے پناہ) گنتاہٹے ہیں۔

خاصۃ الباب ۵: ان دعاؤں کے ایک ایک چیز پر غور کیا جائے انسان کو دینا اور آخرت میں جس چیز کی بھی ضرورت ہو
سکتی ہے یہ ان سب پر حاوی ہیں بلاشبہ جس کو دینا و آخرت میں مافیت اور مغفرت کا پروا مل جائے اسے سب کچھ مل گیا ہے
اور جنت کا حصول تو ہر مسلمان کا مطلوب و مقصود ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان دعاؤں کو حفظ کرے اور ان کے ذریعے
اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے۔

پانچواں: غفور (درگزر) اور عافیت (تندرستی)

۵: بَابُ الدُّعَاءِ بِالْغُفْرِ

کی دعا مانگنا

وَالْعَافِيَةِ

۳۸۳۸ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی
خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ

۳۸۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ
ابْنِ قُدَيْبٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَزْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

کے رسول! کوئی دعا افضل ہے؟ فرمایا اپنے رب سے
عفو اور عافیت مانگو۔ پھر دوسرے روز آپ کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا دعا
افضل ہے؟ فرمایا اپنے رب سے عفو اور عافیت طلب
کرو۔ پھر تیسرے روز حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے
اللہ کے نبی! کیا دعا افضل ہے؟ فرمایا اپنے رب سے
دُعا و آخِرَت میں عفو اور عافیت کا سوال کرو۔ جب
تھیں دُعا و آخِرَت میں عفو اور عافیت مل جائے تو تم
فلاح یافتہ ہو گئے۔

۳۸۴۹ حضرت اوسط بن اسماعیل نقل فرماتے ہیں کہ جب
نبی اس دنیا سے تشریف لے گئے تو انہوں نے سیدنا ابوبکر
کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ میری اس سید گزشتہ سال
کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر گروا آ گیا۔
کچھ دیر بعد فرمایا حج کا اہتمام کرو کہ یہ نیکی کے ساتھ ہی
ہو سکتا ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں (لے جانے
والی) ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ کے ساتھ
ہوتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں (لے جانے والے)
ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عافیت اور تندرستی مانگتے رہو کیونکہ
کسی کو بھی یقین (ایمان) کے بعد تندرستی سے بڑھ کر کوئی
نعمت نہیں دی گئی اور باہم حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے
بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق (بلا دُشمنی)
نہ کرو اور ایک دوسرے سے مذمت موڑو کہ پشت اس کی
طرف رکھو اور بن جاؤ اللہ کے بندے! بھائی بھائی۔

۳۸۵۰ ام المومنین سیدہ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ
کے رسول! فرمائیے اگر مجھے شب قدر نصیب ہو جائے
تو کیا دعا کروں؟ فرمایا: کہنا اے اللہ! آپ بہت

مالک قال اے الیٰ الیٰ رَحِمَیْ فَقالَ یا رَسولَ اللّٰهِ اِنِّی
الْمَدْعَاءُ اَفْضَلُ قالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا
وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اِنَّا فِی الْیَوْمِ الثَّانِیِ فَقالَ یا رَسولَ اللّٰهِ اِنِّی
الْمَدْعَاءُ اَفْضَلُ
قالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا
وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اِنَّا فِی الْیَوْمِ الثَّانِیِ فَقالَ یا رَسولَ اللّٰهِ اِنِّی
الْمَدْعَاءُ اَفْضَلُ قالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا
وَالْآخِرَةِ فَاِذَا اَعْطِیْتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ
فَقَدْ اَفْلَحْتَ

۳۸۴۹ حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَا غَبِیْدُ
بْنُ سَعْبَدٍ قالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ مُرَدَّ عَنْ حُمْرٍ قالَ
سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنِ عَامِرٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ
الْحَلَبِیِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَضَرَ قِصَصِ
السَّیِّدِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ قَامَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی مَقَامِی هَذَا عَامَ الْاَوَّلِ (ثُمَّ یَقُلُ
ابُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) ثُمَّ قالَ عَلَیْكُمْ بِالْصَّفْقِ
فَاِنَّ مَعَ الْاَمْرِ وَهُمَا فِی الْاُحْنَةِ وَابْتَکُمُ وَالْکَذِبَ فَانَّهُ مَعَ
الْفُخْوَورِ وَهُمَا فِی النَّارِ وَسَلُّوْا اللّٰهُ الْمَدْعَافَةَ فَانَّهُ لَمْ یُؤْتِ
اَحَدٌ مِّنْ الْمَلَائِکَةِ خَبْرًا مِنَ الْمَدْعَافَةِ وَلَا نَحَاسَفُوا وَلَا
نَسَاسَفُوا وَلَا تَسَاطَعُوا وَلَا تَدْمُسُوا وَلَا تَخُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ
اَنْوَاعًا

۳۸۵۰ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ کُثَیْبِ
بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَرِیْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ اِیْهَا قَالَتْ
یا رَسولَ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اِیْتَانِیَّ لَیْلَةً

درگزرفرمانے والے ہیں۔ درگزرفرمانے کو پسند کرتے ہیں اس لیے مجھ سے درگزرفرما بیے۔

۳۸۵۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ اس دعا سے بہتر کوئی دعا نہیں مانگتا۔ ((السنن النبویہ))
 اُنْیْ اَسْأَلُکَ الْمَعَافَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ))
 اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔

چاپ: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے آپ سے ابتداء کرے (پہلے اپنے لیے مانگے)
 ۳۸۵۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عادی کے بھائی (ان کی طرف سے) نبی حضرت ہود علیہ السلام پر رحمت فرمائے۔

چاپ: دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے

۳۸۵۳ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اتم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلد بازی نہ کرے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیسے؟ فرمایا: یہ کہے کہ میں نے اللہ سے دعا مانگی مگر اللہ نے قبول ہی نہیں کی۔ (یعنی کسی ہی نہیں)۔

چاپ: کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں

۳۸۵۴ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

الْقَفْرِ مَا أَذْغَرُ قَالَ تَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ عَافِیْتُ عَنِّی

۳۸۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدُّسُورِ اَنَّ عَنِ فِدَاةٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رِبَادٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ اَسَى خُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ اَفْضَلَ مِنَ اللّٰهُ اُنْیْ اَسْأَلُکَ الْمَعَافَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ

۶: بَابُ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْيَبْدُاْ بِنَفْسِهِ

۳۸۵۲ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِلُ ثَنَا وَبُذْذُ النَّصَابِ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ اُمِّیْ اِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلِ بْنِ اَبِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَرَحِمَا اللّٰهُ وَاجْعَلَا

۷: بَابُ یُسْتَحَابُّ لِاحَدِکُمْ مَا لَمْ یُعْجَلْ

۳۸۵۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَبِیٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ اُمِّیْ غَبَدٍ مَوْلِیِّ عِنْدَ السَّرْحَمِیِّ عَنْ عَوْبَدٍ عَنْ اَسَى خُرَيْبَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُسْتَحَابُّ لِاحَدِکُمْ مَا لَمْ یُعْجَلْ فِیْهِ وَکَيْفَ یُعْجَلُ بِاَرْسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَقُولُ لَقَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لَللّٰهِ

۸: بَابُ لَا یَقُولُ الرَّجُلُ اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ

۳۸۵۴ حَدَّثَنَا اَبُو یُسُفْرٍ ثَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَنَّ اَدْرِیْسَ

نے فرمایا، تم میں کوئی برگزیدہ نہ کہے! اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں۔ مانگنے میں چلتی اختیار کرنی چاہیے (کہ اے اللہ! آپ ضرور مجھے بخش دیں کہ آپ کے علاوہ کوئی بخشے والا نہیں) کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَسَى السَّرَّادِ عَنِ اَنَّا عَرَّجَ عَنْ اَسَى خُرَيْبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ احَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلَيَقُوْمَنَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُكْفَرُ لَهٗ

خاصیتِ ابوہریرہ ﷺ حدیث ۳۸۵۴، ۳۸۵۳۔ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے لئے دعا کرنے سے پہلے اپنے لئے کرے اس میں تو شیوع ہے اور نیز برہمہ جتنا ہے۔ نیز دعا کرنے والے کو بوقت اور جلد بازی سے منع کیا گیا ہے بعض لوگ دعا کرتے ہیں لیکن قبولیت کے آثار جب نظر نہیں آتے تو دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا باری تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی ہے۔ مسلمان کی دعا غیر بھی رائیگاں نہیں باقی یا تو وہی چیز مل جاتی ہے جو مانگتا ہے۔ یا دعا کی برکت سے دعا گہائی آفت، مصیبت مل جاتی ہے یا اس دعا پر آخرت میں اجر و ثواب مل جائے گا۔

پہاؤ: اسمِ اعظم

۹: بَابُ اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ

۳۸۵۵۔ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے وَ السَّحْمُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ السَّوْمُجُنْمُ اور سورہ آل عمران کی ابتدا: ﴿اَلَمْ يَلِدْ اِلٰهَ الْاَلٰ...﴾

۳۸۵۵ حَدَّثَنَا ابُو سَمُرَةَ ثَابِتٌ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَسَى رِیَادَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِسْمُ اللّٰهِ فِيْ هَاتَيْنِ الْاَيَاتِ وَ الْيَسْمُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَ فَاتِحَةِ سُورَةِ اَلْاٰنِ عَمْرَانُ.

۳۸۵۶۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم جس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ تین سوہتوں میں ہے۔ سورہ بقرہ سورہ آل عمران اور طہ۔

۳۸۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ الرَّهْبِیِّ الدَّمَشَقِيُّ ثَابِتٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجِبتْ مِنْ سُورَةِ فَاٰتِیَاتِ الْبَقَرَةِ وَ اَلْاٰنِ وَ طٰهٍ

یہ حدیث قاسم سے بواسطہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ الرَّهْبِیِّ الدَّمَشَقِيُّ ثَابِتٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ذُكِرَتْ ذٰلِکَ الْعِیْسَى بْنُ یُوْنُسَ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ یَحْدُثَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَخْوًۢةً

۳۸۵۷۔ حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ نبی کو ایک شخص

۳۸۵۷ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَ یَحْنَقُ عَنْ مَالِکِ بْنِ

کہ یہ کہتے سنا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ
الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ و لَمْ یُولَدْ و لَمْ یَکُنْ لَہُ
تَحْفُوًا اَحَدٌ تو فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم
کے ذریعہ سوال کیا جس کے ذریعہ سوال کیا جائے تو وہ
ما لک عطا فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو
اللہ قبول فرماتا ہے۔

۳۸۵۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو (دعا میں) یہ کہتے سنا:
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ لَکَ الْحَمْدُ۔ تو
فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے ذریعہ اللہ
سے سوال کیا جس کے ذریعہ مانگا جائے تو اللہ عطا
فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو اللہ قبول
فرماتا ہے۔

۳۸۵۹: ائمہ المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) یہ کہتے سنا: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ الطَّاهِرُ الطَّاهِرُ الطَّاهِرُ...))
اور ایک روز آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہیں معلوم
ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ نام بتا دیا ہے کہ جب وہ
نام لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔
میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں
باپ آپؐ پر قربان۔ مجھے وہ نام سکھا دیجئے۔ فرمایا:
تمہارے لیے وہ مناسب نہیں اے عائشہ۔ فرماتی ہیں:
یہ سن کر میں ہٹ گئی اور کچھ دیر بیٹھی پھر کھڑی ہوئی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک چوما۔ پھر عرض کیا:
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ اسمِ تعلیم فرما
دیجئے۔ فرمایا: عائشہ! تمہیں سکھاتا تمہارے لیے ہی

مَعْلُوْمٌ اِنَّہٗ سَمِعَہُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ثُمَّ مَرَدَّدَ عَنْ اَمِّہٖ قَالَ سَمِعَ
النَّبِیَّ ﷺ وَخَلَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ
اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ و لَمْ یُولَدْ و لَمْ یَکُنْ لَہُ
تَحْفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَقَدْ
سَالَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُنِلَ بِہٖ اَعْطِیَ و اِذَا
دُعِیَ بِہٖ اُجِبَ۔

۳۸۵۸ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَا وَکُنَّعٌ شَا اَنَّ اَبُو حُرَیْرَةَ
عَنِ اَنَسِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعَ
النَّبِیَّ ﷺ وَخَلَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ
الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْمَنَانُ
سَدَنُ السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ دُو الْخَلَالِ وَالْاَعْوَادِ فَقَالَ لَقَدْ
سَالَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُنِلَ بِہٖ اَعْطِیَ و اِذَا
دُعِیَ بِہٖ اُجِبَ۔

۳۸۵۹ حَدَّثَنَا اَبُو یُوْسُفَ الطَّنِیْذِیُّ لَامِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ
الرَّفْعِیُّ شَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْقُرَاطِیِّ عَنْ اُمِّیْ شَبِیْبَةَ
عَنْ عِنْدِ اللّٰہِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ فَالْتَّ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ الطَّاهِرُ
الطَّاهِرُ الْمُنَارِکَ الْاَحَدُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتُ بِہٖ
اُجِبْتُ و اِذَا سُنِلْتُ بِہٖ اَعْطِیْتُ و اِذَا اسْتُرْجِیْتُ بِہٖ
رَحِمْتُ و اِذَا اسْتَفْرَحْتُ بِہٖ فَتُرَحِّتُ

فَالْتَّ وَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ بَا عَائِشَةَ هَلْ عَلِمْتُ اَنَّ
اللّٰہَ قَدْ دَلَّنِیْ عَلٰی الْاَسْمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اُجِبَ؟
فَالْتَّ فَخَلَّتْ بِا رَسُوْلِ الْاَلِیَّا بَابِیْ اَنْتَ و اَمِّیْ
عَلِیْبَةُ قَالَ اِنَّہٗ لَا یَسْمٰی لَکَ بَا غَائِبَةُ فَالْتَّ فَتَنَحَّیْتُ و
حَلَسْتُ سَاعَةً ثُمَّ فُلْتُ فُلْتُ و اَمَّا ثُمَّ فُلْتُ بَا رَسُوْلِ
اللّٰہِ عَلِیْمُہُ قَالَ اِنَّہٗ لَا یَسْمٰی لَکَ بَا عَائِشَةُ اَنَّ

أَعْلَمَكَ أَنَّهُ لَا يَسْعَى لَكَ أَنْ تَسْأَلَ بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا
قَالَتْ فَلَقْتُ هَوَاضَاتٍ ثُمَّ صَلَّيْتُ وَخُصَّيْتُ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ
أَسْأَلُكَ أَذْغُوكَ اللَّهُ وَأَذْغُوكَ الرَّحْمَنُ وَأَذْغُوكَ الْبَرُّ
الرَّحِيمُ

موزوں نہیں اس لیے کہ مناسب نہیں کہ تم اسم کے
ذریعہ دنیا کی کوئی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں اس پر میں کھڑی
ہوئی وضو کیا اور دو رکعت ادا کیں۔ پھر میں نے دعا
مانگی ((اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ أَذْغُوكَ اللَّهُ وَأَذْغُوكَ))

وَأَذْغُوكَ سَائِسَائِكَ الْخُصَى ثَلَاثًا مَا
عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَغْلَمْ أَنِّي تَعْفُوَنِي وَتَرْحَمُنِي قَالَتْ
فَأَسْتَبْصِحُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ لِعَلَى الْأَسْمَاءِ
الَّتِي دَعَوْتَ بِهَا

کہا ((ما علمت منها وما لم أعلم ان تعفونی و
ترحمنی)) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور
ارشاد فرمایا: وہ اسم انہیں اسماء میں سے ہے جن سے تم
نے (ابھی) دعا مانگی۔

خلاصۃ السراپ ۳۸۵۵: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء جنسی میں سے بعض وہ ہیں جن کو اس لحاظ
سے خاص عظمت و امتیاز حاصل ہے کہ جب ان کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبولیت کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے ان اسماء کو
حدیث میں ”اسم اعظم“ کہا گیا ہے لیکن سمانی اور صراحت کے ساتھ ان کو متعین نہیں کیا گیا ہے بلکہ کسی درجہ میں مبہم رکھا گیا
ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لیلۃ القدر کو اور جمعہ کے دن قبولیت دعا کے خاص وقت کو مبہم رکھا گیا ہے احادیث سے یہ بھی پتا
چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک ہی اسم پاک ”اسم اعظم“ نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ متعدد اسماء جنسی کو ”اسم
اعظم“ کہا گیا ہے ان میں سے ”اللہ“ بھی اسم اعظم ہے اور ذوالجلالی والاکرام اور حنان و منان اور لفظ اللہ اور براہِ رحیم بھی
ہیں اور باب کی احادیث سے بھی ہماری تائید یہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کا اللہ تعالیٰ نے اس نوع کے
علوم و معارف سے خاص طور پر نوازا ہے انہوں نے ان احادیث سے یہی سمجھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰: بابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان

۳۸۶۰. حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرُومٍ أُمِّي شَيْبَةَ عَنْدَهُ نُسْ سُلَيْمَانَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْرٍو عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ هُرَيْرَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَانَةً إِلَّا
وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

۳۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی
ناوے نام ہیں۔ جو انہیں یاد کر لے (سمجھ کر اور اس
کے مطابق اعتقاد رکھ کر) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۸۶۱. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَا عَنْدَهُ الْهَلْطُكُ
نُسْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّعْصَعَانِيِّ نَسَا أَبُو الْهَيْثَمِ وَهَيْثَرُ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي ثَعْلَبَةَ حَدَّثَنِی عَنْدَ الرَّحْمَنِ
الْأَعْرَبِ عَنْ أُمِّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نانوے نام ہیں۔ ایک کم سو۔
اللہ تعالیٰ طاق ہیں طاق کو پسند فرماتے ہیں جو ان
ناموں کو محفوظ کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ

میں مختار مطلق۔ **الحق** ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنائی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور بچکے ہے۔ **السلام** آفتوں اور بیہوشیوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ **المؤمن** حقوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ **المطمین** ہر چیز کا ظہیران۔ **العزیز** عزت والا اور غالب والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر ناپا سکتا ہے۔ **النجب** جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور مجڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ **المتکبر** اجماعی بلند اور برتر جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ **الرحمن** نہایت رحم والا۔ **الرحیم** بڑا مہربان۔ **اللطیف** باریک بین یعنی خفی اور باریک چیزوں کا ادراک کرنے والا جہاں اللہ ہیں جس کی پہچان نہیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ **الخبیر** بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ **السمیع** سب کچھ سننے والا۔ **الخبیر** سب کچھ دیکھنے والا۔ **العلیم** بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ **الْعَزِيزُ** بہت عظمت والا۔ **البار** بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ **الْمُتَعَالِ** بہت بلند۔ **الجلیل** بڑا درگ قدر۔ **الْجَمِیْلُ** بہت جمال والا۔ **الْحَیُّ** بذات خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ **الْقَیُّوْمُ** کائنات عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور قہر ماننے والا۔ **الْقَادِرُ** قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ مجرور اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ **الْقَاهِرُ** غلبہ والا۔ **الْعَلِیُّ** بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ **الْحَكِیْمُ** بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ **الْقَرِیْبُ** بہت قریب۔ **الْمُجِیْبُ** دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ **الْعَنیُّ** بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اُس سے مستغنی نہیں۔ **الْوَهَّابُ** بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناقص ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ **الْوَدُوْدُ** بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ **الْمُشْكِرُ** بہت قدر دان۔ **الْمُخَاجِذُ** بڑی بزرگی والا بزرگ مطلق۔ **الْوَاجِدُ** فنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ **الْوَالِیُّ** کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منظم۔ **الرَّؤُوفُ** راہ راست پر لانے والا۔ **الْعَفُوُّ** بہت معاف کرنے والا۔ **الْعَفُوُّ** بہت بخشنے والا۔ **الْحَلِیْمُ** بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علیہ السلام فرمائی بھی اس کو مجرمین کی غوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ **الْكَرِیْمُ** بہت مہربان۔ **الشَّوَابُ** توبہ قبول کرنے والا۔ **الرَّؤُفُ** پروردگار۔ **الْمُجِیْبُ** بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ **الْوَلِیُّ** مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محبت اور ناصر۔ **الْمُتَعَدِّیُّ** حاضر و ناظر اور

ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو عظیم کہتے ہیں۔ الْمُتَبِينُ 'حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْمُبْرِهَانُ 'دلیل۔ النُّزُوفُ 'بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہا نہیں۔ الرَّحِيمُ 'بے حد مہربان۔ الْمُهَيِّدُ 'پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ 'دو بارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دو بارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ الْبَاعِثُ 'مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ الْمُؤْوِثُ 'تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لَمْ يَلَمْكَ الْيَوْمَ﴾ 'آج کے دن کسی کی بادشاہی ہے؟' اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿إِنَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ 'ایک تھا اور اللہ کی'۔ الْقَوِيُّ 'بہت زور آور۔ الشَّابِقُ 'سخت۔ الضَّارُّ 'الْثَّافِعُ' ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ الْبَاقِي 'ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ الْمُؤَقِّمُ 'پہنانے والا۔ الْخَافِضُ 'الرَّافِعُ' پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ الْمُنْقِضُ 'تنگی کرنے والا۔ الْمَبْسُطُ 'فراخی کرنے والا۔ یعنی محسوس اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ الْمُعَزُّ 'الْمُزْدُّ' عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ الْمُقْسُطُ 'عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ الرَّزَّاقُ 'بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ لَوْ اَنْفَعُوْهُ قُوَّةٌ 'شہد قوت والا جس میں ضعف یا احتمال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ الْمُتَّقِنُ 'ہمیشہ قائم رہنے والا۔ الْمُحَافِظُ 'برقرار۔ الْمُحَافِظُ 'پہنانے والا۔ الْمُكِنُّ 'کار ساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی ہندوں کا کام بنانے والا ہے۔ الْمُفَاعِلُ 'پیدا کرنے والا۔ الْمُسَامِعُ 'سننے والا۔ الْمُغْطِي 'عطا کرنے والا۔ الْمُخْبِي 'زندگی دینے والا۔ الْمُمِيتُ 'موت دینے والا۔ الْمُصَانِعُ 'روک دینے ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو عظیم کہتے ہیں۔ الْمُتَبِينُ 'حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْمُبْرِهَانُ 'دلیل۔ النُّزُوفُ 'بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہا نہیں۔ الرَّحِيمُ 'بے حد مہربان۔ الْمُهَيِّدُ 'پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ 'دو بارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دو بارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے

میں مختار مطلق۔ الحق ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشاہی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور بچکے ہیں۔ السلام آفتوں اور بیہوشیوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المؤمن مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المؤمنین ہر چیز کا نگہبان۔ العزیز عزت والا اور نعلب والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر نعلب پاسکتا ہے۔ الغیور جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور جگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ المتکبر انتہائی بلند اور برتر جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرحمن نہایت رحم والا۔ الرحیم بڑا مہربان۔ اللطیف باریک بین یعنی ایسی غفی چیزوں کا اداوار کرنے والا جہاں لگا ہوا نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الخبیر بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ السمیع سب کچھ سننے والا۔ البصیر سب کچھ دیکھنے والا۔ العلیم بہت جانتے والا۔ جس سے کوئی چیز غلی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ العظیم بہت عظمت والا۔ البار بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ المتعال بہت بلند۔ الجلیل بزرگ قدر۔ الجمین بہت جمال والا۔ الحی بذات خود زندہ اور قائم بذات جس کی ذات قائم ہو جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ القیوم کائنات عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور قہانے والا۔ القدیر قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آل کی بھی ضرورت نہیں اور وہ بخوار اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ القاهر غلبہ والا۔ العلی بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الْحَكِيمُ بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ الْقَرِيبُ بہت قریب۔ الْمُجِيبُ دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الْغَنی بڑا بے نیاز اور بے پروا۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اس سے مستغنی نہیں۔ الْوَھَّابُ بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور نامتام ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الْوَلِیُّ بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رہایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الْمُشْكِرُ بہت قدردان۔ الْمُجِيبُ بڑی بزرگی والا بزرگ مطلق۔ الْوَجِدُ فنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الْوَالِیُّ کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا حوالی اور منظم۔ الرَّؤُوفُ روادار و راست پر لانے والا۔ الْعَفُو بہت معاف کرنے والا۔ الْعَفُوْرُ بہت بخشنے والا۔ الْحَلِیْمُ بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ یا فرمانی بھی اس کو بحر میں کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الْكَرِیْمُ بہت مہربان۔ الشَّوْءُ تو بہت قبول کرنے والا۔ الرَّبُّ پروردگار۔ الْمُجِیْبُ بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الْوَلِیُّ مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محب اور ناصر۔ الْمُطَّلِعُ حاضر و ناظر اور ظاہر و باطن پر مطلع

اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جانے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جانے والے کو یم کہتے ہیں۔ الْمُتَمِیْنُ حق و باطل کو ہدایت کرنے والا۔ الْمُبْرَهَانُ دلیل۔ الْمُرُوْفُ بڑا ہی مہربان جس کی رحمت کی ثنات اور انتہا نہیں۔ الْمُرْحَمِیْنُ بڑے مہربان۔ الْمُتَبَدِّلُ پہلی بار پیدا کرنے والا اور بعد سے وجود میں لانے والا۔ الْمُتَعَمِّلُ دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنانے گا۔ الْمُبَاعِثُ نفروں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ الْمُؤَارِثُ تمام موجودات کے فنا ہوجانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لِلْمَلٰئِكَةِ الْیَوْمَ﴾ ”آج کے دن کسی کی بادشاہی ہے؟“ اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلّٰہِ الْمُلٰکُ الْیَوْمَ﴾ ”ایک قہار اللہ کی“۔ الْمُتَّقِیُّ بہت زور آور۔ الْمُسْتَدِنُ سخت۔ الْمُتَّزِرُ الشافع ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ الْمُبْتَغِیُّ ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ الْمُؤَقِّیُّ بچانے والا۔ الْمُخَافِصُ الْمُرَافِعُ پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ الْمُعَیْنُ تنگی کرنے والا۔ الْمُبَسِّطُ فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ الْمُعِزُّ الْمُحْذِلُ عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ الْمُحْضِطُ عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ الْمُرْزُقِیُّ بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پید کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ لَوِ الْقُوَّةُ قوت والا۔ الْمُتَمِیْنُ شدید قوت والا جس میں ضعف، اضطلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابلہ اور شریک نہیں۔ الْمُتَّكِلُ ہمیشہ قائم رہنے والا۔ الْمُتَّكِلُ برقرار۔ الْمُحَافِظُ بچانے والا۔ الْمُؤَكِّیْنُ کارساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی ہندوں کا کام بنانے والا ہے۔ الْمُخَافِصُ پید کرنے والا۔ الْمُشَامِعُ سننے والا۔ الْمُغْضِیُّ عطا کرنے والا۔ الْمُخْصِیُّ زندگی دینے والا۔ الْمُخْمِیْتُ موت دینے والا۔ الْمُخَانِعُ روک دینے والا اور باز رکھنے والا۔ جس چیز کو وہ روک لے کوئی اس کو بے نہیں سکتا۔ الْمُجَامِعُ سب لوگوں کو جمع کرنے والا یعنی قیامت کے دن اور مرکب اشیاء میں تمام متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا۔ الْمُتَّكِلُ سیدھی راہ دکھانے اور بتانے والا کہ یہ راہ سعادت ہے اور یہ راہ شقاوت ہے اور سیدھی راہ پر چلانے والا بھی ہے۔ الْمُتَّكِلُ کفایت کرنے والا۔ الْمُتَّكِلُ ہمیشہ برقرار۔ الْمُتَّكِلُ جاننے والا۔ الْمُتَّكِلُ سچا۔ الْمُتَّكِلُ وہ بذات خود ظاہر اور روشن ہے اور دوسروں کو ظاہر اور روشن کرنے والا ہے۔ نور اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرتا ہو۔ آسمان و زمین سب ظلمت عدم میں چھپے ہوئے تھے۔ اللہ نے ان کو عدم کی ظلمت سے نکال کر نور و وجود دکھایا۔ جس سے سب ظاہر ہو گئے۔ اس

لے وہ ”نور السموات والارض“ یعنی ”آسمان وزمین کا نور“ ہے۔ اَلْمُحْتَضِرُ ”روشن کرنے والا۔ الشَّامُ“ ہر کام کو پورا کرنے والا۔ اَلْقَدِیْمُ ”ازلی۔ اَنُوْثَرُ“ یکسا (طاق) اُکیلا (الاحد) ذات صفات میں یکسا اور یکا نہ۔ یعنی بے مثال اور بے نظیر۔ اَلصَّمْدُ ”جو کسی کا تھکا نہ ہو۔ ہر ایک اس کا تھکا ہے۔ اَلَّذِیْ“ نَمِ یَلِدُ“ جس کی اولاد نہیں۔ و نَمِ یُوْلِدُ“ اور جو کسی کی اولاد نہیں۔ و نَمِ یُکْرُ“ لَمْ یُکْفُوا اَحَدٌ“ اور کوئی اُس کا ہسر نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حقیقی معنی میں اللہ پاک کا نام یعنی اسم ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ”اللہ“ اہل بیت اس کے صفاتی نام پیغمبروں میں جو قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوئے ہیں انہی کو اسماء حسنی کہا گیا ہے۔ شارحین حدیث اور علماء کا اس پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اسماء الہیہ صرف ثنا وے میں مخصوص نہیں ہیں اور یہ ان کی پوری تعداد نہیں کیونکہ تتبع اور تلاش کے بعد احادیث میں اس سے بہت زیادہ تعداد مل جاتی ہے اس لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب اور مدعا صرف یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے ثنا وے ناموں کو یاد کرے گا اور ان کی گہداشت کرے گا وہ جنت میں جائے گا یعنی صرف ثنا وے ناموں کا احصاء کر لینے پر بندہ اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔ حدیث پاک کے جملہ ”من احصاها دخل الجنة“ کی تشریح میں علماء و شارحین نے مختلف باتیں لکھی ہیں ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء الہیہ کے مطالب سمجھ کر اور ان کی معرفت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کرے گا جن کے یہ اسماء صفات ہیں وہ جنت میں جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء حسنی کے تقاضوں پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ تیسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ثنا وے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور ان کے ذریعے اس سے دعا کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ امام بخاری نے ”من احصاها“ کی تشریح ”من حصھا“ (جس نے ان کو یاد کیا) سے کی ہے بلکہ اس حدیث کی بعض روایات میں ”من حصھا“ سے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں اس لئے اس تشریح کو ترجیح دی گئی ہے۔

۱۱: بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۳۸۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْمٰی عَنْ كَثْبَرٍ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا تُدْعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهَا إِلَّا لَا شَكَّ فِيْهَا دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

۳۸۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم دعا میں قبول ہوتی ہیں ان میں کچھ شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا اور (۳) والد کی دعا اولاد کے حق میں۔

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ حَدَّثَنَا خُصَامَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۸۶۳: حضرت امّ حکیم بنت وواع خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

حزبہ عن قم حکیم بنت خبرہ عن قم حکیم بنت و ذاع
الحزبۃ قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول دعاء
الوالد یخصی الی الحجاب۔
علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہیں: والد کی دعا (اللہ کے
خاص) حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ (یعنی قبول ہوتی
ہے)۔

۱۲: بَابُ تَحْرِيجَةِ الْأَعْبَادِ فِي الدُّعَاءِ

چاپ: دُعَائِمْ حِد سے بڑھنا منع ہے

۳۸۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَمَّا قَالَا
نَسْ سَلَمَةُ أَسْنَاءَ مِنْهُ الْحَرَبِيُّ عَنْ أَبِي عَمَامَةَ أَنَّ عِنْدَ
اللَّهِ تَمَعْلِي سَمِعَ أَنَّهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَضْرَ
الْأَنْصِ عَنِ بَيْنِ الْحِثَّةِ إِذَا دَعَلَهَا فَقَالَ أَنَّى نَسْ سَل
اللَّهُ الْحِثَّةَ وَغَذَبَهُ مِنَ الشَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَغْنَدُونَ فِي
الدُّعَاءِ

۳۸۶۳ حضرت عبداللہ بن مغفل نے اپنے صاحبزادے
کو یہ دعا مانگتے ہیں: "اے اللہ! میں آپ سے مانگتا
ہوں سفید محال جنت کے دائیں حصہ میں جب میں
جنت میں داخل ہوں۔" تو فرمایا: پیارے بیٹے! اللہ
سے جنت مانگو اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگو (اور بس)
کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: عترتِ
کچھ لوگ دعا میں حد سے بڑھنا شروع کر دیں گے۔

۱۳: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

چاپ: دُعَائِمْ ہاتھ اٹھانا

۳۸۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلْفٍ قَالَا عَمَّا قَالَا
عَنْ حُفَظَرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَمَامَةَ عَنْ
السَّيِّدِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ دَعَاكُمْ حَتَّى تَكُونُمْ
بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَرُدُّهُمَا صَفْرًا (أَوْ
قَالَ) حَالَتَيْنِ

۳۸۶۵ حضرت سلمان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: تمہارا پروردگار بہت با حیا اور کریم (معزز و
مہربان اور جواد و فیاض) ہے۔ اسے اس بات سے حیا
آتی ہے کہ اسکا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ
پھیلائے پھر وہ اس کے ہاتھ خالی اور ناکام لوٹا دے۔

۳۸۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِقِ قَالَا عَمَّا قَالَا عَنْ حَنِيبٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ حِشَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ
أَبِي عَاسِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَاكَ اللَّهُ فَادْعْ
بِسُطُورِ كَلْبِكَ وَلَا تَدْعُ مَعْفُورًا وَهَذَا قَوْلُ فَا نَسَخَ
بِهِمَا وَهَكَكَ

۳۸۶۶ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے دعا
مانگو تو اپنی ہتھیلیاں اوپر رکھو اور ہاتھوں کی پشت اوپر
مت رکھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے
چہرہ پر پھیر لو۔

خلاصۃ السباب: دُعَائِمْ ہاتھ اٹھانا اور آخرت میں ہاتھ منہ پر پھیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب قریب، جو اثر
ثابت ہے۔ امام نووی نے شرح مہذب میں قریباً تیس حدیثیں اس کے متعلق بیان کر دی ہیں اور تفصیل سے ان حضرات کی
غلط فہمی کی حقیقت واضح کی ہے جن کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے دعا میں ہاتھ
اٹھانے کا انکار کر دیا ہے۔

۱۳: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّحْلُ إِذَا

بَابُ: صَبْحَ وَشَامَ

أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسَى

کے دعا

۳۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَحْمَدَ
نَسْلًا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ الرَّؤُوفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ
يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَغَدَاةَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِزٌّ رَقِيبَةٍ مِنْ
وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ وَخَطَّ عَنْهُ عَشْرُ حَبَابَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرُ
دَرَجَاتٍ فَكَانَ فِي حُزْنٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسَى وَ إِذَا
أَمْسَى فَهَمْلٌ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ

قال هرانی رجلٌ وسؤل الله ﷻ فيما يرى
النائم فقال يا رسول الله ان ابا عبد الله يزورني عنك كذا
و كذا فقال صدق ابو عبد الله

۳۸۶۸۔ حَدَّثَنَا بِغَفَوَاتُ بْنُ حَمِيدٍ نَسْلًا عَنْ كَاتِبٍ ثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَزَامٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اضْجَعْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ بِنَا
اضْجَعْنَا وَبِنَا اُنْسِنَا وَبِنَا نَخِي وَبِنَا مَوْتٌ وَ إِذَا
اُنْسِنَا فَقُولُوا اللَّهُمَّ بِنَا اُنْسِنَا وَبِنَا نَخِي وَبِنَا مَوْتٌ وَ
بِنَا نَخِي وَبِنَا مَوْتٌ وَ بِنَا اُنْسِنَا وَبِنَا نَخِي وَبِنَا مَوْتٌ وَ

۳۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاهِدٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا أَبِي
الزَّمَدَانِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَا عَنْ سَعْدِ بْنِ عَتَا عَنْ
عَفَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ
يَقُولُ فِي صَاحٍ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي
لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ مِنْ الْأَضْرَاجِ وَلَا مِنْ السَّمَاءِ وَهُوَ
الْمُسْمَعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِيَصْرُهُ شَيْءٌ

۳۸۶۷۔ حضرت ابو عیاشؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کے وقت یہ دعا مانگے "لا الہ الا اللہ و غدا لا شریک...." تو اسے حضرت اسمعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور شام کو یہی کلمات پڑھے تو صبح تک ایسا ہی رہے گا۔ راوی کہتے ہیں ایک مرد کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپؐ کی طرف منسوب کر کے یہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا، ابو عیاش نے سچ کہا۔

۳۸۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح کو یہ دعا پڑھا کرو: "اے اللہ! ہم نے صرف آپؐ کی وجہ سے (قدرت سے) صبح کی اور آپؐ ہی کی قدرت سے شام کی اور آپؐ ہی کی خاطر جانیں گے اور آپؐ ہی کی خاطر جان دیں گے اور شام ہو تو بھی یہی دعا مانگا کرو۔"

۳۸۶۹۔ حضرت ابان بن عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمانؓ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ بھی ہر روز صبح اور ہر شام کو یہ کلمات کہے: "بسم اللہ" (اللہ تعالیٰ تین بار) یہ نہیں ہو سکتا کہ اسے کوئی ضرر پہنچے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابان کو قانع تھا۔ ایک شخص اُن کی طرف (تعجب سے)

فإن و كان إنَّ فـذاً أصابته طُرف من الفالاح
فجعل الرُّخْلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فقال لهُ إنَّ ما تَنْظُرُ إِلَيْهِ.

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ سَمِعَهُ لَوْ سَمِعَتْهُ لَغُرَّتْ
لَئِنْ سَمِعَتْهُ لَغُرَّتْ لَئِنْ سَمِعَتْهُ لَغُرَّتْ
لَئِنْ سَمِعَتْهُ لَغُرَّتْ لَئِنْ سَمِعَتْهُ لَغُرَّتْ

٣٨٤٠ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ
ثَنَا مَسْعُورٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ سَابِقٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ حَادِمِ
النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
مُسْلِمٍ أَوْ أُنْثَى أَوْ غُلَبٍ يَقُولُ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ
رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا أَلَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَحِّبَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ "

٣٨٤١ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَنِيدٍ الطَّافِسِيُّ لَنَا وَكَثْبَةُ بْنُ
عَمَادَةَ عَنْ مُسْلِمَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ خُبَيْرِ بْنِ
مُطْعَمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدُّعَاةَ حَسْبَ نَفْسِي وَحِينَ
يُضْحِكُ اللَّهُمَّ أَسَى أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ اسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ
وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتَرْعُوْنِي وَآمِنْ زَوْعَاتِي وَ
أَخَوَاتِي مِنْ سَيِّئِ يَدَيْ وَأَمِّنْ حَلْفَتِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ
شِمَالِي وَمَنْ فَوْقِي وَتَحْتِي وَخَلْفِي وَآمِنْ أَعْمَالَ مِنْ نَحْسِي .

وَقَالَ وَكَيْفَ بَعَثَ الْحَقُّ

٣٨٤٢ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ رَوَيْتُهُ مِنْ غَيْبَةِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ أَنْتَ رَأَى لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَانَا عِنْدَكَ وَابْنُ عَدَى عِنْدَكَ وَوَعْدُكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَغْوَدُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَنْتَ بَعِثْتَنِي وَأَنْتَ بَدِئْتَنِي فَاعْلَمُوا

دیکھنے لگا تو حضرت امان نے اس سے کہا: دیکھتے کیا ہو۔ حدیث ایسے ہی ہے جیسے میں نے جان لیگیں ایک روز میں پڑھا نہ کیا (بھول گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی آفتل تقدیر مجھ پر جاری فرمادیں۔

۳۸۷۰: رسول اللہ کے خادم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو بھی مسلمان یا انسان یا بندہ (راوی کو لفظ میں شک ہے کہ کیا فرمایا تھا) 'صبح' شام یہ کلمات کہے نہ صیبت ماللہ ونا۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت ضرور راضی اور خوش فرمائیں گے۔

۳۸۷۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام یہ دعائیں نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ (یعنی ضرور مانگتے تھے): (اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَ اَمِّنْ رَّوْعَانِيْ وَ اخْلَعْ عَيْنِيْ مِنْ شَرِّ بَدِيْ وَ مِنْ حَلْقِيْ وَ عَنِ بَيْتِيْ وَ عَنِ بَيْتِ الْمَسْجِدِ وَ مِنْ فَوْسِقِيْ وَ اَعُوْذُ بِكَ اِنْ اَخْشَلْتُ مِنْ نَجْتِيْ))

وکیج نے کہا کہ آفری جملہ میں دھننے سے
بناو مائی۔

۳۸۷۲۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: (سید الاستغفار) اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہوں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ نے مجھے پیدا فرمایا۔ میں آپ کا بندہ ہوں۔ میں آپ کے عہد (عہد الست) اور وعدہ پر پابند راستطاعت قائم ہوں۔ میں نے جو کام کیے انکے شر سے میں آپ کی بناء چاہتا ہوں۔ آپ کے انعامات کا

هَاتَا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَ الْاٰنِ

فائل اور معترف سوں اور اپنے گناہوں کا اقراری۔ اسلئے میری بخشش فرما دیجئے کہ گناہوں کو صرف آپ ہی بخشنے ہیں۔ جو بندہ یہ کلمات دن یا رات میں کہے پھر اس دن یا رات کو اسے موت آ جائے تو وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا۔

خلاصہ الہام ☆ ہر آدمی کے لئے رات کے بعد صبح ہوتی ہے اور دن ختم ہونے پر شام آتی ہے گویا صبح اور بر شام زندگی کی ایک منزل طے ہو کر اگلی منزل شروع ہو جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات اور اپنے عملی نمونے سے امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو تازہ و مستحکم کرے۔ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ اپنے تصوروں کے اعتراف کے ساتھ معافی مانگے اور سائل اور بھکاری بن کر رب کریم سے مناسب وقت و عامیں کرے۔

۱۵ : يَا بَدِئُ مَا يَبْدُوْا بِهِ اِذَا اٰوٰى

ما مانگے؟

اِلٰی فِرَاشِهِ

۳۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ مِ ابْنِ الشَّوَارِبِ مِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ مِ ابْنِ الْمُنْجَرِّ مِ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اٰوٰى اِلَى فِرَاشِهِ اَللّٰهُمَّ رَتِّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَتِّ كُلِّ شَيْءٍ فَاِنَّ الْبَحْتَ وَالنَّوْى مُسْرَلٌ السَّوَادِ وَالْاَنْحِلَ وَالْفُرَّانُ الْعَظِيْمُ الْغَوْدِيْكُ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَحَدٌ مَا صَبَّحْتَ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اَغْصِ عَنِ الدِّهْنِ وَاغْصِ مِ الْفَقْرِ

۳۸۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو یہ دعا مانگا کرتے۔ "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے (اُگانے والے) تورات انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے۔ میں ہر جانور کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے۔ آپ اوّل ہیں آپ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور آپ ہی آخر ہیں آپ کے بعد کچھ نہیں۔ آپ ہی ظاہر ہیں آپ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور آپ ہی باطن ہیں کہ آپ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض ادا کر دیجئے اور مجھے مفلس سے غنی کر دیجئے۔

۳۸۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مِ ابْنِ سَعْدٍ مِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اِذَا اَوْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَبْرَعْ دَاعِلَةً اِذَا رَءَا

۳۸۷۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے ازار کا کنارہ کھول لے اور اس سے اپنا بستر جھاڑ لے۔ اسلئے کہ اُسے معلوم نہیں کہ اس

ثُمَّ يَلْفُظُ بِهَا رَافِعَةً فَإِنَّهُ لَا يَفْرِي مَا خَلَقَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَمِعَ عَلَى شِقْمِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْبَقْلَ رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ حَسْبِي وَبَكَ الْفَقْدَ فَإِنْ أَسْكَتَ نَفْسِي فَارْحَمْنِي وَإِنْ أَوْسَلْنِي فَارْحَمْنِي مَا خَلَقْتَ بِهِ عَذَابَكَ الْفَاحِشِينَ

کے پیچھے بستر پر کیا کچھ آیا (کوئی موڑی چیز ہی آ سکتی ہے) ہمارے دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر یہ دعا پڑھے نوب بک وضعت حسبی و ان کے بھروسہ پر میں نے اپنی کروٹ رکھی (لینا) اور آپ

ہی کے اُمر سے میں اٹھوں گا۔ اگر آپ میری جان روک لیں تو اس پر رحمت فرمائیں اور اگر چھوڑ دیں (اور میں بیدار ہوں) تو اس کی ایسے ہی حفاظت فرمائیے جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۳۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَبُخَارٍ فِي مُعْتَبَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ شَرْحِبِيلٍ أَنَا أَبُو الْوَيْثَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّهَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا احْتَضَ طَمَحَ بَعَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ مَا لَتَعُوذَنِي وَ مَسَحَ بِهَا حَسَدَهُ

۳۸۷۵: ہم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور معوذتین پڑھتے اور دونوں ہاتھ پورے جسم پر بھیر لیتے۔

۳۸۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَتَبَ لَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الرَّائِبِيِّ عَنْ أَبِي عَارِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرُحْلٍ إِذَا اخَذْتَ مَضْجَعَكَ أَوْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ اسْلُطْ وَجْهِي الْيَمَنَ وَالْحَاثَ طَهِّرْ لِي الْيَمَنَ وَ قَوِّصْ لِي الْيَمَنَ وَ غَنِّهُ وَ رَهْنَهُ الْيَمَنَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَا مِنْكَ إِلَّا الْيَمَنُ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَسْجَا مِنْكَ إِلَّا الْيَمَنُ الْيَمَنُ الْيَمَنُ وَ سَبِّحْ السُّبْحَى أَوْ سَلِّتْ فَإِنَّ مَثَ مِنْ لَيْلَتِكَ يَثُ عَلَى الصُّفْرَةِ إِنْ أَضْبَحْتَ أَضْبَحْتَ وَقَدْ أَضْبَحْتَ حَيْرًا كَثِيرًا

۳۸۷۶: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے لیے جھکا دیا اور اپنی پشت آپ کے سہارے پر رکھی اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ کی طرف رغبت سے اور آپ ہی کے خوف سے کوئی ٹھکانہ نہیں اور کوئی پناہ نہیں آپ سے مگر آپ ہی کا ڈر ہے۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جاؤ آپ نے اتاری اور آپ کے نبی پر (ایمان لایا) جنہیں آپ نے بھیجا۔ اگر تم اسی رات میں مر گئے تو تمہاری موت فطرت (دین حق) پر آئی اور اگر تم نے صبح کی تو تمہیں بہت بھلائی حاصل ہوئی۔

۳۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَتَبَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ غُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَصَحَّ يَدَهُ (بَعَثَ الْيَمَنِي) تَحْتَ حَذَاهُ ثُمَّ

۳۸۷۷: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ زخما مبارک کے نیچے رکھتے پھر کہتے: ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا دیجئے۔

قَالَ اللَّهُمَّ قَسِي عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعُثُ (اَوْ تَخْلُغُ) جس روز آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے جمع کریں عذاب کا

خاصۃ البیاب نیند کو موت سے بہت مشابہت ہے سونے والا مرد بے ہی کی طرح دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوتا ہے اس لحاظ سے نیند بیداری اور موت کے درمیان کی ایک حالت ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نیک کے ساتھ ہدایت فرماتے تھے کہ جب سونے لگو تو اس سے پہلے وحیان اور اہتمام سے اللہ کو یاد کرو۔ مگر ہوں سے معافی مانگو اور اس سے مناسب وقت دعائیں کرو مجھ ان دعاؤں کے معوذتین کا پڑھنا بھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اور زیادہ نہ پڑھ سکیں وہ صبح و شام کم از کم یہی سورتیں پڑھ لیں اور ہاتھوں پر رُوح کا کرہام جسم پر پھیر لیں تو یہی ان شاء اللہ کافی ہو جائے گا۔

چالیس: رات میں بیدار ہو تو کیا پڑھے؟

۳۸۷۸: حضرت عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو رات میں اچانک بیدار ہو اور بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے ((لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ المُلک)) پھر یہ دعا مانگے "اے اللہ! میری بخشش فرما دیجئے۔" اُس کی بخشش ہو جائے گی۔ راوی حدیث ولید کہتے ہیں کہ یا میرے استاد امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ کہے کہ کوئی بھی دعا مانگے قبول ہوگی۔ پھر اگر کمزرا ہو کر وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

۱۶: بَابُ مَا يَدْعُوْنَ اِيْهِ اِذَا اَنَابَ مِنَ اللَّيْلِ

۳۸۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْهَوَيْمِ الدَّمَشَقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا خُصَادَةُ بْنُ أَبِي مُثَنَّى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَغَا مِنْ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَقِطُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهَ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ شَاحَنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ثُمَّ دَعَا رَبَّ اغْفِرْ لِيْ غَفْرَةً قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ دَعَا اسْتَحْجِبْ لَهُ فَإِنْ فُتِحَ فَنُزِّلَ ثُمَّ صَلَّى قُلْتَ صَلَاتَهُ.

۳۸۷۹: حضرت ربیعہ بن کعب السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتے اور وہ رات میں نبی کو بہت دیر تک یہ کہتے سنتے سبحان اللہ رب العالمین پھر آپ ﷺ فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ۔

۳۸۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا نَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ أَسَانَا شَيْبَانٌ عَنْ بَخْسَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رِبْعِيَّةَ بْنَ خَبَبٍ الْأَسْلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَانَ يَهَيْئُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اَمِ اللَّيْلِ شَاحَنَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهُوَ ثُمَّ يَقُولُ شَاحَنَ اللَّهُ وَمَحْمَدُهُ

۳۸۸۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

۳۸۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكَيْعٌ ثنا شَيْبَانٌ عَنْ

عند الملک من غیرہ عن ربیع بن حراش عن خدیجہ قال کان رسول اللہ ﷺ إذا انتہ من الليل قال الحمد لله الذي احيانا بعد ما أماتنا و اليه النشور

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو کہتے: ((الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا و اليه النشور))

۳۸۸۱ - حدثنا علي بن محمد ثنا ابو الحسن عن عمار بن سلمة عن عاصم ابن ابي السخود عن سلمة عن عاصم ابن ابي السخود عن شهر بن حوشب عن ابي طينة عن معاذ بن حنبل قال قال رسول الله ﷺ ما من عبد مات على طهور ثم تغادر بين الليل فسان الله شيئا من امر الدنيا او من امر الآخرة الا اعطاه

۳۸۸۱ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی رات کو پاؤں دھوئے پھر رات میں اچانک اُس کی آکھ کھلے اُس وقت وہ دنیا یا آخرت کی جو چیز بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

خلاصہ الباب ۱۰ اس حدیث میں بشارت سنائی گئی ہے کہ جو بندہ رات کو آکھ کھولے پر اللہ تعالیٰ کی توحید و تہجد اور تسبیح و تحمید اور اس کی مدد کے بغیر اپنی عاجزی و پستی کے اعتراف کے یہ کلمہ پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت و بخشش کی دعا مانگے یا اور کوئی دعا کرے تو وہ ضرور قبول فرمائی جائیگی۔

۱۷ : باب الدعاء عند الكرب

۳۸۸۲ - حدثنا ابو بکر بن محمد ثنا محمد بن بشر ح و حدثنا علي بن محمد ثنا و كتبه جميعا عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز عن عمر بن عبد العزيز عن عبد الله بن حنظله عن ابيه اسماء امة غميس قالت علمني رسول الله ﷺ يقولون عند الكرب اللهم وني لا نضرک به شيئا

۳۸۸۲ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جو میں مصیبت میں پڑتی ہوں۔

۳۸۸۳ - حدثنا علي بن محمد ثنا و كتبه جميعا عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز عن عبد الله بن حنظله عن ابيه اسماء امة غميس قالت علمني رسول الله ﷺ يقولون عند الكرب لا اله الا الله الحليم الكريم متحان الله رب العرش العظيم متحان الله رب السموات السبع و رب العرش الكريم قال و كتبه مرة لا اله الا الله فيها تجلها

۳۸۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((لا اله الا الله الحليم الكريم متحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم)) و کبج راوی نے ایک مرتبہ ہر کلمہ کے ساتھ لا اله الا الله کا اضافہ بھی کیا۔

خلاصہ الباب ۱۱ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہر قسم کی دعائیں تلقین فرمادی ہیں خوشی کے موقع ہوں یا مصیبت و پریشانی کے موقع کی۔ مطلب یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے اور اس کو اپنا نالہ اور مادی کہے۔

۱۸ باب مَا يَدْعُوْا بِهِ الرَّحْلُ اِذَا

چاپ: کوئی شخص گھر سے نکلے تو

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

یہ دُعا مانگے

۳۸۸۳ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُثَيْدَةُ بْنُ خُسَيْدٍ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ الشَّغْنِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَرَحَ مِنْ مَسْرُورِهِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْوَيْتُكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَطْلِمَ أَوْ أَطْلِمَ أَوْ أَخْطِلَ أَوْ يَخْطِلَ عَلَيَّ.

۳۸۸۳: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ کہتے "اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں گمراہ ہونے، پھسل جانے، ظلم کرنے سے، ظلم کئے جانے سے، جہالت کرنے سے اور اس سے کہ میرے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔"

۳۸۸۵ حَدَّثَنَا بِقُتُوبُ بْنُ خُمَيْدٍ نَحْنُ كَاتِبُ تَا حَاتِمُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سُهِيلِ بْنِ يَسَنٍ مَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَرَحَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ التَّكْلَافُ عَلَى اللَّهِ.

۳۸۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لاتے تو ارشاد فرماتے بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ التَّكْلَافُ عَلَى اللَّهِ۔

۳۸۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّحْلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَحَّلَانِ بِهِ فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللَّهِ قَالَا هُدًى وَ إِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَا وَقَبْتُ وَ إِذَا قَالَ نَسُوخْتُ عَلَى اللَّهِ قَالَا فَكُفْتُ قَالَ فَيُلْقَا فَيَقُولَانِ مَاذَا تَرِيدَانِ مِنْ رَحْلِي فَذْ هَدًى وَ لُحْطًى وَ وَفًى.

۳۸۸۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: جب مرد اپنے گھریا کو خوری کے دروازہ سے باہر آئے تو دو فرشتے اس کے ساتھ مقرر ہوتے ہیں۔ جب یہ کہے بِسْمِ اللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری راہنمائی کی گئی اور جب وہ کہتا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری حفاظت کی گئی اور جب وہ کہتا ہے نَسُوخْتُ عَلَى اللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری کفایت کی گئی۔ پھر اس سے اس کے دونوں شیطان ملے ہیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم اس آدمی سے

کیا (شرک کرانا) چاہتے ہو جس کی راہنمائی ہو چکی، کفایت ہو چکی، حفاظت بھی ہو چکی۔

۱۹ بَاب مَا يَدْعُوْا بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

چاپ: گھر داخل ہوتے وقت کی دُعا

۳۸۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

۳۸۸۷: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

ابن خربنج الخیر بنی ابو الزبیر عن حابر بن عبد اللہ رضى الله تعالى عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل ولم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتمكم المبيت فاذا لم يذكر الله عند طعامه قال ادركتمكم المبيت والعشاء

نئی کو یہ فرماتے سنا: جب مرد اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے ہوئے اللہ کو یاد کرے اور کھاتے وقت بھی (مثلاً بسم اللہ کہے) تو شیطان (اپنے فکر سے) کہتا ہے تمہارا بے لیے (اس گھر میں) نہ سونے کیلئے جگہ ہے نہ رات کا کھانا اور جب آوی گھر میں داخل ہو جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔

۲۰: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ

۳۸۸۸. حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ تَنَا عَنْهُ الرَّحِيمُ ابْنُ شَيْبَانَ وَابْنُ مَعَاوِيَةَ عَنْ عاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ يَتَعَوَّذُ) إِذَا سَافَرَ أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثِهِ وَشُرِّهِ وَكَابَةِ الْمُنْغَلَبِ وَالْخَوَرِ بَعْدَ الْكُوَرِ.

۳۸۸۸. حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی تھکاوٹ اور تکلیف سے اور سفر سے لوٹنے کے بعد بری حالت سے (کہ تا کا مونوں یا پتھنوں تو گھر میں مالی، جانی نقصان یا بیماری کی حالت دیکھوں) اور ترقی کے بعد مزلے سے اور مظلوم کی بدعا سے اور گھر یا مال کا برا حال دیکھنے سے۔ ابو حاد یہ کی روایت میں ہے کہ وہ ایسی پر بھی آپ یہی دعا فرماتے۔

۲۱: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ

۳۸۸۹. حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ تَنَا ابْنُ شَيْبَةَ تَنَا بَرِئُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ سُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيَّةَ زَوْجِي اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهَا خَيْرُ نَفْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا مَغْلَبًا مِنْ أَفْقٍ مِنْ الْأَفَاقِ تَرَكْتُ مَا هُوَ فِيهِ وَابْنُ سَعْدٍ فِي مَصْلَحَةِ خَلْقِي بِسَمْعِهِ يَقُولُ أَلَلَّيْكُمْ أَنَا مَعُودُكُمْ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلُ بِهِ فَإِنْ أَطْفَرَ قَالَ اللَّهُمَّ ضَيِّبْنَا

یہ دعا پڑھئے

۳۸۸۹. ابو سنج عن ابیہ المقدام عن ابیہ ان علیہ زوی اللہ تعالیٰ علیہا خیر نفس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا راى سحابا مغلبا من افق من الافاق ترک ما هو فیہ و ابن سعد فی مصلحہ خلقی بسمعه یقول االلهم ضیبننا

مَالَعًا مَرْغُوبِينَ أَوْ لَدَاءً أَوْ كِشْفَةً لِّلَّهِ عَورَةً وَلَمْ يُنْظَرِ
حَمْدُ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ

۳۸۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا عَنِ الْحَمِيدِ بْنِ
حَبِيبٍ نَحْنُ أَسَى الْعَشْرِينَ لَنَا الْأَوْزَاعِيُّ الْأَخْرَسِيُّ نَافِعُ ابْنُ
الْقَاسِمِ نَحْنُ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ أَلَلَّهْمَّ اجْعَلْهَا صَيِّبًا هَيِّبًا.

۳۸۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا مُعَاوِيَةُ لَنَا مُعَاذُ
نَحْنُ مُعَاذُ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلْهَا صَيِّبًا
هَيِّبًا. إِذَا رَأَى مُحِيلَةً تَلَوْنَ وَخَفَظَ وَتَعَبَرُ وَدَحَلُ وَحَرَجُ
وَالْقَلُ وَالْأَسْرُ فَهَذَا انْطَرَقَتْ تَسْرَى عَنْهُ فَالْ فَدَكْرَتْ لَهْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَعْضُ مَا رَأَتْ مِنْهُ فَقَالَ وَ مَا
يُشْرِكُكَ؟ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمُ هُذَيْلٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا
مُسْتَفْصِلًا أَوْ دَبَّيْهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّطْمَرٌ مَا لِيْ هُوَ مَا
اسْتَحْلَقْتُمْ بِهِ آيَاتِهِ

عذاب ہے جس کی جہیں جلدی تھی۔ آیت کے آخر تک۔

چاپ: مصیبت زدہ کو دیکھتے تو

۲۲: يَا بَنِيَّ مَا يَدْعُوْنَ بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ

إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ

۳۸۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَثْبَةُ عَنْ حَارِثِ بْنِ
مُضْعَبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَنَحْنُ دُبَايُ (و ليس مصاحب
ابن عبيدة) مَوْلَى ابْنِ الرَّبِيعِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَحَنَ صَاحِبُ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي عَالَمَانِي مَثَانِيكَ بِهِ وَفَضْلِي عَلَى كَثِيرٍ
مَنْ حَلَقَ تَفْصِيْلًا غَوِي مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَأَنَّمَا كَانَ
يَدْعُوْنَ بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ

یہ دعا پڑھے

۳۸۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو
اپنا تک مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ پڑھے الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي عَالَمَانِي مَثَانِيكَ بِهِ وَفَضْلِي عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ
حَلَقٍ تَفْصِيْلًا تَوَدُّ اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا
کو وہ کوئی کسی قسم کی مصیبت ہو۔



کتابُ تَفْصِیرِ الرُّؤْیَاہِ

خوابوں کی تعبیر سے متعلق ابواب

خلاصۃ الباب ☆ خواب کی حقیقت کیا ہے اور یہ واقعی چیز ہے یا مجرد خیالات میں طویل بحثیں ہیں۔ مثلاً اطلباک خیال ہے کہ آدمی کے حجاج میں جس خلد کا ثواب ہوتا ہے اس کے مناسبات خیال میں آتے ہیں جیسے کسی کا حجاج باغی ہو تو پانی اور اس کے متعلقات دریا سمندر پانی میں تیرنا وغیرہ دیکھے گا یا ہوا میں اڑنا وغیرہ اس طرح دوسرے اخلاط خون اور سودا حال ہے۔ مثلاً سفد کے نزدیک جو واقعات جہاں میں رونما ہوتے ہیں ان کی صورت میں مثالیہ فلوکی طرح عالم بالا میں منقوش ہے اس لئے نفس کے سامنے ان میں سے کوئی چیز آتی ہے تو اس کا انعکاس ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اقوال مختلف ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ تصورات ہیں جن کو حق تعالیٰ شانہ بندہ کے دل میں پیدا کرتے ہیں جو کبھی بواسطہ فرشتے کے پیدا کئے جاتے ہیں اور کبھی شیطان کے ذریعہ سے۔

(۱) خود از اشک ترمذی، اشک بنوہ شرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا

۱: بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ

باب: مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے

بارے میں کسی اور کو خواب دکھائی دے

أَوْ تَرَى لَهُ

۳۸۹۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِی السَّحْقِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا الْفَحْشَاءُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ حُزْنٌ مِنْ سَبِّهِ وَأَوْعِيضُ حُزْنِهِ مِنَ السُّوءِ.

۳۸۹۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا نیک خواب نبوت کا چھپا لیسواں حصہ ہے۔

۳۸۹۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ عَنْ

۳۸۹۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْحَسْبُ لِلَّهِ قَالَ زُوَّيَّا الْمُؤْمِنُ خُرُوءٌ مِنْ سَبَا وَ اِرْبَعُ خُرُوءٌ
 مِنَ السُّوَّةِ۔

۳۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو ثَوْرِبَاقٌ قَالَا
 لَنَا غَيْبُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَتَانَا شَيْبَانَ عَنْ هِرَابٍ عَنْ عَطِيَّةٍ
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّسِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ زُوَّيَّا الْوُجُلُ
 الْمُسْلِمُ الصَّالِحُ خُرُوءٌ مِنْ سَبْعِينَ خُرُوءٌ مِنَ السُّوَّةِ

۳۸۹۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ لَنَا شَيْبَانُ
 بْنُ غَيْبَةَ عَنْ غَيْبَةَ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَبَاعٍ
 بْنِ نَاسٍ عَنْ ثَمَّ غَزْوٍ الْكُفَيْتِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَهَتْ السُّوَّةُ وَ بَقِيَتْ
 الْمُسْتَرَاتُ

۳۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو أَسَامَةَ وَ عِنْدَ اللَّهِ
 ابْنُ مُنِيرٍ عَنْ غَيْبَةَ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 الْوُجُوهُ الصَّالِحَةُ خُرُوءٌ مِنْ سَبْعِينَ خُرُوءٌ مِنَ السُّوَّةِ

۳۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَ كَثَبٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
 الْمُسَارِكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَمَّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 عَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ شُبْحَانَهُ لَتُفْهِمَ النَّشْرَى فِي الْحَيَاةِ
 الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ قَالَ هِيَ الْوُجُوهُ الصَّالِحَةُ بَرَاهَا
 الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ

۳۸۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ لَنَا شَيْبَانُ بْنُ
 نَاسٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ سَحْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مُعَدٍ عَنْ عُبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفَارَ فِي مَرَضِهِ وَ
 الشُّفُوفَ حَتَّى حَلَبَ ابْنُ مَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ
 مُبَسَّرَاتِ السُّوَّةِ إِلَّا الْوُجُوهُ الصَّالِحَةُ بَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ

۳۸۹۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ مجی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: مسلمان نیک مرد کا خواب نبوت کے ستر حصوں
 میں سے ایک ہے۔

۳۸۹۶۔ حضرت امّ سعیدہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: نبوت ختم ہو
 چکی (اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا) اور خوشخبری
 دینے والی باتیں باقی ہیں۔ (ان میں نیک خواب بھی
 داخل ہیں)۔

۳۸۹۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نیک
 خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

۳۸۹۸۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں
 نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اللَّهُمَّ
 الْفُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کی تفسیر دریافت کی
 (ترجمہ یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے) فرمایا:
 اس سے مراد نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھے یا مسلمان
 کے بارے میں کوئی اور دیکھے۔

۳۸۹۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 ﷺ نے مرض و وفات میں (اپنے حجرے کا) پردہ
 ہٹایا۔ (دیکھا تو) نماز کی صفیں ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے
 قائم کیں۔ فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی
 چیزوں میں کچھ باقی نہ رہا (کہ نبوت ہی ختم ہو چکی)
 البتہ نیک خواب ان میں سے باقی ہیں۔ جو مسلمان

دیکھے یا مسلمان کے متعلق کوئی اور دیکھے۔

نوی لہ

خلاصۃ الباب : ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ چونکہ اس کو علم نبوت کا ایک جز و فرمایا ہے اور علوم نبوی انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں اس لئے اس کو بھی انبیاء علیہم السلام ہی کے ساتھ خصوصاً سمجھنا چاہئے مجہلاً اتنا معلوم ہونا کافی ہے کہ مبارک اور اچھا خواب ایک بڑی بشارت ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے اتنا ہی اس کی شرافت اور عظمت کے لئے کافی ہے باقی نبوت کے چھیا لیس جزو بھی ہی صحیح طور پر معلوم کر سکتے ہیں اس لئے وہی اس جزو کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ چھیا لیسواں جزو کیسے ہوا۔ بعض فرماتے ہیں کہ نبوت کے چھیا لیس اچھے خصائل میں سے خواب بھی ایک اچھی خصلت ہے۔ اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قبل کے چھ ماہ بھی مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ نبوت کا زمانہ ۲۳ سال ہے جس کی چھیا لیس ششماہیاں ہوتی ہیں۔ پہلے چھ ماہ دیا صادقہ ہیں۔

باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۲: بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

۳۹۰۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنی اس کی مثال دیکھا ہے مجھے ہی دیکھا کسی اور کو نہیں) کیونکہ شیطان بھی میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي الْبَيْتَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَنْمَلِكُ عَلَى صُورَتِي.

۳۹۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْغُرَيْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَنْمَلِكُ بِي.

۳۹۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَبُو الْوَيْثِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي الرَّاسِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى إِنَّهُ لَا يَنْمَلِكُ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَنْمَلِكَ فِي صُورَتِي.

۳۹۰۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار

۳۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ

وَأَتَى فِي الْمَدَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمْتَلِكُ مِنِّي

نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ شَا سَلِيمَانُ بْنُ عَدُوٍّ
الْمَدَنِيُّ الشَّامِيُّ شَا مَعْدَانُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ صَالِحٍ اللَّحْمِيُّ
شَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حُجَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَدَامِ فَكَانَ رَأَى مِنِّي
الْفَيْفَةُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمْتَلِكُ أَنِّي يَمْتَلِكُ مِنِّي

۳۹۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ شَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ كَبُرَ
عَوْنَةُ لِسَاعِنَ جَابِرٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الذُّهَلِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى
فِي الْمَدَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمْتَلِكُ مِنِّي

خلاصہ: الباب ۲۰ مطلب یہ ہے کہ خواب کے دوران اگر کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو دیکھا تو اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے آپ ہی کی ذات کی زیارت کی روایات میں آتا ہے کہ شیطان دیگر ہر شخص کی شکل و صورت میں متمثل ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت کے مشابہ بن کر کسی اہل ایمان کو دھوکہ دے سکے۔ اگرچہ کہ جب خواب دیکھنے والے کے دل میں یہ بات آجائے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہے تو پھر اسے یقین ہو جانا چاہئے کہ یہ آپ ہی کی ذات ہے خواہ وہ دران خواب دیکھی جانے والی شکل و صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شکل و صورت کے ساتھ مناسبت نہ رکھتی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ کی شان کے خلاف نامناسب شکل و صورت سے یا تو بعض تاریخی حالات کی طرف اشارہ ہوتا ہے یا پھر خود خواب دیکھنے والے آدمی میں کوئی نقص ہوتا ہے جو کہ اصلاح طلب ہوتا ہے لہذا اس کو اپنے حالات میں غور و فکر کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے اس کو ایک مثال سے سمجھا جا سکتا ہے جیسا کہ آئندہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کو اگر سرخ آنیہ میں دیکھو تو وہ سرخ نظر آتی ہے اسی طرح خواب میں ذات تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آتی ہے لیکن اس ذات اقدس کے ساتھ جو احوال اور اوصاف نظر آتے ہیں وہ خواب دیکھنے والے کے تخیل اور ادراک کا اثر ہے کہ جس قسم کے احوال دیکھنے والے کے ہوں گے ویسے ہی صفات کے ساتھ زیارت نصیب ہوگی مثلاً جو شخص خواب میں دیکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دنیا کمانے کی ترغیب دے رہے ہیں تو اس دیکھنے والے کی خلعت کا شمول ہے کہ وہ کسی کمزور فعل کے ارتکاب میں بلا ارادہ مبتلا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳: باب: خواب تین قسم کا ہوتا ہے

۳: بَابُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ

۳۹۰۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْرَمٍ بْنُ أَبِي طَيْفَةَ شَا هُوَذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ

۳۹۰۶ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے

فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے خوشخبری، دل کے خیالات اور شیطان کی طرف سے ڈراوا۔ لہذا تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا معلوم ہو تو چاہیے بیان کر دے اور اگر ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کسی کو نہ بتائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

۳۹۰۷: حضرت خوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک شیطان کی طرف سے بولناک اور ڈراؤنا خواب تاکہ انسان رانجیدہ و پریشان ہو۔ دوسرا آدمی بیداری میں جو سوچتا ہے اسی بارے میں خواب بھی دیکھتا ہے۔ تیسرا نبوت کا چھاپیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مسلم بن عقیلم راوی کہتے ہیں) میں نے کہا کہ آپؐ نے خود رسول اللہؐ سے یہ بات سنی؟ فرمایا جی ہاں! میں نے خود یہ بات رسول اللہؐ سے سنی۔ میں نے خود یہ بات رسول اللہؐ سے سنی۔ (دومرحبہ تاکید فرمایا)۔

خلاصۃ الباب ان احادیث میں خواب کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) رہانی خواب اس قسم کے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک قسم کا القاء ہوتا ہے یہ خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ (۲) نفسانی خواب اپنے خواب کا انحصار خود انسانی خیالات پر ہوتا ہے۔ جس طرح کہ کسی شخص کے خیالات و نظریات ہوتے ہیں اس کو اسی قسم کے خواب نظر آتے ہیں۔ (۳) شیطانی خواب بعض اوقات شیطان بھی انسان کے دل و دماغ میں کئی قسم کے توہمات ڈالتا ہے یا ڈراتا ہے ایسے خواب کے بارے میں فرمایا گیا ہے فوراً اٹھ کر پائیں طرف تھو کے اور تھوڑے دیر میں دوبارہ سو جائے۔

باب: جو ناپسندیدہ خواب دیکھے

۳۹۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو پائیں طرف تین بار تھو کے اور

لَسَا عَوْفَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سُبْرَيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَبَشَرَىٰ مِنَ اللَّهِ وَحَدِيثُ الشَّعْسِ وَتَحْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَىٰ أَحَدُكُمْ رُؤْيَا نَعَحْنَهُ فَلْيَقْصُ أَنْ شَاءَ وَإِنْ رَأَىٰ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْصُ عَلَىٰ أَحَدٍ وَلْيَلْبِسْ يَصْلَىٰ

۳۹۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّ بَحْصَةَ ابْنَ حُمْرَةَ حَدَّثَنَا بِرَبْدَةَ بْنَ غَبِيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثَيْبَةَ أَنَّ اللَّهَ تَسْلِمُ بْنُ مَشْكَمٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ مِنْهَا أَهَابُ نَبِيٍّ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُخَوِّبَ بِهِانِ آدَمَ وَمِنْهَا مَا يُنْهِيهِ بِهِ الرُّخْلُ هِيَ يَقْطَعُهُ قَبْرَاهُ فِي صَامَةٍ وَمِنْهَا خَرَّةٌ مِنْ سَبَّةٍ وَرَأْسُ عَيْنٍ خَرَّةٌ مِنَ النَّبِيَّةِ قَالَ فَلَيْتَ لَوْ أَنَّكَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَمْرُؤُا أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳: بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ الْبَصْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

بَرَى السَّائِمَ كَمَا نَظَفَ حُرْنَتَ وَسَقَطَ زَمْسِي فَاتَّعَنَهُ فَأَحْدَثَهُ فَأَعْدَدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فَلَا يَنْحَدِقْ بِهِ النَّاسَ

گیا اور اٹھا کر اپنی جگہ واپس رکھ دیا تو رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو وہ خواب ہرگز لوگوں کے سامنے بیان مت کیا کرو۔

۳۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَفَّحٍ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلِمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرِ النَّاسَ تَلَعَّبَ الشَّيْطَانُ بِهِ الْمَنَامِ

۳۹۱۳: حضرت چارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو لوگوں کو شیطان کے اپنے ساتھ کھیل کی خبر نہ دے۔

خلاصہ: اگر آپ ﷺ شیطان خواب کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ بلکہ علماء فرماتے ہیں کہ صبح کو اٹھ کر صدقہ و خیرات کرے تو امید ہے کہ مصیبت نہیں آئی گی۔

پایاب: خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے

۶: بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا غَبِرَتْ

(ویسے ہی) واقع ہو جاتی ہے لہذا

وَقَعَتْ فَلَا

دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور

بِقُصَّهَا

خواب نہ سنائے

إِلَّا عَلَى وَادٍ

۳۹۱۴: حضرت ابو زریں سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا خواب ایک پرندہ کے پاؤں پر ہوتا ہے۔ جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب تعبیر دے دی جائے تو (بتانے کے موافق ہی) واقع ہو جاتا ہے (ایسا عموماً ہوتا ہے لیکن یہ لازم نہیں) اور خواب نبوت کا چھاپا ہوا حصہ ہے۔ اسے دوست یا بھجدار کے سامنے ہی ذکر کرنا چاہیے۔

۳۹۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ قَتَا غَنِيمٌ عَنْ يَغْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ غُبَيْهِ أَبِي زُرَّيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يُغَيَّرْ فَلِذَا غَبِرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَالرُّؤْيَا خُرْءٌ مِنْ بَيْتَةٍ وَآرُوسٌ خُرْءٌ مِنَ التَّوْبَةِ قَالَ وَآخِئَةٌ قَالِ لَا يَقْصُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ نَوْ ذِي زَاهِي

پایاب: خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟

۷: بَابُ عَلَى مَا تَغَيَّرُ بِهِ الرُّؤْيَا

۳۹۱۵: حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواب کی

۳۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَتَا الْأَعْمَشُ عَنْ نَزِيدِ الرُّفَاثِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ اغْبِرْزَهَا سَامَنَاجِهَا وَكَلَّوْهَا نِجَاجَهَا وَرُؤْيَا
لاؤْل عَابٍ۔
تعبیر نام اور کنیت و کچھ کر بتاؤ اور خواب پہلے تعبیر دینے
والے کی تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہے۔

۸: يَا بَنِي مَنْ تَحْلُمُ خُلْمًا تَخَذِبُ

پاپ: جھوٹ موٹ خواب ذکر کرنا

۳۹۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَالَانَ السَّوَّافُ حَدَّثَنَا
عَنْ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الثَّوْبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحْلُمُ خُلْمًا
كَمَا دُنَا كُفْلٍ أَنْ يَغْفِدَ تِسْ شَعْرَتَيْنِ وَ يُعَدِّثَ غُلِي
ذَلِكَ

۳۹۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے (خواب نہ دیکھا)
اور جھوٹ موٹ ذکر کیا کہ میں نے ایسا ایسا خواب
دیکھا۔ اُسے جو کے دانوں کے درمیان گرو لگانے کا حکم
ہوگا اور (چونکہ گرو لگانا ممکن ہے اس لئے) ایسا نہ کرنے پر
بھر عذاب دیا جائے گا۔

۹: يَا أَصْدَقَ النَّاسِ رُؤْيَا

پاپ: جو شخص گفتار میں سچا ہو اُسے خواب

بھی سچے ہی آتے ہیں

أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا

۳۹۱۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ الشَّرْحِ الْمَضْرُئِيِّ تَنَا
شَرِّ بْنِ يَحْيَى تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَبِثَ الرُّمَّانُ لَمْ تَكْذُ رُؤْيَا
الْمُؤْمِنِ تَكْذُوبٌ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَ رُؤْيَا
الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ سَبْعَةِ أَرْبَعِينَ خَيْرًا مِنَ السَّوَةِ

۳۹۱۷: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت میں
مؤمن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور اسی کا خواب سچا ہوگا جو
گفتار میں (بھی) سچا ہوگا اور مؤمن کا خواب نبوت کا
چمکیا لیسواں حصہ ہے۔

تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا

پاپ: خواب کی تعبیر

۳۹۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ حَمِيدِ بْنِ كَسْبٍ الْمَدَنِيِّ تَنَا
شُعْبَانَ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ مَلَأَةً تَنْطَلِفُ
سَنًا وَعِشْرًا وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَنْكَسِفُونَ مِنْهَا فَمَا
الْمَنْكَسِفُونَ الْمَنْسَقُونَ وَرَأَيْتُ سِتًّا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ

۳۹۱۸: حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ ایک ایک سے واپس ہوئے تو ایک شخص حاضر
خدمت ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے
خواب دیکھا کہ ایک سائبان ہے (اُپر کا گھولا) جس میں
سے کھجور اور شہد نکل رہا ہے اور دیکھا کہ لوگ ہاتھ پھیلا
پھیلا کر اس میں سے لے رہے ہیں۔ کسی نے زیادہ لیا
اور کسی نے کم اور میں نے دیکھا کہ ایک آدمی (زمین

وَالَّذِيكَ اَحَدُتْ بِهِ فَعَلُوْتْ بِهِ ثُمَّ اَحَدُتْ بِهِ زَحْلٌ نَغْدَةً فَعَلَا
 بِهِ ثُمَّ اَحَدُتْ بِهِ زَحْلٌ نَغْدَةً فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ
 فَقَالَ اَنُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ) دَعَسِيْ اَغْتَرَّهَا يَا
 رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْتَرَّهَا قَالَ اَنَا الطَّلَّةُ
 هَذَا سَلَامٌ وَاَنَا مَا يَنْطَلِفُ مِنْهَا مِنَ الْغَسَلِ وَالسُّنَنِ فَهَلُوْا
 الْفُجْرَانِ حَلَاوْنُهُ وَلَبْنُهُ وَاَنَا مَا يَنْكُفُّ مِنَ النَّاسِ فَاَلَا حُذْ
 مِنْ الْفُجْرَانِ كَثِيْرًا وَاَقْلَبْ وَاَنَا السُّبُّ الْوَاصِلُ اِلَى
 السُّمَاءِ هَذَا اَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ اَحَدُتْ بِهِ فَعَلَا بِكَ ثُمَّ
 بِاَحَدُهُ زَحْلٌ مِنْ مَعْدِكَ فَيَقْلُوْا بِهِ ثُمَّ اَحَرٌ فَيَقْلُوْا بِهِ ثُمَّ
 اَحَرٌ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَقْلُوْا بِهِ قَالَ اَصْبَحْتُ مَغْضَا
 وَاخْطَاَتُ مَغْضَا قَالَ اَنُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَقْسَمْتُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَخْرِيْ
 سَأَلْتُ اَنْ اَصْبَحْتُ مِنَ الَّذِيْ اَخْطَاَتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفْسُ يَا اَنَا بِكَرٍ (رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ)
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ اَرْقَانَ النَّبَاتَا
 مَغْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ اَبِيْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ
 تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ كَوْهَرِيْرَةً رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ
 يُحَدِّثُ اَنْ رَخَلَتْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 يَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرَاَيْتَ طَلَّةَ بَيْنَ السَّمَاءِ
 وَالْاَرْضِ تَلَطَّفَتْ سَمًا وَعَلَا فَذَكَرَ الْعَدِيَّتْ نَحْوَهُ

کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ حضرت عثمانؓ ترک خلافت کے لیے تیار ہو گئے تھے پھر خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے عثمان! جوگز (خلافت) اللہ نے تمہیں پہنایا ہے اپنی خوشی سے اسے مت اُتارنا۔ بیدار ہو کر عہد کیا کہ خلافت نہ چھوڑیں گے۔ بالآخر خلافت کی حالت ہی میں شہید ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے کچھ درست بیان کیا اور کچھ خطا، ہوئی تم سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو قسم دیتا ہوں مجھے ضرور بتائیے کہ میں نے کیا غلطی کی اور کیا صحیح بیان کیا؟ فرمایا: اے ابو بکر! قسم مت دو۔
 حضرت ابن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۳۹۱۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ چنانچہ میں مسجد ہی میں رات گزارتا تھا ہم (صحابہ) میں سے جو بھی کوئی خواب دیکھتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا میں نے دعا مانگی اے اللہ اگر میرے لئے آپ کے یہاں خیر ہے (اور میں اچھا ہوں) تو مجھے خواب دکھائیے جس کی تعبیر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیں میں سوایا تو دیکھا کہ دو فرشتے پاس آئے اور مجھے لے کر پہلے پھر انہیں اور فرشتہ ملا اور اس نے (مجھے) کہا گھبرا مت وہ دونوں فرشتے مجھے دوزخ کی طرف لے گئے۔ اور اس میں انسان ہیں کچھ کو میں نے پہچان لیا پھر وہ مجھے دائیں طرف لے گئے صبح ہوئی تو میں نے اپنا خواب اپنی بعیرہ

۳۹۱۹. حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحَرَامِيُّ لَنَا عِنْدَ اَبِي نَسْرٍ مُعَاوِدٍ الصُّعْمَانِيُّ عَنْ مَعْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَبِي غَسْمَرٍ قَالَ كُنْتُ عَلَامًا بِبَابِ عَزْرَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ اَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ مِنْ زَيْنَ بَنِي زُوَيْبٍ يَقْضِيهَا عَلٰى النَّبِيِّ ﷺ فَلَقْتُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَارْزُقْنِيْ زَوْجًا يُعَيِّرُ هَالِي النَّبِيُّ ﷺ فَكُنْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَ يَنْتَابِيْ فَاَنْطَلَقَانِيْ فَلْيَقِيْهُمَا مَلَكٌ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ تَزَلْ فَاَنْطَلَقَانِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَةٌ كَطَيِّ النَّارِ وَاِذَا فِيْهَا نَارٌ فَلَمْ اعْرِفْ بِغَضَبِهِمْ فَاَحْذَرْتُ اَبِيْ ذَاتِ الْبَيْسِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِخَفِضَةَ فَرَعَمْتُ حَفْضَةَ اَنَّهَُا فَمَضَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفَالِ اَنْ عِنْدَ اللّٰهِ رَحْلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يَحْكُمُ الصُّلُوْةَ مِنَ اللَّيْلِ.

فَالِ لَكَ اَنْ عِنْدَ اللّٰهِ يَحْكُمُ الصُّلُوْةَ مِنَ اللَّيْلِ.

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا انہوں نے بتایا کہ یہ خواب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑھا کرے (تو بہت اچھا ہو) راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اسی وجہ سے) رات کو زیادہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۹۲۰. حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ جَحْرٍ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى الْاَشْجَبِيُّ لَنَا عِيَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عاصِمِ بْنِ نَهْدَلَةَ عَنْ الْمُسَبِّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحَرْثِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلَى شَيْخِيْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ شَيْخٌ بَنُوْكَا عَلٰى عَصَا لَهُ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى رَحْلٍ مِنْ اَهْلِ الْحَبَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هَذَا فَهَامَ حَلْفُ سَارِيَةِ فَضَلِّيْ رَمْعَتَيْنِ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذًا وَ كَذًا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَبَّةُ لِلّٰهِ يَدْجُلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَ اِنِّيْ رَأَيْتُ عَلٰى عُبَيْدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ زَوْجًا رَأَيْتُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ اِنْسَانِيْ فَقَالَ لِيْ اَنْطَلِقْ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَلَّكَ بَنِيْ فِىْ مَهْجٍ

۳۹۲۰: حضرت خروشد بن حر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور مسجد نبویؐ میں چند عمر رسیدہ افراد کے ساتھ بیٹھ گیا اتنے میں ایک معرخص اپنی لاشی جیتے ہوئے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا جسے جتنی مرد کو دیکھنے سے خوش ہو تو وہ ان کی زیارت کر لے وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا کیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کچھ لوگوں نے یہ بات کہی فرمانے لگے الحمد للہ جنت اللہ تعالیٰ کی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے جنت میں داخل فرمائیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں

خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک مرد میرے پاس آیا اور کہا چلو میں اس کے ساتھ چل دو یا وہ مجھے لے کر ایک بڑے رستہ میں چلا پھر میرے سامنے ایک رستہ آیا جو میرے بائیں طرف کو میں نے اس پر چلا جا یا تو وہ بولا کہ تم اس رستہ والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے اپنی دائیں طرف ایک رستہ دکھائی دیا میں اس پر چلا۔ یہاں تک کہ میں ایک پھسلن والے پہاڑ پر پہنچا تو اس نے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے سہارا دے کر چلایا جب میں

اس کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں ٹھہر نہ سکا اور نہ ہی کسی چیز کا سہارا لے سکا اچانک ایک لوہے کا ستون دکھائی دیا جس کی چوٹی پر سونے کا ایک کڑا تھا اس شخص نے مجھے پکڑا اور زور دیا یہاں تک کہ میں نے اس کڑے کو تھام لیا تو کہنے لگا تم نے مضبوطی سے تھام لیا میں نے کہا ہاں تو اس نے ستون کو ٹھوکر لگائی لیکن میں نے کڑے کو تھامے رکھا۔ وہ معروض کہنے لگے کہ میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے

فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا بڑا راستہ میدانِ حشر ہے اور جو راستہ بائیں طرف دکھائی دیا تھا وہ دوزخیوں کا راستہ تھا اور تم دوزخی نہیں اور جو راستہ دائیں طرف دکھائی دیا وہ جنتیوں کا راستہ تھا اور پھسلن والا پہاڑ شہداء کی منزل ہے اور جو کڑا تم نے تھاما وہ اسلام کا کڑا ہے اسے مرتے دم تک مضبوطی سے تھامے رکھنا اس لئے مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوں (حضرت غرر فرماتے ہیں کہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ) وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۹۲۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ کے گرد گھوم رہا ہوں تو مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ پیغام بھر ہے لیکن وہ تو یہ شرب تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو اس کا سرا لگ ہو گیا

عظیم فخر صلی علیہ وسلم علیٰ طریقی فلان ذلک ان اسلکھا فقال انک لست من اهلنا ثم غر صلی علیہ وسلم عن نبیہ فی لکھنا حتی اذا انتهت الی جبل زلجی فاحد یدئ قرجل بی فاذا انا علی ذروتہ فلم انقاد ولم التسانک و اذا غمود من حدید فی ذروتہ خلقة من دھک فاحد یدئ قرجل بی حتی احدث بالغرود فقال استمسکک فلست نعلم فطرب الغمود برجلہ فاستمسکک بالغرود

فقال ففضضها علی الشیء فکلفه فان ذلک خیرا اما المنہج العظیم فالنغشور و اما الطریق الی غر صلی عن مسارک فطریق اهل النار و لست من اهلنا و اما الطریق اهل الحنہ و اما الخسل الزلق فمیزل الشہداء و اما الغرود الشیء استمسکک بها فغرود الاسلام فاستمسکک بها حتی تموت۔

فانا ازجوان انکون من اهل الحنہ فاذا هو غنڈ اللہ فی سلام

۳۹۲۱: حدثنا محمود بن غیلان قال ابو اسامة قال یزید عن ابی سرة عن ابی موسی عن الشیء فکلفه قال و انک فی السام اتی انا حمر من منکة الی ارض مینا نخل فذهب و هللی الی انھا یتماة فو حمر فاذا هی المہبنة یثر و زانک فی زوانی ہذہ الی ہر زانک سیمنا فاطلع صلدو فاذا هو ما اصیب من المؤمنین یوم اخیدتم ہر زانہ فاذا

معلوم ہوا کہ یہ وہ نقصان تھا جو احد کے روز اہل ایمان کو ہوا پھر میں نے دوبارہ تلواریں حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی اچھی ہو گئی یہ وہ فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

۳۹۲۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں ہاتھ میں سوئے کے دو ٹکڑے دیکھے میں نے انہیں پھونک دی (تو وہ اڑ گئے) میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ یہ دونوں کذاب میلہ اور اسودختی ہیں۔

۳۹۲۳ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں آپ کے اعضاء میں سے کوئی ٹکڑا ہے آپ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ کے یہاں لڑکا ہوگا تم اس کو دودھ پلاؤ گی۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین یا حضرت حسن رضی اللہ عنہما ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا اس وقت میں خیم

کی زوجیت میں تھی میں اس بچہ کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی اور آپ کی گود میں بٹھا دیا پھر نے پیٹا ب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر مارا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے میرے بچہ کو تکلیف دی اللہ تم پر رحم فرمائے۔

۳۹۲۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ایک سیاہ فام عورت بکھرے بالوں والی مدینہ سے لگی اور میرے گھر میں جا پھری تو اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ مدینہ میں وبا آتی جسے گھٹ کی طرف منتقل کر دیا گیا۔

۳۹۲۵ حضرت علی بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

الْحَسَنُ مَا كَانَ قَادًا هُوَ تَاهَا، اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَالْخِصَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ قَادًا هُمْ الْفَتْحُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُخْبِدَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَثَابِ الصُّدُقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بِهِ يَوْمَ بَطْرٍ۔

۳۹۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَابْتُئْتُ فَمِنْ بَدَنِ سَوَادَيْنِ مِنْ دَهَبٍ فَصَحَّفِيمَا فَإِنَّ لَهَا هَذَيْنِ الْكُذَابَيْنِ مُسَلِّمَةً وَالْعُسَى

۳۹۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ هِشَامٍ تَاهَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَمَاكِ عَنْ قَاتُوْبٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَابْتُئْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي غَضْرًا مِنْ أَغْصَانِكَ قَالَ حَيْرًا رَأَيْتُ تِلْكَ غَاطِمَةً عَلَانًا فَزُصِعَتْهُ فَوَلَدَتْ حَسَنًا أَوْ حَسَنًا فَأَوْصَعَتْهُ بِلَبِّي فَقِمَ قَالَتْ فَحَسَبْتُ بِهِ أَلَى الشَّيْءِ ﷺ فَوُصِعَتْهُ فَمِنْ جَنْبِهِ قَالَ فَصُرْتُ كَتِفَهُ فَقَالَ الشَّيْءُ ﷺ أَوْ حَبَلْتُ الشَّيْءَ زَحَمَكَ اللَّهُ

۳۹۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَشَابُرٍ قَالَا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ خَبْرَ نَجِجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي سَالَهُ نُوْ عِنْدَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُوَيْنَا الشَّيْءِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ أَمْوَافًا سَوْدَاءَ شَانِرَةَ الرُّؤُاسِ حَرَحَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ سَالِهَا وَهِيَ الْخُخْفَةُ فَأَوْصَعَتْهَا وَاءَ بِالْمَدِينَةِ فَقُلْتُ أَلَى الْخُخْفَةِ

۳۹۲۵ حَدَّثَنَا نُوْ رُفِعَ أَنَا الْكَلْبُ عَنْ سَعْدِ بْنِ

ہے کہ ذور دراز علاقہ سے دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک ساتھ مشرف باسلام ہوئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر جدوجہد اور عبادت و ریاضت کرتا تھا یہ زیادہ عبادت کرنے والا لڑائی میں شریک ہوا بالآخر شہید ہو گیا دوسرا اس کے بعد سال بھر تک زندہ رہا پھر انتقال کر گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت کے دروازے کے پاس کھڑا ہوں دیکھتا ہوں کہ میں ان دونوں کے قریب ہی ہوں جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا اور ان میں سے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں داخلہ) کی اجازت دی کچھ دیر بعد پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دی۔ پھر لوٹ کر آیا اور مجھے کہنے لگا واپس ہو جا ابھی تمہارا وقت نہیں ہوا صبح ہوئی تو میں نے لوگوں کو یہ خواب سنایا لوگوں کو اس سے بہت قہقہہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا اور تمام قصہ سنایا تو فرمایا تمہیں کس بات سے حیرا لگی ہو رہی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ان دونوں میں پہلا شخص زیادہ محنت و ریاضت

الْبَاهِدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ السُّعْمِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اَنْ زُحْلِفَ مِنْ بَنِي قَدَمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ تَحَانَ اسْلَانُهُمَا حَبِيغًا فَكَانَ اخِذَهُمَا اسْتِخْبَاهَا مِنْ الْآخِرِ فَعَرَا الْمُخْتَبِهُمَا مُهْمًا وَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ مَكَثَ الْآخِرُ بَعْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ تَوَفَّى قَالَ طَلْحَةُ فَمَرَأْتُ هِيَ الْمَصَامُ بِنَا اَمَّا عِنْدَ بَابِ الْحِجَةِ اِذَا اِيَهُمَا فَحَرَّحَ حَارِجٌ مِنَ الْحِجَةِ فَادْنَى لِلَّذِي تَوَفَّى الْآخِرَ مِنْهُمَا ثُمَّ حَرَّحَ فَادْنَى لِلَّذِي اسْتَشْهَدَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى فَانْجَعِ فَانْجَعِ فَانْجَعِ ثُمَّ بَانَ لَكَ بَعْدُ

فَصَاحَ طَلْحَةُ بِحَدِيثِ بِنَا السُّعْمِيِّ فَحَدَّثَنَا لِدَالِكِ فَصَحَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ حَدَّثَنَا السُّعْمِيُّ فَقَالَ مِنْ اَيِّ ذَالِكَ تَفْخَرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ اسْتِخْبَاهُمَا ثُمَّ اسْتَشْهَدَ وَ دَحَلَ هَذَا الْآخِرُ الْحِجَةَ قَبْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلَيْسَ فِيمَكُمُ هَذَا بَعْدَهُ سَاعَةً فَقَالُوا بَلَى قَالَ وَ اَذْرَكَ وَمَصَامُ وَ صُلَى كَذَا وَ تَخَذَا مِنْ سَخْدِهِ فِي سَبِّهِ فَقَالُوا بَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَنْتَهِيَا بَعْدَ مَدَامَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ

کرتا تھا پھر شہید بھی ہوا اور (اس کے باوجود) دوسرا جنت میں اس سے پہلے داخل ہوا۔ فرمایا: کیا دوسرا اس کے بعد ایک برس زندہ نہیں رہا؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں لکل رہا۔ فرمایا اسے رمضان نصیب ہوا تو اس نے روزے رکھے اور سال بھر میں اتنے اتنے سجدے کئے (نماز میں ادا کیں) صحابہ نے عرض کیا یہ بات تو ضرور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو ان دونوں کے درجوں میں آسمان و زمین سے زیادہ فاصلہ ہے۔

۳۹۲۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كُنْجُ ثَنَا اَبُو بَكْرِ الْهَدَلِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَحْمَرُ الْعِلْوِ وَ اَحْمَرُ الْفَقْدِ الْفَقْدُ نَسَاتُ هِيَ الذَّهْنُ

۳۹۲۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خواب میں (گلے میں) طوق کو اچھا نہیں سمجھتا اور (پاؤں میں) جڑی کو اچھا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دین میں ثابت قدمی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْفِتَنِ

فِتْنوں کا بیان

خلاصۃ الباب : فتن جمع ہے فتیہ کی اس کا معنی آزمائش اور فساد نیز عذاب میں مبتلا کو فتیہ کہتے ہیں یا مسلمانوں کا آپس میں دنگا فساد اور بھگڑا کرنا اس کو فتیہ کہتے ہیں اور شریعت حق کے مقابلہ میں اپنی خواہشات کے مطابق عقیدہ بنانا اور عبادات کے طریقے کا لانا بھی فتیہ ہے جیسے صحابہ کے آخری زمانہ میں سہائی فرقہ پیدا ہوا اسی طرح دوسرے فرقہ باطلہ نمودار ہوئے آپ تک پیدا ہو رہے ہیں اس زمانے کے فتنوں میں سب سے بڑا فتیہ فتیہ کا دیا میت ہے اور فتیہ انکار حدیث۔ ہندوستان میں انگریزوں نے کئی لوگوں کو خرید کر مسلمانوں میں فتنے کھڑے کئے ہیں اللہ جل شانہ اپنے فضل و احسان سے تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

پایاب: لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے

۱: بَابُ الْكُفْرِ عَمَّنْ قَالَ

ہاتھ روکنا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۹۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لے الا یہ کہ کسی حق کے بدلہ میں ہو (مثلاً حد یا قصاص) اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔

۳۹۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ عِبَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا حَقَّهُمْ وَحَسَابَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۹۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

۳۹۲۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِمٍ عَنْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہے کہ اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرالیں گے۔ (۱) یہ کہ کسی شخص حق کے عوض ہوا اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

۳۹۹: حضرت اوسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ ہمیں واقعات سنارہے تھے اور نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک مرد آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے سرگوشی کی آپؐ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور قتل کر دو جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہؐ نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا لے جاؤ۔ کارست چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ مجھے امر ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں جب وہ ایسا کر لیں گے تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے۔

۳۹۳۰: حضرت سید بن ہبیر فرماتے ہیں کہ نافع بن زریق اور ان کے ساتھی (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس) آئے اور کہنے لگے آپ تو ہلاک ہو گئے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ کہنے لگے: کیوں نہیں (تم ہلاک ہو گئے ہو)؟ فرمایا میں کیونکر ہلاک ہوا کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور کفار سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سب دین (نظام) اللہ کا ہو جائے۔ فرمایا ہم نے کفار سے قتال کیا یہاں تک کہ انہیں ختم کر دیا اور دین (نظام) سب کا سب اللہ کا (نظام) ہو گیا اگر تم جاہلو تو ہیں تمہیں ایک حدیث

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ حَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَفْعَلَ النَّاسَ خَيْرًا يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَ
أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابَتُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

٣٩٢٩ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ
السَّهْمِيِّ قَالاَ حَاتِمُ بْنُ أَبِي حَصِيْرَةَ عَنِ الصَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْوَسْطِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْثَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ لَقَعُوهُ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْضُ عَلَيْنَا وَبُدِّجْنَا
إِذَا أَنَا زَجَلٌ فَسَادَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدْعُوهُ فَاغْلُظُوا فَنَلَا وَلِيَ الرَّجُلُ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ
بَعَمَّ قَالَ أَدْعُوهُ فَحَلُّوا نَسِئَهُ فَبَشَّرَ أَبْرَثَ أَنْ أَقْبَلَ النَّاسَ
حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا هُمُوهَا ذَالِكَ حَرَمَ عَلَيَّ
دَعَائِهِمْ وَأَسْمَاءَهُمْ

٣٩٣٠ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَابَعَنِي عَنْ مُنْهَرٍ عَنْ
عَاصِمٍ عَنِ الشَّيْطِ بْنِ الشُّنَيْرِ عَنْ عَنِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ قَالَا إِنِّي نَافَعُ بْنُ الْأَوْزِيِّ وَاصْحَابُهُ قَالُوا
هَلْ كُنْتَ بِأَعْمَرَ قَالَ تَابَعْتُكَ قَالُوا نَعْلَى قَالَ مَا لَكَ
أَفْكَرْتَنِي قَالُوا قَالَ اللَّهُ ﴿ وَ قَالُوا لَهُمْ حَتَّى لَا تُكُونَ فَتَنَةً
وَ بَكُورٌ الَّذِينَ كَفَلَهُ لِلَّهِ ﴾ [الأنعام ٣٩] قَالَ قَدْ قَاتَلْنَاَهُمْ
حَتَّى بَقِيَاهُمْ فَكَانَ الَّذِينَ كَفَلَهُ لِلَّهِ إِنْ يَشَاءُ حَدَّثَكُمْ
حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا وَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ قَدْ
بَعَثَ حِجَابًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لَقَوْاهُمْ

سناؤں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کہنے لگے آپؐ نے بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں میں آپؐ کی خدمت میں حاضر تھا آپؐ نے اہل اسلام کا ایک لشکر کفار کی طرف روانہ فرمایا۔ جب اس لشکر کے کفار سے سامنا ہوا تو انہوں نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی بالآخر کفار (بھاگ کھڑے ہوئے اور) اپنے کندھے مسلمانوں کی طرف کر دیئے میرے ایک عزیز نے ایک مشرک مرد پر نیزے سے حملہ کیا جب اس نے مشرک پر قابو پا لیا تو مشرک کہنے لگا اشدھان لا الہ الا اللہ میں مسلمان ہوتا ہوں لیکن میرے عزیز نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری ہوئی تو عرض کرنے لگا اللہ کے رسول میں تو تباہ ہو گیا آپؐ نے ایک یادو بارودریافت فرمایا تم نے کیا کیا اس نے ساری بات سنا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کا پیٹ چیر کر اس کے دل کی بات کیوں نہ معلوم کر لی؟ عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے اس کے دل کی حالت معلوم ہو جاتی؟ فرمایا۔ پھر اس کی زبان کی بات ہی قبول کر لیتے جبکہ تم اس کے دل کی بات کسی طرح بھی معلوم نہ کر سکتے تھے۔ حضرت عمران رضی اللہ

عَنْهُمْ قَالَا شَدِيدًا فَسَخَوْهُمْ اَتَمَّاهُمْ فَحَمِلَ رَجُلٌ مِنْ لَحْمَتِي عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمَشْرِكِينَ فَاَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّي فُتِنْتُ فَمَنْتُ فَاَنَّى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ هَلَجْتُ قَالَ وَمَا الَّذِي صَغَبَ مَرْءٌ اَوْ مَرْثَنَ فَاصْبِرْ بِالَّذِي صَحَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِهَلَا شَقَقْتُ عَنْ يَدِّهِ فَعَلِمْتُ مَا هِيَ فَلَمَّا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ شَقَقْتُ يَدَّهُ لَكُنْتُ اَعْلَمُ مَا هِيَ فَلَمَّا قَالَ فَلَا اَنْتَ فَاَنْتَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ وَلَا اَنْتَ نَعْلَمُ مَا هِيَ فَلَمَّا

قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَتْ اَلَا بَسِيْرًا حَتَّى مَاتَ هَدَاهُ فَاُصْحَحَ عَلَى طَهْرِ الْاَرَضِ فَقَالُوا لَعَلَّ عَذُوْرَ النَّفْسِ هَدَاهُ ثُمَّ امْرَا الْاَرَضِ فَقَالُوا لَعَلَّ الْعُلَمَاءَ نَعُوْرًا هَدَاهُ ثُمَّ حَرَسَاهُ فَاَنْقَضَا فَاُصْحَحَ عَلَى طَهْرِ الْاَرَضِ فَالْقَبْرُ فِي بَعْضِ بَلَدِكَ النَّعَابِ

حَدَّثَنَا اسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاَنْبَلِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عِبَادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ السُّنَيْطِ عَنْ عَمْرٍاءِ بْنِ الْغَضَنِ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَمِلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمَشْرِكِيْنَ فَدَكَرَ الْحَبِيْثُ وَرَادَفَهُ فَبَدَنَهُ الْاَرَضُ فَاصْبِرْ اَلَيْسَ ﷺ وَقَالَ اِنَّ الْاَرَضَ لَتَسْقِلُ مِنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ احْتِ اَنْ يَرْيَكُمُ بَعْظِمُ خُرْمَةَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ.

عز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی تھوڑی ہی دیر میں (میرا وہ عزیز) مر گیا (شاید شدتِ ندامت کی وجہ سے موت آئی ہو) ہم نے اس کو دفن کیا تو صبح کے وقت اس کی لاش زمین پر (قبر سے باہر ہی) پڑی تھی لوگوں نے سوچا شاید دشمن نے قبر کھود کر یہ حرکت کی پھر اسے دفن کیا اور لڑکوں کو کہا انہوں نے بہرہ دیا صبح پھر لاش زمین پر پڑی تھی ہم نے سوچا شاید لڑکوں کی آنکھ لگ گئی (اور دشمن کو اس حرکت کا موقع مل گیا) ہم نے پھر دفن کیا اور خود پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین کے اوپر تھی بالآخر ہم نے لاش ایک گھائی میں ڈال دی۔ دوسری

روایت بھی اسی طرح ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب زمین نے (تیسری بار) بھی اسے ہار ڈال دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی آپ نے فرمایا: زمین تو اس سے برے آدمی کو بھی قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں لا الہ الا اللہ کی حرمت و عظمت دکھانا چاہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان مشرک سے لڑتا ہے اس کو قتل کرتا یا خود شہید ہو جاتا ہے۔ مسلمان سے لڑنے کی ممانعت ہے کیونکہ مسلمانوں کو شرک و کفر کا فتنہ منانے کا حکم ہے جب لا الہ الا اللہ کہہ دیا یقیناً و تصدیق کے ساتھ تو فتنہ ختم ہو گیا اب وہ بھی مسلمان بھائی ہے اس کی مخالفت اپنی جان کی طرح ہے۔

ان لوگوں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے فتنہ (مسلمانوں کے باہمی اختلافات) کے زمانہ میں قتال کے لئے کہا اور سمجھے کہ یہ آیت میں قتال کا حکم فتنہ فرو کرنے کے لئے ہے۔ حضرت نے بتایا کہ فتنہ سے مراد شرک ہے اور یہ کہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے قتال کرنے والوں کا حال وہی ہوتا ہے جو میرے اس عزیز کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو باہمی نزاعات ختم کر کے کفار کے مقابلہ میں متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

باب: اہل ایمان کے خون اور مال کی

۲: بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ

حرمت

و مَالِهِ

۳۹۳۱ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے چھ الوداع کے موقع پر فرمایا: غور سے سنو سب سے زیادہ حرمت والا آج کا دن ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ یہ مہینہ ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا شہر یہ (مکہ) ہے غور سے سنو تمہارے (مسلمانوں کے) خون اور اموال تمہارے اور اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن کی اس ماہ اور اس شہر میں حرمت۔ بتاؤ کیا میں نے پہنچا دیا سب نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اے اللہ گواہ رہنا۔

۳۹۳۱ حَدَّثَنَا جِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عُسَيْبُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا إِنْ أَخْرَمَ الْإِيمَانُ يَوْمَكُمْ هَذَا إِلَّا وَإِنْ أَخْرَمَ الشُّهُودُ شَهْرَكُمْ هَذَا إِلَّا وَإِنْ أَخْرَمَ النَّسْلُ لِسْلَكُمْ هَذَا إِلَّا وَإِنْ دَسَاءَ نَحْمٍ وَامْنُ الْكُفْمِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَهْلُ بَلَدِكُمْ قَالُوا بَلَّغْ قَالَ الْبَلَّغُ أَشْهَدُ

۳۹۳۲ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپؐ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے تو کیا عمدہ ہے اور تیسری خوشبو کس قدر اچھی ہے تو کتنا صاحب عظمت ہے اور تیسری حرمت کتنی عظیم ہے تم

۳۹۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ ثَنَا أَبِي حَضْرًا نَضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَبِيَّ سَلِيمَانَ الْحُمْصِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا أَبِي قَبَسِ الشَّصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَوَفٍ

سَالِحَتُهُ وَيَقُولُ مَا أَفْنَيْتُكَ وَأَغْيَبَ رَيْحَكَ مَا
اعْظَمَكَ وَاعْظَمَ خُرْمَكَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
لِخُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ اعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ خُرْمَةُ مَكَ مَالِهِ وَدَمِهِ
وَأَنْ تَنْظُرَ بِهِ الْأَحْيَاءُ.

۳۹۳۳ حَدَّثَنَا يَكُزُّ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ
وَيُونُسُ بْنُ نَخِيلَةَ جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَبَسٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ
دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرْضُهُ

۳۹۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ غَفَرٍ وَابْنُ السَّرْحِ الْبُصْرِيُّ لَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ
الْحُسَيْنِيِّ أَنَّ فُصَالَ بْنَ غُبَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ قَالَ
الْمُسْلِمُ مِنَ أُمَّةِ النَّاسِ عَلَى الْمُسْلِمِ وَالْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
وَالْمُهَاجِرُ مِنَ هَجَرِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ

۳: بَابُ التَّهْنِئَةِ عَنِ التَّهْنِئَةِ

۳۹۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
نَسَا أَبُو عَاصِمٍ لَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَامِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَاهُمْ تَهْنِئَةٌ
مَنْهُوَ زَوْفَةٌ فَلَيْسَ مَا.

۳۹۳۶ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ خِدَامٍ أَنَّ النَّاسَ الْكَلْبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ لَا يَزِيئُ الرَّأْسَى جَنْبِ بَرٍّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ
الشَّارِقُ جَنْبِ يَسْرِقٍ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِي تَهْنِئَةٌ يَزْلَعُ
النَّاسَ إِلَيْهِ الضَّارُّهُمْ جَنْبِ يَنْتَهِنَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

ہوں اس حال میں کہ وہ مؤمن ہو۔

ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے مؤمن کی
حرمت اسکے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک ہمیری حرمت
سے عظیم تر ہے اور مؤمن کے ساتھ بدگمانی بھی اسی طرح حرام
ہے پس حکم ہے کہ مؤمن کے ساتھ اچھا گمان کریں۔

۳۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ہر مسلمان کی جان مال اور عزت دوسرے
مسلمان پر حرام ہے (اور اس کے لئے قابل احترام
ہے)۔

۳۹۳۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کو وہی
ہے جس سے لوگوں کی جائیں اراموال امن میں رہیں
اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ
دے۔

پاپ: لوٹ مار کی ممانعت

۳۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
علائیہ لوٹ مارتا پھرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے
نہیں۔

۳۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زانی زنا
کرتا ہے وہ مؤمن ہو کر زنا نہیں کرتا اور شراب پینے
والا مؤمن ہو کر شراب نہیں پیتا اور چور مؤمن ہونے کی
حالت میں چوری نہیں کرتا اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ
مار نہیں کرتا کہ لوگ اپنی نگاہیں اس کی طرف اٹھا رہے
ہوں اس حال میں کہ وہ مؤمن ہو۔

۳۹۳۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ نَفْسًا مِنْ نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ»

۳۹۳۷ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔

۳۹۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَخْوَصَ عَنْ سَمَاطٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصْبَغَا بِالْعَذْوِ فَانْتَهَسَا مَا هَمَّ صَنَعَا فَنَزَا هُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَذْوِ فَاسْرَبَا مَا تَخَفْتَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الثَّغَنَةَ لَا تَحُلُّ

۳۹۳۸ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دشمن کی کچھ بکریاں بکڑ لیں ہم نے (تقسیم سے قبل ہی) انہیں لوٹ کر اپنی باڈیاں چڑھا دیں نبی ان باڈیوں کے پاس سے گزرے تو اسے فرمایا: چنانچہ سب الٹ دی گئیں پھر فرمایا لوٹ جاؤ نہیں۔

خلاصہ: باب ۱۰ ان احادیث میں لوٹ مار کی حرمت کو بیان کیا گیا ہے کہ لوٹ مار کرنے والے ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ یہ کسی مسلمان کی شان کے لائق نہیں کہ چوری کرے یا لوٹ چائے۔

۳: بَابُ سَبَابِ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ

چاپ: مسلمان سے گالی گلوچ، فسق اور

اس سے قتال کفر ہے

قِتَالُهُ تُكْفَرُ

۳۹۳۹ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ قَالَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ تُكْفَرُ»

۳۹۳۹ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے (بشرطیکہ بلا وجہ شرعی ہو شرعی وجہ ہو تو جائز ہے مثلاً بغاوت)۔

۳۹۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ تُكْفَرُ»

۳۹۴۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۳۹۴۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَكُنْتُ عَنْ زَيْنَبِ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ تُكْفَرُ»

۳۹۴۱ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۵۔ بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا

يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ بِقَابِ

بَعْضِ

چاپ: رسول اللہ کا فرمان کہ میرے بعد کافر

نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا

شروع کرو

۳۹۴۲ : حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو خاموش کراؤ پھر فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۳۹۴۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اداؤ! میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۳۹۴۴ : حضرت مناجیحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا اس لئے میرے بعد ہرگز (کسی مسلمان کو بلاوجہ شرعی) قتل نہ کرنا۔

چاپ: تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے ذمہ

(پناہ) میں ہیں

۳۹۴۵ : سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صحیح ادا کرے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں ہے لہذا اللہ ذمہ دہت توڑو (اس کو مت ستاؤ) جو ایسے شخص کو قتل کرے اللہ تعالیٰ اسے بلوا کر اوندھے منہ دوزخ میں

۳۹۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَفْصٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا سَمِعْنَا شُعْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُلَيْكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْثَدَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولٍ قَالَ هِيَ حِجَّةُ الْوَدَاعِ لَمَنْ تَصِغْتَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ بِقَابِ بَعْضٍ.

۳۹۴۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَيَحْجُمُكُمْ (او بیلگہ) لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ بِقَابِ بَعْضٍ.

۳۹۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْزٍ قَالَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَرُّكُمْ عَلَى الْحَوْصِ وَإِنْ مَكَاتَرَكُمْ الْأَنْفُ وَلَا تَقْتُلُوا بَعْدِي.

۶۔ بَابُ الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ

اللَّهِ غَرَضُ جُلِّ

۳۹۴۵ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ جَبْرِ الْحَضَنِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَالِدُ بْنُ الْقَعْبِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ زُهَيْمٍ عَنْ عَدَسِ بْنِ يُمَيْسٍ (يَمَانِيٍّ) عَنْ أَبِي مَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تُخْفَرُ اللَّهُ

ہی عہدہ میں قتلہ طلبہ اللہ حنی بکۃ فی الدار علی وجہہ ڈالیں گے۔

۳۹۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدْرٍ شَا رُوِّحَ ابْنُ عَدَادَةَ شَا
اَسْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ خَدْبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَمِنْهُ دَمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔
حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صبح ادا کرے وہ اللہ عزوجل کے دمہ میں ہے۔

۳۹۳۷ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ شَا
حَسَنًا بْنُ سَلَمَةَ شَا ابْنُ الْمُهَرَّمِ يَرْبُذُ بْنُ مَغْلَانٍ سَمِعْتُ ابا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَوْتُ اَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ مَنْ بَعْضُ مَلَاحِكِهِ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے بڑھ کر لائق اعزاز اور محترم ہے۔

باب: تعصب کرنے کا بیان

۷: بَابُ الْعَصْبِيَّةِ

۳۹۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَلَالٍ الصُّوَّافُ شَا عِنْدَ الْوَارِثِ
بْنِ سَعِيدٍ شَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ زُهَادٍ عَنْ رِيَّاحِ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ
رَايَةٍ عَصِيْبَةٍ بَدَعُوا إِلَى عَصِيْبَةٍ اَوْ بَغَضُوا لِعَصِيْبَةٍ فَفُتِنَتْ
جَاهِلِيَّةً
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اندھا دھند جہنم سے تگ ہو کر لڑے اور عصیت کی طرف بلاتا ہو یا عصیت کی وجہ سے فتنہ میں آتا ہو تو اس کا مارا جانا جاہلیت (کی موت) ہے۔

۳۹۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَا زَيْنَادُ ابْنُ الرَّبِيعِ
الْبُهْمَدِيُّ عَنْ عَدَّادٍ عَنْ كَثِيرِ الشَّامِيِّ عَنْ ابْنِ اَبِي اَرْوَةَ عَنْهُمْ يَفْقَهُ
لَهَا فَمَسَلَتْ فَانْتِ سَمِعْتُ ابْنِ يَقُوْلُ سَالَتْ النَّبِيَّ ﷺ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اِمِنْ الْعَصْبَةِ اِنْ تَحْتَ الرِّزْقِ
فَوَهِ قَالِ لَا وَلَكِنْ مِنَ الْعَصْبَةِ اِنْ يَغِيْبُ الرِّزْقُ فَوَهِ
عَلَى الظُّلْمِ
حضرت زیناد بن ربیع البہمدی عن عداد بن کثیر الشامی عن ابن ابی اریوۃ عنہم یہاں لہا فمسلت فانتي سمعت ابن یقول سالت النبی ﷺ فقلت یا رسول اللہ ﷺ امن العصبۃ ان تحت الرزق فوہی قال لا ولكن من العصبۃ ان یغیب الرزق فوہی علی الظلم

خلاصہ: مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کی مصیبت کو مٹایا اور بخشنے سے منع فرمایا کہ کوئی قبیلہ اپنے قبیلے کی عزت و ناموری کے لئے دوسرے قبیلہ سے نہ لڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ میں بھی کوئی بغیر شرعی وجہ کے لڑائی کرے اس کا حکم بھی جاہلیت جیسا ہے یعنی ایسا شخص مذہب کا مستحق ہوگا نہ کہ جواب کا۔

۸: بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

پاب: سوادِ اعظم (کے ساتھ رہنا)

۳۹۵۰: حَدَّثَنَا الْعَمَشِيُّ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ قُلْنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَعَانُ بْنُ دِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْفٍ الْأَعْمَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تَخْتَلِعُ عَلَى صَلَاةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَهَلِكُمْ مَالُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

۳۹۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا بلاشبہ میری امت گمراہی پر مجتمع (متفق) نہ ہوگی جب تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم (قرآن و سنت پر عمل بجا) کا ساتھ دو۔

خلاصہ: الباب شریعت پر قائم رہنے والے لوگ جو وقت کے امام مطیع فرمانبردار ہوں اور فتنوں سے بچنے والے سوادِ اعظم ہیں ان کا دوسرا نام اہل سنت والجماعت ہے یہ لوگ بدعات و رسوم باطلہ سے کوسوں دور رہتے ہیں ان کے برعکس روافضِ خوارج اور دوسرے مہدیین یہ شرذمہ قلیلہ ہے حق سوادِ اعظم کے ساتھ ہے۔ اس لئے یہ جماعت صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے طریق پر اور ان کی تبع ہے۔ چاہے کسی زمانہ میں یہ تعداد کم ہی ہوں بھر بھی سوادِ اعظم ہی ہوں گے۔

۹: بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ

پاب: ہونے والے فتنوں کا ذکر

۳۹۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رِجَالٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَسَلٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةً طَوِيلًا فِيهَا قَلْبًا أَنْصَرَفَ لَنَا (أَوْ قَالُوا) يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطْلَمَ الْيَوْمَ الصَّلَاةُ قَالَ أَيْ صَلَّيْتُ صَلَاةً رَغَبًا وَ رَهْبًا سَأَلْتُ اللَّهَ غُرُوحًا لَأَمْنِي ثَلَاثًا فَاعْطَانِي النَّبِيُّ وَ رَدَّ عَلَيَّ وَ أَحَدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيَّ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِ فَاعْطَانِيهَا وَ سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَخْلَعَ مَاسَهُمْ مِنْهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ

۳۹۵۱: حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک روز طویل نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے آج نماز طویل کی۔ فرمایا: میں رغبت اور ڈر کی نماز ادا کی۔ اللہ عزوجل سے اپنی امت کے حق میں تین چیزیں مانگیں دو تو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیں اور تیسری پچھردی میں نے اللہ سے مانگا کہ سب پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی کہ میری تمام امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مجھے عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اللہ تعالیٰ نے میری یہ بات (دعا) پھیر دی۔

۳۹۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رِجَالٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَسَلٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةً طَوِيلًا فِيهَا قَلْبًا أَنْصَرَفَ لَنَا (أَوْ قَالُوا) يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطْلَمَ الْيَوْمَ الصَّلَاةُ قَالَ أَيْ صَلَّيْتُ صَلَاةً رَغَبًا وَ رَهْبًا سَأَلْتُ اللَّهَ غُرُوحًا لَأَمْنِي ثَلَاثًا فَاعْطَانِي النَّبِيُّ وَ رَدَّ عَلَيَّ وَ أَحَدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيَّ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِ فَاعْطَانِيهَا وَ سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَخْلَعَ مَاسَهُمْ مِنْهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ

۳۹۵۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آذر کو ردو تمام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی یہاں تک کہ میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے دونوں خزانے (پاسرخ) اور سفید یعنی سونا اور چاندی دیئے گئے (روم کا سکہ سونے کا اور ایران کا چاندی کا ہوتا تھا) اور مجھے کہا گیا کہ تمہاری (امت کی) سلطنت وہی تک ہوگی جہاں تک تمہارے لئے زمین سمیٹ گئی اور میں نے اللہ عزوجل سے تین دعائیں مانگیں اول یہ کہ میری امت پر قحط نہ آئے کہ جس سے اکثر امت ہلاک ہو جائے۔

دوم یہ کہ میری امت فرقوں اور گروہوں میں نہ بٹے اور (سوم یہ کہ) ان کی طاقت ایک دوسرے کے خلاف استعمال نہ ہو (یعنی باہم کشت و قتال نہ کریں) مجھے ارشاد ہوا کہ جب میں (اللہ تعالیٰ) کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو کوئی اسے رد نہیں کر سکتا میں تمہاری امت پر ایسا قحط ہرگز مسلط نہ کروں گا جس میں سب یا (اکثر) ہلاکت کا شکار ہو جائیں اور میں تمہاری امت پر اطراف و اکناف ارض سے تمام دشمن اکٹھے نہ ہونے

دوں گا۔ یہاں تک کہ یہ آجس میں نہ لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کریں اور جب میری امت میں کھوار چلے

فَلَا تِلْكَ الْحَزْمُ عِنْدَ اللَّهِ نَزَّيْدُ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الرَّحْمَنِ عَنْ نَوَافِلِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْأَرْضِ حَتَّى رَأَيْتُ نَشَارَ فِيهَا وَمَعَارِبَهَا وَاعْطِشْتُ الْكَثْرَتَيْنِ الْأَضْعَفُ (أَوِ الْأَخْمَرُ) وَالْأَتْبَعُ بَعْضُ الدُّهَبِ وَالْعُقْصَةُ وَقِيلَ لِي إِنَّ مُلْكَكَ إِلَى حَيْثُ قُوَى لَكَ وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيَّ أُنْثَى خَوْعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَائَةٌ وَإِنْ لَا يُلْسَهُمْ شِعْبًا وَيَذْبُلُ بَعْضُهُمْ بِأَسْ بَعْضٍ وَ اللَّهُ قَبْلُ لِي إِذَا قَصِيتُ فِضَاءَ مِرْدَلَةٍ وَإِنِّي لَنْ أَسْلَطَ عَلَى أُنْثَى خَوْعًا فَيُهْلِكَهُمْ فِيهِ وَلَنْ أَخْمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَنْفِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَقْبُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَإِذَا وَجَعَ الشُّبَيْفُ مِنْ أُنْثَى فَلَنْ يُرْفَعَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنْ مِمَّا الْخَوْفُ عَلَى أُنْثَى أُنْثَى مُضْطَلَّسٍ وَسَعْتُهُ قَاتِلُ مِنْ أُنْثَى الْأَوْتَانِ وَ سَلْحَتِي قَاتِلُ مِنْ أُنْثَى بِالسُّنْبُورِ كَيْفَ وَإِنْ نِشَ بَذِي السَّاعَةِ دَخَالِي كَذَا نِشَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كَلْفَهُمْ يَزْعُمُ اللَّهُ سَيُّ وَلَنْ تَرَا لَ طَائِفَةً مِنْ أُنْثَى عَلَى الْحَقِّ مَضُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ حَالِفَتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قال ابو الحسن لما خرج انزل عليه الله من هذا الحديث فلا ما اخبر له

گی تو قیامت تک رکے گی نہیں اور مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے کھرانوں سے ہے اور عقرب میری امت کے کچھ قبیلے جن کی پرستش کرنے لگیں گے اور (بت پرستی میں) مشرکوں سے چالیں گے اور قیامت کے قریب تقریباً جموں اور دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرنے کا کہ وہ نبی ہے اور میری امت میں ایک طبقہ مسلسل حق پر قائم رہے گا ان کی مدد ہوتی رہے گی (مغناہ اللہ) کہ ان کے مخالف ان کا نقصان نہ کر سکیں گے (کہ بالکل ہی ختم کر دیں عارضی شکست اس کے مٹانی نہیں) یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

امام ابوالحسن (تلمیذ ابن ماجہ) فرماتے ہیں کہ جب امام ابن ماجہ اس حدیث کو بیان کر کے فارغ

ہوئے تو فرمایا یہ حدیث کتنی ہولناک ہے۔

۳۹۵۳. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنِ الرَّطْبِيِّ عَنْ غَزْوَةَ عَنْ زَيْبِ بْنِ أَسَدٍ تَمَّ سَلَمَةُ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْبِ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَبَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَخَبْثَةٌ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُ اللَّعْرَبِ مِنْ حَبْرٍ قَدِ اقْتَرَبَ فَفُتِحَ الْيَوْمُ مِنْ رَدَمٍ مَسْخُوجٍ وَمَا خُوجٌ وَعُطِدَ بَيْتُهُ عَصْرَةً

۳۹۵۳: حضرت زبیب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ سے بیہوش ہوئے آپ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا تھا۔ فرمایا: غرابی ہے عرب کے لئے ایسے شرکی وجہ سے جو قریب آپ کا آج یا جوج ماجوج کی سر میں سے اے تھک گیا اور آپ نے انگلی سے دس کا ہندسہ بنایا حضرت زبیب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں صالح لوگ ہوں جب بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: (جی ہاں) جب برائی زیادہ ہو جائے۔

قَالَ زَيْبٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِهْلُكْ وَهَذَا الضَّائِقُونَ؟ قَالَ إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ

۳۹۵۴. حَدَّثَنَا وَاسِعٌ بْنُ سَعِيدٍ الزُّنَظَلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي التَّائِبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَرْبُودَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ هُنَّ يُضْحِجُ الرَّحْلَ فِيهَا مُؤَمَّنًا وَبِمُسْنَى كَافِرًا إِلَّا مِنْ أَحْيَاةِ اللَّهِ بِالْعِلْمِ

۳۹۵۴: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عترتِ آپ ایسے تھکتے ہوں گے کہ ان کے دوران مرد ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو کافر بن چکا ہوگا سوائے اس کے جسے اللہ علم کے ذریعہ زندہ (ایمان) سلا فرمائے۔

۳۹۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو نَعَاوِيَةَ وَابْنُ أَبِي الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ خَدِيجَةَ قَالَ كُنَّا خَلْفَ نَسَا عِنْدَ عُمَرَ فَهَذَا الْيَوْمَ يَخْفُضُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ خَدِيجَةُ فَقُلْتُ أَا قَالَ إِنَّكَ لَنَحْرٍ قَالَ كَيْفَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّحْلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَخَارِهِ تُكْفَرُهَا الضَّلَاةُ وَالضَّيَامُ وَالضُّدَّةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أَرَبَدَ أَسْمَا أَرَبَدَ الَّذِي تَتَوَخَّجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَنْكَرَ وَبَيْنَهَا مَا مُغْلَقٌ قَالَ فَتَكْسِرُ السَّاتِ أَوْ يُفْطَحُ قَالَ لَا بَلَى يَكْسِرُ قَالَ ذَاكَ اخْذَرْنَا أَنْ لَا خَلْقَ

۳۹۵۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ فرماتے تھے تم میں کس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے۔ فرمایا تم بہت جرات (اور ہمت) والے ہو (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں پوچھ لیتے تھے جو دوسرے نہیں پوچھ پاتے تھے) فرمایا کیسے فتنہ ہوگا؟ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا آدمی کیلئے فتنہ (آزمائش و امتحان) ہے اہل خاندان اور اولاد اور پڑوسی (کہ کبھی ان کی وجہ سے آدمی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے) اور اس آزمائش میں

فَلَمَّا لَحِذْنَةُ الْحَمْدِ غَمَزَ بِلَعْنِهِ مِنَ الْيَابِ قَالَ لَعْنَهُ
كُنْصَا بِلَعْنِهِ أَنْ فُؤُوزَ عِبَةِ الْبَلِيلَةِ أَمَى حَدَّثَهُ حَبِيبًا لَيْسَ
بِأَلَا عَالِطٍ

فِيهَا أَنْ مَسْأَلَةَ مِنَ الْيَابِ فُلَمَّا الْمَسْرُوفِ سَلَّمَ
مَسْأَلَةَ فُلَمَّا غَمَزَ

(اگر آدمی صغیرہ گناہ کا مرتکب ہو جائے تو) نماز
روزے صدقہ اور امر بالمعروف نہی عن المنکر اس کا
کفارہ بن جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میری مراد یہ تیر نہیں۔ میں نے تو اس فتنہ کے متعلق کہا
ہے جو سندر کی طرح موجزن ہوگا۔ تو حضرت حدیث

رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو اس اس فتنہ سے کیا غرض آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک دروازہ
(حائل ہے جو) بند ہے فرمایا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ عرض کیا کھولا نہیں جائے گا بلکہ توڑا جائے گا
فرمایا پھر تو وہ بند ہونے کے قابل نہ رہے گا ہم (حاضرین) نے حضرت حدیث رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ کیا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو علم تھا کہ دروازہ سے کون مراد ہے فرمایا: بالکل وہ تو ایسے جانتے تھے جیسے انہیں یہ معلوم ہے کہ کل دن کے
بعد رات آئے گی میں نے انہیں ایک حدیث سنائی تھی جس میں کچھ مفالہ اور فریب دی نہیں ہے ہمیں حضرت حدیث
رضی اللہ عنہ کی حیثیت مانع ہوئی کہ پوچھیں کہ وہ دروازہ کون شخص تھا اس لئے ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے پوچھا تو
فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود تھے۔

۳۹۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ وَعَنْ الزُّهْمِيِّ
الْمُسَحَّاسِيِّ وَوَحَيْعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ
عَنْ الزُّهْمِيِّ عَنْ عَبْدِ رَزَّاتِ الْكَلْبِيِّ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عَدِيٍّ
الْبَلْبَنِيَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ حَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَلْبَةِ
وَالسَّائِلُ يُخْبِرُهُمْ عَلَيْهِ فَمَسَعَهُ يَقُولُ بَيِّنَا نَحْنُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هِيَ سَعْرٌ إِذْ نَزَلَ سُرَّةً لَمَّا مِنْ بَضْرُثِ
خِصَاءٍ وَمِنْ سَائِلٍ بِشَيْطَانٍ وَمِنْ هُوَ فِي حَشَرَةٍ إِذْ نَادَى
مُنَادِيَهُ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَأَخْبَعْنَا فَقَالَ أَتَيْتُمْ بَعْثَ نَبِيِّ قَلْبِي
أَلَا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَذِلَّ أُمَّةٌ عَلَى مَا بَعَثَهُ حَيَّرَ لَهْمٌ وَ
يُسَدُّ لَهْمٌ مَا يَبْعَثُهُ شَرًّا لَهْمٌ وَ أَنْ أَتَيْتُمْ هَدَى خَعْلَتِ
عَافِيَتُهَا هِيَ أَوْ لَهَا وَ أَنْ أَحْرَقْتُمْ بَصِيغَتَهُمْ بِلَاةٍ وَأَمُورٌ
تُسَكَّرُزِبَا لَهْمٌ نَحْسِي فَسَ يَرْفِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُولُ
الْمُؤْمِنُ هَدَى مَهْلِكَتِي نَبِيٌّ تَكْشِفُ هَمَّ سِرَّةٍ أَنْ يَخْرُجَ
عَنِ النَّارِ وَ يَدْخُلَ الْحَنَّةَ فَيَنْفِرُ حَتَّى مَرَّتُهُ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

۳۹۵۶ حضرت عبدالرحمن بن عہد رب الکعبہ فرماتے
ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں
تشریف فرما تھے لوگ آپ کے گرد جمع تھے میں نے
انہیں یہ فرماتے سنا ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ایک منزل پر پڑاؤ ڈالا ہم
میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا کوئی حیران دازی کر رہا تھا۔
کوئی اپنے جانور چرانے لے گیا تھا اسے میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ نماز
کے لئے جمع ہو جائیں ہم جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا
بلاشبہ مجھ سے قبل ہر نبی پر لازم تھا کہ اپنی امت کے حق
میں جو بھلی بات معلوم ہو وہ بتائے اور جو بات ان کے
حق میں بری معلوم ہو اس سے ڈرائے اور تمہاری اس
امت کے شروع حصہ میں سلامتی اور عافیت ہے اور

والیوم والآحر ولیات الی الفاء اللہ فی یحٰث ان یأتوا الیہ و
 من مایع اماما فاعطاه صلفۃ بمبہہ و ثمرۃ قلبہ فلیطعہ ما
 استطاع فان شاء اخرجنا راعۃ فاصبروا غنق الآحر
 لئان فدا حلت زامنی من بنس الثاس ففلت
 انشکک اللہ انت سمعت هذا من رسول اللہ ﷺ فان
 فاشاز سیدہ الی اذنبہ فقال سمعته اذما ی و وعاء فلیس
 اور جنت میں داخل ہو تو اسے ایسی حالت میں موت
 آتی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اور اسے چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرے جیسا وہ
 پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ رکھیں اور جو کسی حکمران سے بیعت کرے اور اس کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ دے اور
 دل سے اس کے ساتھ عہد کرے تو جہاں تک ہو سکے اس کی فرمانبرداری کرے پھر اگر کوئی دوسرا شخص آئے اور
 (حکومت میں) پہلے سے جھڑے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے
 درمیان سے سراٹھا کر کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں بتائیے آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
 تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے یہ حدیث سنی اور
 میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

خلاصۃ الباب ✽ اس حدیث میں بیان کردہ سب چکی ہیں آج بہت سے لوگ اپنے کو مسلمان کہتے والے شرک و
 بدعات کے مرتکب ہو رہے ہیں محارات اولیا، کو پوجتے ہیں اور وہاں پر جانور ذبح کرتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدہ
 کرتے ہیں۔ نیز تین مہوئے دجالوں میں سے ایک دجال خلام احمد دبیانی ہے جس نے ہندوستان میں فتنہ کھڑا کیا اور
 بھی کئی قسم کے فتنے ہیں۔ ۳۹۵۳ حدیث کا مطلب واضح ہے کہ جب خباثتیں زیادہ ہو جائیں تو نیک لوگوں کی
 موجودگی مذاب خداوندی اور ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔ ۳۹۵۵ مطلب یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی
 اللہ عنہ کی ذات بابرکت تمام فتنوں اور مصائب سے روک تھی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو
 مسلمانوں پر آفت آگئی پھر ظلیفہ ثالث جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد سے لوگوں کے دلوں میں کدورت
 پیدا ہو گئی آخر بلوائیوں نے فساد پھا کرے جناب امیر المؤمنین کو بڑی بے دردی اور بے بسی کی حالت میں شہید کر دیا
 ہے تو فتنے ایسے پھیل گئے کہ آج تک قائم ہیں۔ ۳۹۵۶ اس حدیث میں جس بیعت کا بیان ہے وہ بیعت مراد ہے جو
 اہل صل و عقد نے کی یعنی مسلمانوں کے تمام روسا۔ اور علامہ ابن اس آدی کو قبول کر لیں اس کے بعد ہوتے ہوئے دوسرا
 امام نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلق بیعت مراد نہیں ہے۔

۱۰ : بَابُ الثَّبَاتِ فِي الْفِتْنَةِ

جواب: فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا

۳۹۵۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب لوگ (آئے کی طرح) چھانے جائیں گے اور (پھٹی میں یعنی دنیا میں) آئے بھوسے کی طرح برے لوگ باقی رہ جائیں گے ان کے عہد اور مانتیں غلط ملط ہو جائیں گی اور برے لوگ مختلف ہو کر ایسے ہو جائیں گے یہ کہہ کر آپؐ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں داخل کیں صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ہم اس وقت کیا کریں جو بات اچھی سمجھو (قرآن و سنت کے دلائل سے) اسے اختیار کر لیتا اور جو بری سمجھو اسے ترک کر دیتا اور صرف اپنی فکر کرنا اور عوام کا معاملہ (ان کے حال پر) چھوڑ دیتا۔

۳۹۵۸۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے ابو ذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت طاری ہوگی (و باطامون وغیرہ کی وجہ سے) حتیٰ کہ قبر کی قیمت غلام کے برابر ہوگی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اللہ کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں یا کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کوئی ظلم ہے (کہ کیا کرنا چاہئے) آپؐ نے فرمایا صبر کرنا اور فرمایا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگوں پر بھوک طاری ہوگی حتیٰ کہ تم مسجد آؤ گے تو وہاں اپنے بستر (گھر) تک جانے کی ہمت و استطاعت نہ ہوگی اور بستر سے اٹھ کر مسجد آ سکو گے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ ظلم ہے (کہ اس وقت کیا کرنا چاہئے) یا کہا کہ (وہ کروں گا) جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پسند

۳۹۵۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ لَنَا عَنِ الْعَرَبِيِّ بْنِ أَبِي حَارِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ يَكُونُ وَبِزْمَانٍ يُؤْبَسُكَ أَنْ يَأْتِيَ بَعْزُ نَبِيِّ النَّاسِ فِيهِ عُرْسَةٌ وَتَقْبَلُ خِثَالَهُ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَحَتْ عَنْهُمْ ذُهُبُهُ وَامَارَانَهُمْ فَاخْلَعُوا أَوْ كَانُوا هَكَذَا (و شَكَ بَيْنَ اصْبَاعِهِ) قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَأْخُذُونَ بِمَا نَعْرِفُونَ وَنَدَعُونَ مَا نَشْكُرُونَ وَنَقْبُلُونَ عَلَى حَاضِرَتِكُمْ وَنَدْرُونَ امْهَرُوا عَاظِمُكُمْ

۳۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدْنَةَ قَالَا خِثَالَهُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ الْحَوَاسِيِّ عَنِ الْمُشَقِّقِ ابْنِ طَرَفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتَ يَا أَسَاذِيذُ دَسُونَا يَصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يَقْوَمَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيفِ (بَعْنِ الْفَرَسِ) قُلْتُ مَا حَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ (أَوْ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ) قَالَ تَصْبِرُ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ وَخَوْغَا يَصِيبُ النَّاسَ حَتَّى نَأْتِيَ مُسْجِدَكَ فَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَرْجِعَ إِلَيْهِ فَرَأَيْتُكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقْوَمَ مِنْ فَرَأَيْتُكَ إِلَى مُسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ (أَوْ مَا حَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ) قَالَ عَلَيْكَ بِالْعَقَةِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ وَقُلْنَا يَصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُعْرَقَ حِمَارُهُ الرِّبْزِيتُ سَالِدُهُ قُلْتُ مَا حَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ الْحَقُّ سَمِعْتُ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَحَدٌ يَسْبِقُنِي فَاضْرِبْ بِهِ مِنْ فَعَلِ ذَلِكَ قَالَ شَارَحْتَ الْقَوْمَ إِذَا وَلَكِنْ

الْحَسَنُ بَيْنَكَ فَلَمَّا بَارَسُوا اللَّهَ فَإِنْ دَخَلَ بَيْنَهُ قَالِ أَنْ
حَسِبْتُ أَنْ يَهْرُكَ شُعَاعُ الشَّفَعِ فَإِنْ طَرَفَ وَدَانِكَ
عَلَى وَهَيْكَلٍ هَيَّوْءٍ بَالِهِ وَالْمَكِّ يَهْجُونَ مِنْ أَصْحَابِ
النَّارِ

گاہ میں نے عرض کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول میرے لئے پسند کریں۔ فرمایا: تم جن لوگوں میں سے ہو انہی کے ساتھ مل جانا (یعنی مدینہ والوں کے ساتھ) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا میں اپنی تلوار کے لئے ایسا (قتل عام) کرنے والوں کو نہ ماروں۔ فرمایا پھر تو تم بھی ان (قتل کرنے والوں) میں شریک ہو جاؤ گے اس لئے تم اپنے گھر میں گھس جانا میں نے عرض کیا کہ اگر فساد ہی میرے گھر میں گھس آئیں تو کیا کروں فرمایا: اگر تمہیں تلوار کی ہتک سے خوف آئے تو چادر منہ پر ڈال لینا تاکہ وہ قتل کرنے والا تمہارا اور اپنا گناہ سمیٹ کر دوزخی بن جائے۔

۳۹۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَسْلَدٍ عَنْ النَّسَائِيِّ قَالَ تَلَا أَبُو
مُوسَى حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ سَبَّ مَدَى السَّاعَةِ
لَهْرًا قَالِ فَلَمَّا بَارَسُوا اللَّهَ مَا الْيَوْمُ فَإِنْ الْفِتْنَةُ فَقَالَ
سَعَسَ الْمُسْلِمِينَ بِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِنِّ هِيَ الْعِلْمُ
الْوَحْدُ مِنَ الْمَشْرُوكِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِ وَلَكِنْ بِقَتْلِ غَضْطِهِ غَضَا حَتَّى
يَقْتُلَ الرِّجْلُ حَارَةً وَأَنْ عَمَهُ وَذَا فَرَأَيْتَهُ فَقَالَ مَعْضُ الْفُجُورِ
بَارَسُوا اللَّهَ ﷺ لَا تَنْزِعْ عَقْلُؤُا أَخْرَجَ دَالِكِ الزَّمَانِ وَ
بَخْلَفَ لَهُ هَذِهِ مِنَ النَّاسِ لَا عَقْلُؤُا لَهُمْ

نَمَّ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ الْبَرِّ أَنَّ اللَّهَ ﷻ لَا يَهْدِيهِ
مُشْرِكِي وَابْنُ الْبَرِّ أَنَّ اللَّهَ ﷻ لَا يَهْدِيهِ وَلَكِنْ مِنْهَا مَحْرُجٌ أَنْ
أَفْرَحْنَا فِيمَا عَهْدَ اللَّهِ ﷻ سُبْحَانَ اللَّهِ ﷻ لَا أَنْ نَخْرُجَ كَمَا
دَحَلْنَا فِيهَا

اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا امیر اکمان ہے کہ میں اور تم اس زمانہ کو پائیں گے اور بخدا اگر وہ زمانہ ہم پر آیا تو ہمارے لئے (اس جنگ سے) نکلنے کی کوئی راہ نہ ہوگی جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں سے نہ نکل سکیں گے جیسے داخل ہوئے تھے ویسے ہی۔

۳۹۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَفْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَلَاحَ أَعْيُنُ النَّاسِ عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَدْ خَسِرُوا يَوْمَئِذٍ فَاصْبِرُوا إِنَّهُ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ لَكُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ

۳۹۶۱ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ تَابِعَهُ الْوَارِثُ بْنُ سَعْدٍ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرَوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ بَدَى السَّاعَةُ فَهَذَا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمَظْلَمِ يُضْهِجُ الرَّحْلَ فِيهَا مُؤْمَرًا وَيُنْسِي كَافِرًا وَيُنْسِي مُؤْمَرًا وَيُضْهِجُ الْكَافِرَ الْقَاعِدَ فِيهَا حَيْرًا مِنَ الْغَالِمِ وَالْغَالِمَةُ فِيهَا حَيْرٌ مِنَ السَّاسِي وَالْمَاشِي فِيهَا حَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِرُوا السِّنْجَةَ وَقَطَعُوا الْإِزَارَ تَحْتَهُ وَأَصْرَبُوا سِنِينَ هَكَذَا الْحِمَاةُ فَإِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدِكُمْ فَلْيُحْشِرْ كَعَلْبٍ بَنَى آدَمَ

۳۹۶۰: حضرت عدیہ بنت ابہان فرماتی ہیں کہ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ یہاں بصرہ تشریف لائے تو میرے والد کے پاس آئے اور فرمایا: اے ابوسلمہ! ان لوگوں کے خلاف میری مدد نہ کرو گے؟ عرض کیا ضرور پھر اپنی تلوار نکال لا۔ باندی تلوار لے آئی تو ایک ہاشت کی مقدار تلوار نیام سے نکالی دیکھا تو وہ لکڑی کی تھی۔ قرم کہنے لگے میرے پیارے اور آپ کے چچا زاد بھائی نے مجھے یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کے درمیان فتنہ ہو تو تلوار لکڑی کی بنالینا آپ چاہیں تو (یہی تلوار لے کر) میں آپ کے ساتھ لکھوں فرمایا۔ مجھے تمہاری اور تمہاری تلوار کی کچھ حاجت نہیں۔

۳۹۶۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے قریب جتنے ہوں گے سیاہ تاریک شب کے حصوں کے مانند ان فتنوں میں مرد صبح ایمان کی حالت میں کرے گا تو شام کفر کی حالت میں اور کوئی شام ایمان کی حالت میں کرے گا تو صبح کفر کی حالت میں۔ ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (اس وقت) اپنی کمانیں توڑ دینا اور کمانوں کے چلے کاٹ دینا اپنی تلواریں پتھروں پر مار کر کند کر لینا اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی گھس آئے اور (مارنے لگے) تو وہ سیدنا آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہاتیل اور قاتیل) میں سے بہتر کی طرح ہو جائے۔

۳۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ نَاسٍ (أَوْ عَلِيٍّ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَلَاحَ أَعْيُنُ النَّاسِ عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَدْ خَسِرُوا يَوْمَئِذٍ فَاصْبِرُوا إِنَّهُ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ لَكُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ

۳۹۶۲: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخترب قتہ ہوگا اور افتراق و اختلاف ہوگا جب یہ حالت ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جانا اور اس پر مارے رہنا یہاں تک کہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر بیٹھے رہنا یہاں تک کہ خطا کار ہاتھ یا فیصلہ کن موت تم تک پہنچے فرمایا: یہ حالت آن پہنچی اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ثُمَّ رَدَّ نَسْ حَذَّاعٍ شَلَّ كَتُمُكَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَسْ مَسْلَمَةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فُرْقَةٌ وَاجْتِلَافٌ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَأَنْتَ سَبْعُكَ أَخَذَ فَاصْبِرْهُ حَتَّى يَنْقُطَ ثُمَّ الْخَيْسُ فِي يَمْنِكَ حَتَّى لَا يَبْكَ بِذِ حَاطَةِ أَوْ مَبَةِ قَاصِبَةٍ

فَعَلْتُ فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پایہ: جب دو (یا اس سے زیادہ)

مسلمان اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے

ہوں

۳۹۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دو مسلمان بھی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔

۳۹۶۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لئے ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا جرم ہے۔ فرمایا: یہ اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

۳۹۶۵: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھائے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں جو نبی ایک دوسرے کو قتل

۱۱: بَابُ إِذَا التَّقَى

الْمُسْلِمَانِ

بِسَيْفَيْهِمَا

۳۹۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ مَارِكَ بْنَ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الْعَرِيزِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ التَّقَى بَأْسِيَّاهُمَا إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

۳۹۶۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ بَرْدَ بْنَ هَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَزُورَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَإِنْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ

۳۹۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاهِدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَفْصٍ لَنَا شُعْبَةَ عَنْ مَضُودٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدُهُمَا عَلَى أَحَدِهِ السَّلَاحَ فَهُمَا عَلَى خُرُفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا

کرے گا دونوں ہی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔

صاحبا دحلاھا جمیعاً

۳۹۶۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بدترین مقام اللہ کے یہاں اس بندہ کو ہے جو اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر بر باد کرے۔

۳۹۶۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَمَّارٌ عَنْ مُرْوَانَ بْنِ مَعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السَّدُوسِيِّ ثَمَّارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَاسْرِ عَنْ إِبْنِ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ شَرَّ النَّاسِ شَرُّهُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ أَهْلِ آخِرَتِهِ مَذْبَا عِوَرِهِ.

خلاصہ الباب ۱۲: البتہ اگر ایک حملہ آور ہوا اور دوسرا محض اپنا دفاع کر رہا ہو حملہ آور کو قتل نہ کرنا چاہتا ہو لیکن دفاع کرتے میں حملہ آور اس کے ہاتھوں قتل ہو جائے تو دفاع کے لئے یہ وعید نہیں ہے۔

باب: فتنہ میں زبان روکے رکھنا

۱۲: بَابُ كَيْفِ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

۳۹۶۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس میں قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اس زبان (سے بات) تلوار کی ضرب سے زیادہ سخت ہوگی۔

۳۹۶۷: حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرْوَانَ عَنْ مَعَاوِيَةَ الْجُمَحِيِّ ثَمَّارٍ عَنْ سُلَيْمَةَ عَنْ لُبِّ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ رِيَامِ بْنِ سَمِينٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ فِتْنَةٌ تَمْسُكُ الْعَرَبَ فَتُلَاقِي فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا الشُّدْمُ وَلِغِ الشُّبِّ

۳۹۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنوں سے بہت بچنا اس لئے کہ فتنوں میں زبان (سے بات) تلوار کی ضرب کی مانند ہوگی۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَمَّارٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ ثَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْيَاسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَسْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبُاطِكُ وَالْفِتْنَةُ فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَلِغِ الشُّبِّ

۳۹۶۹: حضرت علقمہ بن وقاص کے پاس سے ایک مرد گزرا جو صاحب شرف تھا حضرت علقمہ نے اس سے کہا تمہارے ساتھ قرابت ہے اور تمہارا میرے اوپر حق ہے اور میں نے دیکھا کہ تم ان حکام کے پاس جاتے ہو اور جو اللہ چاہتا ہے گفتگو کرتے ہو اور میں نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک اللہ کی خدمت و دی کی ایک

۳۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ ثَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عُلُقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ قَالَ لَهُ عُلُقَمَةُ إِنَّ لَكَ رَحِمًا وَإِنَّ لَكَ حَقًّا وَإِنَّ رَأْسَكَ لَدْخُلٌ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأَمْرَاءِ وَتَسْكُنُهُمْ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ وَإِنَّ سَمْعَكَ يَلَالُ بِنِ الْحَارِثِ الثَّمَذِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ دُخَانٍ مَا يَطْنُ أَنْ تُلْغَ مَا لَعَلَّ

فِيحْتَسِبُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِهَا رِزْقًا وَمَا لَهُ مِنَ الْغِيَامَةِ وَ أَنْ
أَحَدُكُمْ لِيَكْلِمَهُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا بَطُلَ أَنْ تُلْغَ مَا
سَلَعَتْ فَيَحْتَسِبُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَةُ الْيَوْمِ
سَلَفًا قَالَ عَلِيٌّ قَطْرُ وَ لَحْكٌ مَا دَا تَقُولُ وَ مَا دَا
تَكْلِمُهُ هُوَ فَزَتْ كَلَامُهُ (فَذَلِكَ مَعْنَى أَنَّ الْكَلِمَةَ مَا مَسَعَتْ
مِنْ دِلَالِ النَّبِيِّ الْحَارِثِ

پہنچے گی اللہ عزوجل اس بات کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اپنی ناراضگی اس کے حق میں لکھ دیتے ہیں۔ حضرت حاکم نے فرمایا: نادان غور کیا کرو کہ تم کیا گفتگو کرتے ہو اور کون سی بات کہتے ہو میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن جلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی حدیث مجھے وہ باتیں کہنے سے مانع ہو جاتی ہے۔

۳۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُضَيْبِيُّ لَأَبِي مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ
الرُّزْبَاطِيِّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرِّجُلَ لِيَكْلِمَهُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا
يَزِي بِهَا بَأْسًا قِيْلَ بِيْهَا فَيَنْ يُّوْا حِينَئِذٍ سَعَسَ حَرِيْفًا.

۳۹۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصْبِي
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ كَسَانِ يَوْمَنْ بِالسَّلَامِ وَالْبُيُوتِ الْأَحْرَ فَلْيَغْلِ حَبْرًا
أَوْ لِيَسْكُتْ

۳۹۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غَسَّانَ الْعُمَانِيُّ ثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ ثَنَا سَعْدُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدٍ
الرُّزْحَمِيِّ عَنْ مَاعِزِ الْعُمَرِيِّ أَنَّ شُعْبَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْفُضَيْيَّ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ الْغَضَبُ بِهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَفْظِمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَحَافَ
عَلَيَّ فَأَحَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ
لَمْ يَلْغِ هَذَا

۳۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَمَرٍ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۳۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات کر چھٹتا ہے اس میں کچھ حرج بھی نہیں سمجھتا حالانکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ کی آگ میں سڑ برس کرے گا۔

۳۹۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ پر اور یوم من کسان یوم من بالسلم والبیوت الاحر فلینکل حبیرا او لیسکت

۳۹۷۲: حضرت شعبان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسی بات بتائیے کہ مضبوطی سے تھامے رکھوں فرمایا: میرا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کیا آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ کس چیز سے اندیشہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس سے۔

۳۹۷۳: حضرت معاویہ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اَنَا مُتَخَلِّ عَلَى أَمْرِ النَّاسِ فَقُولُ الْقَوْلَ فَإِذَا حَرَّخْنَا لَهَا عَنِيهِ قَالَ تَخَّاهُذُ وَالكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَاقِ.

چیت کرتے ہیں اور جب ہم انکے پاس سے نکل آتے ہیں تو ان باتوں کے خلاف کہتے ہیں (مثلاً انکے سامنے تعریف کرنا اور پس پشت خدمت کرنا) فرمایا رسول اللہ کے عہد مبارک میں ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

۳۹۷۶ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَسَائِدُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عِنْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَسِيَ إِسْلَامَ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا بَغْيُهُ

۳۹۷۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ مقتصد (کام کی بات) کو ترک کر دے۔

خلاصہ الساب ۶۷ ۳۹۷۷ مطلب یہ ہے کہ بات کرنے میں احتیاط کرنی لازم ہے اور بہت غور کے بعد بات کہنی چاہئے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا فضول گفتگو کرنا والا اہمق ہوتا ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت ناگوار ہوتی ہے پس وہ شخص ایک بات کی وجہ سے جہنمی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اعوذ بھک من شر لسانی۔ حاصل یہ کہ ان احادیث میں زبان کو بے لگام کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث ۳۹۷۲ اس حدیث میں استقامت کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی گئی استقامت ہدایت کا اونچا درجہ ہے جس کو یہ حاصل ہو جاتا ہے وہ اللہ کا ولی ہو جاتا ہے تو مانگہ ایسے بندے کو سلام کرتے ہیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور من چاہی زندگی ملنے کے مژدے سناتے ہیں جیسا کہ تم جہد میں آیا ہے۔ حدیث ۳۹۷۳ قربان جا میں معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی عمدہ نصیحتیں فرمائی ہیں مجلہ ان میں جہاد ہے جس کو سب عبادات کی ستارہ (کوبان) اور اس کی بھی بلندی اور چوٹی قرار دیا ہے لہذا یہ جہاد میں ہی مسلمانوں کی عزت ہے اور اس کے ذریعہ اسلام کو علوشان حاصل ہوتی ہے پاب آفس آف کے مسلمان بھرانوں نے جہاد کو ترک کر دیا بلکہ جہاد کرنے والوں کو دہشت گرد کے نام سے مشہور کر دیا ہے۔ حدیث ۳۹۷۶ ابن ابی زید فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث سے ہے جو تمام اخلاق کی اصل ہے اور تمام بھلائیوں کی جڑ ہیں دوسری حدیث یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی مسلمان بھائی ک پٹنے بھی پسند کرے۔ تیسری یہ حدیث کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر رکھتا ہو وہ نیک بات کہے یا خاموش رہے ان دونوں کو شیخین نے تخریج کیا ہے اور چوتھی یہ حدیث ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا (بلا وجہ) غیث میں مت آیا کر پھر پوچھا پھر یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین (ابوداؤد)

باب: گوشه نشینی

۱۳: بَابُ الْغُرْبَةِ

۳۹۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین زندگی اس مرد کی ہے جو راہ خدا میں اپنے گھوڑے کی کلام تھامے ہوئے ہو اور اس کی پشت پر اڑتا پھرے جب بھی گھبراہٹ یا خوف کی آواز سنے اڑ کر اس تک پہنچے شہادت کی موت یا کفار کو قتل کی تلاش میں ایسے سوا قلع کی تاک رکھے اور ایک وہ مرد بھی جو اپنی چند بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں ہو نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے اور لوگوں کے متعلق بھلائی سوچتا رہا۔

۳۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کونسا انسان افضل ہے؟ فرمایا: راہ خدا میں لڑنے والا اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ۔ عرض کیا اس کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: اسکے بعد وہ مرد جو کسی گھاٹی میں رہے اور اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے مامون رکھے۔

۳۹۷۹: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم دروازوں پر بلائے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کی پہچان ہمیں بتا دیجئے فرمایا: وہ (مخل و صورت و رنگ و روپ میں ہماری طرح ہوں گے ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ اور حالات) مجھ پر آئیں تو مجھے آپ کیا

۳۹۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ عَنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ ابْنِ حَارِثٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَذَرٍ الْخَمِينِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَبْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ زُحْلٌ فَمَنْسَكٌ بَعْدَ فَرْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَطْبُؤُ عَلَى مَنْهٍ ثَلَاثًا سَمِعَ هُبْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ الْيَهُاءُ يَنْتَعِي الْمَوْتَ أَوْ الْقَتْلَ مَطْأَةً وَ رُحْلٌ فِي غَيْبَةٍ هِيَ رَاسِي شَعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَابِ أَوْ يَسُوقُ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُعَلِّمُ الصَّلَاةَ وَ يُزَيِّنُ الرُّكُوعَ وَ يَغْدُو وَنَهْ حَتَّى يَبْتَائِيَ الْفَيْضَ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ

۳۹۷۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ فَأَخْبَنِي أَنَّهُ خَمْرَةَ تَابِ الرَّبِيعِيِّ حَدَّثَنِي الرَّهْزِيُّ عَنْ غَطَاءٍ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ زُحْلًا هِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ زُحْلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَفْسُهُ وَ مَالُهُ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَمْرُو فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَغْدُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ يَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

۳۹۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنِي عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْزُودٍ أَنَّ حَابِرَ حَدَّثَنِي نَسْرُ بْنُ غَسْبَدٍ اللَّهُ حَدَّثَنِي أَنُو بْنُ أَبِي رَيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ خَدِيجَةَ بِنْتُ الْيَمَانِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ دُعَاءُ عَلَى الْأَوْبَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَحْبَبَهُمُ الْيَهُاءُ فَذُفُورُهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ قَوْمٌ مِنْ جَلْدَتِنَا يَنْكَلُثُونَ بَالِيسَتِنَا قُلْتُ فَمَا نَأْمُرُ بِئِنَّ أَفْزَحْنِي ذَالِكَ قَالَ فَالْزَامُ حِمَاةَ الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامَتَهُ فَإِنَّ لَهُمْ يَكُنْ لَهُمْ حِمَاةٌ وَ لَا إِمَامٌ

فَاغْتَسِلَ ذَلِكَ الْفَرْقَى ثَلَاثًا وَلَوْ اِنْ تَعَصَّ مَاضِلَ شَحْوَةٍ
 حَتَّى يَلْبُو حَكَّ الْمَوْتِ وَ اَتَتْ كَذَالِكَ
 (جمیعت) نہ ہو اور نہ ہی (صحیح اور شرع کے موافق) امام و مکران ہو تو ان تمام جماعتوں سے الگ تھلگ رہنا اگرچہ تم
 کسی درخت کی جڑ چپاؤ (بھوک کی وجہ) حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ جائے۔

۳۹۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى
 نَسِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ
 أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسَا تَعْبِدُ الْغُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ وَرَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْشِكُ أَنْ يَكُونَ حَنْزَ مَالِ
 الْمُسْلِمِ عَمَّا يَنْتَعُ بِهَا شَعْفُ الْحَالِ وَ مَوَاقِعُ الْقَطْرِ يَغُرُّ
 بَدَنَهُ مِنَ الْفَضِّ

۳۹۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مقرر ہے
 مسلمان کا بہترین مال کچھ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ
 پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارانی مقامات (جہاں گاہوں کا
 رخ کرے گا قتلوں سے اپنا دین بچانے کے لئے ہے
 قرار (بھاگتا) رہے گا۔"

۳۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍاءَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُدْتَمِرِ بْنِ
 سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطُبٍ عَنْ خُوَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ فَتَنٌ عَلَى أَنْوَابِهَا ذُعَاةُ الْمَوْتِ
 فَإِنْ تَقَوَّتْ وَ أَنْتَ عَاصٍ عَلَى حَدَلِ شَحْوَةٍ خَوَّلَكَ مَنْ
 أَنْ تَنْتَعِ أَحَدًا مِنْهُمْ

۳۹۸۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کچھ فتنے ہوں گے
 ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلائے والے ہوں
 گے اگر تمہاری موت اس حالت میں آگئی کہ تم کسی
 درخت کی جڑ چہا رہے ہو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر
 ہے کہ ان فتنوں میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔"

۳۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُسَرِّيُّ ثَنَا اللَّيْثُ
 نَسِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْبٌ عَنْ أَبِي شِهَابٍ الْخَبَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 الْمُسْنَبِ أَنْ أَمَا هُوَ بِرَافَةِ أَخْرَجَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
 لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَشْمِ مَرْتَلَبٍ

۳۹۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن ایک بل
 سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔"

۳۹۸۳: حَدَّثَنَا غُفَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُخَيْمَدٍ
 الرَّثَبِيُّ ثَنَا رَفْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ
 عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَشْمِ مَرْتَلَبٍ

۳۹۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن ایک بل
 سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔"

خلاصہ الیاس ﷺ: حاکم اس میں اختلاف ہے کہ عزالت (تجائی) اور گوشہ نشینی افضل ہے یا لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا افضل ہے۔ اکثر حاکم فرماتے ہیں کہ مل جل کر رہنا افضل ہے بشرطیکہ قتلوں سے بچ سکے۔ اور بعض حاکم فرماتے ہیں کہ عزالت (گوشہ نشینی) افضل ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کے زمانہ میں تجائی افضل ہے اور تنہائی اور

صلاح کے زمانہ میں اختلاط (مل جل کر رہنا) افضل ہے واقعی آج کا دور فتنوں کا ہے نماز جمعہ و عیدین و جنازہ میں شمولیت اور امر یا معروف و نہی عن المنکر کرتے ہوئے عزت (تجہائی) اختیار کرنا افضل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ زیادہ میل جول نہ رکھنا ہی افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴: بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ

پاب: مشتبه امور سے رک جانا

۳۹۸۴ حَدَّثَنَا عُسْرُو بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَرْءِ الْوُقُوفُ مَا ضَعُفَ إِلَيْهِ أَذْنُي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ وَبَيْنَهُمَا شُبُهَاتٌ لَا يَفْلُتُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَشَدَّ اللَّذْبِ وَعِزُّهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالْوَأْدِ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْفَعَهُ الْوَلَاوُ وَبِئْسَ لِكُلِّ مُلْكٍ حِمًى الْوَلَاوُ وَبِئْسَ لِكُلِّ مَلِكٍ مَنُوعَةٌ إِذَا ضَلَّتْ صُلْحَ الْحِمَى ثَمَلَتْهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْحِمَى ثَمَلَتْهُ الْوَلَاوُ وَهِيَ الْفَلْتُ

۳۹۸۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر اپنی دو اٹھیاں کانوں کے قریب کر کے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبه امور ہیں جن سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں سو جو مشتبه امور سے بچتا رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا اور جو مشتبه امور میں مبتلا ہو گیا وہ (رفتہ رفتہ) حرام میں مبتلا ہو جائے گا جیسے سرکاری چراگاہ کے ارد گرد و جانور چرانے والا قریب ہے کہ سرکاری چراگاہ میں بھی چرانے لگے غور سے سنو ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور غور سے سن لو کہ اللہ کی چراگاہ

(جس میں داخلہ منع ہے) اس کے حرام کردہ امور ہیں (جو اس کے ارد گرد مشتبه امور میں مبتلا ہو گا وہ ان حریمات میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے) غور سے سنو جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب یہ صحیح ہو جائے تو تمام بدن صحیح ہو جاتا ہے اور جب اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو تمام بدن میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے غور سے سنو گوشت کا یہ ٹکڑا دل ہے۔

۳۹۸۵ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصَاةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ الْوَلَدِ

۳۹۸۵: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوریزی (اور فتنہ و فساد) میں عبادت کرتے رہنا بھری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہے۔

خلاصہ: اگرچہ مطلب یہ ہے کہ مشتبه کاموں میں ہمیشہ بچ رہنا یہی تقویٰ ہے اور حدیث کے آخری جزو میں دل کی درنگی اور غرائبی کی اہمیت بیان فرمائی کہ دل سارے اعضاء رکھیں ہے اگر یہ درست ہے تو سارے اعضاء درست ہیں اور اگر اس میں فساد آ گیا ہے تو تمام بدن میں فساد پھیل جائے گا اسی واسطے مشائخ و دل کی اصلاح کی طرف بہت توجہ فرماتے ہیں۔

۱۵: بابُ بَدْءُ الْإِسْلَامِ عَرَبِيًّا

چاپ: ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا

۳۹۸۶ حَدَّثَنَا عَنْ الزَّحْمِيِّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ وَبُغْيُوثَ بْنَ
خَمِيْسَةَ كَسَابَ وَنَوَيْدَ بْنَ سَعْدٍ قَالُوا إِنَّا مَزَوْنَا
مُعَاوَةَ الْفُرَادِيَّ لَنَا بِرَأْيِهِ نَحْنُ كُنْشَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
أُمِّ حُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدْءُ الْإِسْلَامِ عَرَبِيًّا وَ
سَيُؤْخَذُ عَرَبِيًّا فَطُفُوْا لِلْعُرَبَاءِ.

۳۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابتداء میں اسلام
اجنبی (مسافر کی مانند غیر معروف) تھا اور عتریب پھر
غیر معروف ہو جائے گا پس خوشخبری ہے بیگانہ بن کر
رہنے والوں کے لئے۔

۳۹۸۷: عرب کا معنی انوکھا اجنبی غیر معروف ہے۔ اسی لئے مسافر کو عرب کہتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: کس فی الدیسا
کما یک عرب او عابو سبیل دنیا میں مسافر بلکہ راہ گزر کی مانند ہو۔ مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی میں اس روایت کے
بعد آخر میں ہے: فطووسی للعرباء وہم الذین یصلحون ما امر الناس من بعدی من مسی آج بھی حالت ہے
بدعات اور خرافات کی وجہ سے اصلی اسلام بالکل انوکھا معلوم ہوتا ہے لوگ اصل اسلام سے واقف نہیں ہے دینی کو دین
کچھ ہیں جیسے ابتداء میں لوگ اسلام سے واقف نہ تھے۔ اس کا ترجمہ عرب نادار فقیر محتاج کرنا حرامی لغت کے اعتبار
سے بھی درست نہیں اور مذکورہ روایت کی وجہ سے بھی پھر ابتداء اسلام میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ
عنہا اور دیگر اہل ثروت نے بھی تو اسلام قبول کیا تھا۔ (حزب)

۳۹۸۷ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ بَحْشٍ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ
مَاعِزَ بْنَ الْحَارِثِ وَبَنِي لَبِيْعَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
سَسَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَمْرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ الْإِسْلَامُ بَدْءًا عَرَبِيًّا وَسَيُؤْخَذُ عَرَبِيًّا فَطُفُوْا لِلْعُرَبَاءِ

۳۹۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء میں
بیگانہ تھا اور عتریب پھر بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے
بیگانوں کے لئے۔

۳۹۸۸ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَحَّيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدْءًا عَرَبِيًّا وَسَيُؤْخَذُ
عَرَبِيًّا فَطُفُوْا لِلْعُرَبَاءِ قَالَ قَيْلٌ وَمِنْ الْعُرَبَاءِ قَالَ السَّوَاغُ
مِنْ الْفُصَالِ

۳۹۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء
میں بیگانہ تھا اور عتریب بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے
بیگانوں کے لئے لوگوں نے عرض کیا کہ بیگانوں سے
کون مراد ہیں فرمایا: جو قبیلہ سے نکال دیئے جائیں۔

۱۶: بَابُ مَنْ تَرُجِي لَهُ السَّلَامَةُ

چاپ: فتوں سے سلامتی کی امید کس کے

متعلق کی جاسکتی ہے

مِنَ الْفِتَنِ

۳۹۸۹ حَدَّثَنَا خُرَيْمَةُ بْنُ نَحْسٍ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ

۳۹۸۹: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجد

اَلْحَرَسِ ابْنِ لَهْنَعَةَ عَنْ عَتِيسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَمِيْنَةَ عَنْ غَمْرٍ نَسِ الْمَحْطَبِ اَللهُ حَزَحَ يَوْمًا اِلَى مَسْحَدٍ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ حِدٌ مُعَاذٌ نَسِ حِلِي فَاَعَدَّ اَعْدَ فَمَرَّ السُّبْحَ بَنِي فَقَالَ اَيُّكُمْ كَفَرْتُ؟ قَالَ لَيْكُنِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ يَسْبِرَ الرَّبَاءَ شَرَّكَ وَاِنْ مِنْ عَادِي لَللّٰهِ وَلِيَّا فَهَذَا يَزُوْرُ اَللهُ بِالْمَحَارَبَةِ اِنَّ اَللهَ يَبْحَثُ الْاَسْرَارَ الْاَنْفِيسَاءَ الْاَخْبِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا عَابَوْا لَمْ يُعْصِفُوْهُ وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يَدْغُوْا وَاِنْ بَغَرُوْا فَلَوْ نَهَمُ مَضَابِيْحُ الْهَدْيِ يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غِيْرَةٍ مُّظْلَمَةٍ

نہایت سے صاف ہے غبار گل چاکیں گے۔

۳۹۹۰ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَمْرٍا قَالَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيِّ قَالَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَمْرٍا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ السُّبْحُ كَهَبٍ مَّانٍ لَا تَكَادُ تَحْدُفُهَا رَاِحَلَةٌ

۳۹۹۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی حالت ایسی ہے جیسے سواہت مگر سواری کے قاتل ایک بھی نہیں (سب بے کار)۔

خلاصۃ الباب ۳۹۸۹۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھنا اللہ تعالیٰ سے جگہ کرنے کے مترادف ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ لوگ جو بظاہر امراء اور دنیا داروں کی نظروں میں ذلیل معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہت معزز و محترم ہیں۔

چاپ: اُمتوں کافرقوں میں ہٹ جانا

۳۹۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اکہتر فرقوں میں سب سے اور میری امت تہتر فرقوں میں سب سے گی۔

۳۹۹۲ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۷: بَابُ الْفِتْرِ اَقِي الْاُمَمِ

۳۹۹۱: حَدَّثَنَا ابُو سَمُرَةَ عَنْ اُمِّ شَيْبَةَ قَالَا سَمِعْتُمَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اَمَّا الْيَهُودُ فَتَحْرَفُ اَلْاُمَمِ عَلَى الْاُمَمِ وَتَسْتَعِيْنُ فَوْقَهُ وَتَقْرَبُ اُمَمِيْ عَلَى ثَلَاثٍ وَتَسْتَعِيْنُ فَوْقَهُ

۳۹۹۲ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کے اکہتر فرتے ہوئے ان میں ایک جنتی ہے اور ستر دوزخی ہیں اور نصاریٰ کے بہتر فرتے ہوئے ان میں اکہتر دوزخی ہیں اور ایک جنت میں جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میری امت کے بہتر فرتے ہوں گے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر دوزخی ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا: الجماعۃ۔

۳۹۹۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے اکہتر فرتے ہوئے اور میری امت کے بہتر فرتے ہوں گے سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک الجماعۃ ہے۔

۳۹۹۴ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے کے لوگوں کی پیروی کرو گے باع در باع (دو دو ہاتھوں کی لمبائی) ہاتھ در ہاتھ اور باشت در باشت حتیٰ کہ اگر وہ کسی گاوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو جاؤ گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہود و نصاریٰ (کی پیروی کریں گے) فرمایا تو اور کس کی؟

ذِينَ الْحَنَظِلِّ نَازِعَاتُ فِي يُوسُفَ نَا صَوَانُ مِنْ عَمْرِو
عَنْ رَاصِدُنْ سَعْدُ عَنْ عَوَافِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَفْتَرَقْتُ الْيَهُودَ عَلَى أَحَدِي وَسَعْنِ فِرْقَةً
فَوَاحِدَةً فِي الْحَنَةِ وَسَعْنُونَ فِي النَّارِ وَأَفْتَرَقْتُ النَّصَارَى
عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَعْنِينَ فِرْقَةً فَأَحَدِي وَسَعْنُونَ فِي النَّارِ
وَاحِدَةً فِي الْحَنَةِ وَالَّذِينَ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَدَهُ لِفَتْرَقِ لَفْنِي
عَلَى ثَلَاثٍ وَسَعْنِينَ فِرْقَةً وَاحِدَةً فِي الْحَنَةِ وَثَلَاثُونَ
سَعْنُونَ فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ الْجُمُعَةُ.
۳۹۹۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا
أَبُو عَمْرٍو نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ سَيِّئَ إِسْرَائِيلَ أَفْتَرَقْتُ عَلَى أَحَدِي وَسَعْنِينَ
فِرْقَةً وَإِنْ أَتَيْتُمْ سَفَرَكُمْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَعْنِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا
فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجُمُعَةُ.

۳۹۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَا بَرْزَنْزُ
هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَنَسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ
بِإِسْرَائِيلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَسْعَنُ شَيْءٌ مِنْ كَانِ قُلُوبُكُمْ مَاعَا سَاعٍ وَ
دِرَاعًا سِدْرَاعٍ وَشِبْرًا يَشْبُرُ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي خُحْرِ
صَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى
قَالَ مَنِ الْإِنْسَانِ

خلاصۃ الکتاب ☆ جماعت سے مراد صحابہ کرام ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ سائل نے پوچھا وہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انا علیہ و اسحابی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلنے والا فرقہ ناجی ہے باقی تمام فرقے ضالہ ہیں۔ باقی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور متکلمین کے گروہ و اشاء اور ماترید یہ وغیرہم سب حق پر ہیں اور اہل سنت والجماعہ میں جو شخص ان کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ شامل کرتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۱۸ : بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب: مال کا فتنہ

۳۹۹۵ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: اے لوگو خدا کی قسم مجھے تمہاری بابت کسی چیز سے اتنا اندیشہ نہیں جتنا دنیا کی رعایتوں سے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکالیں گے۔ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا خیر (مثلاً مال) بھی باعث شرفتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو خاموش رہے پھر فرمایا کیا کہا کہ خیر باعث شرف کیسے بنتے گی؟ فرمایا: خیر تو باعث خیر ہی بنتی ہے دیکھو۔ برسات جو اُگتی ہے وہ خیر ہے یا نہیں لیکن وہ مارا ذاتی ہے (جانور کو) پیٹ پھلا کر یا تختہ کو بوجہ بد بھوسی کے یا قریب المرگ کر دیتی ہے مگر جو جانور خطر (ایک عام سی قسم کا چارہ) کھاتا ہے اور اس کی کھوکھیں بھر جاتی ہیں تو

۳۹۹۵ حَدَّثَنَا عَنَسَى بْنُ حَدَّادٍ الْمُصَرِّیُّ أَنَّمَا اللَّيْثُ نَزَّ سَعْدَ عَنْ سَعِيدِ الْمُصَرِّیِّ عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْحَدَّادِيَّ يَقُولُ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَطَبَ النَّاسُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ إِلَیْهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يَخْرُجُ مِنَ اللَّهِ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ رَوْحِ الْمَلَكِ فَقَالَ لَهُ وَخَلَّ بِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَأَنِّي الْحَزَنُ بِالْشَّرِّ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتُمْ وَهَلْ بَأَنِّي الْحَزَنُ بِالْشَّرِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ الْحَزَنُ لَا بَأَنِّي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوْ خَيْرٍ هُوَ إِنْ كُنْتُ مَا نَبَتْ الرُّمُحُ يَقُولُ حَطَا أَوْ بَلَّهَ إِلَّا أَكَلَتْهُ الْحَصَرَاءُ أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا انْشَلَتْ (الغندوت) حَاصِرٌ نَاحَا انْشَقَلَتِ الشَّمْسُ فَطَلَّتْ وَبَالَثَتْ ثُمَّ اخْتَرَتْ فَعَادَتْ فَأَكَلْتُ فَفَنَنْ بَاخِذٌ مَا لَا سَحْقَهُ يَبْرُكُ لَهُ وَمَنْ بَاخِذٌ مَا لَا مَعْبَرٍ حَقَهُ فَمَطْلُهُ كَمَطْلِ الدَّيِّ بِالْخُلِّ وَلَا يَنْشَعُ

سورج کے بالقابل ہو کر پٹا پاخانہ کرتا ہے پیشاب کرتا ہے اور دنگلی کرتا ہے۔ جب وہ (پہلا کھانا) ختم ہو جائے پھر وہ بارہ کھانے آتا ہے۔ یعنی جو کوئی مال اپنے حق کے مطابق حاصل کرے گا اس کو برکت ہوگی اور جو کوئی ناحق حاصل کرے تو اس کو کبھی برکت نہ ہوگی۔ اُنکی مثال (اس شخص کی سی) ہے کہ کھائے جائے پر (کبھی) سیر نہ ہو۔

۳۹۹۶ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب فارس اور روم کے خزانوں پر تمہیں فتح ملے گی تو تم کون سی قوم بن جاؤ گے؟ (کیا کہو گے) عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا ہم وہی کہیں گے جو اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں امر فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا اور کچھ نہ کہو گے؟ ایک دوسرے کے مال میں رغبت کرو گے پھر ایک دوسرے سے حد کر دو گے پھر ایک دوسرے کی طرف پشت پھيرو

۳۹۹۶ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمُصَرِّیُّ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ أَبَا عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ مَكْرُمَ بْنَ سَوَّادَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ بَرَدَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنْ أَذْفَحْتُ عَلَيْكُمْ حَرَالِمْ فَارِسَ وَ الرُّومَ أَيْ قَوْمَ الْقَوْمِ فَإِنَّ عِنْدَ الرُّمَحْمَنِ نَزَّ عَزَبٌ يَقُولُ كَمَا أَمَرْنَا اللَّهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عِبْرَةُ الْكَفِّ تَنْبَاهُ فُسُوهُنْ ثُمَّ تَنْبَاهُ سَدُورُنْ ثُمَّ تَنْبَاهُ غُصُونُ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْظِفُونَ فِي

گے پھر ایک دوسرے سے دشمنی رکھو گے یا ایسی ہی کوئی بات فرمائی پھر مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے۔

۳۹۹۷ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا کہ جزیہ وصول کر کے لائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علاء بن حضری کو ان کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین سے (جزیہ کا) مال وصول کر کے لائے تو انصار کو ان کی آمد کی اطلاع ہوئی سب (ذورملوں والے بھی) نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو یہ لوگ سامنے آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں۔ عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جس سے تمہیں خوشی ہوگی اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقرے کچھ خوف و خطر نہیں لیکن مجھے یہ

مساكين المهاجرين فتجعلون بعضهم على رقاب بعض

۳۹۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ وَهَبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُوفَةَ ابْنِ الرُّبَيْعِ أَنَّ الْمَسْزُومِينَ مَعْرُومَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ سَيِّ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ ابْنَ عَبِيدَةَ بْنِ الْحِرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي مَحْرُوبَهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْرٌ عَلَيْهِمُ الْعِلَاءُ مِنَ الْحَضَرِ مَنْ قَدَّمَ الْوُجُوهَ غَنِيْدَةً سَمَلٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ سَمِعْتُ الْأَنْصَارَ يَقُولُومُ إِنِّي غَنِيْدَةً سَمَلٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ سَمِعْتُ الْأَنْصَارَ يَقُولُومُ إِنِّي غَنِيْدَةً إِذَا صَلَاةُ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ فَتَغْرَضُوا لَهُ فَيَسْتَمِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِئْسَ رَاهِمُ ثُمَّ قَالَ أَطْلُوكُمْ سَمْعُكُمْ أَنَّ ابْنَ عَبِيدَةَ قَدِمَ بَهْنِيٍّ مِنَ الْبَحْرَيْنِ قَالُوا أَحِلْ مَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ انْشُرُوا وَانْثَرُوا مَا يَسْرُوكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَحْسَنُ عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْسَطَ الذُّبَابُ عَلَيْكُمْ وَ لَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْسَطَ الذُّبَابُ عَلَيْكُمْ كَمَا تَنْسَطُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَانْشُرُوا كَمَا تَنْشُرُوهَا فَهَلْ لَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتُمْ

خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح کشادہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی پھر تم بھی اس میں ایک دوسرے سے بڑھ کر رغب کرو جیسے انہوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا میں رغبت کی تو دنیا تمہیں بھی ہلاک (نہ) کر ڈالے جیسے اس نے ان کو ہلاک کر دیا۔

۱۹ : مَا تَفْتَنُ النِّسَاءَ

باب: عورتوں کا فتنہ

۳۹۹۸۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے

۳۹۹۸ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْمِصْرِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبِيدَةَ بْنِ الْحِرَّاحِ وَابْنَ شِهَابٍ عَنْ غُرُوفَةَ ابْنِ الرُّبَيْعِ أَنَّ الْمَسْزُومِينَ مَعْرُومَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ سَيِّ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ ابْنَ عَبِيدَةَ بْنِ الْحِرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي مَحْرُوبَهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْرٌ عَلَيْهِمُ الْعِلَاءُ مِنَ الْحَضَرِ مَنْ قَدَّمَ الْوُجُوهَ غَنِيْدَةً سَمَلٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ سَمِعْتُ الْأَنْصَارَ يَقُولُومُ إِنِّي غَنِيْدَةً سَمَلٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ سَمِعْتُ الْأَنْصَارَ يَقُولُومُ إِنِّي غَنِيْدَةً إِذَا صَلَاةُ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ فَتَغْرَضُوا لَهُ فَيَسْتَمِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِئْسَ رَاهِمُ ثُمَّ قَالَ أَطْلُوكُمْ سَمْعُكُمْ أَنَّ ابْنَ عَبِيدَةَ قَدِمَ بَهْنِيٍّ مِنَ الْبَحْرَيْنِ قَالُوا أَحِلْ مَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ انْشُرُوا وَانْثَرُوا مَا يَسْرُوكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَحْسَنُ عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْسَطَ الذُّبَابُ عَلَيْكُمْ وَ لَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْسَطَ الذُّبَابُ عَلَيْكُمْ كَمَا تَنْسَطُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَانْشُرُوا كَمَا تَنْشُرُوهَا فَهَلْ لَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتُمْ

بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر دساں فقہ کوئی نہیں چھوڑ رہا۔

عَنْ اللَّهِ نُنُ الْمَارِكِ عَنْ سَلِيمَانَ النَّسِيِّ عَنْ أَبِي غَفَّانٍ
السَّهْدِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا
أَدْعُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

۳۹۹۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح دو فرشتے پکارتے ہیں۔ عورتوں مردوں کیلئے ہلاکت و بربادی ہیں عورتوں مردوں کے لئے ہلاکت و بربادی ہیں۔

۳۹۹۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَ سَأَلَ وَكَيْعَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضْعَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبٍ آلٍ وَفُلْكَانٍ بَيْنَهُمَا وَبَنَى لِلرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ وَبَنَى لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ.

۴۰۰۰: من بیان یہ ہے اور النساء و بل کا بیان ہے کما فی قولہ علیہ السلام و بل للاعقاب من النار۔ (حزبر)
۴۰۰۰ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْكِنْدِيُّ ثَنَا حَفَاضُ بْنُ
زَيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنِ حِذَعَانَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَظِيئًا
فَكَانَ فِيهَا قَائِلٌ إِنَّ الدُّنْيَا حَصْرَةٌ خُلُوفَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ
مُسْتَحْلِفُكُمْ فِيهَا فَاحْطَرِّ حَتَّى تَغْلِبُوا أَلَّا تَقْتُلُوا الدُّنْيَا
وَتَقْتُلُوا النِّسَاءَ

۴۰۰۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرماتے کہ قبیلہ مزین کی ایک عورت مسجد میں باؤ سنگھار کر کے داخل ہوئی تو مجھے نے فرمایا: اے لوگو اپنے عورتوں کو باؤ سنگھار کرنے سے اور مسجد میں ناز و نحرہ سے چلنے سے منع کرو کیونکہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں آئی تا آنکہ ان کی عورتیں زیب و زینت کا لباس پہن کر مسجدوں میں ناز و نحرہ سے آئے گئیں۔

۴۰۰۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَ سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ مَذْرُوبٍ عَنْ غَزْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِهَا النَّاسُ أَتَاهَا نِسَاءٌ خُجْمٌ عَنْ نِسِ
الزَّيْنَةِ وَلِشَخْصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ سَيِّئَ الشَّرِّ لَمْ
يُلْعَنُوا أَحَدًا لَسَّ سِوَاهُمْ الزَّيْنَةُ وَبَحَثُونَ فِي
الْمَسْجِدِ

۴۰۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ کے سامنے ایک عورت آئی جو خوشبو لگا کر مسجد جاری تھی؟ فرماتے گئے: اے اللہ جبار کی بندی کہاں جاری ہو؟ کہنے لگی مسجد۔ فرمایا: مسجد

۴۰۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ
غُبَيْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَوْلَى أَبِي زُهَيْرٍ (وَأَسْمَةُ غَنَمَةَ) أَنَّ
أُمَّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَقِيَ امْرَأَةً مُنْطَبِتَةً قُرْبَ

المسجد فقال يا امة الحجاز اني فداكم قالوا
 افسد قال وله تطيبت فالت نعم قال فاني سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما امرؤ
 تطيبت ثمة حرجت الى المسجد لم ينقل لها صلاة
 حتى يغسل

(میں جانے) کے لئے ہی خوشبو لگائی۔ کہنے لگی جی
 ہاں۔ فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
 فرماتے سنا کہ جو عورت بھی خوشبو لگا کر مسجد کی طرف
 نکلے اس کی کوئی نماز بھی قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ
 نہائے (اور خوشبو کو زائل کرے)۔

۴۰۰۳: حدثنا محمد بن زريح انما التبت من سجد ع
 انس الهادي عن عند الله ان ذنبا عن عند الله من غمر
 عن رسول الله ﷺ انه قال يا معشر النساء تصدقن
 واكثرن من الاستعصار فاني وانكحن اشهر اهل النار
 فعالت امرأة منهن جزلة ما لنا يا رسول الله ﷺ اكثر
 اهل النار قال نكحن اللعن ونكحن العنبر ما رابت من
 باقصاء عقل ودين اغلب لدى لب متكن فالت يا
 رسول الله و ما نقصان العقل والذهن قال انما نقصان
 العقل فتهاة امرأته تغد شهادة رخل فدا من نقصان
 العقل و تنكك الليالي ما فصلني و تظفر هي زمصان
 فهدا من نقصان الذهن

۴۰۰۳: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت
 صدقہ کیا کرو اور استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ میں
 نے دوزخیوں میں زیادہ عورتیں دیکھیں ان میں سے
 ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا وجہ ہے
 کہ اہل دوزخ میں ہم خواتین ہیں؟ فرمایا تم لعن طعن
 بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری (اور نافرمانی) کرتی
 ہو میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین والے کو نہ
 دیکھا کہ کسی سمجھدار پر حاوی ہو جائے تم سے بڑھ کر۔
 عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول عقل اور دین میں
 (ہم) ناقص کیسے ہیں؟ فرمایا عقل میں تو اس طرح

ناقص ہو کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے مساوی ہے یہ عقل میں ناقص ہونے کی وجہ سے ہے اور چند (دن اور)
 راتیں نماز نہیں پڑھ سکتیں رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتیں یہ دین میں ناقص ہونا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دوسرے قتل سے ڈرایا ہے اسی طرح عورتوں کی فتنہ سے
 بھی بچنے کی تلقین فرمائی عورتوں کا فتنہ بڑا عظیم فتنہ ہے اس کی وجہ سے دنیا و آخرت دونوں کا خسار ہے جب عورتیں باو
 سنگار کے ساتھ مساجد میں نہیں آ سکتی تو بازاروں اور تقریبات میں ان کی شمولیت کیسے مہاج ہو سکتی ہے آج کل یہ فتنہ
 بہت زوروں پر ہے۔ صحابہ کرام عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکتے تھے حالانکہ وہ پاکیزہ و در تھا اللہ تعالیٰ ہم سب
 کو صحابہ کرام کی اتباع نصیب فرمادے آمین۔

۲۰: بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

چاپ: نیک کام کروانا اور برا کام

چھڑوانا

الْمُنْكَرِ

۳۰۰۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو قبل ازیں کہ تم دعائیں مانگو اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کی وجہ سے)۔

۳۰۰۵: حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ”اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو گمراہ ہونے والے کی گمراہی تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتی جبکہ تم خود راہِ راست پر ہو“ اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب لوگ برائی کو دیکھیں پھر اسے قسم نہ کرائیں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو (ہروں اور نیکیوں کو) اپنے عذاب میں مبتلا کر دیں (اس دنیا میں)۔

۳۰۰۶: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں جب کوئی ای آئی تو ایک مرد اپنے بھائی کو جلائے معصیت دیکھ کر اس سے روکتا اور اگلے روز اس کے ساتھ کھاتا پیتا اور مل جل کر رہتا اور گناہ کی وجہ سے اس سے ترک تعلقات نہ کرتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو باہم غلط کر دیا انہی کے متعلق قرآن کریم میں یہ ارشاد ہے: لَئِنْ الْبَلَدَيْنِ مَكْفُرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى

۳۰۰۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا معاوية بن هشام عن هشام بن سعيد عن عمر بن عثمان عن عاصم بن عثمان عن عروة عن عائشة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول مرؤا بالمعروف وانهاؤا عن المنكر قتل ان تذكروا فلا تهنأوا لکم

۳۰۰۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن نمير و ابو أسامة عن اسمعيل بن ابي حنبله عن قيس بن ابي حازم قال قام ابو بکر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال يا أيها الناس انکم تقرؤن هذه الآية ﴿يا أيها الذين آمنوا علیکم المنکر﴾ لا یضرکم من هل اذا لعنتم به | سائده ۱۰۶ | و اما سمعنا رسول الله ﷺ يقول ان الناس اذا راوا المنکر لا یعزؤنه اوشک ان یغیهم الله بعقابه

قال ابو أسامة مرة أخرى فانی سمعت رسول الله ﷺ يقول

۳۰۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا شفيان عن علي بن تميم عن ابي عبدة قال قال رسول الله ﷺ ان بني اسرائيل لما وقع فيهم السفص فكان الرجل يرى اياه على الذنب فينهاه عنه فاذا كان العبد لم يسمع ما رآى منه ان يكون الخيلة وشرينه وحنيفة فصرب الله قلوب ناصهم بعض و نزل فيهم القرآن فقال ﴿لئن الدين مكفروا من بني اسرائيل على لسان داود و عيسى ان منهم﴾ حتى بلغ ﴿ولولا

لسان داؤد و عیسیٰ ابن مریم سے فاسقوں تک راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکالے ہوئے تھے آپؐ بیٹھ گئے اور فرمایا اتم عذاب سے نہیں بچ سکے یہاں تک کہ ظالم کے ہاتھ پکڑو اور اسے حق (اور انصاف) پر مجبور نہ کرو۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۳۰۰۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور ان خطبہ یہ بھی فرمایا۔ غور سے سنو کسی مرد کو جب وہ حق سے واقف ہو حق کہنے سے لوگوں کی ہیبت ہرگز مانع نہ ہونی چاہئے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روڑے اور فرمایا بخدا ہم نے کئی چیزیں (حق) دیکھیں لیکن ہم ہیبت میں آ گئے۔

۲۰۰۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اپنی حقیر نہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں سے کوئی اپنی حقیر کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا اس طرح کہ کوئی معاملہ دیکھے اس بارے میں اللہ کا حکم اسے معلوم ہو پھر بیان نہ کرے تو روز قیامت اللہ عزوجل فرمائیں گے تمہیں فلاں معاملہ میں (حق بات) کہنے سے کیا مانع ہوا؟ جواب دے گا لوگوں کا خوف تو اللہ رب العزت فرمائیں گے صرف مجھ ہی سے تمہیں ڈرنا چاہئے تھا۔

۴۰۰۹: حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے

أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْأَنْبِيَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٧٨﴾

قال و كان رسول الله ﷺ متكئا فجلس و
قال لا حنى تأخذوا عني يد الطلح فطأوه على الحق
أطأ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ أَعْلَفَ عَلِيٍّ
عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَسَى الْوُضَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَيْمَةَ عَنْ أَبِي
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسَمِ بْنِ مَرْثَدَةَ

٣٠٠٤: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْإِبْرَةِ مَوْلَى أَمَامَا حَمَّادَ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حِذَاعٍ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
تَجَدَّدِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَظْبًا
فَكَانَ يُنَاسِمُ قَالِ الْأَلَا لَا يَنْتَعِزُّ وَحَلَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ
حَقِّقْ إِذَا عَلِمْتَ

قَالَ فَكُنْ نَوَّاسِعِيهِ وَقَالَ قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْتُ أَشْيَاءَ

٣٠٠٨ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ عَنِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْمٍ وَأَبِي
عَاصِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْضِرُ أَحَدُكُمْ بَشَةً قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْبِثُ يَخْضِرُ أَحَدُكُمْ
بَشَةً قَالُوا بَرَى أَمْرًا لِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ
يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي
كِدَا وَكِدَا هَقُولُ حَسْبَةَ النَّاسِ فَيَقُولُ فَمَا بَى كُنْتَ أَحَقُّ
أَنْ تَخْضِرَ

٣٠٠٩: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ

فرمایا: جس قوم میں بھی اللہ کی نافرمانیاں کی جائیں جبکہ وہ قوم (نافرمانی سے بچنے والے) ان نافرمانوں سے زیادہ غلبہ اور قوت والے ہوں اور (بصورتِ نزاع) اپنا بیجا کر سکتے ہو (اس کے باوجود بھی نافرمانی کو کوشش نہ کرائیں تو) اللہ تعالیٰ ان سب کو سزا دیتا ہے۔

۳۰۱۰: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب مسندِ درمی مہاجرین رسول اللہ کے پاس واپس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: تم نے جوش میں جو عجب باتیں دیکھیں وہ ہمیں نہیں بتاؤ گے۔ ان میں سے چند نو جوانوں نے عرض کیا ضرور اللہ کے رسول ایک مرتبہ ہم جیسے ہوئے تھے کہ وہاں کے درویشوں کی ایک بڑھیا سر پر پانی کا مٹکا اٹھائے ہمارے پاس سے گزری پھر ایک جوش کے جوان کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا پھر اسے دھکا دیا وہ ٹھٹھوں کے بل گری اور اس کا مٹکا ٹوٹ گیا جب وہ اٹھی تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی تمہیں مغرب علم ہو جائے گا اے مکار جب اللہ تعالیٰ کرسی قائم فرمائیں گے اور اذلیلین و آخرین کو جمع فرمائیں گے اور ہاتھ پاؤں اپنے کمر کو تھپان کریں گے اس وقت تمہیں علم ہوگا کہ اللہ کے یہاں میرا اور تمہارا کیا فیصلہ ہوتا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اس بڑھیا نے جی کہا کج کہا اللہ تعالیٰ کیسے اس قوم کو پاک کریں جس میں کمزور کی خاطر طاقتور سے مواخذہ نہ کیا جائے۔

۳۰۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل جہادِ عالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات (کہنا) ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَفْعَلُ فِيهِمْ مَا لَمْعَاصِي هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَاتَّقُوا لَا تَغْتَبِزُوا إِلَّا عَنْهُمْ اللَّهُ يُعَاقِبُ

۳۰۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَابِرٍ قَالَ لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهَاجِرَةً الْخُرَافِ الْإِثْمَانِ لَمْ يَأْخُذْ بِي بَعْدَ مَا رَأَى الْحَبْشَةَ قَالَ فَبَيَّنَ مِنْهُمْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيَّنَّا نَحْنُ خُلُوفٌ مَوْتٌ مَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزٍ هَا مِنْهُمْ نَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ فَسَرَتْ بَعْضُ بَعْضٍ فَجَعَلَ أَحَدِي يَدِي نَحْنُ كَتِفَيْهَا ثُمَّ دَفَعَهَا فَحَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا فَلَمَّا إِذْ تَصَعَّتْ التَّصَعَّتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ سَوْفَ نَعْلَمُ يَا عَجُوزُ إِذَا وَصَعَ إِلَيْكَ الْخُرَاسِيُّ وَجَمَعَ الْأَوَّلِيُّ وَالْآخِرِينَ وَتَكَلَّمْتَ الْإِلَهِي وَالْأَزْخَلِي مَنَاخَاؤُنَا يَكْسِبُونَ فَتَوَفَّ نَعْلَمُ خُبْرُكَ أَمْرِي وَامْرُؤُكَ عِنْدَهُ عَذَابٌ

قَالَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ - صَدَقْتُ كَيْفَ يُعَذِّبُ اللَّهُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لَصَعْبِهِمْ مِنْ شِدْدَتِهِمْ

۳۰۱۱: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطْعَبٍ عَنْ وَحِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاسِطِيِّ ثَنَا بَرْزَنْدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ لَنَا إِسْرَافِيلُ أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعُرَيْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

افصل الجهاد كلمة عذلي عند سلطان حاتم

۴۰۱۲ حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ (جج کے موقع پر) ہجرہ اولیٰ کے قریب ایک مرد نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کونسا جہاد افضل ہے؟ آپؐ خاموش رہے جب آپؐ نے ہجرہ ثانیہ کی رمی کی تو اس نے پھر یہی پوچھا آپؐ خاموش رہے جب آپؐ نے ہجرہ عقبہ کی رمی کی تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر پوچھا وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں ہوں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا (افضل جہاد ہے)۔

۳۰۱۳۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر کھلایا (اور خطبہ دینے کے لئے میدان میں رکھوایا) پھر نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد نے کہا (اے مروان تم نے سنت کے خلاف کیا تم نے اس دن منبر کھلایا حالانکہ (اس سے قبل) منبر نکالا نہیں جاتا تھا اور نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا حالانکہ نماز سے قبل خطبہ نہیں ہوتا تھا اس پر حضرت ابو سعیدؓ نے فرمایا: ان صاحب نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا تم میں سے جو بھی خلاف شرع کام دیکھے اور اسے زور بازو سے مٹانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ زور بازو سے اسے

٣٠١٢ - حدثنا واشد ثنا سعيد الزملي ثنا الوليد بن مسلم ثنا حماد بن سلمة عن أبي غالب عن أبي أمامة قال عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم رجل عند الحاضرة الأولى فقال يا رسول الله أئى الجهاد أفضل فسكت عنه فلما رأى الحاضرة الثانية سألته فسكت عنه فلما رأى الحاضرة الثالثة رجع رحلة هي العربى ليترك قال ابن السائل قال انا يا رسول الله قال كلمة حق عند دئى سلطان خاني.

١٣٠٠. حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ إسماعِيلَ بْنِ رِجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانَ الْمُسَيَّرَ فِي يَوْمٍ عَيْدٍ هَذَا
بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ دَخَلَ بِأَمْرِ مَرْوَانَ إِخَالَفَتِ
السُّلَّةُ أَخْرَجْتَ الْمُسَيَّرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ
بَدَأَتْ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَا بِهَا فَقَالَ أَبُو
سَعِيدٍ إِنَّمَا هَذَا فَقَدْ قُضِيَ مَا عَلَيْهِ سَبْعَتَ رَمُلٍ
اللَّهُ ﷻ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُكْرًا فَاسْتِطَاعَ أَنْ يَتَّعِزَّ
بِهِ فَلْيَتَّعِزَّ بِهِ هَذَا لَمْ يَسْتَطِعْ فَلِيسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَقُلْهُ وَدَائِكَ أَضَعُفُ الْأَنْهَامِ

مناوے اگر انکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر انکی بھی استطاعت نہ ہو تو دل و ماخ سے کام لے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

خلاصہ السباب ✽ ان احادیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے شامل حال ہوتی ہے آج کل ہم پر طرح طرح کی تکالیف اور عذاب اس لئے بھی آ رہے ہیں کہ ہم اپنی وسعت کے باوجود اپنی اولاد اور اقارب اور دوسرے لوگوں اور مسلمانین کو منکرات اور برائیوں

سے نہیں روکتے بلکہ ان برائیوں میں خود بھی شریک ہو جاتے ہیں جتنی خلاف شرع رسمیں کی جاتی ہیں چاہتے دیکھتے آکھیں بند کر لیتے ہیں احکام شریعت کے خلاف کرتے ہیں۔ ان کو روکنے کی ہمت نہیں یا اللہ اپنی ہیبت عطا فرمادے۔ آمین۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے ایمان

والو! تم اپنی فکر کرو۔۔۔۔۔“ کی تفسیر

۲۱: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ [المائدة: ۵۰]

۳۰۱۳ حضرت ابو امیہ شعبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو شلبہ حنسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ اس آیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہنے لگے کوئی آیت؟ میں نے عرض کیا ”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو گمراہ (کی گمراہی) تمہارے لئے باعث ضرر نہیں بشرطیکہ تم راہ راست پر رہو“ فرمانے لگے میں نے اس آیت کی تفسیر ایسی ذات سے دریافت کی جو خوب واقف تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ نے فرمایا بلکہ تم امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخیل کی بات مانی جاتی ہے اور خواہش کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جاتی ہے

۳۰۱۳. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَا صِدْقَةً عَنْ عَالِدٍ حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَارِبٍ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَسْأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَمِيَّ قَالَ فَلَمْ تَكُنْ تَضَعُ يَدِي هَذِهِ الْآيَةَ قَالَ آيَةُ؟ قُلْتُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مِنْ ضَلُّ إِذَا أَفْتَدَيْتُمْ﴾ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهَا حَبْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا وَشَوَّيْتُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ سَلِ التَّمُوزُوا السَّامِعُوفُ وَتَاهُوا عَنْ الْمُسْكِرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ سَلْحًا مَطَاعًا وَهَوًى مُنْغَا وَذُنْبًا مُؤْتَرَفًا وَانْجَابَ تَحْتَ دِي رَأْيٍ سَرَاهٍ وَرَأَيْتَ الْفِرَاقَ لَا بَدَانَ لَكَ بِهِ هَلِيكَ خَوْنَصَةٌ نَفْسِكَ فَإِنْ مِنْ وَرَائِكَ إِبْرَاهِيمَ الْفَضْرَ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى بَنِي قَتِصَ عَلَى الْحَمَرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ آخِرِ حَمْسِينَ رَحَلًا يَغْلُفُونَ سَمْلَ عَمَلِهِ

اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز ہے (خواہ وہ کتاب و سنت اجماع امت اور قیاس مجتہد سے ہٹ کر ہی ہو) ایسے میں تم کوئی ایسا کام (خلاف شرع) دیکھو کہ اس کو قطع کرنے کی تم میں ذرا بھی قدرت نہیں تو تم صرف اپنی ذات کی فکر کرو اس لئے کہ تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں ان میں (مجھ دین پر) مضبوطی سے قائم رہنا نگاہ کو ہاتھ میں دبانے کی مثل ہوگا ان ایام میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی طرح عمل کرتے ہوں۔

۳۰۱۵: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب ترک کر سکتے ہیں؟ فرمایا: جب تم میں وہ امور ظاہر ہوں جو تم سے پہلی امتوں میں ظاہر ہوئے ہم

۳۰۱۵. حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ قَاتِلُ ذُنُوبٍ بِخَبْرِي عَنْ غُرَيْبِ بْنِ الْحَزْزَانِيِّ شَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمْدٍ قَاتِلُ الْهَوَى مُعْبِدُ حَفْصِ بْنِ عَمْرٍاءَ الْوُغَيْسِيُّ عَنْ مَخْخُولٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ تَرَكْتُ الْأَمْرَ

﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ (ہود: ۶۲)

۳۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ سَلِمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الْأَزْهَرِيَّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي عِيسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ غُفَرٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ حُمْسٌ إِذَا انْتَلَيْتُمْ بِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُنْذِرَ حُوزُهُمْ. لَمْ تَطْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُغْلَبُوا بِهَا إِلَّا وَفَافِهِمُ الطَّاغُوتُ وَالْأَوْحَاغُ النَّاسُ لَمْ يُكُنْ مَصْطَفًى إِلَّا لِهَيْبَةِ النَّاسِ مَصُورًا وَلَمْ يَقْضُوا الْمَكْيَانَ وَالْمَنْزِلَانَ إِلَّا أَحْدَلُوا سَالَسِينَ وَسُدَّةَ الْمُنُونَةِ وَحُوزَ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

۳۰۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم جتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں جتلا ہو۔ اذل یہ کہ جس قوم میں فاحشی طامیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم و ستم میں جتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر بھی بھی بارش نہ برے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ فیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ ان کے اموال جھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خاندہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں جتلا فرما دیتے ہیں۔

۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُلَمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنُسْرَتِ مَنْ مَنِ أَنْتُمْ الْحَمَرُ يُسْمَوْنَ بِهَا غَيْرَ إِسْمَائِهَا يُعْرَفُ عَلَى رُؤُسِهِمْ سَالِمُ الْعَارِ وَالْمُعْتَبَاتِ يَخْشَفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَوْزَمُ وَيُخْفَلُ

۳۰۲۰۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے ان کے سروں پر باسے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان کی صورتیں سب

مِنْهُمْ الْقُرْءَةُ وَالْحَافِظُ

کر کے بندہ اور سورتاویں گے۔

۳۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ زَادَانَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْتَعِمُهُمُ اللَّهُ وَ يَنْتَعِمُهُمُ اللَّاعِنُونَ قَالَ دُرَابُ الْأَوْصِ

۳۰۲۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَنْتَعِمُهُمُ اللَّهُ وَ يَنْتَعِمُهُمُ اللَّاعِنُونَ اس آیت میں لَا عُنُونُ سے مراد زمین کے چوپائے (جاندار) ہیں۔

۳۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَ كَيْفَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ لُؤثَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرِيْدُ فِي الْغَنِيِّ إِلَّا الْبِرَّ وَ لَا يَرِيْدُ الْفَقْرَ إِلَّا الدُّعَاءَ وَ إِنْ الرِّجْلُ لَيُخْرَمُ بِالذُّلْبِ بَصِيَّتَهُ

۳۰۲۲۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی سوائے نیکی کے اور کوئی چیز فقر کو نہیں ہٹا سکتی سوائے دُعا کے اور مرد اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

خلاصہ الباب آ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تمام گناہوں اور ان کی سزاؤں سے ڈر دیا ہے لیکن امت میں وہ ساری خرابیاں پھیل گئی ہیں کہ اگر وہ شرکیں مسلمانوں پر مسلط ہیں طرح طرح کی تکالیف اور بلائیں امت محمدیہ پر نازل ہو رہی ہیں۔

۲۳: بَابُ الضُّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب: مصیبت پر صبر کرنا

۳۰۲۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَغْدِيُّ وَ بَيْهَقِيُّ بْنُ فَرَسْتٍ قَالَا لَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ مَلَأَةً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَنْفُلُ فَلَا أَنْفُلَ تَتَلَوَّى الْعَنْدَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ هَانَ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا أَشَدَّ مَلَأَةً وَ إِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ انْبَسَلَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَنْبُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَنْزُكَةَ بِشَيْئٍ عَلَى الْأَوْطَى وَ مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِيْبَةٍ

۳۰۲۳۔ حضرت سعید بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں پر سب سے زیادہ سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ فرمایا: انبیاء پر پھر جو ان کے بعد افضل اور بہتر ہو درجہ بدرجہ بندہ کی آزمائش اسکے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسکے دین میں پختگی ہوگی تو اسکی آزمائش سخت ہوگی اور اگر اسکے دین میں نرمی ہوگی تو اسکی آزمائش بھی اسی (دین) کے اعتبار سے ہوگی مصیبت بندے سے ملتی نہیں یہاں تک کہ اسے ایسی حالت میں چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلا پھرتا ہے اور اس کے ذمہ ایک بھی خطائیں رہتی۔

۳۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْهَرَبِيِّ لَنَا ابْنُ

۳۰۲۴۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نبی

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو شدید بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھا تو چادر کے اوپر بھی (بخار کی) حرارت محسوس ہو رہی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو اتنا شدید بخار ہے؟ فرمایا: ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے آزمائش بھی دینی ہوتی ہے اور ثواب بھی دینا ملتا ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کن پر ہوتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام پر۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کنگے بعد؟ فرمایا ان کے بعد نیک لوگوں پر بعض نیک لوگوں پر پتھر کی ایسی آزمائش آتی ہے کہ اوڑھے ہوئے کبیل کے علاوہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا اور نیک لوگ آزمائش سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم لوگ دسعت اور فراخی پر۔

۳۰۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری نگاہوں کے سامنے ہیں کہ آپ ایک نبی کی حالت بتا رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو مارا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے اے میرے پروردگار میری قوم کو بخش فرما دیجئے کیونکہ وہ بائنی نہیں۔

۳۰۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ شک کے حقدار ہیں جب (لیکن) جب (میں) شک نہیں ہوا تو ان کو کیے ہو سکتا ہے البتہ انہوں نے (میں) ایتین حاصل کرنے کے لئے عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ فرماتے ہیں فرمایا کیا تمہیں یقین نہیں؟ عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے) لیکن اپنا دل مطمئن کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ

فَذَرِكْ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَوْعُكَ فَوَصَفْتُ بَدَنِي عَلَيْهِ وَوَجَدْتُ حَرَّةَ بَيْنِ يَدَيَّ فَوَقَّيْتُ لِلْحَافِ فُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَشَدُّهَا عَلَيْكَ فَلَا إِنَّا كَذَلِكْ نَصِفُ لَنَا السَّلَاةَ وَنَصِفُ لَنَا الْآخِرَةَ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّى السَّاسِ أَشَدُّ رِيَاةً قَالَ الْآلِئَاءُ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُونَ إِنَّ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَسْتَلِي بِالنَّعْصَرِ حَتَّى مَا يَحْذُ أَحَدُهُمْ إِلَّا الْعَاثَةَ يُحَوِّنُهَا وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَسْفِرُ سَائِلَاءَ كَمَا يَسْفِرُ أَحَدُهُمْ بِالرَّحَاءِ.

۳۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ لُثَيْمٍ قُتَيْبٍ وَكَثْبٍ لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ أَصْبَرَ الَّذِي رَوَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْشَى مِنْ الْآلِئَاءِ صِرَةً فَوَافَةً وَهُوَ يَسْفِرُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رُبَّ غَفَرٍ يَقُولُ فَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

۳۰۲۶: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى وَنُؤْسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي نُؤْسُ بْنُ بَرْزَدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخِرَ أَحَدُ الشُّكْبِ مِنَ ابْنِ رَهْمٍ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَوْنِي كَيْفَ نَحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْلَيْتُمْ تَوَسَّلُوا فَإِنْ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ﴾ [البقرة: ۲۶۰] وَبَرَحُمُ اللَّهُ لَوْعًا لَفَدَّ حَمَانَ بِأَوَى الِى زُحْطِ

پڑھا ان سب کا شمار کر کے مجھے بتاؤ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو ہمارے ہارے میں (دشمن سے) خدشہ ہے حالانکہ ہماری تعداد چھ سات سو کے درمیان ہے (ہم دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں) رسول اللہ نے فرمایا: تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے تم پر آزمائش آئے فرماتے ہیں پھر ہم پر آزمائش آئی یہاں تک کہ ہمارے مرد بھی چھپ کر ہی نماز ادا کرتے۔

۳۰۳۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شب آپ کو معراج کرایا گیا تو ایک موقع پر آپ نے عمدہ خوشبو محسوس کی۔ پوچھا اے جبرائیل یہ خوشبو کیسی ہے؟ کہنے لگے یہ ایک کھجور کے پتے کی خوشبو ہے اور ان کا واقعہ یہ ہے بیٹاں اور خاندان کی قبر کی خوشبو ہے اور ان کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت بنی اسرائیل کے معزز گرانہ سے تھے ان کے رستہ میں ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا۔ راہب ان کے پاس آ کر انہیں اسلام کی تعلیم دیتا جب خطرہ جو ان ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر نے اس عورت کو اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ کسی کو اطلاع نہ دیں (کہ خضر نے مجھے اسلام کی تعلیم دی) اور خضر عورتوں سے قربت (صحبت) نہیں کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی خضر نے اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے بھی یہ عہد لیا کہ کسی کو نہ بتائے ان میں سے ایک عورت نے تو راز رکھا لیکن دوسری نے فاش کر دیا (فرعون نے گرفتاری کا حکم دے دیا) اس لئے یہ فرار

خدیجہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذوا بي نخل من نلفظ بالانسلام فلما يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخاف علينا ونحن ما نرى النسملة الى الشئ مائة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم لا تدرون لعنكم ان تفلوا قال فابقيت حتى جعل الرجل ما يوصلني الا سرا.

۳۰۳۰: حدثنا هشام بن عمار ثنا الوليد بن مسلم ثنا سعيد بن مسهر عن قتادة عن مجاهد عن ابي عبيد عن ابي نوح عن كعب عن رسول الله ﷺ انه ليلة اُسرى به وحده ربحا طبة فقال حزنيل ما هذه الرنخ الطبة قال هذه الرنخ قمر الماشطة والنسها وزوجها قال وكان مده والک ان الحضر كان من اشرف بنی اسرائیل وكان ممره براهب في صنوعه فطلع عليه الواهب فعلمه الاسلام فلما بلغ الحضر زوجه ابوة امرأة فعلمها الحضر زوجه ابوة امرأة فعلمها الحضر وخذ عليها ان لا تعلم احدًا وكان لا يفرز النساء فعلقها ثم زوجه ابوة اخرى فعلمها وخذ عليها ان لا تعلم احدًا فكسب اخذها واقتبس عليه الاخرى فانطلقا هاربا حتى اُسرى حزنيل في النحر فاقبل وخال بلخبطان فرباه فكنم احدهما واقتس الاخر وقال فذابت الحضر فقتل ومن زاة معك قال فلان قسبل فكنم وكان في ذنبهم ان كذب قيل قال فزوج المرأة الكاتبة فيما هي تمشط ابنة فرعون اذا سقط المشط ففالت نعن فرعون فاخبر ابنها وكان للمرأة ابان و زوج فلانزل الهم فراد المرأة وزوجها ان يرجعا عن

وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ (وَفَالِ
سَلَاوُ خَلَاوَةَ الْإِيمَانِ)

مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ كَانَ
الْحَقُّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُفْقِيَ
فِي السَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذَا انْقَضَى
إِلَى اللَّهِ مِنْهُ

۳۰۳۳. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَوْدُودِيُّ قَالَا إِنَّ
أَبِي عَبْدِ جَاحٍ وَحَدَّثَنَا الْبَرَاءُ عَنْ سَعِيدِ الْحَوْهَرِيِّ قَالَا
عَنْ الْوُثَّابِ بْنِ غَطَّافٍ قَالَا قَالَا وَاشْتَرَاؤُ فَحَشَدَ الْحَشَائِ
عَنْ شَهْرِ النَّبِيِّ خَوْشِبٍ عَنْ أُمِّ الْفَزْدَاءِ عَنْ أَبِي الْفَزْدَاءِ
قَالَا أَوْصَانِي جَلِيلِي ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَ أَنْ
لُطْعُتْ وَ حَرَفَتْ وَ لَا تُشْرِكْ ضَلَاةً مَكْتُوبَةً مُعْتَمِدَ الْفَقْرِ
نَزَكِيهَا مُعْتَمِدًا فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الدُّنْيَةُ وَ لَا تُشْرِبِ الْخَمْرَ
فَالْيَا مَفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ

۳۰۳۴. بَابُ بَيِّنَةِ الزَّوَانِ

۳۰۳۵. حَدَّثَنَا عِيَّادُ بْنُ حَفْصٍ الرَّحْضِيُّ أَنَّنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ سَمِعْتُ مَنْ جَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ
سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنْ
الدُّنْيَا إِلَّا سَلَامَةٌ وَ فَنَّةٌ

۳۰۳۶. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَرْوِي عَنْ هَارُونَ
قَالَ عَنْهُ الْمَلِكُ أَنَّ قَدَامَةَ الْخَمْرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي
الْفَرَاتِ عَنْ الْمُسْتَضَرِّجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ سَبَّحَنِي عَلَى النَّاسِ سَوَاتِ خَدَاعَاتٍ يُصَدَّقُ
فِيهَا الْكَلَامُ وَ يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَ يُؤَدَّبُ فِيهَا
الْحَافِظُ وَ يُعَوِّزُ فِيهَا الْآمِنُ وَ يُنْطَلِقُ فِيهَا الرُّؤْيَا (فِي
وَمَا الرُّؤْيَا قَالَ الرَّحْلُ النَّافِلَةُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ)

(علاوات) کچھ لیا جو شخص کسی سے صرف اللہ (کی
رضاء) کے لئے محبت رکھے اور جسے اللہ اور اس کے
رسول سے باقی ہر چیز (اور انسان) سے بڑھ کر محبت ہو
اور جسے دو بارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں گرنا
زیادہ پسند ہو بعد ازیں کہ اللہ نے اسے کفر سے نجات
دی۔

۳۰۳۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراتا اگرچہ تمہارے
نکلنے نکلنے کے واسطے اور تمہیں نماز ترک کروے تو (اللہ تعالیٰ کا) وعدہ اس
سے بڑی ہے (اب وہ اللہ کی پناہ میں نہیں) اور شراب
مت پیتا کیونکہ شراب نوشی ہر شر (برائی) کی کنجی ہے۔

چاپ: زمانہ کی سختی

۳۰۳۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
ارشاد فرماتے سنا: دنیا میں مصیبت اور آزمائش کے
علاوہ کچھ باقی نہیں رہا۔

۳۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیر لوگوں پر
دھوکے اور غریب کے چند سال آئیں گے کہ ان میں
جموئے کو سچا اور سچے کو جموئا خائن کو امانت دار اور
امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور اس زمانہ میں امور
عامہ کے بارے میں کمینہ اور حقیر آدمی بات چیت
کرے گا۔

۳۰۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ مرد قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین (شرقی آخرت اور ایمان) کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ دنیاوی مصائب و آلام کی وجہ سے ہوگا۔

۳۰۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چھانٹ لے جاؤ گے جیسے عمدہ کجور ردی کجور میں سے چھانٹ لی جاتی ہے بالآخر تم میں نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے اگر ہو سکے تو تم بھی مر جانا۔

۳۰۳۹۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: معاملہ (دینا) میں شدت بڑھتی ہی جائے گی اور دنیا میں ادب اور (اخلاص) قلت اخلاق (ریضہ) بڑھتا ہی جائے گا لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہوگی اور (قرب قیامت حضرت مہدی کے بعد) کامل ہدایت یافتہ شخص صرف حضرت یحییٰ بن مریم ہونگے۔

باب: علامات قیامت

۳۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا لیں۔

۳۰۴۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْصَلِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسُورَ الرَّاحِلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَسْرُعُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مُتَحَنِّنًا صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ وَلَسَّ بِهِ الَّذِينَ الْأَلْيَانَةُ.

۳۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ الْأُخَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُمَيْدٍ يَعْنِي مَوْلَى مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَشْفُونَ كَمَا يَنْفِي الشُّعْرُ مِنْ أَعْقَالِهِ فَيُذْهِبُ حَازِمُكُمْ وَلَيَتَفَيَّسَ جِزَارُكُمْ فَيُؤْتُوا إِنْ لَسْتُمْ تُعْنَمُ.

۳۰۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُرَيْبِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ الْحَنْبَلِيُّ عَنْ إِسَابِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزِدُّهُ الْأَمْرُ الْأَشَدُّ وَلَا الدُّنْيَا الْأَفْزَاؤُ وَلَا الْبَشَرُ إِلَّا شَحَاوًا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى جِزَارِ النَّاسِ وَلَا يَهْدِي إِلَّا عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ.

۲۵: بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۳۰۴۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو هَتَامٍ الزَّهَّاقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُرَيْدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو نَكْرُونٍ عَثَابُ بْنُ أَبِي حَصْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبْعَثُ آدَمُ وَالسَّاعَةُ كَمَا تَكُنُ وَخَبَعَ نَبِيُّ امْرِئِهِ.

۱۔ میرے اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا نہ ہی کوئی دوسری امت حقہ ہوگی۔ (مزہم)

٣٠٣١: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ فَوَاتِ الْقُرَازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ خُذْبَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَطْلَعَ عَلَيْنَا النَّبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ هَذَاكَرُ الشَّاعَةِ فَقَالَ لَا تَقْوُمُ الشَّاعَةُ حَتَّى تَكُونُ عَشْرُ آيَاتِ الدُّجَانِ وَالدُّخَانِ وَغُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۳۰۴۱: حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالاحسان سے ہمیں جہانکام ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو قیامت قائم نہ ہوگی: دھال، دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع۔

٣٠٣٢ حَدَّثَنَا عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ
مُسْلِمٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي بِسُورِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَاطِيُّ حَدَّثَنِي عَزَفُ بْنُ مَالِكٍ
الْأَشْجَعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي غَزْوَةٍ
فَبُذِّقْتُ وَهُوَ فِي حَيَاءٍ مِنْ أَدَمٍ فَحَلَسْتُ بِصَاحِبِ الْحَنَاءِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَذْخَلَ يَا عَزَفُ أَفْطَلْتُ بِكَ لَيْلِي يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَّغْتُكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَزَفُ اتَّعَطَّ جَلَالِي بَيْنَا
بَيْنَ بَدَى السَّاعَةِ اخْدَعْهُ مَوْتِي قَالَ فَوَجِئْتُ عَنْهَا وَ
خِصَّةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَيْلٍ أَحَدِي ثُمَّ فَتَحْتُ نَيْتَ الْمَلْفُوسِ
تُسَدَّاءَ يَطْهَرُ فِيكُمْ يَسْتَشْهِدُ اللَّهُ بِهِ ذُرِّيَّتُكُمْ وَانْفُسُكُمْ
وَيُزَكَّى بِهِ أَعْمَالُكُمْ ثُمَّ تَكُونُ الْأُمُورُ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطَى
الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ بِفِطْلِ سَاحِطٍ وَفِتْنَةٍ تَكُونُ بَيْنَكُمْ لَا يَتَقَى
نَيْتُ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْطَرِ
هَذِهِ فَيَعْدُرُونَ سَكْمَ فَيَسْتَرْزُونَ إِلَيْكُمْ فِي تَمَاشِي عَابَةٍ
تَحْتَ كُلِّ عَابَةٍ ثَمَانِ عَشَرَ أَلْفًا

۴۰۴۲: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہٴ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چڑے کے ایک خیمہ میں تھے میں خیمہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارے عوف اندر آؤ۔ میں نے (ازرہ مزاج) عرض کیا اے اللہ کے رسول میں چورا اندر آ جاؤں؟ (شاید خیمہ چھوٹا تھا) فرمایا: پورے ہی آ جاؤ کچھ دیر بعد فرمایا: اے عوف یاد کھو قیامت سے قبل چھ باتیں ہوں گی ایک میرا اس دنیا سے جانا۔ فرماتے ہیں یہ سن کر مجھے شدید رنج ہوا فرمایا اسکے بعد (دوسری نشانی) بیت المقدس کا (مسلمانوں کے ہاتھ) فتح ہونا سوم ایک بیماری تم میں ظاہر ہوگی جس کی وجہ سے تمہیں اور تمہاری اولادوں کو اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں گے اور تمہارے اعمال کو پاک صاف کریں گے۔ چہارم تمہارے پاس مال و اراض ہوگا۔ پنجم تمہارے درمیان (آپس میں ہی) ایک رومیوں میں صلح ہوگی پھر رومی تم سے دغا کریں گے اور اُن کے پیچھے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔

۴۰۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ
الْمُزَارِئِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ

۴۳-۴۴: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم

الرَّحْمَنِ الْأَصْرَاجُ عَنْ خَدِيجَةَ بْنِ الْبَسَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمُوتُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْلَبُوا أَعْمَاقَكُمْ وَتَخْلَقُوا مَسَافِكَكُمْ وَتَبْرَثَ ذُنُوبَكُمْ بِزُرُوعِكُمْ.

۳۰۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں باہر تشریف رکھتے تھے کہ ایک مرد نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا ہے اسے پوچھنے والے زیادہ علم نہیں۔ اہل بیت میں جنہیں قیامت کی کچھ علامات اور نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک کو بچے (بٹی) ماں کے ساتھ باندیوں کا سلوک کرے) تو یہ قیامت کی ایک نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے (کنوار اور مفلس) لوگوں کے کھران بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور [نفس: ۴۳]

۳۰۳۴: حضرت انس بن مالک نے (ایک مرتبہ) فرمایا میں جنہیں رسول اللہ کی وہ حدیث سناتاؤں جو میں نے آپ سے سنی (اس کی خصوصیت یہ ہے کہ) میرے بعد کوئی بھی جنہیں وہ حدیث نہ سناے گا میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اللہ بظہر الخیل و یفسد الزمان و یفسد العرب و یفسد النساء و یقتل النساء حتی یحکون

جب بکریاں چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتیں بلند کرنے لگیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ امور میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) بلاشبہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی نازل فرماتا ہے بارش اور اسی کو (بیک وقت) معلوم ہے جو کچھ سب رحموں میں ہے (اس کی پوری تفصیل کے ہونے والے بچہ عمر سختی ہوگی رزق کتنا ہوگا وہ سعادت مند ہوگا یا بد بخت) آخر تک۔

۳۰۳۵: حدیثنا محمد بن بشر و محمد بن الفضل قال لَمَّا سَمِعْتُهُ بَنُ جَعْفَرٍ ثَابُغَةً سَمِعْتُ قَدَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَا أَخْبَرْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يَظْهَرَ الْخَيْلُ وَ يَفْسُدَ الزَّمَانُ وَ يَفْسُدَ الْعَرَبُ وَ يَمُوتَ النِّسَاءُ حَتَّى يَحْكُونَ

۳۰۳۵: حضرت انس بن مالک نے (ایک مرتبہ) فرمایا میں جنہیں رسول اللہ کی وہ حدیث سناتاؤں جو میں نے آپ سے سنی (اس کی خصوصیت یہ ہے کہ) میرے بعد کوئی بھی جنہیں وہ حدیث نہ سناے گا میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اللہ بظہر الخیل و یفسد الزمان و یفسد العرب و یفسد النساء و یقتل النساء حتی یحکون

لَعْنَتَيْنِ امْرَاةٍ قِيمَ وَاحِدَةٍ

یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا انتظام ایک مرد کرے گا۔

۳۰۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْوَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا نُبَشِيرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غُنَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْرَأُ السَّاعَةَ حَتَّى يَخْبُرَ الْفَرَاثُ عَنْ حَنْبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيُقْتَلَ الشَّامُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلَ مِنْ كُلِّ غُضْرَةٍ سَعَةٌ

۳۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہ لگے اور لوگ اس پر باہم کشت و خون کرینگے چنانچہ ہر دس میں سے نو مارے جائیں گے۔

۳۰۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُزَوَّانٍ الْغُبَّانِيُّ قَالَا عِنْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي خَارِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عِنْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقْرَأُ السَّاعَةَ حَتَّى يَفْضَلَ الْمَاءُ وَيُظْهِرَ الْفَنَنْ وَيُخْرِجَ الْهَرَجَ فَالُوا وَمَا الْحَرْجُ ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْفُلُّ الْفُلُّ الْفُلُّ قَالَا

۳۰۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال (زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی کی طرح) بجے لگے اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج زیادہ ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہرج کیا ہے۔ فرمایا: قتل، قتل، قتل۔ تین بار فرمایا۔

خلاصۃ السراپ مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے بعد کوئی دوسری امت نہیں یہ مطلب نہیں کہ میرے اور قیامت کے درمیان فاصلہ نہیں کہ شہ آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے گئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اور ابھی تک قیامت نہیں آئی۔ حدیث ۳۰۳۳: بڑی بڑی نشانیاں بیان فرمائی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کچھ ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ ہونے والی ہیں۔

۲۶: حَدَّثَنَا ذُهَابُ الْفُرَّانِ وَالْعِلْمِ

چاپ: قرآن اور علم کا اٹھ جانا

۳۰۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْوَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا نُبَشِيرَ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ رِبَادِ بْنِ أَبِي لَيْبَةَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ ابْنِ ذُهَابٍ الْعِلْمُ فَلْتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَخُفِيَ يَدُهُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُفَرِّقُهُ بَيْنَنَا وَنُفَرِّقُهُ بَيْنَنَا أَنْسَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَكَلَّفَكَ أَشْكُ زَيْدًا إِنْ خُفِيَ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقِهِ وَخَلِي الْمَدِينَةَ إِنْ لَيْسَ هَذِهِ الْبَهْؤُودُ وَالْمَصَارِي نَقْرَأُونَ النُّزَاةَ وَالْأَنْخِيلَ لَا يَغْمُزُونَ سُنِّيَّةَ

۳۰۳۸: حضرت زیاد بن لبید فرماتے ہیں کہ نبی نے کسی بات کا ذکر کر کے فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹوں کو (اسی طرح نسل در نسل) قیامت تک پڑھاتے رہیں گے فرمایا: زیادہ جبری ماں جھ پر روئے (یعنی تم تو نادان لگے) میں تو تمہیں مدینہ کے کچھ دارلوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ یہود و نصاریٰ تو رات اور

انجیل نہیں پڑھتے لیکن ان کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے۔

مذا فیہما

۴۰۴۹: حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام پرانا ہو (کر شے کے قریب) ہو جائیگا یہاں تک کسی کو بھی روزہ نماز قربانی اور صدقہ (و غیرہ کے متعلق کسی قسم) کا علم نہ رہے گا اور اللہ کی کتاب ایک ہی رات میں ایسی غائب ہوگی کہ زمین میں اس کی آیت بھی باقی نہ رہے گی اور انسانوں کے کچھ قبائل (یا گروہ) ایسے رہ جائیں گے کہ ان میں بڑے سے مرد اور بڑی عورتیں کہیں گی ہم نے اپنے آپ کو اہل اہد اکو یہ کلمہ پڑھتے سنا لا الہ الا اللہ اس لئے ہم بھی یہ کلمہ کہتے ہیں حضرت حذیفہ کے شاگرد وصل نے عرض کیا لا الہ الا اللہ سے انہیں کیا فائدہ ہوگا جب انہیں نماز کا علم ہے نہ روزہ کا نہ قربانی اور صدقہ (ان سب کا مطلق) کوئی علم نہیں اس پر حذیفہ نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا انہوں نے دوبارہ سر بارہ عرض کیا حذیفہ منہ پھیرتے رہے تیسری مرتبہ میں انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لا الہ الا اللہ انہیں دوزخ سے نجات دلائے گا تمہیں پار نہیں فرمایا۔

۴۰۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے کچھ زمانہ میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور ہرج بڑھ جائے گا ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

۴۰۵۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جہالت اترے گی علم اٹھ جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے

۴۰۴۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَوْنَعُوْبَةً عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُرَاحٍ عَنْ خَدِيجَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْرُؤُ الْإِسْلَامَ كَمَا يَذْرُؤُ وَشَيْءُ الْقُورِ حَتَّى لَا يَذْرُؤَ مَا صَبَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا يَذْرُؤُ مَا صَبَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَيْسَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَفْنَى فِي الْأَرْضِ مِنْ آيَةٍ وَبَلْغَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ يَقُولُونَ أَذْرُكُنَا أَسَاءَ نَاعِلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَخُذْ يَقُولُهَا فَقَالَ لَهُ صَلَاةٌ مَا نَعْلَمُ عَلَيْهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَذْرُؤُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صَبَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ فَاعْرِضْ عَنْهُ خَدِيجَةُ ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ خَدِيجَةُ ثُمَّ أَفْلَحَ عَلَيْهِ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ يَا صَلَاةٌ تَخْبِيهِمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا.

۴۰۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْمٍ عَنْ أَبِي وَكَيْعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْحَوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَبَسْرُ فِيهَا الْحَقُّ وَبُخْرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرَجُ الْفُتْلُ

۴۰۵۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْمٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ لُحَيْمٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَوْنَعُوْبَةً عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمُ أَيَّامًا يَبْرُؤُ فِيهَا الْحَقُّ وَبُرْفُ فِيهَا الْعِلْمُ وَبُخْرُ فِيهَا الْهَرَجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ

يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُبْقَالَ إِنَّ فِي سَبِّ فَلَانٍ رِخْلًا امْنِيًا وَ
حَسْبِي يُبْقَالَ لِلرَّحْلِ مَا عَقَلَهُ وَ أَطْرَفَهُ وَ مَا فِي
فُلْنِهِ حَتَّى حَزَلَهُ مِنْ اِيْمَانٍ . وَ لَقَدْ اَتَى عَلِيٌّ رَمْلًا وَ لَسْتُ
اَبْلَغِي اَيْتَكُمْ بَايَعْتُ لَنْ تَحْمَنَ مُسْلِمًا لَقِيَتْهُ عَلِيٌّ اِسْلَامًا وَ
لَنْ كَانَ يَهْدِي دِيَا اَوْ يَضُرُّ اِيَّا لِيُوَفِّقُهُ عَلِيٌّ سَاعِيَهُ فَاَمَّا الْيَوْمُ
فَمَا كُنْتُ لَا مَبِيعَ اِلَّا فَلَانًا وَ فَلَانًا

تمہیں وہ جگہ ابھری ہوئی نظر آئے گی حالانکہ اس میں
کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ کہہ کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ
نے مٹی بھر ننگریاں لے کر اپنی پنڈلی سے لڑھکائیں فرمایا
اس کے بعد اس کے بعد لوگ معاملات خرید و فروخت
کریں گے۔ لیکن ان میں کوئی بھی امانت دار نہ ہوگا
یہاں تک کہ کہا جائے گا فلاں قبیلہ میں ایک مرد امانت دار

ہے اور یہاں تک کہ ایک مرد کی بابت کہا جائے گا کہ وہ کتنا بھگدرد آتشمند (بہادر) اور ظریف و مستعد ہے حالانکہ اس کے
دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا کہ مجھے یہ پروا نہ تھی کہ میں کس سے معاملہ کر رہا ہوں
کیونکہ اگر وہ مسلمان ہے تو اسلام کی وجہ سے وہ امانت داری پر مجبور ہوتا اور اگر وہ یہودی نصرانی ہے تو اس کا عامل
(حاکم) انصاف کرے گا اور اب میں صرف فلاں فلاں سے معاملہ (خرید و فروخت) کرتا ہوں۔

۳۰۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ
حُزِبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَنَابِلٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرَةِ عَنْ أَبِي
شَحْرَةَ كَتَبَ بَنِي مُزَنَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا زَادَ أَنْ يُهْلِكَ عُنْدَ النَّوْعِ مِنْهُ الْحَيَاءُ
فَادَا أَنْوَعَ مِنْهُ الْحَيَاءُ لَمْ تَلْقَ إِلَّا مَقِيًّا مُقْنًا فَاذَا لَمْ تَلْقَ
إِلَّا مَقِيًّا مُقْنًا نُرِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ فَاذَا نُرِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ
لَمْ تَلْقَ إِلَّا حَاسِبًا مُحَوَّنًا فَاذَا لَمْ تَلْقَ إِلَّا حَاسِبًا مُحَوَّنًا
نُرِعَتْ مِنْهُ الرِّخْمَةُ فَاذَا نُرِعَتْ مِنْهُ الرِّخْمَةُ لَمْ تَلْقَ إِلَّا
رَحِيمًا مُلْعَنًا فَاذَا لَمْ تَلْقَ إِلَّا رَحِيمًا مُلْعَنًا نُرِعَتْ مِنْهُ رِفْقَةُ
الْإِسْلَامِ

۳۰۵۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل جب
کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس
(کے دل) سے حیا نکال لیتے ہیں جب اس سے حیا
نکل جائے تو تمہیں وہ شخص (اپنے اعمال بد کی وجہ
سے) ہمیشہ خدا کے قبر میں گرفتار نظر آئے گا جب تمہیں
وہ ہمیشہ قہر مند اوندی میں گرفتار ملے گا تو اس (کے دل)
سے امانت داری سلب ہو جاتی ہے اور جب اس (کے
دل) سے امانت سلب ہو جاتی ہے تو وہ تمہیں ہمیشہ
چوری (بددیانتی) اور خیانت میں مبتلا نظر آئے گا اور

جب وہ چوری اور خیانت میں مبتلا ہوا تو اس (کے دل) سے رحم ختم کر دیا جاتا ہے اور جب وہ رحم سے محروم ہو گیا تو
تمہیں وہ ہمیشہ ملعون اور مردود نظر آئے گا اور جب تم اسے ہمیشہ ملعون و مردود دیکھو تو (سمجھ لو کہ) اس کی گردن سے
اسلام کی رسی نکل گئی۔

چاپ: قیامت کی نشانیاں

۲۸: نَابِ الْآيَاتِ

۳۰۵۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَ كُنْجٌ لَنَا شَيْبَانٌ عَنْ ۳۰۵۵: حضرت حذیفہ بن اسید ابوسریرہ رضی اللہ عنہ

بَلَّوْهُمُ إِلَى سِتْنِينَ وَمِائَةٍ أَهْلُ نَدَائِهِمْ وَتَفَاطَعُ ثُمَّ
 الْهَرَجُ الْهَرَجُ الشَّحَا الشَّحَا
 حَدَّثَنَا نَضْرَةُ بْنُ عَلِيٍّ شَا حَارِمَ ابْنُ مُحَمَّدٍ
 الْعَمَرِيُّ شَا الْمَسْرُورُ بْنُ الْحَصَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ النَّسِ بْنِ
 مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلِي
 عَلِيٍّ خُمْسُ طِفْطِيبٍ كُلِّ طِفْطِيبٍ أَرْبَعُونَ عَامًا فَأَمَّا طِفْطِيبُ
 طِفْطِيبِ أَصْحَابِي فَأَهْلُ جَلْمٍ وَابْنَانِ وَابْنُ الْطِفْطِيبِ الثَّانِي مَا
 بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى السِّتْنِينَ أَهْلُ بَنِي وَتَفَوُّي ثُمَّ دَكَرَ
 نَحْوَهُ

اور باہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کو استوار رکھنے
 والے لوگ ہوں گے پھر ان کے بعد ایک سو ساٹھ برس
 تک ایسے لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے دشمن
 رکھیں گے اور تعلقات توڑیں گے اس کے بعد قتل ہی قتل
 ہوگا۔ نجات مانگو نجات۔ دوسری روایت میں ہے فرمایا
 میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس
 برس کا ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ کا طبقہ تو اہل علم اور
 اہل ایمان کا طبقہ ہے اور دوسرا طبقہ چالیس سے اور اتنی
 کے درمیان نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے اس کے بعد
 پہلے کی طرح روایت ہے۔

۲۹: بَابُ الْخُسُوفِ

پہلے: زمین کا دھنسا

۳۰۵۹ حَدَّثَنَا نَضْرَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَمَصِيُّ شَا أَبُو أَحْمَدَ شَا
 بِشِيرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ
 الشَّيْبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ بَيْنَ بَدْيِ السَّاعَةِ مَسْحٌ وَحُفَّتْ وَ
 فَذَفَتْ

۳۰۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ قَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ رَيْدٍ
 أَنْسَلَمَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدَ اللَّهِ سَمِعَ
 الشَّيْبَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ يَكُونُ فِي آخِرِ أَهْلِ حَنْفٍ وَ مَسْحٌ وَ
 فَذَفَتْ

۳۰۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
 قَا أَبُو عَاصِمٍ قَا حِيْوةُ بْنُ شَرِيْحٍ قَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
 زُحْلًا قَاتِي ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا إِنَّ فَلَاحًا
 بِغُرَّةِ كَفِّ السَّلَامِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ فَذَا اخَذَتْ قَارُ كَانَ
 فَذَا اخَذَتْ فَذَا تَغْرُثُهُ مَتَى السَّلَامِ فَهَاتِي سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أَهْلِ أَوْ فِي
 هَذِهِ الْأُمَمِ مَسْحٌ وَ حُفَّتْ وَ فَذَفَتْ وَ ذَالِكِ هِيَ أَهْلُ

۳۰۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
 کے قریب صورتیں بگڑیں گی اور زمین دھنسنے لگی اور
 پتھروں کی بارش ہوگی۔

۳۰۶۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا
 میری امت کے آخر میں زمین دھنسنے کی صورتیں بگڑیں
 گی اور سنگباری ہوگی۔

۳۰۶۱: حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت
 ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا کہ فلاں
 نے آپ کو سلام کہا ہے۔ فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ
 اس نے دین میں نئی بات ایجاد کی ہے اگر واقعی اس
 نے بدعت ایجاد کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام
 مت کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
 فرماتے سنا کہ میری امت (یا اس امت) میں صورتیں

گزیں گی اور زمین میں دھسایا جائے گا اور سکارا رہی ہوگی اور یہ سب کچھ منکرینِ تقدیر کے ساتھ ہوگا۔

۳۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمین میں دھنسا، صورتیں گیزنا سنگباری (یہ سب طرح کے عذاب) ہوں گے۔

باب: بیداء کا لشکر

۳۰۶۳: حضرت عبداللہ بن صفوان فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: ایک لشکر اس گھر (کو گرانے) کا ارادہ کر چکا اہل مکہ اس سے لڑیں گے جب وہ لشکر مقام بیداء (یا وسیع میدان) میں پہنچے گا تو انکے درمیان کے لوگ جھس جائیں اور شروع والے آخروالوں کو پکارتیں گے۔ الغرض وہ سب جھس جائیں گے ان میں کوئی بھی نہ بچے گا سوائے ایک قاصد کے جو ان کا حال بتائے گا۔ جب حجاج کا لشکر آیا تو ہمیں خیال ہوا کہ شاید یہی وہ لشکر ہے ایک مرد نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حصہ کے متعلق جھوٹ نہیں بولا اور یہ کہ حصہ نے نبی کے متعلق جھوٹ نہیں بولا۔

۳۰۶۴: حضرت صفیر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس گھر کی خاطر لڑائی اور جنگ سے باز نہ آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر لڑائی کرے گا (لڑائی کے ارادہ سے چلے گا) جب وہ مقام بیداء یا وسیع میدان میں پہنچے گا تو ان کے اول و آخر سب دھنسا دیے جائیں گے اور درمیان والے بھی نہ بچ سکیں گے۔ میں نے عرض کیا اگر اس لشکر میں کوئی مجبوراً اور زبردستی سے شریک ہوا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت

۳۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ لَنَا كُوفُ مَعَاذِيَّةَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ قُسَيْبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَجُحُونَ فِي أَمْتِي حَتَّى وَ مَنَعٌ وَ قَذَفَ.

۳۰: بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

۳۰۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا سُبَّانُ بْنُ غَبِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ خَدَّاءَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي خَطِصَةُ أَهْلَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيُؤْمِنَنَّ هَذَا الشَّيْءُ جَيْشٌ يَغْزُونَ حَتَّى إِذَا كَانُوا ابْتِدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ حُصِفَ بِأَسْطِطِهِمْ وَ بِسَادَى أَوْلَاهُمْ أَجْرَهُمْ فَيُحْصَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ.

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحِجَاحِ فَلَمَّا أَتَاهُمْ هُمْ قَدَانِ زَجَلُ أَتَاهُ عَلَيْكَ امْكُ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى خَفِصَةَ صَلَى رَصَى اللَّهُ نَعَالِي عَنِيَا وَ أَنْ حَفِصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى السَّيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۰۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ لَنَا سُبَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ لَنَا سُبَّانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ السَّمُرِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَبِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الشَّيْءِ حَتَّى يَغْرَوْ وَ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا ابْتِدَاءَ (أَوْ ابْتِدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ) حُصِفَ بِأَوْلَاهُمْ وَ أَجْرَهُمْ وَ لَمْ يَبْقَ إِلَّا السَّيِّدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ

فَلَمَّا كَانَ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

میں) ان سب کو ان کی نیت کے مطابق اٹھائیں گے۔

۳۰۶۵۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا تذکرہ فرمایا: جسے دھنایا جائے گا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہو سکتا ہے ان میں کوئی ایسا ہو جسے زبردستی لایا جائے۔ فرمایا (قیامت کے روز) انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا (اور معاملہ کیا جائے گا)۔

پایاب: واپہ الارض کا بیان

۳۰۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور نمودار ہوگا اس کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتی اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہما السلام کا عصا ہوگا وہ عصا سے مومن کے چہرہ کو روشن کرے گا اور انگشتی سے کافر کی ناک پر نشان لگائے گا حتیٰ کہ ایک جگہ کے لوگ حج ہوں گے تو ایک کہے گا۔ اے مومن اور دوسرا کہے گا اے کافر (یعنی ایک دوسرے کو نشان سے پہچان لیں گے)۔

۳۰۶۷۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ مجھے مکہ کے قریب ایک جنگل میں لے گئے وہاں خشک زمین تھی اس کے ارد گرد ریت تھی آپ نے فرمایا: واپہ (جانور) اس جگہ سے برآمد ہوگا وہ جگہ تقریباً ایک ہالشت تھی حضرت ابن بریدہؓ فرماتے ہیں اس کے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو والد صاحب نے واپہ الارض کے عصا کے بارے میں بتایا (کہ ایسا ہوگا)

علی ما فی القہم۔

۳۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ وَ ضَرُّ بْنُ عَلِيٍّ وَ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِثَالِيُّ قَالُوا قَاتَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفِيَّةٍ سَمِعَ رَافِعَ ابْنَ خَضِرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْخَيْشَ الَّذِي يُحْصَفُ بِهِمْ فَهَلْكَ أُمُّ سَلَمَةَ بِأَرْسُولِ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمْ الْمَكْرُوهُ؟ قَالَ أَلَهُمْ يَتَعَوَّنَ عَلَى بَنَائِهِمْ

۳۱: بَابُ ذَاتِیَةِ الْأَرْضِ

۳۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حُشَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ حَالِبٍ عَنْ أَسَى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَخْرُجُ الذَّائِئَةَ وَ مَعَهَا حَاتِمُ سُلَيْمَانَ بْنِ ذُلُودٍ وَ عَصَا مُوسَى بْنِ عِيسَىٰ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَتَجْلُو وَخَهُ الْمَوْمِسُ بِالْعَصَا وَ نَخْطُمُ الْكَاْفِرَ بِالسَّحَابِ حَتَّىٰ أَنْ أَفْلَ الْجَوَاءِ لِيُخْصِمُونَ يَقُولُ هَذَا يَأْمُومٌ وَيَقُولُ هَذَا يَكَاْفِرُ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْفُطَّانُ حَدَّثَنَا الشَّاهِدُ الرَّاهِجِيُّ بْنُ بَحْبَحٍ ثَنَا سَامُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حُشَادُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا نَخْوَةٌ وَ قَالَ فِيهِ مَرَّةٌ يَقُولُ هَذَا يَأْمُومٌ وَ هَذَا يَكَاْفِرُ

۳۰۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِوٍ وَ زَيْنَعُ بْنُ أَنَسٍ ثَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بَالَدَانَةِ قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ فَاذْأَوْضَ بَابِنَا خَوْلَهَا رَمَلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْرُجُ الذَّائِئَةَ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَاذْأَوْضَ فَبَيْنَ خَضِرٍ قَالَ إِنَّ بُرَيْدَةَ فَحَبَّحْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَبْعِينَ

فَارَأَا عَصَا لَهٗ فَإِذَا هُوَ عَصَايَ هَذِهِ هَكَذَا وَ هَكَذَا۔ میرے اس عصا کے برابر (لہا اور موگا)۔

۳۰۲: بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۳۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْفُغَفَاءِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا إِذَا طَلَعَتْ وَزَاوَاهَا النَّاسُ آمَنَ مِنْ عَلَيْهَا فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

باب: آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا
۳۰۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو اور جب آفتاب (مغرب سے) طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو اہل زمین ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وقت وہی ہوگا جب ایمان لانا ان لوگوں کیلئے سودمند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لائے تھے۔

۳۰۲۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ اَنْبِ عُمَرُو بْنُ حُرَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضَخًى۔

۳۰۲۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علامات قیامت میں سب سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانی آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابہ الارض کا لوگوں کے سامنے آنا ہے۔

ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِذَا بَيَّنَّاهُمَا مَا حَرَّحْتُ قَبْلُ الْآخِرَى فَإِذَا حَرَى مِنْهَا قُرْبَتُ۔

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے قریب ہی ہوگی

ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَا أَطْلُعُهَا إِلَّا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ

اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ پہلے آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔

مَغْرِبِهَا

۳۰۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غَيْبَةُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ عَصَمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ ضَفْوَانَ بْنِ عَسَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ ثَانَا مَقْشُوحَا لِلسَّوْنَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ فَإِذَا خَلَّتْ مِنْ نَحْوِهِ لَمْ يَنْفَعِ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ اَوْ تَحَسَّبَتْ فِي اِيْمَانِهَا

۳۰۷۰: حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مغرب کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس (کی مسافت) ہے یہ دروازہ تو پہ کیلئے برابر کھلا رہے گا تا آنکہ سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع ہو سو جب آفتاب اس جانب سے طلوع ہو جائے تو اس وقت اس نفس کے لئے ایمان لانا سودمند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا یا (اس گناہگار شخص کیلئے

تو کہ کرنا سو مند نہ ہوگا جس نے) ایمان کی حالت میں
کوئی نیک عمل (تو بہرہ ور جو علی اللہ) نہ کیا ہو۔

باب: فقہ دجال حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہ السلام کا نزول اور

خروج یا جوع ما جوع

۳۰۷۱: حضرت عذیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کاٹا ہوگا اُس کے سر پر بہت
زیادہ بال ہوں گے اُس کے ساتھ ایک جنت اور ایک
دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (درحقیقت اور انجام کے
لحاظ سے) جنت اور اس کی جنت دوزخ ہوگی۔

۳۰۷۲: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا
کہ دجال مشرق کے ایک علاقہ سے نکلے گا جس کا نام
خراسان ہے اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن
کے چہرے گویا بدھ ڈھالیں ہیں (یعنی چپے اور پٹ
گوشت)۔

۳۰۷۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے
میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے (ایک
مرتبہ) فرمایا تم اس کے حلق کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں
نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا پانی
بھی ہوگا۔ فرمایا یہ اللہ کے لئے اس (دجال) سے بہت
آسان ہے۔

۳۲: بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَ خُرُوجِ

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

و خُرُوجِ يَاجُوجَ وَ مَاجُوجَ

۳۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: نَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ
خُذْبَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَغْوَرُ عَيْنٍ الْبَشَرِ خُذَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ
حِمَّةٌ وَ نَارٌ هَارِفَةٌ حِمَّةٌ وَ خِمَّةٌ نَارٌ.

۳۰۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْهَفْصِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
النُّمَيْتِيِّ قَالَا نَا أَبُو خَنِزَرَةَ نَا مَعْبُدُ بْنُ أَبِي عَزُوزَةَ
عَنْ أَبِي الشَّيْحِ عَنِ الضُّعَيْفَةِ بْنِ سِنَجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
خُرَيْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خِرَاسَانُ
يَنْعُهُ الْهَوَامُّ كَانَ وَخُوهُنَّ الْمَحَانِ الْمَطْرَقَةُ

۳۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَا نَا وَ كُنِيَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَنَسِ
بْنِ أَبِي حَالِظٍ عَنِ الضُّعَيْفَةِ بْنِ خُفَّةٍ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ
النَّبِيَّ ﷺ عَنْ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ (وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ
أَشَدُّ سُوءَ الْأَمْسَى) فَقَالَ بَلَى مَا سَأَلَ عَنْهُ فَلَمْ يَأْتِهِمْ
بِقَوْلٍ لَوْ أَنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ قَالَ هُوَ أَغْوَرُ عَيْنٍ
اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ.

۳۲: کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو اتنے خوارقِ مادت امور عطا فرما سکتے ہیں تو کھانا پانی بھی دے سکتے ہیں کہ ان بھی
چیزوں میں بندوں کی آزمائش ہے۔ (حزیر)

۳۰۷۴: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اور افرامانی اور منبر پر تشریف لائے اس سے قبل آپ جمعہ کے علاوہ منبر پر تشریف نہ لے جاتے تھے۔ لوگوں کو یہ بات گراں گزری (اور گھبرا گئے کہ نہ معلوم کیا بات ہے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے آپ نے انہیں ہاتھ کے اشارہ سے بیٹھنے کا امر فرمایا (پھر فرمایا) بخدا میں اس جگہ کسی ایسے امر کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں ترہیب یا ترہیب کا فائدہ ہو بلکہ (وجہ یہ ہوئی کہ) حیم داری میرے پاس آئے اور مجھے ایسی بات بتائی کہ خوشی اور فرحت کی وجہ سے میں دوپہر سو نہ سکا تو میں نے چاہا کہ خوشی تمہارے اندر بھی پھیلا دوں غور سے سنو حیم داری کے پیچھا زاد بھائی نے مجھے بتایا کہ (سمندری سفر میں) باوجود اٹھائیس ایک غیر معروف جزیرہ میں لے گئی یہ (تمام مسافر) چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ میں اترے وہاں لمبے بالوں والی ایک سیاہ چیز دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے کہا پھر ہمیں بتاؤ (خبریں دو کہ جاسوس کا یہی کام ہے) کہنے لگی میں تمہیں کچھ خبر نہ دوں گی اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گی لیکن اس مندر میں جاؤ جو تم کو وہاں نظر آتا ہے۔ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا۔ خبر دو لوگ اس مندر (محاورت خانہ) میں گئے۔ دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے۔ ہائے! ہائے کرتا ہے بہت رنج میں ہے اور شکایت

۳۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي اسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُخَالِبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَّعَدَ الْمَنْبَرُ وَكَانَ لَا يَضَعُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ إِلَّا يَوْمَ الْخُمُوعِ فَأَنشَدَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ تَبَنَّى فَاثِمَ وَحَالِسَ فَأَنشَرَ إِلَيْهِمْ يَدَهُ الْأَفْعَدُوا فَأَنَّى وَاللَّهِ مَا فَشَتْ مَقَامِي هَذَا لِأَمْرِ يَسْفَعُكُمْ لِرُغْبَةٍ وَلَا لِرُغْبَةٍ وَلَكِنْ تَمِينُنَا الدَّارُ الْآتِيَةُ فَأَخْرَسُنِي حَيْرًا مَلْعُونًا الْقَبِيلُ لَوْلَا مِنَ الْفَرْحِ وَفَرَّةِ الْعَيْنِ وَأَخْبَتُ أَنْ أُخْبِرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ بَشَرِكُمْ إِلَّا أَنْ أَمَرَ لَنَعْمَةِ الدَّارِ الْآخِرَةِ أَنْ الْوَيْحَ الْجَائِثُ إِلَى زَيْبَةَ لَا يَغْفِرُونَهَا فَفَعَدُوا فِي قُرَابِ الشَّيْطَانِ فَحَرَّخُوا فِيهَا فَاذَاهُمْ بِشَيْءٍ أَغْدَبَ السُّودَ قَالُوا لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَمَا الْحَسَامَةُ قَالُوا أَخْبَرْنَا قَالَتْ مَا أَمَا سَخَّرْتُمْ شَيْئًا وَلَا سَأَلْتُمْ لَكُمْ وَلَكِنْ هَذَا الَّذِي قَدَرُ مَقْشُورَةٌ فَتَوَهَّ فَإِنَّ فِيهِ رَحْلًا بِالْأَضْوَاقِ إِلَى أَنْ تَخْرُجُوا وَتُخْبِرُكُمْ فَتَوَهَّ فَذَحَلُوا عَلَيْهِ فَاذَاهُمْ بِشَيْءٍ مَوَلَّى شَدِيدَ الزَّوْاقِ يُظْهِرُ الْخَوْنَ خَدِيدَ التَّشْجِي فَقَالَ لَهُمْ مِنْ أَيْسَ قَالُوا مِنَ الشَّامِ فَإِنْ مَا فَعَلْتَ الْعَرَبُ؟ قَالُوا سَحَنَ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَنْ تَسَالٍ؟ قَالَ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّحْلُ الَّذِي حَرَجَ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرًا نَادَى قَوْمًا فَاطْمَرَهُ اللَّهُ غُلْبَتُهُمْ فَأَمَرَهُمُ الْيَوْمَ حَمِصَ الْهَيْهَمِ وَاحِدًا وَدَنْهُمْ وَاحِدًا قَالَ مَا فَعَلْتَ عَيْنُ زَعَرٍ قَالُوا خَيْرًا يَسْتَفُونَ مِنْهَا زُرُوعُهُمْ وَيَسْتَفُونَ مِنْهَا يَسْتَفِيهِمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ نَحْلُ بْنُ عَمَّانَ وَبَنَسَانُ؟ قَالُوا يُطْعَمُ لَمَرَةً كُلَّ عَامٍ قَالَ فَمَا فَعَلْتَ بُخَيْرَةُ الْعُسْرِيَّةِ قَالُوا تَدْفِقُ حَبًّا تَهْمَانُ كَثْرَةَ الْمَاءِ قَالَ عَرَفَرُ ثَلَاثَ زَهْرَاتٍ ثُمَّ قَالَ لَمْ أَفْعَلْ مِنْ زَوَاقٍ هَذَا لَمْ أَذْغِ أَزْهًا إِلَّا وَغَشَّتْهَا بِرَحْلِي هَاتَيْنِ إِلَّا طَبْنَةَ لَيْسَ لِي عَلَيْهَا

سَلِّ قَالِ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُ هَدَانِيْ فَرَحِيْ هَذِهِ طَلَبَةٌ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيْده مَا فِيْهَا طَرِيقٌ حَقِيْقٌ وَلَا وَاَسْعَ وَلَا
سَهْلٌ وَلَا حَصْلٌ اِلَّا وَ عَلَيْنَه سَلْكُكَ شَاهِدٌ سَيِّئٌ اَلِيْ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ
میں۔ ہم نے اُس سے کہا: خرابی ہو تیری تو کون ہے؟
وہ بولا: تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان
کرو۔ تم کون لوگ ہو؟ (پھر) اس نے کہا: تم لوگ
کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: شام سے۔ اس

نے پوچھا: عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہی کے لوگ ہیں جن کو تو پوچھتا ہے۔ اس نے کہا اُس شخص کا
(نبیؐ) کا کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا؟ ان لوگوں نے کہا: اچھا حال ہے۔ اس نبیؐ نے ایک قوم سے دشمنی کی
لیکن اللہ نے اس کو غالب کر دیا۔ اب عرب کے لوگ مذہب میں ایک ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور ان کا دین بھی
ایک ہی ہے۔ پھر اس نے پوچھا: زُغر کے چشمہ کا کیا حال ہے۔ زُغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زُغر حضرت نوڈ کی
نبیؐ اتریں تھیں وہاں ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا: اچھا حال ہے۔
لوگ اس میں سے اپنے کیتھوں کو پانی دیتے ہیں اور پینے کے لیے بھی اس میں سے پانی لیتے ہیں پھر اس نے پوچھا: عمان
اور ہِسان کے درمیان کی کھجور کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہر سال اس میں سے کھجور اترتی ہے۔ پھر اس نے کہا:
طبرہ کے تالاب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا اس کے دونوں کناروں پر پانی کودتا ہے یعنی اس میں پانی کثرت سے
ہے۔ یہ سن کے تین بار وہ شخص کود پھر کہنے لگا اگر میں اس قید سے چھوٹوں تو کسی زمین کو نہ چھوڑوں گا جہاں میں نہ
جاؤں سوا (مدینہ) طیبہ کے۔ وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں۔ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر مجھے بہت خوشی
ہوئی۔ طیبہ یہی شہر ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہ میں ہو کوئی تنگ راہ ہو یا کشادہ ہو نرم زمین ہو یا
خت پہاڑ اگر اس جگہ ایک فرشتہنگی تلوار لیے ہوئے معین ہے قیامت تک۔

۳۰۷۵. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَا بَخِي اَنْتَ حَمْرَةٌ قَالَا
عَنْدَ الرَّخْمَنِ ثَنَا يَرْبُذُ بْنُ خَابَرٍ حَدَّثَنِي عَنْدَ الرَّخْمَنِ اَبُو
خَبْرَةَ ثَنَا نَعْبِیْرٌ حَدَّثَنِي اَبُو اَنَسٍ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ
الْمَكْلَاسِيَّ يَقُوْلُ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّخْلَ الْغَدَاةَ
فَحَفِضَ فِيْهِ وَ رَفَعَ حَتّٰی طَلَعَتْ اَنَّهُ فِیْ طَلَعَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا
رُخِصَ اِلَیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَ ذَا لِكَ فَبَسَّ فَقَالَ مَا
شَأْنُكُمْ ؟ فَعَلْنَا مَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّخْلَ الْغَدَاةَ
فَحَفِضَ فِيْهِ ثُمَّ رَفَعْتَ حَتّٰی طَلَعَتْ اَنَّهُ فِیْ طَلَعَةِ النَّخْلِ قَالَا
غَيَّرَ الدَّخْلَ اَحْوَلُنِيْ عَلَیْكُمْ اِنْ بَعْرُجُ وَ اَنَا فِیْكُمْ قَالَا
حَبِیْبَةُ فُوْیْكُمْ وَ اِنْ بَعْرُجُ وَ لَسْتُ فِیْكُمْ فَاَمَرُوْا حَبِیْبَةَ
۳۰۷۵: حضرت نواس بن سمعان کلابی سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دجال کا
بیان کیا تو اس کی ذلت بھی بیان کی (کہ وہ کانہ ہے اور
اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اس کی بڑائی بھی بیان
کی (کہ اس کا تختہ تخت ہے اور وہ عادت کے خلاف
باتیں دکھلا دے گا یہاں تک کہ کہ ہم سمجھے کہ وہ ان
کھجوروں میں ہے) یعنی ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے
یہ آپ کے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا
(جب ہم لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گئے) (یعنی دوسرے وقت) تو آپ نے دجال کے ذکر کا

اثر ہم میں پایا (ہمارے چہروں پر گہرا ہٹ اور خوف سے) آپؐ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو آپؐ نے دجال کا ذکر کیا اس کی ذلت بھی بیان کی اور اس کی ظلمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھ کر وہ انہی سمجھور کے درختوں میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر اور دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے جت کروں گا تمہاری طرف سے (تم الگ رہو گے) اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں (بلکہ میری وفات ہو جائے) تو ہر ایک شخص اپنی جت آپؐ کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر۔ دیکھو! دجال جوان ہے (اور حمیم کی روایت میں گزرا کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رخ و غم سے حمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یہ بھی دجال کا کوئی شبیدہ ہو) اس کے بال بہت کھنگریالے ہیں اس کی آنکھ اُٹھری ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی مشابہت دیکھتا ہوں عبدالعزیٰ بن قحطن سے (وہ ایک شخص تھا۔ قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا) پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پائے تو شروع سورۃ کہف کی آیتیں اس پر پڑھے (ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنے سے بچے گا) دیکھو دجال غلہ سے نکلے گا جو شام اور عراق کے درمیان (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا دائیں طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اسے اللہ کے بندوں مضبوط رہتا ایمان پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ پالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور

نَفْسَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنَّ اللَّهَ شَهِيدٌ لِكُلِّ شَيْءٍ فَهَاجَرُوا عَنْهُ فَأَتَاهُمُ الْمَلَكُ الْأَوَّلُ فِي طَبَقٍ مِنْ رَأْسِهِمْ فَطَمَسَهُمْ فَلَمَرَأَ عَلَيْهِ فَوَاحِشُ مَوْرَدِ الْكَهْفِ إِنَّهُ يُخْرِجُ مِنْ حَلِيَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَغَاتَ بَيْنَمَا وَغَاتَ شَمَالًا يَا بَعَادَ اللَّهِ يَسْأَلُونَ أَفَلَنَابَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا لَيْتَهُ هِيَ الْأَرْضُ قَالَ لَوْ تَقَوَّلَ بَوْمًا يَوْمَ كَسَبَ وَ يَوْمَ كَشَفَ وَ يَوْمَ كَحْمَعِيَ وَ سَابَرَ أَبَاهُ كَتَابًا مَحْمُومًا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَبْتَ تَكْفِيًا فِيهِ صَلَوةٌ يَوْمَ ؟ قَالَ فَالَّذِي قَالَ فَالَّذِي قَالَ فَلَمَّا هَمَّ اسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْعَلَبِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ فَالَا فَبَاتَى الْقَوْمُ فَبَدَّعُوهُمْ فَيَسْتَحْيُونَ لَهُ يُؤْزُونَ بِهِ فَيَاْمُرُ السَّمَاءُ أَنْ تُمْطِرَ فَيُمْطِرُ وَ يَأْمُرُ الْأَرْضُ أَنْ تُتْبِتَ فَتُتَبِتُ وَ تَرْزُخُ عَلَيْهِمْ سَادَ خَنَهِمْ أَهْوَلُ مَا كَانَتْ تُرَى وَ اسْبَغَ ضُرُوعًا وَ امْدَدَ حَوَاصِرَ ثُمَّ بَاتَى الْقَوْمُ فَبَدَّعُوهُمْ فَبَدَّعُوا عَلَيْهِ فَوَلَّاهُ فَيُصْرِفُ عَنْهُمْ فَيُضَاخُوهُمْ مُتَحَلِّينَ مَا بَادِيَهُمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْحَرَبِيَّةِ فَيَقُولُ لَهَا اخْرَجِي كُنُوزَكَ فَيَسْطَلِقُ لَشَعًا تَحْمُوزُهَا كَيْدَاسِبِ النُّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوهُ وَ يَخْلُو مُتَبَلِّغًا شَابَا فَيُضِرُّهُ بِالسَّيْفِ صَرِيَّةً فَيَقَطُّهُ حَرْزَيْنِ وَ تَبِيَّةَ الْعَرَصِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ بِهَلَلٍ وَ خَهْهُ بِضَحْكَ فَيُسَمَّا ثُمَّ يَذَلِكِ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَسْأَلُ عِندَ الْمَسَارَةِ النِّشَاءَ ضَرْفِي دَمَشَقَ بَيْنَ مَهْرُودَيْنِ وَ اجْبَعِ كَفْتَهُ عَلَى اخْتِصَانٍ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَا رَأْسَهُ فَطَرَّ وَ إِذَا أَوْفَعَهُ نَحْدَرُ مِنْهُ خُمَانٌ كَالْمُلُوكِ وَ لَا يَحُلُّ لِكِبَارِهِ بِحَدِّ رِيحٍ نَفْسَهُ إِلَّا مَاتَ وَ نَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَسْطَلِقُ حَتَّى يَذُرَّ كَهْ عِنْدَ دَابِ لَيْدٍ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي نِسَى اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ فَيَنْسَحُ وَ خَوْفُهُمْ وَ يَحْدِثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْحَقِّ فَيُسَمَّا

ایک دن ایک مہینے کا اور ایک دن ایک ہفتے کا اور باقی دن تہوار سے ان دنوں کی طرح ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دن جو ایک برس کا ہوگا جو اس میں ہم کو ایک دن کی (پانچ نمازیں کافی ہوں گی) (قیاس تو یہی تھا کہ کافی ہوتیں مگر آپ نے فرمایا اندازہ کر کے نماز پڑھ لو۔ ہم نے عرض کیا وہ زمین میں کس قدر جلد چلا جائے (جب تو اتنی تھوڑی مدت میں ساری دنیا گھوم آجگا) آپ نے فرمایا ابریک مثال ہوا اس کے پیچھے رہے گی وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کو مان لیں گے اور اس پر ایمان لائیں گے (معاذ اللہ وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا) پھر وہ آسمان کو حکم دے گا ان پر پانی برے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ امان لگائیں گی اور ان کے جانور شام کو آئیں گے (چرائے سے لوٹ کر) ان کی کوہان خوب اونچی یعنی خوب موٹے تازے ہو کر اور ان کے تھن خوب بھرے ہوئے دودھ والے اور ان کی کونھیں پھولی ہوں گی پھر ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات نہ مانیں گے اس کے خدا ہونے کو رد کر دیں گے) آخر وہ جہاں ان کے پاس سے لوٹ جائے گا صبح کو ان کا ملک قہور زدہ ہوگا اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ جہاں ایک کھنڈر پر سے گزرے گا اور اس سے کہے گا اپنے خزانے کمال اس کھنڈر کے سب خزانے اس کے ساتھ ہو لیں گے جیسے شہد کی مکیاں بڑی کبھی یعنی یسوع

ہم کدالک اذا اُوحی اللہ الہہ یا عیسی اسی قد اُخْرِخْتَ عَمَّا لَئِیْ لَا یَدَانِ لِاحِدٍ مِّنْکُمَا وَ اُخْرِخْتَ عَمَّا لَیْ السُّطُورِ وَ بَعَثَ اللہُ یَاخُوحَ وَ مَآخُوحَ وَ هُمَا قَالَا اللہُ مِنْ کَلِّ حَدَبٍ یَسْلُوْنَ فِیْہُمْ اَوْنَلِیْہُمْ عَلٰی نُحْبِرَہِ الطَّرِیْقَہِ فِیْہِیْرُتُوْنَ مَا فِیْہَا ثُمَّ یَمُرُّ اَحْرَہُمْ فِیْقُولُوْنَ لَقَدْ کَانَ فِیْ ہَذَا مَآءٌ مُّرْبَیْءٌ وَ یَخْصُرُ سِیَّ اللہِ عِیْسٰی وَ اَضْحَانُہُ حَتّٰی یَکُوْنَ رَاسُ الثَّوْرِ لِاحِدِہُمْ حِزًا مِنْ مَّائَۃٍ دِیْنَارٍ لِاحِدِکُمَا الْیَوْمَ فِیْرَغَتْ سِیَّ اللہِ عِیْسٰی وَ اَضْحَانُہُ اِلٰی اللہِ فُرِیْسِلَ اللہُ عَلَیْہُمْ التَّعَبَ فِی رِقَابِہُمْ فِیضُحُوْنَ فِیْرَیْسِی کَمَوْتَ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ وَ یَفْطُرُ سِیَّ اللہِ عِیْسٰی وَ اَضْحَانُہُ فَلَا یَحْذَرُوْنَ مَوَاضِعَ شَرًّا لَا قَدْ مَلَافَ وَ هَمَّہُمْ وَ نَشَہُمْ وَ دَمَآءُ هُمْ فِیْرَعُشُوْنَ اِلٰی اللہِ سَحَابَۃٌ فِیْرُیْسِلَ عَلَیْہُمْ طَیْرًا کَمَا غَاسِقِی الْبَحْثَ فِیْحَمَلُہُمْ فِیْطَرُخُہُمْ حِیْثُ شَاءَ اللہُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللہُ عَلَیْہِمْ مَطَرًا لَا یَکُنْ مِنْہُ سِیْثٌ مَدِیْرٌ وَ ہِمْ فِعْصَلُہُ حَتّٰی یَنْزُکُہُ کَاثِرًا لِّلْفَلَا ثُمَّ یَقَالُ لِفُلَانِ اَنْتَ اَرْضِ اَنْتَی تَمْرُکَ وَ زَیْتِی تَرُکَکَ فِیْوَمَدٍ تَاخُلُ الْعِصَابَۃُ مِنْ الرِّمَامَۃِ فِیْشِیْعُہُمْ وَ سَتَقْلُوْنَ مَقْصَحُہَا وَ یَسَارُکُ اللہُ فِی الرَّسْلِ حَتّٰی اِنَّ اللِّقْحَۃَ مِنْ اَوَّلِی تَحْکِی الْعِنَامُ مِنْ النَّاسِ وَ اللِّقْحَۃُ مِنْ الْبَقَرِ تَحْکِی الْقِیْلَۃَ وَ اللِّقْحَۃُ مِنْ الْعِجَمِ تَحْکِی الْفَحْدَ فِیْمَا هُمْ کَدَالِکَ اِذْ بَعَثَ اللہُ عَلَیْہِمْ رِیْحًا طَیْبَۃً فَتَاخُذُ تَحْتَ اَنْبَاطِہِمْ فِیْضُضُ رُوحٌ کُلِّی مُسْلِمٌ وَ یَنْبِی سَائِرُ النَّاسِ بِیَعَارِخُوْنَ کَمَا تَنْہَاخُ الْحُمُرُ فَعَلِیْہِمْ نَقُومُ السَّاعَۃِ

کے ساتھ ہوتی ہیں پھر ایک شخص کو بلائے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا اور گوار سے اس کو مارے گا۔ وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کے (گرنے کے) فاصلہ تک کر دے گا۔ پھر اس کا نام لے کر اس کو بلائے گا میں وہ شخص زندہ ہو کر آئے گا اس کا منہ چمکا ہوگا اور ہنستا ہوگا۔ غیر وہاں اور لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ

اتنے میں اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا اور سفید پینار پر دمشق کے مشرق کی جانب اتریں گے۔ دوزر د کپڑے پہنے ہوئے (جو درس یا زعفران میں رنگے ہوں گے) اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے جب وہ اپنا سر جھکا نہیں گے تو اس میں سے پینڈ چپکے گا اور جب اونچا کریں گے تو پینے کے قطرے اس میں سے گریں گے موقی کی طرح اور جو کافران کے سانس کا اثر پائے گا (یعنی اس کی بو) وہ مر جائے گا اور اس کے سانس کا اثر وہاں تک جائے گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی آخر حضرت عیسیٰ ملیں گے اور دجال کو باطل پر پائیں گے (وہ ایک پہاڑ ہے شام میں اور بعضوں نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے) وہاں اس مردود کو قتل کریں گے (دجال ان کو دیکھ کر ایسا چلے جائے گا جیسے تنک پانی میں گھل جاتا ہے) پھر حضرت عیسیٰ اللہ کے نبی ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال کے شر سے بچایا اور ان کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت میں جو رہے ملیں گے وہ ان سے بیان کریں گے غیر لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ وہی بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے بندوں بندوں کو نکالا کریں یا کہ پہلے ہے کہ ان سے کوئی لڑ نہیں سکتا تو میرے (مومن) بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا اور اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ نے فرمایا ﴿مَنْ حَذَّبَ نِسْبَلُونَ﴾ یعنی ہر ایک نیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے تو ان کا پہلا گروہ (جوشل ٹڈیوں کے ہوں گے کثرت میں ان کا پہلا حصہ یعنی آگے کا حصہ طبریہ کے تالاب پر گزر کر کریں گے اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر اخیر حصہ ان کا آئے گا تو کہے گا کسی زمانہ میں اس تالاب میں پانی تھا اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھ رکے رہیں گے (طور پہاڑ پر) یہاں تک کہ ایک تیل کی سری ان کے لئے سواشرنی سے بہتر ہوگی تمہارے لئے آج کے دن۔ آخر حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اللہ کی راگہ میں دعا کریں گے تو اللہ یا جوج ماجوج لوگوں پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) ان کی گردنوں میں وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پائیں گے جو ان کی چٹنائی بد بو اور خون سے خالی ہو آخر وہ پھر دعا کریں گے اللہ کی جناب میں اللہ تعالیٰ کچھ پرندہ جانور بھیجے گا جن کی گردنیں تختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہوں گی (یعنی اونٹوں کی برابر پرند آئیں گے تختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو بڑا ہوتا ہے وہ ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہاں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برساے گا کوئی گھرمٹی کا بالوں کا اس پانی کو نہ روک سکے گا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اب اپنے پھل اگا اور اپنی برکت پھیر لا اس دن کئی آدمی مل کر ایک آثار کھا بیٹھے اور سیر ہو جائیں اور انار کے چھلکے سے سایہ کرینگے (چھتری کی طرح) اتنے بڑے بڑے انار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دیا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی کئی جماعتوں پر کافی ہوگی ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہو جائے گی لوگ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ انکی نغلوں کے تے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کر لے گی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (اعلانہ) رہ جائیں گے ان لوگوں پر قیامت تھی۔

۳۰۷۶: حضرت نواس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان یا جوج اور ماجوج کی کمانوں اور ڈھالوں کو سات برس تک جلائیں گے۔

۳۰۷۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال سے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو اس سے ڈرایا تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہو اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم آخر میں ہو سب امتوں سے اور دجال تمہاری لوگوں میں ضرور پیدا ہوگا پھر اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجت کروں گا۔ دجال کا فتنہ ایسا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلے تو مجھ کو اس سے بھٹ کرنا پڑے گی اور کوئی شخص اس کام کے لئے کافی نہ ہوگا اور اگر میرے بعد نکلے تو ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے حجت کرے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال نکلے گا غلہ سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے (غلہ کہتے ہیں راہ کو) پھر خدا پھیلا دے گا بائیں طرف (ملکوں میں) اے اللہ کے بندو متھے رہنا ایمان پر کیونکہ میں تم سے اس کی ایسی صفت بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی (بیس اس صفت سے تم خوب اس کو پہچان لو گے) پہلے تو وہ کہے گا

۳۰۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَفْصَةَ ثَنَا اس حارث بن یحییٰ بن حارث الطحانی حدثنی عبد الرحمن بن شہر بن یحییٰ عن یحییٰ بن عبد الله سمع النّوّاس بن سمان یقول قال رسول الله ﷺ سیوف الذّٰل المسلمون من قسّیٰ ماجوج و ماغوج و تُشابههم و اقرسهم منع سین

۳۰۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِثِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَافِعٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَحْمَرُ خُطْبَةٍ حَدَّثَنَا عَنْ عِيسَى الدَّخَالِ وَ حَزْرَوَاهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ فِتْنَةٌ هِيَ الْأَرْضُ مُنْذُ ذُرِّ الْمَلَأَةِ فُزِيَةً أَدَمَاعِطِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّخَالِ وَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْعَ شَيْئًا إِلَّا حَذَرَ أَمْنَهُ الدَّخَالِ وَ أَنَا أَحْمَرُ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَنْتُمْ أَحْمَرُ الْأُمَمِ وَ هُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مُحَالَةَ وَ أَنْ يَخْرُجَ وَ أَنَا نَبِيٌّ طَهَرَ إِلَيْكُمْ فَمَا حَجَّتْ لِحْجِي مُسْلِمٍ وَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَعْدِي فَكُلُّ نَبِيٍّ حَجَّتْ بَعْدِي وَ الْفِتْنَةُ حَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ حِلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَ الْعِرَاقِ فَيَعِثُ بِمَنْشَأٍ وَ يَعْثُ شَمَالًا بِأَعَادِ اللَّهِ فَانْتَوُوا فَنِي سَاصِفَةً لَكُمْ صَعْدَةً لَمْ يَصْفِهَا إِلَّا سَيِّ قَلْبِي إِنَّهُ يَسْدُ فَيَقُولُ أَسَاسِيٌّ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي لَمْ يَنْتَبِ فَيَقُولُ أَنَا رُحْمٌ وَ لَا تَرْدَنْ رُحْمٌ حَتَّى تَمُوتُوا وَ أَنَّهُ اغْوَرُ وَ أَنْ رُحْمٌ لَيْسَ بِاغْوَرٍ وَ أَنَّهُ مَخْشُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافَرٌ يَفْرُؤُ غُلٌّ مُؤَمِّسٍ كَاتِبٌ أَوْ غَيْرُ كَاتِبٍ وَ أَنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ مَنَ جَلَّةٌ وَ سَارَافَتَارَةٌ حَنَّةٌ وَ جَنَّةٌ نَارٌ فَمَنْ أَتَى سَارَافَتَارَةً فَلَيْسَ بِسَعِيدٍ سَالِمٌ وَ لَيْفَرَا فَوَاحٍ الْكَهْفِ فَتَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَ سَلَامًا كَمَا كَانَتِ السَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ أَنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ يَفُوتَ لِأَعْرَاسِي إِنْ أَمِثَ أَنْ يَعْثُ لَكَ أَمَكٌ وَ أَمَكُ اتَّهِنَةُ

میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر دوبارہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں اور دیکھو تم اپنے رب کو مرے تک نہیں دیکھ سکتے اور ایک بات اور ہے وہ کہانا ہوگا اور تمہارا رب کہانا نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا۔ "کافر" اس کو ہر ایک مومن (بقدر اپنی) پڑھ لے گا خواہ کھٹا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس کا فتنہ سعید ہوگا کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی جنت دوزخ ہے اور اس کی دوزخ جنت ہے پس جو کوئی اس کی دوزخ میں ڈالا جائے گا (اور ضرور وہ سچے مومنوں کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دے گا) وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورہ کیف کے شروع کی آیتیں پڑھے اور وہ دوزخ اللہ کے حکم سے اس پر غنڈی ہو جائیگی اور سلامتی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ غنڈی ہو گئی اور اس کا فتنہ یہ ہوگا کہ ایک گنوار دیہاتی سے کہے گا دیکھ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کروں جب تو مجھ کو اپنا رب کہے گا؟ وہ کہے گا بے شک پھر دوشیطان و ہال کے حکم سے اس کے ماں باپ کی صورت بن کر آئیں گے اور کہیں گے بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے (معاذ اللہ یہ فتنہ اس کا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہو کر اس کو مار ڈالے گا بلکہ آدمی چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا پھر (اپنے معتقدوں سے) کہے گا دیکھو میں اپنے اس بندے کو اب جلاتا ہوں اب بھی وہ یہ کہے گا کہ میرا رب اور کوئی ہے سو میرے پھر اللہ تعالیٰ اس کو زندہ کر دے گا۔ اس سے وہاں خبیث کہے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا

النَّاسِ رُتُكَ يَقُولُ نَعْمَ فَيَسْأَلُ لَهٗ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ ابْنِهِ وَابْنِهِ فَيَقُولَانِ يَا نَسِيْنَا بَعَثْنَاهُ رُتُكَ وَابْنُ مِنْ قَبْلِهِ ابْنُ يَسْلُطُ عَلَى نَفْسِي وَاحِدَةً فَيَخْجَلُهَا وَيَشْهَرُهَا بِالْمُنْشَارِ حَتَّى يُلْقِيَهَا شِقَاقِي ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَيَّ عِنْدِي هَذَا قَاتِي ابْعَثْنَاهُ ابْنُ ثُمَّ يَرْغَمُهُ اللَّهُ رَبَّنَا غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ ثُمَّ يَرْغَمُهُ ابْنُ لَهُ رَبَّنَا غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ مَنْ رُتُكَ فَيَقُولُ رَبَّنِي اللَّهُ وَأَنْتَ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْتَ الدَّخَالُ وَاللَّهُ مَا تَحْتُ بَعْدَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مَكْنِي الْيَوْمَ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّائِفِيُّ فَحَدَّثَنَا الْمُتَحَارِبِيُّ ثَابِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوُصَافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْفَعُ أُنْثَى ذَرَّةً فِي الْحَبَةِ.

قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ مَا تَخْشَى وَالْكَ الرَّجُلُ إِلَّا عَمْرُ بْنُ الْحَطَّابِ حَتَّى تَمُتَ لِنَسَبِهِ.

قَالَ الْمُتَحَارِبِيُّ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ وَابْنُ مِنْ قَبْلِهِ ابْنُ يَمْزُ بِالْحَيِّ فَيَكْذِبُونَهُ فَلَا نَفْعَ لَهُمْ سَائِمًا إِلَّا هَلَكْتُ وَابْنُ مِنْ قَبْلِهِ ابْنُ يَمْزُ بِالْحَيِّ فَصَدَّقُونَهُ فَيَمْزُ السَّمَاءُ أَنْ تُمْطَرُ فَيُمْطَرُ وَتَمْزُ الْأَرْضُ أَنْ تُنْبِتَ فَيَنْبِتُ حَتَّى تَرْوَحَ مَوَاسِيَهُمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ أَشْمَنُ مَا كَانَتْ وَاعْظَمُهُ وَاعْظَمُ حَوَاصِرَ وَأَذَى ضَرْوَعًا وَاللَّهُ لَا يَنْفَعُ شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطَنُهُ وَطَهْرُ عَلَيْهِ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَا يَنْفَعُهُمَا مِنْ نَفْسٍ مِنْ نَفَاقِهِمَا إِلَّا لِقِينُهُ الْمَلَائِكَةُ بِالشُّبُوبِ صَلَافَةً حَتَّى يَبْرُكَ عِنْدَ الطَّرِيقِ الْأَخْصَرِ عِنْدَ مُنْقَطَعِ الشُّبْحِ فَتَرْجَعُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَحِمَاتٍ فَلَا يَنْفَعُ مُطَاقٍ وَلَا مُنَاقِفَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ فَتَنْفِي الْحَيَّ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكُفْرَ عَنِ الْحَبِيدِ وَ

يُدْعَىٰ ذَٰلِكَ الصُّلْحُ بَوْمَ الْحَلَاصِ

فَقَالَتْ أُوْشُرْبَيْكُ بَنْتُ امْرِئِ الْعُكْرِ يَا رَسُولَ

اللَّهِ اَوَيْسَ الْعَرَبِ بَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ يَوْمُئِذٍ قَلِيلٌ وَخَلْفُهُمْ سَيِّئٌ

الْمُقَدَّسُ وَاَمَانُهُمْ رَحْلٌ صَالِحٌ قَبِيصًا اَمَانُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ

بِصْلِهِ بِهِمُ الصُّلْحُ اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَىٰ بْنُ مَرْيَمَ الصُّلْحُ

فَرَجَحَ ذَٰلِكَ الْاِمَامُ يَسْكُطُ بِنُشْأِ الْفَقْهَرِيِّ لِيَتَقَدَّمَ

عِيسَىٰ لِيُصَلِّيَ النَّاسَ بِبَعْضِ عِيسَىٰ يَدُهُ يَمِيْنُ كَتَبَهُ ثُمَّ

يَقُوْلُ لَنْ تَقْدُمَ فَصَلِّ فَاِيَا لَكَ اَقْبَبْتُ فَيُصَلِّيُ بِهِمْ

اَمَانُهُمْ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ افْخُوا

النَّاسَ فَيَفْطَحُ وُزَّاءُ ذَٰلِكَ مَعَهُ مَنُفْعُوْنَ اَلَمْ يَجُودِيْ

تُكَلِّفُهُمْ ذُوْ سَيْبٍ مَّحَلِّيٍّ وَّسَاحٍ فَاِذَا مَطَرَ اَلَيْتُ الذَّحْقَانِ

دَابَّ كَمَا يَذُوْبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا وَيَقُوْلُ

عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ لَمْ يَكُنْ صِرَةً لِّمَنْ تَنْسَقِيْ بِهَا

فَيُدْرِكُكَ عِنْدَ بَابِ اللّٰهِ الشَّرَفُ فَيَقُوْلُ فَيَهْرُ اللّٰهُ الْيَهُودَ

فَلَا يَبْقَىٰ شَيْءٌ مِّنْهَا حَتَّىٰ يَلْقَا اللّٰهُ يَتَوَارَىٰ بِهِ يَهُودِيٌّ اِلَّا اَنْطَقَ

اللّٰهُ ذَٰلِكَ الشَّيْءُ لَا لِحَرٍّ وَلَا لِحَرٍّ وَلَا حَاطِطٌ وَلَا

دَانَةٌ اِلَّا الْمَعْرِفَةُ فَاَتَاهَا مِنْ شَحْرِهِمْ لَا يَنْطَلِقُ اِلَّا قَالِ يَا

عَدُوَّ اللّٰهِ الْمُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَعَالَ الْفِتْلَةَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اِيَّامَهُ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً

السَّنَةُ تَحْسَبُ السَّنَةَ وَالسَّنَةُ كَمَا الشَّهْرُ وَالشَّهْرُ

كَالْخُمْسَةُ وَاحْدٌ اِيَّامُهُ كَالشَّرْزَةِ يَضْحُكُ اَحَدُهُمْ عَلٰى

نَابِ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَنْتَلِعُ بَابُهَا اِلَّا اَخْرَجَتْ حَتَّىٰ يُنْسَىٰ فَقِيْلَ لَهَا يَا

رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْفَ لُصَلِّيْتُ فِيْ ثَلَاثِ الْاَيَّامِ الْفَصَارِ قَالَ

تَغْفِرُوْنَ فِيْهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَغْفِرُوْنَهَا فِيْ هَذِهِ الْاَيَّامِ

الْفُرَاثِ ثُمَّ صَلُّوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَكُوْنُ عِيسَىٰ ابْنُ

مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اَمْنٍ حَكَمًا عَدْلًا وَّ اَمَامًا مُّقْسَطًا

وَحُشِنَ هُوَ تَوَدَّ جَالِ هُوَ قَسَمَ خُدا کی آج تو مجھے خوب معلوم

ہوا کہ تو دجال ہی ہے۔ ابو الحسن علی بن محمد طائفتی نے کہا

(جو شیخ ہیں ابن ماجہ کے اس حدیث میں) ہم سے

مید اللہ بن ولید وصافی نے بیان کیا انہوں نے عطیہ

سے روایت کی۔ انہوں نے ابو سید خدری سے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کا درجہ

میری امت میں سب سے بلند ہوگا جنت میں اور ابو

سعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد جو

دجال سے ایسا مقابلہ کریں گے کوئی نہیں ہے سوائے

حضرت عمر کے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر گزر گئے۔

مخاریج نے کہا اب پھر ہم ابو امامہ کی حدیث کو جس کو ابو

رافع نے روایت کیا بیان کرتے ہیں (کیونکہ ابو سعید کی

حدیث درمیان میں اس مرد کے ذکر پر آگئی تھی اخیر

دجال کا ایک قتلہ یہ بھی ہوگا) کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا

پانی برسانے کے لئے تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم

کرے لہذا آگاہے گا وہ لہذا آگاہے گی اور اس کا ایک

قتلہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلے پر سے گزرے گا۔ وہ لوگ

اس کو سچا کہیں گے تو وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی

برسانے کا ان پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا

لہذا اور گھاس آگاہے گا تو وہ آگاہگی یہاں تک ان کے

جانور ای دن شام کو نہایت موٹے اور بڑے اور

کھوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے پھولے ہوئے

آئیں گے (ایک دن میں یہ سب باتیں ہو جائیں گی

پانی بہت بہت برسا چارہ بہت پیدا ہونا جانوروں کا اس کو کھا

کر تیار ہو جائے گا ان کے تھن دودھ سے بھر جانا معاذ اللہ کیا

بڑا قتلہ ہوگا)۔ فرض دینا میں کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ

رہے گا جہاں دجال نہ جائے گا اور اس پر غالب نہ ہوگا
 سوا کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونوں شہر میں جس
 راہ میں آئے گا اس کو فرشتے ملیں گے بھیگی تلواریں لئے
 ہوئے یہاں تک کہ دجال اتر پڑے گا چھوٹی لال
 پہاڑی کے پاس جہاں کھاری تر زمین ختم ہوئی ہے اور
 مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا (یعنی مدینہ اپنے لوگوں
 کو لے کر تین بار حرکت کرے گا) تو جو منافق مرد یا
 منافق عورت مدینہ میں ہوں گے وہ دجال کے پاس
 چلے جائیں گے اور مدینہ پلیدی کو اپنے میں سے دور کر
 دے گا جیسے بھٹی کو لے کر میل دور کر دیتی ہے اس دن کا
 نام یوم اللطاف ہوگا (یعنی چھوکرے کا دن) ام شریک
 بنت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب کے لوگ
 اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا عرب کے
 لوگ (مومن کھسین) اس دن کم ہوں گے اور دجال
 کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے ان کو لڑنے کی طاقت
 نہ ہوگی (اور ان عرب (مومنین میں سے اکثر لوگ
 اس وقت) بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام
 ایک نیک شخص ہوگا یا آپ کے نائب ایک روز ان کا
 امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھنا چاہے گا اسے میں
 حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کے وقت اتریں
 گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر اگلے پاؤں پیچھے ہٹے کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھاں لیکن حضرت
 عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ
 دیں گے پھر اس سے کہیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز
 پڑھا لیں گے کہ یہ نماز حیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی
 (یعنی تکبیر تیری ہی امانت کی نیت سے ہوئی تھی) خبر وہ

بِذِئِطِ الطَّلَیْطِ وَ یَلْدُخُ الْخُزْنُیْرُ وَ یَضَعُ الْحَزْبُیَّةُ وَ یَتْرُکُ
 السَّیْدَةَ فَلَا یَسْعٰی عَلٰی شَاةٍ وَلَا نَجْرٌ وَ تَرْفَعُ الشَّجَنَاءُ
 وَ التَّسَاعُصُ وَ تَسْرُعُ حَمَۃٌ کُلِّیْ ذَاتِ حِمَیۃٍ حَتّٰی یَذْهَبَ
 الزَّوْیْلَةُ یَذْهَبُ فِی الْهَبِیۃِ فَلَا تَصْرُوْہُ وَ تُفَرِّقُ الزَّوْیْلَةُ الْاَسَدَ فَلَا
 یَضْرُہَا وَ یُکَوِّنُ الذِّئْبُ فِی الْعِلْمِ کَمَا لَہُ کُلُّہَا وَ تُنَالِی
 الْاَرْضُ مِنَ السَّلَمِ کَمَا یُنَالِی الْاَنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَ تَکُوْنُ
 الْکَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا یُعَدُّ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَہَا
 وَ تُسَلِّبُ الْقَرْیَۃُیْنِ مَلَکَہَا وَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ حَقًّا تُؤَرِّ الْقَصَبِ
 تُنْثِی تَنَآئِیًا بِعَہْدِ اٰدَمَ حَتّٰی یَخْتَمِعَ الْقُرْۃُ عَلٰی الْفُطُفِ مِنْ
 الْعَبِ فِیْشَعْبُہُمْ وَ یَخْتَمِعُ الْقُرْۃُ عَلٰی الرُّمَآئِۃِ فِیْشَعْبُہُمْ وَ
 یَحْجُوْنَ الشُّوْرَ بِکَذَا وَ کَذَا مِنَ السَّمَآءِ وَ تَحْجُوْنَ الْقُرْسُ
 بِالْاُیْرَہِمَا فَاَلْوَا یَا وَ سُوْلُ اللّٰہِ! مَا یُزْجِضُ الْقُرْسُ
 قَالَا لَا تُزْکِبْ لِحَرْبٍ اِنْدَا قِیْلَ لَہُ فَمَا یُعْلٰی الشُّوْرَ قَالَا
 تُخْرِثُ الْاَرْضُ مَحْلَہَا وَ اِنْ قُتِلَ خُرُوْجُ الدِّخَالِ ثَلَاثَ
 سَوَآءٍ شَدَادَ یَصِیْتُ النَّاسِ فِیْہَا جَوْعٌ شَدِیْدٌ یَاْمُرُ اللّٰہُ
 السَّمَآءُ فِی السَّۃِ الْاَوْزٰی اَنْ تَخْبِسَ ثَلْثَ مَطَرِہَا وَ یَاْمُرُ
 الْاَرْضَ فَتَخْسِ ثَلْثَ سَائِہَا ثُمَّ یَاْمُرُ السَّمَآءُ فِی الثَّآبِیۃِ
 فَتَخْسِ ثَلْثِی مَطَرِہَا وَ یَاْمُرُ الْاَرْضَ فَتَخْسِ ثَلْثِی سَائِہَا
 ثُمَّ یَاْمُرُ اللّٰہُ السَّمَآءُ فِی السَّۃِ الثَّلَاثِۃِ فَتَخْسِ مَطَرِہَا کُلَّہُ
 فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً وَ یَاْمُرُ الْاَرْضَ فَتَخْسِ سَائِہَا کُلَّہُ فَلَا
 تَبْقٰی حَضْرًا فَلَا یَبْقٰی ذَاتٌ یُّطْلَبُ اِلَّا مَا خَآءَ
 اللّٰہُ قِیْلَ فَمَا یَجِیْشُ النَّاسُ فِیْ ذٰلِکَ الزَّوْمَانِ قَالَا التَّهْلٰلُ
 وَ الشَّکْیٰ وَ التَّسْبِیْحُ وَ التَّحْمِیْدُ وَ یَخْرٰی ذٰلِکَ عَلَیْہِمُ
 مُّجْبَرِی الطَّعَامِ

فَالَّذِیْ عٰبَدَ اللّٰہُ سَمِعَتْ اِمَّا الْحَسَنَ الطَّافِیْسِی
 بِغَوْلٍ سَمِعَتْ عَبْدَ الرُّحْمٰنِ یَقُوْلُ یَلْعٰی اَنْ

يُنْفَعُ هَذَا الْحَبَّةُ إِلَى الْمَوَدَّبِ حَتَّى يُعْلَمَ الضَّيَّانُ هِيَ
حضرت عیسیٰ (مسلمانوں سے) فرمائیں گے (جو قلعہ

یا شہر میں محصور ہوں گے اور دجال ان کو گھیرے ہوگا) دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا وہاں پر
دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اس کے زیور کے ساتھ اور چادر ہوگی
جب دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو ایسا کھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ
فرمائیں گے میری ایک مار تھو کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا آخر باب لد کے پاس جو مشرق کی طرف ہے اس کو
پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا (یہود مردود دجال کے پیدا ہوتے ہی اس کے
ساتھ ہو جائیں گے اور کہیں گے یہی چاہتے ہیں جس کے آنے کا وعدہ اگلے نبیوں نے کیا تھا اور چونکہ یہود مردود حضرت
عیسیٰ کے دشمن تھے اور محمد کے اس لئے مسلمانوں کی ضد اور عداوت سے بھی اور دجال کے ساتھ ہو جائیں گے دوسری
روایت میں ہے کہ اصناف ان کے یہود میں سے ستر ہزار یہودی دجال کے پیر ہو جائیں گے) خبر یہ حال ہو جائے گا کہ
یہودی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کی آڑ میں چھپے گا اس چیز کو اللہ بولے گی طاقت دے گا پھر ہو یا
درخت یا دیوار یا جانور سو ایک درخت کے جس کو فرقہ کہتے ہیں وہ ایک کانٹے در درخت ہوتا ہے (وہ یہودیوں کا
درخت ہے) یہود اس کو بہت لگا تے ہیں اور اس کی تقظیم کرتے ہیں (نبی بولے گا تو یہ چیز (جس کی آڑ میں یہودی
چھپے گا) کہے گی اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ اور اس کو مار ڈال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دجال ایک چالیس برس تک رہے گا لیکن ایک برس چھ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور
ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور آخر دن دجال کے ایسے ہوں گے جیسے چنگاری اڑتی جاتی ہے (ہو امیں) تم میں سے
کوئی صحیح کو مدینہ کے ایک دروازے پر ہوگا پھر دوسرے دروازہ پر نہ پہنچے گا کہ شام ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیونکر پڑھیں آپ نے فرمایا اندازہ سے نماز پڑھ لینا جیسے لیے دنوں میں اندازہ
کرتے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام
ہوں گے اور صلیب کو جو نصاریٰ لٹکا رہے ہیں (تو ڈالیں گے۔ اور سو کو مار ڈالیں گے اس کا کھانا بندہ کرا دیں گے
اور جزیہ موقوف کر دیں گے) (بلکہ کہیں گے کافروں سے یا مسلمان ہو جاؤ یا قتل ہو جاؤ قبول کرو اور بعضوں نے کہا جزیہ لینا
اس وجہ سے بند کر دیں گے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا۔ سب مالداروں ہوں گے پھر جزیہ کن لوگوں کے واسطے لیا جائے اور
بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جزیہ مقرر کر دیں گے سب کافروں پر یعنی لڑائی موقوف ہو جائے گی اور کافر جزیہ
پر راضی ہو جائیں گے اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دیں گے تو نہ بکریوں پر نہ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر
کریں گے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اٹھ جائے گا اور ہر ایک زہریلے جانور کا زہر جاتا رہے گا۔ یہاں تک
کہ بچنا پناہا تھ سانپ کے منہ میں دے دے گا وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اس کو

ضرر نہ پہنچائے گا اور بھیڑ یا بکریوں میں اس طرح رہے گا جیسے کتا جوان میں رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب لوگوں کا کلمہ ایک ہو جائے گا سوا خدا کسی کی پرستش نہ ہوگی (توبہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھیں گے) اور لڑائی اپنے سب سامان ڈال دے گی یعنی ہتھیار اور آلات جنت اتار کر رکھ دیں گے مطلب یہ ہے کہ لڑائی دنیا سے اٹھ جائے گی اور قریش کی سلطنت جاتی رہے گی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ جیسے چاندی کی سینی (طلعت) وہ اپنا پودا ایسے آگے لے گی جیسے آدم کے عہد میں اگاتی تھی۔ (یعنی شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہاں تک کہ کئی آدمی انگوڑے کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے (اسنے بڑے انگوڑے ہوں گے) اور کئی آدمی انگوڑے کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے اور بتل اس قدر داموں سے بچے گا (کیونکہ لوگوں کی زراعت کی طرف توجہ ہوگی تو بتل مہنگا ہوگا) اور گھوڑا تو چند روپوں میں بچے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑا کیوں سستا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ لڑائی کے لئے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر لوگوں نے عرض کیا بتل کیوں مہنگا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ساری زمین میں بھتی ہوگی اور دریاں کے نکلنے سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تین سالوں میں لوگ بھوک سے سخت تکلیف اٹھائیں گے پہلے سال میں اللہ تعالیٰ یہ حکم کرے گا آسمان کو کہ تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تہائی پیداوار روک لے پھر دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی پیداوار روک لے پھر تیسرے سال میں اللہ تعالیٰ آسمان کو یہ حکم کرے گا کہ بالکل پانی نہ برسائے ایک قطرہ بارش نہ ہوگا اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ ایک دانہ نہ آگے تو تو گھاس تک نہ اُگے گی نہ کوئی ہیزی آخر گھروں والا جانور (جیسے گائے بکری) تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے مگر جو اللہ چاہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر لوگ کیسے جنمیں گے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا: جو لوگ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور بحان اللہ اور الحمد للہ کہیں گے ان کو کھانے کی حاجت نہ رہے گی (یہ شیعہ اور تحفیل کھانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے کہا میں نے (اپنے شیخ) ابو الحسن عتاسی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمن عمار بنی بے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث تو اس لائق ہے کہ کتب کے استاد کو دے دی جائے وہ بچوں کو کتب میں سکھائے۔

۳۰۷۸ خذنا انزل نجر من امن شہنا فنا شہنا ابن
عجیبة عن الربہری عن سعید بن المسیب عن ابن
ہزیمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الشہب رضی اللہ عنہ
وسلم فان لا نفوز الشاعۃ حتی یزل عیسیٰ بن مزیم
حکما منفسا واما عذلا فیکسر الصلیب ویقتل
الحسنیر و یضع الجوزۃ و ینقض المال حتی لا یبق
۳۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم
نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے
اور وہ عادل حاکم منصف امام ہوں گے اور صلیب کو توڑ
ڈالیں گے اور سوراخ قتل کریں گے اور جڑے کو معاف کر
ویں گے اور مال کو بہادیں گے لوگوں پر (بے شمار دیں
گے یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا)۔

۳۰۷۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جوع اور ماجوع کھول دیئے جائیں گے پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَذَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ وہ ساری زمین میں پھیل جائیں گے اور اپنے چرانے کے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے یا جوع ماجوع کا یہ حال ہوگا کہ ان کے لوگ ایک مہر پر سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی ڈالیں گے یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا اور ان میں سے کوئی یہ کہے گا یہاں کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہے گا اب زمین والوں سے تو ہم فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والوں سے لڑیں گے آفران میں سے ایک اپنا حربہ آسمان کی طرف پھینکے گا وہ خون میں رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا آخر یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ چند جانور بھیجے گا مڑی کے کیڑوں کی طرف۔ یہ کیڑے ان کی گردنوں کو کاٹیں گے یا گردن میں کھس جائیں گے وہ سب مڑیوں کی طرح یکبارگی مر جائیں گے۔ ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبح کو انھیں گے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی آواز نہیں سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے) اور جا کر دیکھے یا جوع ماجوع کیا کرتے ہیں آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلے گا یا اتارے گا (قلعہ سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے دیکھے گا تو وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا اے بھائی خوش ہو جاؤ تمہارے دشمن مر گئے یہ سن کر سب مسلمان نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چرنے چھوڑیں گے (جو مدت سے تیار رہے ہوں گے) ان کے چرنے کو کچھ بھی نہ ہوگا سوائے یا جوع اور ماجوع کے گوشت کے کہ وہ ان کا گوشت کھا کر خوب مونے ہوں گے جیسے کبھی کوئی گھاس کھا کر مونے ہوتے تھے۔

۳۰۷۹ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نُسْنُ عَنْ نَكْبَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ اسْحَاقٍ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ غُمَرٍ اَبْنُ قَنَادَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ اَبْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَفْسُخُ بِالْخَوْجِ وَ مَاخَوْجُ فَيَخْرُجُوْنَ حَتّٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَذَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ (الانباء: ۹۶) فَيَعْمَلُوْنَ الْاَرْضَ وَ يَسْحَارُوْنَ مِنْهُمْ السُّنْسِلِيُّوْنَ حَتّٰى نَصِيْرُ بَقِيَّةِ السُّنْسِلِيِّسْ مِنْ مَدَائِيْهِمْ وَ حُصُوْنِهِمْ وَ يَصْمُوْنَ اَنْفُسَهُمْ حَتّٰى اَنْفُسُهُمْ لِيَسْمُوْنَ اَنْفُسَهُمْ مَوَاسِيَهُمْ حَتّٰى اَنْفُسُهُمْ لِيَسْمُوْنَ بِالْبُهِرِ فَيَسْمُوْنَ حَتّٰى مَا يَمْرُوْنَ فِيْهِ شَيْئًا فَيَمْرُوْا اٰخِرَهُمْ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَيَقُوْلُ قَاتِلُوْهُمْ لَقَدْ كَانَ يَهُدٰى الْمَكَابِ سِرَّةً مَّاءٌ وَ يَظْهَرُوْنَ عَلٰى الْاَرْضِ فَيَقُوْلُ قَاتِلُوْهُمْ هُوْلَءِ اَفْضَلُ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُ قَاتِلُوْهُمْ هُوْلَءِ اَفْضَلُ الْاَرْضِ فَذْهَبْ عَنْهَا مِنْهُمْ وَ لَسَاوِلْنِ اَفْضَلُ السَّمَاءِ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيَهْرُ حَزَنَةً اِلَى السَّمَاءِ فَتَرَجَعَ نَخْصَبَةً بِاَلَيْمٍ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ قَتَلْنَا اَفْضَلُ السَّمَاءِ فَيَسْمُوْنَ هُمْ كَذٰلِكَ اِلٰى نَعْتِ الْكَلْبَةِ دَوَاتِ كَعَفِ الْاَحْرَادِ فَيَاْخُذُوْا مَوَاقِفَهُمْ فَيَمْرُوْنَ مَوْتِ الْاَحْرَادِ يَزْكَبُ بِغَضْطِهِمْ بَعْضًا فَيَضِيْعُ السُّنْسِلِيُّوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ لَهُمْ حَشًا فَيَقُوْلُوْنَ مَنْ دَخَلَ يَشْرِيْ نَفْسَهُ وَ يَنْظُرُ مَا مَعْلُوْا فَيَنْزِلُوْنَ مِنْهُمْ رَحْلٌ فَذْهَبْنِ نَفْسَهُ عَلٰى اَنْ يَفْتَلُوْا فَيَحْذَرُهُمْ مَوْنِيْ فَيَسْأَلُوْنَهُمْ اَلَا اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ هَلَكْتَ عَدُوُّكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَ يَخْلَعُوْنَ سَبِيْلَ مَوَاقِبِهِمْ فَمَا يَنْجُوْنَ لَهُمْ رَحْ اَلَا لَخُوْمُهُمْ فَتَشْكُرُ عَلَيْهَا كَاخْسَنِ مَا شَكَرْتُ مِنْ نَّكَابِ اَصَابَتِهِ قَطُّ

۳۰۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یا جوج
 اور ماجوج ہر روز کھودتے ہیں جب قریب ہوتا ہے کہ
 سورج کی روشنی ان کو دکھائی دے تو جو شخص ان کا سردار
 ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو آں کر کھود لیں گے پھر
 اللہ رات کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسے وہ تھے جب
 ان کے نکلنے کا وقت آگے آئے گا اور اللہ یہ چاہے گا کہ ان کو
 چھوڑ دے۔ لوگوں پر تو وہ (عادت کے موافق) سد کو
 کھودیں گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی
 دیکھیں اس وقت ان کا سردار کہے گا اب لوٹ چلو کل
 خدا چاہے تو اس کو کھود ڈالو گے اور ان شاء اللہ کا لفظ
 کہیں گے اس دن وہ لوٹ کر جائیں گے اور اسی حال
 پر رہے گی جیسے وہ چھوڑ جائیں گے آخر وہ اس کو کھود کر
 نکل آئیں گے اور پانی سب پی جائیں گے اور لوگ
 ان سے بھاگ کر اپنے قلعوں میں چلے جائیں گے وہ
 اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے تیر خوں میں لپیٹے

۳۰۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
 عَنْ قَسَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَنَسٍ هَرَبَرَةُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي بَاخِرُجُ وَمَا حَوْجُهُ بِخَفَرُونَ كُلُّ يَوْمٍ
 حَتَّى إِذَا كَادُوا أَنْ يَرَوْْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الْبَدِي عَلَيْهِمْ
 إِزْجَعُوا فَسَخِرُوا عَذَابُ قَلْبَعِدَةُ اللَّهِ أَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا
 تَلَعَتْ مُلَاتُهُمْ وَإِذَا اللَّهُ أَنِّي يَنْفَعُهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوا
 حَتَّى إِذَا كَادُوا وَرَوْْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الْبَدِي عَلَيْهِمْ
 إِزْجَعُوا فَسَخِرُوا عَذَابُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْتَقْبُوا
 فَيَعْبُرُونَ إِلَهُ وَهُوَ كَهَيْئَةِ حِينَ نَزَحُوا فَيَخْفِرُونَ وَ
 بِخَرْجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْفُونَ الْقَتَا وَتَحْضَنُ النَّاسِ
 مِنْهُمْ فَيُخْضِرُهُمْ فَيَرْمُونَ مِنْهُمْ إِلَى السَّمَاءِ
 فَتَرْجَعُ عَلَيْهَا الدَّمَ الْبَدِي أَجْفَطُ فَيَقُولُونَ فَيَرْجَعُ أَفْجَلُ
 الْأَرْضِ وَاعْلَمُوا أَفْجَلُ السَّمَاءِ فَيَنْتَعِ اللَّهُ لِنَفْعِهِ
 أَفْعَالِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي لَنَفْسِي
 بِيَدِهِ إِنْ دَرَاتِ الْأَرْضُ لَنُفْسِنَ وَتَنْفَكِرُ شُكْرًا مِنْ
 لُحْمِهِمْ

ہوئے اوپر سے لوٹیں گے۔ وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے پھر
 اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک کیز پیدا کرے گا وہ ان کو مار ڈالے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی
 جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک زمین کے جانور (چارپایہ) موٹے ہو جائیں گے اور چربی دار ان اک کے
 گوشت کھا کر۔

۳۰۸۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ جس شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 معراج ہوئی آپ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور
 حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ان سب
 نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے
 پوچھا (یہ جان کر کہ وہ سب میں بزرگ ہیں ان کو ضرور

۳۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ بَرَزْتُ مِنْ هَارُونَ قَالَ
 الْعَوَامُ مِنْ حَوْضٍ حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ شَيْخٍ عَنْ مُؤَبَّرِ بْنِ
 عَفَارَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرَى
 بِرَسُولِ أُسْرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَ
 عِيسَى فَلَمَّا كُنُوا فِي السَّاعَةِ قَتَدُوا بِأَيْدِيهِمْ فَنَسَأَلُوهُ عَنْهَا فَلَمْ
 يَكُنْ عَنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ثُمَّ سَأَلُوهُ مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عَنْدَهُ مِنْهَا

علم ہوگا)۔ لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا۔ آخر حضرت جبریلؑ سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنی قیامت کے قریب دنیا میں جانے کا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی شخص جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے بھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا پھر لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے اتنے میں یا جوج اور ماجوج ان کے سامنے آئیں گے اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے جس پانی پر وہ گزریں گے اس کو پی ڈالیں گے اور ہر ایک چیز کو خراب کر دیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ سے گزرتا میں گے عاجزی سے (ان کو دفع کرنے کے لئے میں دعا مانگوں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے) (وہ مر جائیں)

عَلَّمَ هَذِهِ الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ لَمَّا غَدَا إِلَىٰ هَيْمًا دُونَ وَخَيْبًا فَلَمَّا رَحَّبَهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ فَلَمَّا كَرَّ حُرُوحَ الدَّجَالِ قَالَ قَانَسُوا فَاغْتَفَا فَمَزَعَ النَّاسَ إِلَىٰ مَلَادِهِمْ فَيَسْتَفْلِفُهُمْ بِمَخْرُوحٍ وَمَا خُرُوحٌ وَهُوَ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَلَا يَسْتَرْوْنَ سِمَاءَ إِلَّا شَرْبُورَةً لَا يَسْنِيءُ إِلَّا اَفْسَلُوهُ فَتَحَارُّونَ إِلَى اللَّهِ فَاذْعُوهُ اللَّهُ اَنْ يَمِينَهُمْ فَتَقْتُلُ الْاَزْوَاجَ مِنْ بَيْتِهِمْ فَيَحَارُّونَ إِلَى اللَّهِ فَاذْعُوهُ اللَّهُ فَيَرْسُلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَغْلِبُهُمْ فَيَنْقِيهِمْ هِيَ السَّخَرُ ثُمَّ نَسَفَ الْحَيَاءَ وَنَمَدَ الْاَزْوَاجَ مَدَّ الْاَدْنَمِ فَعَفِدَ إِلَىٰ مَتَىٰ تَكُنْ ذَالِكُ كَمَا تَسَاعُدُ مِنَ النَّاسِ كَمَا حَامِلُ النَّعَىٰ لَا يَلْزَمُ اَهْلُهَا مَتَىٰ تَفْخُوهُمْ بَوْلَانِهَا قَالَ الْعَوَامُ وَوَحْدَ تَضَدِّقُ ذَالِكُ هِيَ كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿حَتَّىٰ اِذَا فَصَحْتَ بِمَخْرُوحٍ وَمَا خُرُوحٌ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾

[الاصحاح: ۱۶]

گے) اور زمین بدبودار ہو جائے گی ان کے پاس پھر لوگ گزرتا میں گے اللہ کی درگاہ میں میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ پانی بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گا پھر پہاڑ اکھاڑ ڈالے جائیں گے اور زمین کھجی جائے گی اور صاف ہموار ہوگی (اس میں پہاڑ اور ٹیلے اور سمندر گڑھے وغیرہ نہیں رہیں گے) پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت حاملہ کا جننا اس کے گہروالے نہیں جانتے کس وقت ناگہاں وہ بنتی ہے۔ عوام بن خوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے ﴿حَتَّىٰ اِذَا فَصَحْتَ بِمَخْرُوحٍ وَمَا خُرُوحٌ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ یعنی جب کل جائیں گے یا جوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے۔

خلاصہ الکتاب ۱۴۰۷ھ: اس باب کی احادیث میں دجال اکبر کا ٹکنا اور حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول بیان کیا گیا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ آگ اور پانی بھی ہوگا لیکن لوگ جس کو پانی سمجھیں گے وہ حقیقت میں آگ ہوگی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ پانی ہوگا پھر جو شخص تم میں سے دجال کو پائے وہ اس کی آگ میں گرے بہر حال اس حدیث میں اس کی شکل بیان کی گئی ہے کہ وہ بائیں آنکھ کا نا ہوگا سر پر ہال بہت زیادہ ہوں گے۔ دوسری صحیح حدیث میں آتا ہے کہ وہ دائیں آنکھ کا نا ہے اور اس کی آنکھ گویا ایک انگور ہے پھولا ہوا یا اندھی بغیر روشنی

اُسے ایسی خوشحال ہوگی کہ اس میں خوشحال پہلے بھی نہ ہوگی ہوگی زمین اس وقت خوب پھل دے گی اور ان سے بچا کر کچھ نہ رکھے گی اور اس وقت مال کے ذخیرے ہوئے ہونگے ایک مرد کھڑا ہو کر عرض کرے گا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے؟ وہ کہیں گے (بتنا ہی چاہے) لے لو۔

۳۰۸۳: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے ایک خزانہ کی خاطر تین مہینے قتل کریں گے (اور مارے جائیں گے) تینوں حکمران کے بیٹے ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہ ملے گا پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے قتل کسی نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا اس کے بعد آپؐ نے کچھ باتیں ذکر فرمائیں جو مجھے یاد نہیں پھر فرمایا جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان سے بیعت کرو اگرچہ تمہیں گھنٹوں کے بل گھس کر جانا پڑے (کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے)۔

۳۰۸۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی شب میں (خلافت کی) صلاحیت والا بنا دیں گے۔

(یعنی ان کی خلافت و حکومت کے لئے سازگار ماحول آنا کا ناپید ہو جائے گا۔) (مترجم)

۳۰۸۶: حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے ہمارے درمیان حضرت مہدی کا ذکر آیا تو فرمانے لگیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مہدی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے۔

۳۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان قصر صنع و الا صنع صنعہ فہ اننی نعمة لم یصنعوا مثلها قط نونی اکلها و لا تذخر منهم شیئا و المال یؤمنہ یخذون فیقول الرخل یقول یا مہدی اعطینی فیقول اخل۔

۳۰۸۳: حدثنا محمد بن یحیی و احمد بن یوسف قالوا ثنا عبد الرزاق عن سفیان الثوری عن حالد الحدادی عن ابی ہریرۃ عن ابی اسماء الرخسی عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل عند حکمکم ثلاثة کملہم ابن خلیفۃ ثم لا یبصر الی واحد منهم ثم یتلغ الربات السوء من قیل المشرق یمقتلونکم قتلا ثم یقتلہ قوم۔

ثم ذکر شیئا لا احدثہ فقال فاذا راہتموه فابغواہ و لو حنوا۔

۳۰۸۵: حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا ابو داود الحفصی نا یاسین عن الزہد بن محمد نا الحنفیۃ عن ابنہ عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ السہدی منا اهل التیب یصلیہ اللہ فیلبہ۔

۳۰۸۶: حدثنا ابو یکر بن ابی شیبۃ نا احمد بن عبد الملک نا ابو الملیح الرزقی عن زہاد نا یزید عن علی نا لیل بن سعید نا المسیب قال ثنا عبد تم سلمۃ قنا اخبرنا المہدی فقلت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول السہدی من ولید فاطمۃ۔

۳۰۸۷: حدثنا عبد بن عبد الوہاب نا سفد بن عند

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ہم عبدالمطلب کی اولاد و جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ علی جعفر حسن حسین رضی اللہ عنہم اور مہدی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ إِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ
نَحْمَدُكَ يَا اللَّهُ الَّذِي هَدانا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ إِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

۳۰۸۸: حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزہ ثہیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے جو مہدی کی حکومت کو مقکم بنائیں گے۔

۳۰۸۸: حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَأْتِي مِنْ مَشْرِقٍ قَوْمٌ يَدْعُونَ بِمُحَمَّدٍ بَنِيهِمْ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ لِكُلِّ أُمَّةٍ مِنْهُمْ نَبِيٍّ يَسْتَدِينُ"

پاپ: بڑی بڑی لڑائیاں

۳۰۸۹: حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ مجھے جبر بن نفیر نے کہا کہ ہمیں ای قرہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو یہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ میں ان کے ہمراہ گیا حضرت جبر نے ان سے صلح کی بابت دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ عترتِ ہب رومی (عیسائی) تم سے بڑے امن صلح کریں گے پھر تم اور وہ (روی) مل کر ایک تیسرے دشمن سے جنگ کرو گے تمہیں فتح حاصل ہوگی اور مالِ غنیمت ملے گا اور سلامتی کے ساتھ تم جنگ سے واپس لوٹو گے۔ یہاں تک کہ تم ایک سرسبزہ اور تروتازہ مقام پر جہاں ٹیلے ہو گئے پڑاؤ ڈالو گے کہ ایک صلیبی صلیب کو بلند کر کے کہے گا صلیب کو غلبہ حاصل ہوا۔ اس پر ایک مسلمان کو غصہ آ بیگا وہ انھ کو تر و تازے گا اس وقت روی عہد شکنی کر چکے اور سب جنگ کیلئے اکٹھے ہو جائیں گے۔

دوسری سند سے اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب

۳۵: بَابُ الْمَلَا حِمٍ

۳۰۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حِشَّانٍ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ قَالَ مَكْحُومٌ وَابْنُ أَبِي زَكْرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَ مَلِكٌ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قُتَيْبٍ قَالَ قَالَ لِي حُسَيْنُ الْمُطَّلِقِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَكُونُ لِكُلِّ أُمَّةٍ مِنْهُمْ نَبِيٌّ يَسْتَدِينُ"

حَدَّثَنَا عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ الرَّهْمِ بْنِ شَيْبَةَ

الْوَلَدُ مِنْ مُسْلِمٍ لَنَا الْاَوْزَاعُ عَنْ حَسَنٍ اَنِي
عَقِبَهُ سَادَسَهُ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ فَيُخَصَّمُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَاتُونَ
حِينَئِذٍ تَحْتَ ثَمَانِي عَاشِرَةٍ تَحْتَ كُلِّ عَاشِرَةٍ اَتَا عَشَرَ اَلْفًا .

۳۰۹۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا الْوَلَدُ مِنْ مُسْلِمٍ لَنَا
غُلَامٌ مِنْ اَمِي الْعَتَاكَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارَبِيِّ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتِ
الْمَلْحَمَةُ بَعَثَ اللَّهُ بَغَاةً مِنَ الْمَوَالِي هَذِهِ الْحُرُمُ الْعَرَبُ
هَرَسًا وَخَوْفَةً سَلَاخًا يُوْنِذُ اللَّهُ بِهِمُ الدِّينَ

۳۰۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اَمِي شَيْبَةَ لَنَا الْخَسِينُ اَنْ
عَلِيٍّ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غَسْبَرٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُثَيْبٍ عَنْ اَبِي وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَقَاتُلُونَ حَزْبَةَ الْعَرَبِ فَيُفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ
تَقَاتُلُونَ الرُّومَ فَيُفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَقَاتُلُونَ الدِّخَالَ فَيُفْتَحُهَا
اللَّهُ .
قَالَ حَسَنٌ هَذَا يَحْرُجُ الدِّخَالُ حَتَّى تَفْتَحَ
الرُّومَ

۳۰۹۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا الْوَلَدُ مِنْ مُسْلِمٍ وَ
اسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ اَنْ اِسَى مَرْبِمْ عَنِ
الْوَلَدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي مَرْبِمْ عَنِ بَرِيدِ بْنِ قَطِيبٍ
السَّكُونِيِّ وَ قَالَ الْوَلَدُ يَزِيدُ اَنْ قُطِبَةُ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ
عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَ
فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَ حُرُوجُ الدِّخَالِ فِي سَاعَةِ اشْهُرٍ .

۳۰۹۳ : حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَابِتَةً عَنْ بَحْرِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ اَبِي يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِي الْمَلْحَمَةِ وَ فَتْحُ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ

رومی جنگ کیلئے اکٹھے ہو گئے تو اسی جھنڈوں سے
ان کا لشکر ہوگا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد
ہو گئے۔

۳۰۹۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا : جب بڑی بڑی لڑائیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ
بھیجیوں میں سے ایک لشکر اٹھائیں گے جو عرب سے بڑھ
کر شہسوار اور ان سے بہتر ہتھیار والے ہوں گے اللہ
تعالیٰ ان کے ذریعہ دین کی مدد فرمائیں گے۔

۳۰۹۱ : حضرت رافع بن خدیج بن ابی وقاص فرماتے ہیں
کہ نبی نے فرمایا : عنقریب تم جزیرۃ العرب (کے رہنے
والوں) سے قتال کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح فرمادیں
گے اس کے بعد تم روم (کے نصاریٰ) سے قتال کرو گے
اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح فرمادیں گے اس کے بعد تم دجال
سے قتال کرو گے۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں (بھی
تمہیں) فتح عطا فرمائے گا۔ ہاں فرماتے ہیں کہ (اس
سے معلوم ہوا کہ) دجال روم کی فتح سے قبل نہ ٹکے گا۔

۳۰۹۲ : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بہت بڑی لڑائی
اور قسطنطنیہ اور خروج دجال یہ سب سات ماہ میں
ہو جائیں گے۔

۳۰۹۳ : حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنگ عظیم اور فتح مدینہ (قسطنطنیہ) کے درمیان چھ سال

و یُخْرِجُ الذَّخَايَا فِي السَّاعَةِ

کا عرصہ ہوگا اور ساتویں سال وصال لکھ گا۔

۳۰۹۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيقِيُّ ثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ
الْخَيْسِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ حَذْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى تَكُونَ أَدْنَى مَسَاحِلِ الْمُسْلِمِينَ يُولَاءُ ثُمَّ قَالَ ﷺ
بِأَعْلَى أَمَا عَلِيُّ أَمَا عَلِيُّ قَالَ بَأْسَى وَأُمْنَى قَالَ إِنَّكُمْ
سُفَهَاءُ لَوْ أَنَّ الْأَصْعَرَ يُدْفِنُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى
تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ زَوْفَةُ الْإِسْلَامِ أَهْلُ الْحِمَاكِ الْأَنْدَلِ لَا
يُحَاضِرُونَ فِي اللَّهِ قَوْمَهُ لَا يَمُوتُ فَيُتَخَوَّنُ الْفَسْطَاطِيَّةُ
بِالنَّسِيجِ وَالنَّكْبِيرِ فَيُصْبَوْنَ عَانَةً ثُمَّ يَصْبُوا مَقْلَبًا حَتَّى
يُفْتَسِمُوا بِالْأَنْسَرَةِ وَبَنَاتِ آدَمَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّسِيجَ قَدْ
حَرَجَ مِنْ بِلَادِكُمْ (لا وہی کلدنہ قالا جند نادم والذاریک
نادم

۳۰۹۳: حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی
یہاں تک کہ مسلمانوں کا نزدیک ترین مورچہ والا بولاء
(نامی مقام) میں ہو اس کے بعد فرمایا: اے علی اے علی
اے علی: (حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے) عرض کیا میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرمایا: عفریب تم ہو اصغر
(رومیوں) سے قتال کرو گے اور تمہارے بعد والے بھی
انہیں سے قتال کریں گے۔ یہاں تک کہ اہل حجاز بھی ان
سے جنگ کے لئے نکلیں گے جو اسلام کی رونق ہیں اور
اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی
پرواہ نہیں کرتے یہ سب قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ تیج و
تکبیر کہتے ہوئے اور انہیں مال غنیمت اتانے گا کہ اس

سے قبل کبھی بھی اتانہ ملا ہوگا یہاں تک کہ وہ وحالیں بحر ہجر کر (مال غنیمت) تقسیم کریں گے اسے میں ایک آنے والا آ کر
خبر دے گا کہ تمہارے شہروں میں وصال نکل آیا یا در کھو یہ خبر جو مٹی ہوگی سو مال غنیمت والا بھی شرمندہ ہوگا اور نہ لینے والا
بھی ناوم ہوگا۔

۳۰۹۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ
الْأَشْجَعِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
تَكُونُ مِنْكُمْ وَبَنَاتِ بَنِي الْأَصْعَرَ هَذَانِ فَيَعْبِرُونَ بِكُمْ
فَيَسْبِرُونَ إِلَيْكُمْ هِيَ لَمَانِيْنُ عَابِدَةٌ تَحْتَ كُلِّ عَابِدَةٍ
عَشْرَ أَلْفَا

۳۰۹۵: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: تمہارے اور بنو اصغر (رومیوں) انصاریوں کے
درمیان صلح ہوگی پھر پھر وہ صلح کی خلاف ورزی کریں
گے اور تمہارے ساتھ لڑائی کے لئے نکلیں گے اسی
جھنڈوں کے نیچے ہر جھنڈے سے تھے بارہ ہزار فوج
ہوگی۔

(یعنی کل نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج ہوگی)۔

۳۶: بَابُ التَّرَكِّ

پاپ: ترک کا بیان

۳۰۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑاویسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے (یا انکے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جوتوں تک ٹپکتے ہو گئے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی (یعنی ترک سے جیسے بریدہ نے روایت میں تصریح کی ہے۔ اسکو نکال دیا اور اود ہے)۔

۳۰۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوگی اور ناکیں موٹی ہوگی (اٹھی ہوئی) انکے منہ سرخ ہو گئے یعنی ترک لوگوں سے (انکے منہ ایسے ہو گئے جیسے پیریں نہ برہ یعنی موٹے اور پر گوشت رخسارے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔

۳۰۹۸: عمر بن خطابؓ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے ہیں گویا ان کے منہ پیریں ہیں نہ برہ اور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۳۰۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی

۳۰۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ غَسَّيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْبُلُغُ بِهِ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا تَعَالِيَهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صَعَارِ الْأَعْيُنِ

۳۰۹۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ غَسَّيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صَعَارِ الْأَعْيُنِ ذَلِكَ الْأَنْفُفُ كَأَنَّ وَخُوهُمْ الْمَجَانِ السُّطْرُفَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا تَعَالِيَهُمُ الشَّعْرُ

۳۰۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُّ بْنُ غَامِرٍ ثَنَا حَرِيزُ بْنُ حَازِمٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَعْلَبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَاضَ الْوُخُوهِ كَأَنَّ وَخُوهُمْ الْمَجَانِ السُّطْرُفَةُ وَإِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَتَعَالَوْنَ الشَّعْرَ

۳۰۹۹ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ

السَّاعَةَ حَتَّىٰ تَفْطِنُوا قَوْمًا صَغَارَ الْأَغْنِ عِراضَ الرُّجُودِ
 كَأَنۢ أَغْنَيْنَهُمْ حَقِّ الْحَرَادِ كَأَنۢ وَخَوَّهُنَّ الْمَمَحَاتِ
 الْمَطْرَقَةُ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَيَحْدُونَ الذُّوقَ يَرْبُطُونَ
 حَبْلَهُمْ بِالْخَلِّ

آنکھیں چھوٹی ہو گئی منہ چوڑے ہو گئے ان کی آنکھیں
 گویا مڑی کی آنکھیں ہوں گی اور منہ ان کے گویا
 سپریں (ڈھالیں) ہیں نہ برتہ اور بال کے جوڑے
 پہنیں گے اور سپریں (ڈھالیں) اُن کے پاس ہونگے
 اور اپنے گھوڑے بگور کے درخت سے باندھیں گے۔



کتاب الزہد

زہد کے ابواب

پہلے: دُنیا سے بے رغبتی کا بیان

۳۱۰۰ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا زہد یہ نہیں کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دے لیکن زہد اور دورویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ مجرور نہ ہو جتنا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں اور دنیا میں جب کوئی مصیبت آئے تو اس سے زیادہ خوش ہو نہ نسبت اس کے کہ مصیبت نہ آئے دنیا میں اور آخرت کے لئے اٹھارکھی جائے۔

ہشام نے کہا ابو ذر اور خولائی نے کہا یہ حدیث اور حدیثوں میں ایسی ہے جیسے کندن سونے میں۔

۳۱۰۱ صحابی رسول حضرت ابو غلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کہ کسی آدمی کو کہ دنیا میں اس کو رغبت نہیں ہے اور وہ شخص کم کو بھی ہے تو اس کی صحبت میں رہو حکمت اس کے دل پر ڈالی جائے گی۔

۱: باب الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا

۳۱۰۰ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الْفَرَسِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُسْنَرَةَ ثَنَا حُلَيْبٌ عَنْ أَبِي أَرْنَسٍ الْحَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي دَرٍّ الْعُقَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيْسُ الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا تَحْرِمُ الْحَلَالَ وَلَا فِي إِضَاعَةِ أَمْوَالٍ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونُ مَعَافٍ بِذَنْبِكَ أَوْ تَكُنْ مَعَكَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَصَابَ بِهَا أَرْغَبَ مَكَانٍ لَوْ أَنَّهَا أَنْفَقَتْ لَكَ

قال هشام . قال أبو أرنس الحولاني يقول مثل هذا الحديث هي الأحاديث تحمّل الأثر في الذبح ۳۱۰۱ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي قُرَّةٍ عَنْ أَبِي حَلَّادٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أَغْنَى زُهْدُهُ فِي الدُّنْيَا وَفَلَّةٌ مِثْلِي فَأَقْرَبْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ يَنْفِي الْحَكْمَةَ

۳۱۰۲: کہل بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی ایسا کام بتائیے جب میں اس کو کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ کو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھیں۔ آپ نے فرمایا: دنیا سے نفرت کو اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس سے اس سے نفرت کرے۔ کسی سے دنیا کی خواہش مت کر لوگ تجھ کو دوست رکھیں گے۔

۳۱۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو غَزْدَةَ بْنُ أَبِي الشَّعْبِ عَنْ شَاهِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَالِدٍ عَنْ غَنَمٍ وَ الْقُرَشِيِّ عَنْ شُعْبَانَ التَّوْدِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُحْلٌ فَقَالَ بَارِزُ بْنُ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَلَمَّا عَلِيَ عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمَلُهُ أَخْلَى إِلَيَّ وَأَحْسَنُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا هَذَا فِي الدُّنْيَا بَحَثَكَ اللَّهُ وَإِذَا هَذَا فِيهَا مَعِيَ أَبَدِي النَّاسِ يَحْتُوكُ)

۳۱۰۳: سمرہ بن سہم سے روایت ہے میں ابو ہاشم بن ہشام کے پاس گیا ان کو برچھا لگا تھا۔ معاویہ ان کی عیادت کو آئے ابو ہاشم روئے گئے معاویہ نے کہا ماموں جان تم کیوں روتے ہو مرد کی شدت سے یا دنیا کا رنج ہے اگر دنیا کا رنج ہے تو اس کا حمد و حمد تو گزر گیا اور خراب باقی رہا اب اس کا کیا رنج ہے؟ ابو ہاشم نے کہا میں ان دونوں میں سے کسی کے لئے نہیں روتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی مجھے آرزو روگنی کاش میں اس کی پیروی کرتا آپ نے

۳۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا حَرِيقٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ زُحْلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ بَرَزْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ مِنْ غَنَمَةٍ وَهُوَ طَعْنٌ فَاتَاهُ مُعَاوِيَةُ بِغَزْدَةٍ فَكَتَبَ أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يَكْنِيكَ؟ أَيْ حَالٌ أَوْ حَاجَةٌ يُشِيرُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَغُوهَا قَالَ عَلَى كُلِّ لَوْ لَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ النَّبِيِّ عَهْدًا وَوَدَّتُ أَمْوَالًا نَفْسُكَ مِنْ أَوْامٍ وَإِنَّمَا يَحْفَظُكَ مِنْ دَالِكِ حَادِمٌ وَمُرَكَّبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَادْرُكْ فَحِصَّتْ

مجھ سے فرمایا تھا شاید تو ایسا زمانہ پائے جب لوگ مالوں کو تقسیم کریں گے تو تجھ کو کافی ہے دنیا کے مالوں میں سے ایک خادم اور ایک جانور رسواری کے لئے جہاں میں لگیں میں نے دنیا کے مال کو پایا اور جمع کیا۔

۳۱۰۴: حضرت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو سعید بن ابی وقاص ان کی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رو رہے ہیں۔ سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی؟ کیا یہ بات تم میں نہیں ہے؟ سلمان نے کہا میں ان دونوں باتوں میں ایک بات کی وجہ سے بھی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص

۳۱۰۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ أَنَّ عَمْرَةَ الزُّرَّاقِيَّ أَنَّ حَفْصَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي قَالَ أَتَيْتُكَ سَلْمَانَ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَأَاهُ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا يَكْنِيكَ يَا أَحْمَدُ النَّبِيُّ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ النَّبِيُّ سَلْمَانَ مَا يَكْنِي وَاحِدَةً مِنَ النَّفْسِ مَا يَكْنِي صَالًا لِلدُّنْيَا وَلَا كِبْرًا هَيَّاهُ لِلْآخِرَةِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ النَّبِيِّ عَهْدًا فَمَا أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ تَعُدْثِ قَالَ وَمَا عَهْدُ الْبَيْتِ قَالَ

عہد النبیؐ اِنَّہ یُحِبُّ اَحَدُکُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّاكِبِ وَلَا اُلُوْا مِنْ اِلَّا فَذْ نَعْلُیْکُمْ بِاَسْفَذِ فَاتَّقِ اللّٰهَ عِنْدَ حُکْمِکَ اِذَا حُکِمْتَ وَ عِدْ فِیْمَکَ اِذَا قُضِمْتَ وَ عِنْدَ هُنْکَ اِذَا هَمَمْتَ

کی وجہ سے بخلی کی راہ سے اور نہ اس وجہ سے کہ میں آخرت کو برا چانتا ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور میں دیکھتا ہوں کہ اپنی تئیں میں نے اس میں فرق کیا۔ سعد نے کہا کیا نصیحت

کی تھی؟ سلمان نے کہا آپؐ نے فرمایا تھا: تم میں سے ایک کو دنیا میں اس قدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے لیکن تو اے سعد جب حکومت کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب تقسیم کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا ثابت نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ سلمان نے کہا نہیں چھوڑا اگر میں پرکھی درہم وہ ان کے خرچ میں سے ان کے پاس باقی رہ گئے تھے۔

چاپ: دُنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟

۲: بَابُ الْاَهَمِّ بِالدُّنْيَا

۳۱۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قُلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قُلْنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ اَمَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ ابْنِ نَاسِبٍ مِنْ عِنْدِ سَرْوَانَ يَلْطَفُ السَّهَّارَ فَلَمَّ مَا مَعَتْ اِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةِ اَلَا لَشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ فَسَالَتْهُ فَقَالَ سَأَلَا عَنْ اَنْبِيَاءِ سَمِعْنَاَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْاَمْرَةَ وَاجْعَلَ هَمَّهُ رَيْسَ عَيْنِيْهِ وَلَمْ يَأْتِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُنْتَ لَهَا مِنْ خِمَاسِ الْاَمْرَةِ سَبَّحَ اللّٰهُ لَهَا الْاَمْرَةَ وَجَعَلَ عَنَافَةُ فِیْ قَلْبِهِ وَاتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِبَةٌ)

۳۱۰۵ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے ٹھیک دوپہر کے وقت نکلے میں نے کہا اس وقت جو مروان نے زید بن ثابت کو بلا بھیجا تو ضرور کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا مروان نے ہم سے چند باتیں پوچھیں جن کو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کام پریشان کر دے گا اور اس کی مجلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا

اور دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس کی نیت اصل آخرت کی طرف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سب کام درست کر دے گا اس کے پھیلاؤ کو اس کی دلچسپی کے لئے اور اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دے گا اور دنیا جھک مار کر اس کے پاس آئے گی۔

۳۱۰۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْمُحْسِنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْنَا لَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْہُ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْہُ لَمْ يَكُنْ يَنْصَرِفُ عَنْ نِعْمَةٍ مِنْ نِعْمَاتِ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۳۱۰۶ اسود بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا تھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپؐ فرماتے تھے: جو شخص سب کمروں کو چھوڑ کر ایک کمرے کے لیے آخرت کی فکر تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی فکریں اپنے قدم لے لے گا اور جو شخص طرح طرح کی دنیا کے کمروں میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ پر وہ نذر کرے گا وہ چاہے جس مرضی وادی میں ہلاک ہو۔

۳۱۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ابو خالد نے کہا میں یہی سمجھتا ہوں کہ ابو ہریرہؓ نے اسکو فرمایا روایت کیا کہ اللہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر میں تیرا دل بھر دو گا تو فکری سے اور تیری مفلسی دور کر دو گا اور اگر تو ایسا نہیں کریگا تو میں تیرا دل (دنیا کے) نکمیزوں سے بھر دو گا اور تیری مفلسی دور نہیں کر دوں گا۔

چاپ: دنیا کی مثال

۳۱۰۸: مستور سے روایت ہے جو بنی فہر میں سے تھے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے اپنی انگلی سمندر میں ڈالے بھر دیکھے کہ کتنا پانی اس کی انگلی میں لگتا ہے۔

۳۱۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ ایک بورے پر لیٹے۔ آپؐ کے بدن میں اسکا نشان پڑ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپؐ پر قربان کا ش آپؐ ہم کو حکم دیتے تو ہم آپؐ کے واسطے بھونک کر دیتے اور آپؐ کو یہ تکلیف نہ ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا میں تو دنیا میں ایسا ہوں جیسے ایک سوار ایک درخت کے تھے سایہ کے لئے اتر پڑے پھر تھوڑی دیر میں وہاں سے چل دے۔

۳۱۱۰: حضرت کحل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہم

عَنْ يَهْشَلِ بْنِ الصَّخَّاکِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ (مَنْ خَلَّ الهَنُومَ هَمًّا وَاجِدًا هَمَّ التَّعَادِ كَهَمَّ اللَّهِ هَمَّ ذُبَابٍ وَمَنْ تَلَعَبَتْ بِهِ الهَنُومُ فِي أَحْزَالِ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ بِأَنْ أَوْذِيَهُ هَلَكٌ)

۳۱۰۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْعِيصِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ذَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَاهِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِيزِيِّ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ (وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدَهُ وَقَعَهُ) قَالَ (يَقُولُ اللَّهُ شُبْحَالَهُ بَيْنَ آدَمَ إِفْرَغَ لِعَادَتِي أَنَا ضَرْبَ عَصَى وَ أَسَدَ فُكْرِكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ خَلَّضْتُ ضَرْبَ شُعْلَةٍ وَ لَمْ أَسَدَ فُكْرِكَ).

۳: باب من الدنيا

۳۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ أَنَّ أَبِي وَ مُحَمَّدًا بَنِي يَحْيَى قَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَوِّدَ أَخْبَانِي فِيهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَا مِثْلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَضْعَافَ هِيَ الَّتِي فَلْيَسْطُرْ بِمِزْجٍ).

۳۱۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفَةَ بْنِ حَكِيمٍ لَنَا أَبُو ذَاوُدَ أَنَّ الْمُسَوِّدَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَصْطَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ حَبِيبٍ فَأَتَى بِنِ جَلِيدٍ فَقُلْتُ بَابِي وَ أُمِّي نَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ أَفْهَمًا لَفَرَّ شَذَالِكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَبْكُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا أَنَا وَ الدُّنْيَا إِسْمَا أَنَا وَ الدُّنْيَا كَمَا أَجِبُ اسْتَفْظَلْتُ نَحْتُ شَخْرَةً ثُمَّ رَاحَ وَ فَرَّكَهَا).

۳۱۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ ابْنُ هُرَيْرَةَ ابْنُ الْمُسَوِّدِ

آنحضرتؐ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں آپؐ نے دیکھا تو ایک مرد بکری پیراٹھے ہوئے پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے تم خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس کے مالک کے نزدیک اور اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک چمچ کے بازو کے برابر بھی نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس میں سے ایک قطرہ پانی کا کافر کو پینے نہ دیتا۔

۳۱۱۱: مستور بن شداد سے روایت ہے میں چند سواروں کے ہمراہ نبیؐ کے ساتھ تھا اسنے میں ایک بکری کے (مردہ) بچہ پر گزرے جو راہ میں پھینک دیا گیا آپؐ نے فرمایا دیکھو تم جانتے ہو کہ یہ حقیر ہے اپنے مالک کے نزدیک؟ لوگوں نے کہا: بے شک! جب ہی اس کو پھینک دیا۔ آپؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا یہ ذلیل ہے اپنے مالک کے نزدیک۔

۳۱۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم سمجھنے والا۔

۳۱۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا قید خانہ ہے مسلمان کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔

الْحَزَامِيُّ وَ مُحَمَّدُ الشَّاحِ قَالَا لَنَا ابْنُ بَغِيٍّ وَ كَرِيْمَانِ مِنْطَوْرٍ لَنَا ابْنُ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْيِ الْخَلِيفَةِ قَادَا هُوَ بِشَاةٍ مَبْنِيَّةٍ شَالِلَةٍ بِرِغْلِيهَا فَقَالَ (أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَبْةً عَلَى صَاحِبِهَا فَإِنَّ الدُّنْيَا تَنْفُسُ بَيْدَهُ لِلدُّنْيَا أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا وَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا نَسْرًا عِنْدَ اللَّهِ حَاجَ نَفْوَ حَبَّةٍ مَا سَفَى تَجَافُزًا مِنْهَا فَطَرَفَةٌ أَبَدًا).

۳۱۱۱: حَدَّثَنَا بَغِيٌّ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبٍ لَنَا خَمَادُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ مُحَالِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَبَسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ لَنَا الْقَسْوَوْدُ بْنُ شَدَادٍ قَالَ أَتَيْتُ لَقِي الرَّائِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَنَا عَلَى مَحَلَّةٍ مَسْوُودَةٍ قَالَ: فَقَالَ (أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَبْتُ عَلَى أَهْلِهَا؟) قَالَ قَبَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ هُوَ إِلَيْهَا الْقَوْدَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ (فَوَالَّذِي تَقْبَسُ بَيْدَهُ لِلدُّنْيَا أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا).

۳۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّفْعِيُّ لَنَا أَبُو خَلْبَةَ غَسَنَةُ بْنُ حَمَادٍ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صُمْرَةَ السُّلَوِيِّ قَالَ لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ (هُوَ يَقُولُ) (الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ الدُّنْيَا وَمَا آفَاةٌ أَوْ عَابَةٌ أَوْ مُعْلَبَةٌ).

۳۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ لَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ حَبْلُ الْكَافِرِ).

۳۱۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ شَاخِذًا نَزَّ
زَيْدٌ عَنْ ثَيْبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَحَدُ رِزْوَالٍ
اللَّهُ ﷻ سَعَى حَسَدِي فَقَالَ (يَا عَبْدَ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا
كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ غَائِبٌ سَبِيلٌ وَغَدَ لِفَسْكَ مِنْ
أَهْلِ الْقُبُورِ).

پہلے: جس کو لوگ کم حیثیت جانیں

۳۱۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَسَاؤُنَا ابْنِ غُبَيْدٍ
الْعَرَبِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ ثَمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
أَفْرَاسٍ الْحَوَّلَانِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا
أَخْبَرُكُمْ عَنْ مَلَكُوتِ الْحَنَّةِ) قُلْتُ بَلَى قَالَ (وَلَحِقَ
صَعِيبٌ مُنْضَعَفٌ دُونَ طَمَرَيْنِ لَا يُؤْتِيَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى
اللَّهِ لَا نَزَّةً).

۳۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ نَسَاؤُنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ
ابْنُ مَهْدِيٍّ شَاخِذًا عَنْ مَعْبُدِ بْنِ حَالِدٍ قَالَ
سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِأَهْلِ الْحَنَّةِ كُلِّ صَعِيبٍ
مُنْضَعَفٍ أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِأَهْلِ السَّارِ؟ كُلُّ عُلْيَ جَوَابُ
مُنْجَبِي).

۳۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَسَاؤُنَا عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ
عَنْ صَدُوقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْمٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ (إِنْ أَغْطَى النَّاسُ عُنْدِي مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنَ الْحَاذِ
ذُو خَطْمَيْنِ صِلَامٍ غَامِضٍ هِيَ النَّاسِ لَا يُؤْتِيَهُ لَهُ كَنْ رِزْقُهُ
كَمَا قَارَ وَصَرَ عَلَيْهِ عَحْلَتُ مَيْتَةٍ وَفَلَّ نَزْلَهُ وَفَلَّتْ
بَوَاكِبُهُ).

۳۱۱۸۔ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَنَا أَبُو ثَابِتٍ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ أَنَسَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَامَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ) قَالَ الْبَذَاذَةُ الْفَسَادُ بَعَثَ الشُّشُبُ.

۳۱۱۸: حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بزاؤت (سادگی) ایمان میں داخل ہے۔

۳۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ بْنُ سَعِيدٍ لَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُجَيْبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَنَسَةَ بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (إِنِّي أَنبَأْتُكُمْ بِجَنَارٍ كَثِيمٍ) فَالْوَأْدُ بِلِيٍّ بَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ (حَسْبُكُمْ الدِّينُ إِذَا ارْزَوْا دُكِرَ اللَّهُ غُرُوحًا).

۳۱۱۹: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرتؐ سے آپؐ فرماتے تھے کیا میں تم سے بیان نہ کروں ان لوگوں کا حال جو اللہ کے بہتر بندے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہؐ بیان فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا: بہتر تم میں وہ لوگ ہیں کہ ان کو جب کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آئے۔

چاپ: فقیری کی فضیلت

۳۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ لَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ ابْنِ حَادِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَحِلَ فَقَالَ الشَّيْءُ عَجَلًا فَمِنْ هَذَا الرَّحْلِ) قَالَ زَيْنُكَ فَمِنْ هَذَا يَقُولُ هَذَا مِنْ أَضْرَفِ النَّاسِ هَذَا حَرٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُخَطَبَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَسَكَتَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِلَ أَخْرَجَ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا) فَالْوَأْدُ الْفُزُولُ وَاللَّهُ بَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا مِنْ فَفَرَاءِ الْمُتَسَلِّبِينَ هَذَا حَرٌّ إِنْ حَطَبَ لَمْ يَسْكَحْ وَإِنْ شَفَعَ لَا يُشَفَّعُ وَإِنْ قَالَ لَا يُسْمَعُ لِقَوْلِهِ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِهَذَا حَرٌّ مِنْ مَلَأَ الْأَرْضَ مِثْلَ هَذَا).

۳۱۲۰: حضرت کبیل بن سعدؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرتؐ کے سامنے سے گزرا آپؐ نے فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا آپؐ کی رائے ہو وہی ہم بھی کہتے ہیں ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ شخص اشراف میں سے ہے۔ اگر یہ کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول کریں گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اس کی سفارش کو مان لیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنیں گے یہ سن کر آپؐ خاموش رہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا آپؐ نے فرمایا: اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا یہ تو مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے یہ بچا رہا اگر کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول نہ کریں گے اور اگر سفارش کرے تو انکی سفارش نہ سنیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ انکی بات نہ سنیں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ شخص بہتر ہے پہلے شخص جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے۔

۳۱۲۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے محتاج مومن کو جو عیال دار ہو کہ سوال سے باز رہتا ہے (اور فقر اور فاقہ پر صبر کرتا ہے) اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگ ہیں جو تے ہیں نہ بیک مانگنے والوں میں عیال داری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر ہی فضیلت کیا کم ہے۔

باب: فقیروں کا مرتبہ

۳۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مال داروں سے آدھانوں پہلے جنت میں جائیں گے اور آدھان پانچ سو برس کا ہے۔

۳۱۲۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر مال داروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔

۳۱۲۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مہاجرین میں جو لوگ فقیر تھے انہوں نے شکاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ان جو مالدار مہاجرین کو ان کے اوپر فضیلت دی ہے آپؐ نے فرمایا اے فقراء کے گروہ! میں تم کو خوش خبری دیتا ہوں کہ فقراء مومنین مال داروں سے آدھان یعنی پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ موسیٰ بن عبیدہ نے پھر یہ آیت پڑھی ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَنَّ سَبْعَ مِمَّا تَعْلَمُونَ﴾۔

۳۱۲۱: حَدَّثَنَا غُلَيْبُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ الْخَبَرِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى ثَنَا مَوْسَى بْنُ غُنَيْدَةَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ لُحَيْصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ الْإِعْيَالِ)

۶: بَابُ مَنَزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

۳۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قُلُوبُ الْأَعْيَاءِ يَنْصَفُ يَوْمَ حُمَسٍ مِائَةَ عَامٍ)۔

۳۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي قَبِيلَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قُلُوبُ الْأَعْيَالِهِمْ مِائَةَ عَامٍ)۔

۳۱۲۴: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا أَبُو عَتَانٍ يَتْلُو ثَنَا مَوْسَى بْنُ غُنَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَسْأَلُكَ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَفْعَاءَهُمْ فَقَالَ (يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قُلُوبُ الْأَعْيَالِهِمْ يَنْصَفُ يَوْمَ حُمَسٍ مِائَةَ عَامٍ)

ثُمَّ تَلَا مَوْسَى هَذِهِ آيَاتِهِ ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَنَّ سَبْعَ مِمَّا تَعْلَمُونَ﴾ [الحج ۷۷]۔

۷: بَابُ مُجَالِسَةِ الْفُقَرَاءِ

پایاب: فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

۳۱۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب فقیروں سے محبت کرتے تھے ان کے پاس بیٹھا کرتے ان سے باتیں کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی یہ کنیت رکھی تھی ”ابو المساکین“ یعنی مسکینوں کے باپ۔

۳۱۴۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مسکینوں سے محبت رکھو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے: یا اللہ! مجھ کو چلا مسکین اور میرا حشر کر مسکینوں میں۔“

۳۱۴۷: جناب روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ ”فَسُكُونٌ مِنَ الظَّالِمِينَ“ یعنی مت نکال ان لوگوں کو جو صبح شام اللہ کی یاد کرتے ہیں اپنے پاس سے انہوں نے کہا کہ اقرع بن حابس حمیری اور عیینہ بن حصن فزاری آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صیب اور بلال اور عمار اور خباب کے پاس بیٹھے ہیں اور چند غریب مومنین کے ساتھ۔ جب اقرع اور عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ان لوگوں کو دیکھا تو ان کو حقیر جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے غلوٹ کی اور عرض کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے ایک مقام اور وقت آنے کے لئے مقرر کر دیجئے جس کی وجہ سے عرب لوگوں کو ہماری بزرگی معلوم ہو کیونکہ آپ کے پاس عرب کی قوموں

۳۱۴۵: حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الْكُدَيْ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ هُرَيْمٍ السَّمِيُّ الْأَوْبَخِيُّ لَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُحَرِّزِيُّ عَنِ الْمُقَرَّرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ حَفْظُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ يَحُتُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْنِيهِ أَبَا الْمَسَاكِينِ.

۳۱۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَا لَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ بَرِيدِ بْنِ سَانَ عَنْ أَبِي الْمَسَارِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَجُودُ الْمَسَاكِينِ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ احْبِسْ مُسْكِنًا وَامْنُ مَسْكِينًا وَاحْشُرْ مِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ.

۳۱۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقِطَّانُ تَابَعُوا بَنِي مُحَمَّدٍ الْعَفَرِيُّ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَصْرِ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَزْدِيِّ وَكَانَ قَارِي الْأَزْدِ عَنْ أَبِي الْكَحْمُودِ عَنْ حَسَابٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ أَلَيْ قَوْلِهِ ﴿فَسُكُونٌ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الانعام ۵۲] قَالَ حَاءُ الْأَنْفَرُ لَنَا حَابِسُ السَّمِيِّ وَغَيْبَةُ بْنُ حَضْبٍ الْفَرَاذِيُّ وَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ مُهَنْبٍ وَنَلَّابٍ وَعَنَابٍ وَحَبَابٍ قَاعِدًا فِي نَاسٍ مِنَ الصُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ حِفْظَهُمْ فَامْرُؤَةٌ فَحَلَوْا لَهُ وَفَالُوا. إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ مِنْكَ مَخْلَصًا نَعْرِفُ لَكَ بِهِ الْعَرَبَ فَضَلَّسْنَا فَإِنْ وَفُودَ الْعَرَبُ نَاتَكَ فَتَسْخَبُ أَنْ نَزَالَا الْعَرَبُ مَعَ هَذِهِ الْأَعْدَاءِ فَإِذَا مَخِلَّ حَسَاكُ وَاقْبَهُمْ عَنْكَ فَاذًا مَخِنَ فَرَعْنَا وَاقْبَعْدَ مَعَهُمْ أَنْ شَتَّ قَالَ (نعم) فَالُوا

کے قاصدا آتے ہیں اور ہم کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ وہ دیکھیں ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیں۔ تو جب ہم آپ کے پاس آئیں آپ ان کو اپنے پاس سے اٹھا دیا کیجئے پھر جب ہم فارغ ہو کر چلے جائیں تو آپ کا اگر جی چاہے ان کے ساتھ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا آپ ایک تحریر اس مضمون کی لکھ دیجئے آپ نے کاغذ منگوا یا اور جناب علی مرتضیٰ کو لکھنے کے لئے بلایا۔ خواب کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک کونے میں (خاموش) بیٹھے تھے کہ جو مرضی اللہ اور اس کے رسول کی۔ اسے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور یہ آیت لائے ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ﴾ ”یعنی مت ہانک اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو اللہ کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام وہ اللہ کی رضا مندی کے طالب ہیں تیرے اوپر ان کا حساب کچھ نہ ہوگا اور تیرا ان پر کچھ نہ ہوگا اگر تو ان کو ہانک دے تو تو غلاموں میں سے ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اقرع بن حابس اور عید کا ذکر کیا تو فرمایا ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾ پھر فرمایا، ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كُنْتُ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرُّحْمَةَ﴾ خواب نے کہا یہ جب آیتیں اتریں تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹا آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہو گا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھے تھے اور جب اٹھنے کا آپ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہم کو چھوڑ دیتے تو یہ آیت اتاری ﴿وَإِذَا ضَبِرَ لِنَفْسِكَ مِنَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ یعنی رو کے رکھ آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے مالک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور ﴿وَلَا

تُحِطُّ لِمَا عَيْنُكَ كَمَا تَدْعَا بِصَاحِبِهِ وَدَعَا عَلَيْهِ لِيُحْسِبَ وَ سَخَنَ فَعُوذٌ هِيَ نَاحِيَةُ هَؤُلَاءِ حِزْبِائِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَالِ ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام: ۵۲] ثُمَّ ذَكَرَ الْأَفْرَاعَ ابْنُ حَابِسٍ وَ غَيْثَةُ نَسْرَ حَضِيٍّ فَلَانَ ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾ [الأنعام: ۵۳] ثُمَّ قَالَ: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كُنْتُ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرُّحْمَةَ﴾ [الأنعام: ۵۴] قَالَ فَلْيَذُوقُوا مَا حَنَىٰ وَصَعَا وَكَمَا عَلَىٰ رُجْبِهِ وَكَانَ وَمَنْوُلٌ اللَّهُ ﷻ يَخْلُسُ مَعَا فَاذَا زَادَ أَنْ يَقُولُ قَامَ وَ تَرَكْنَا فَانْوَلُ اللَّهُ ﷻ ﴿وَإِذَا ضَبِرَ لِنَفْسِكَ مِنَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ وَلَا تُحَالِسُ الْأَشْرَافَ ﴿تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تَطْعَمُ مِنْ أَطْعَمَا فَلْيَنْتَه عَنْ ذِكْرِنَا﴾ بِغَيْرِ غِيثَةٍ وَالْأَفْرَاعُ ﴿وَإِذَا ضَبِرَ هَوَاءٌ وَكَانَ امْرُؤٌ فَرَطًا﴾ [الکہف: ۲۸] قَالَ هَلَاكُمَا فَسَالِ امْرُؤٌ غِيثَةً وَالْأَفْرَاعُ ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلًا الرُّحْلَيْنِ وَ مَثَلِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

فَالِ حَتَابٌ فَكَمَا لَلْعَدَمِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَغَا السَّاعَةَ أَتَىٰ يَقُولُ فِيهَا قَامَا وَ تَرَكَا حَتَّىٰ يَقُولُ

اتریں تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹا آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہو گا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھے تھے اور جب اٹھنے کا آپ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہم کو چھوڑ دیتے تو یہ آیت اتاری ﴿وَإِذَا ضَبِرَ لِنَفْسِكَ مِنَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ یعنی رو کے رکھ آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے مالک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور ﴿وَلَا

قطع من اعطانا قلہ عن ذکرنا یعنی مت کہا ماں ان لوگوں کا جن کے دل ہم نے غافل کر دیئے اپنی یاد سے۔ خباب نے کہا پھر تو وہ حال ہو گیا کہ ہم برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپ کے اٹھنے کا وقت آتا تو ہم خود اٹھ جاتے اور آپ کو چھوڑ دیتے اٹھنے کے لئے۔

۳۱۲۸: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت ہم سچے آدمیوں کے بارے میں اتاری میں ان مسعود مصیب "عمار مقداد اور جلال میں قریش کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا نہیں چاہتے ان کو آپ اپنے پاس سے ہٹا (دھکا کر) دیتے اس بات کو سن کر آپ کے دل میں آیا جو اللہ کو آتا منظور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعُدَاةِ وَالْعَشَىٰ﴾ اس کا ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۳۱۲۸ حدثنا يحيى بن حكيم ثنا ابو داود ثنا قيس بن الزريع عن المسعود بن شريح عن ابنه عن سعد قال سرت هذه الآية قينا سة في ولى ابن مسعود و ضهيب و عمار و المقداد و جلال قال ثالث فرنبش لرسول الله ﷺ انا لا نرضى ان نكون اشدنا لهم وطارق فغضب عنك قال فدخل قلب رسول الله ﷺ من ذلك ما شاء الله عن يذخل فانزل الله عز وجل ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعُدَاةِ وَالْعَشَىٰ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ الآية [الأنعام ۵۲]

باب: جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان

۳۱۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرابی ہے بہت مال والوں کی (کیونکہ اکثر ایسے مال دار خدا سے غافل ہو جاتے ہیں مگر جو کوئی مال کو اس کی طرف لانا دے اور اس طرف اور اس طرف اور اس طرف آپ نے چاروں طرف اشارہ کیا وائیں اور پائیں اور آگے اور پیچھے۔

۸: بَابُ فِي الْمُكْتَبَرِينَ ۳۱۲۹ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة و ابو مخنف قالا ثنا سكر بن عبد الرحمن ثنا عيسى بن المسخار عن محمد بن ابي ليلى عن عطية العوفى عن ابي سعيد الخدرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال (وبئى للمكبرين الا من قال بالمال هكذا وهكذا و هكذا و هكذا) ارفع عن يمينه و عن شماله و من قدمه و من ورائه

۳۱۳۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بہت مالدار ہیں انہی کا درجہ قیامت کے دن سب سے پست ہوگا مگر جو کوئی مال اس طرف اور اس طرف لائے اور حلال طریقے سے کمائے۔

۳۱۳۰ حدثنا القاسم بن عبد العظيم العنبرى ثنا الفضل بن محمد ثنا عكرمة بن عمار حدثنا ابو ربيع هو سماك عن مالك بن مزياد الهقي عن ابنه عن ابي زر قال قال رسول الله ﷺ (الامخضرون هم الانساقلون يوم القامة الا من قال بالمال هكذا وهكذا و كسبة من طيب

۳۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی

۳۱۳۱ حدثنا يحيى بن حكيم ثنا يحيى بن سعيد

الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْأَكْثَرُونَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ إِلَّا
مَنْ قَالَ هَكَذَا هَكَذَا وَهَكَذَا فَلَاخًا)

۳۱۳۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ خُثَيْبِ بْنِ كَسَابٍ قَالَ
عَنْ الْعَرَبِيِّ ثُمَّ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي شُهَيْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَا أَحَبُّ أَنْ أَخْذَ عَبْدِي دَهْنًا فَتَأْتِيَ
عَلَى مَالِكَةٍ وَعَبْدِي مِنْهُ شَيْءٌ الْأَشْيَاءُ أَرْضَدَةٌ فِي قِضَاءِ
دَيْنِي)

۳۱۳۳. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ صَدَقَ ابْنُ حَالِدٍ ثَنَا
بَرْزُؤُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ أَبِي غُبَيْدٍ اللَّهُ مُسْلِمٌ مِنْ مُشْكَمٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ غُبَّانٍ الثَّقَفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْأَلْفُ مِنْ آمَنٍ
سَيِّئٍ وَصَدَقَ سَيِّئٌ وَغَلِمٌ أَنْ مَا حَفَّتْ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ
عِنْدِكَ فَافْلِلْ مَا لَكَ وَوَلَدَةٌ وَحَبَّتْ لَهُ لِقَاءُكَ وَ
عَظِلٌ لَهُ الْقِضَاءُ وَمَنْ لَمْ يُولَمْ مِنْ بَيْنٍ وَلَمْ يَصْدَقْ وَلَمْ
يَغْلَمْ أَنْ مَا حَفَّتْ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاتَّخِذْ مَا لَكَ
وَوَلَدَةً وَاطْلُ غُمْرَةً)

۳۱۳۴. حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ بْنُ أَبِي خُثَيْبَةَ ثَنَا عَمَّالٌ ثَنَا عَمَّالٌ
ثُمَّ نَزَارِيسُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُحْمِيُّ ثَنَا
عَمَّالٌ ثُمَّ نَزَارِيسُ ثَنَا سَائِرُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الزُّوَّارِ السَّيْطَانِ
عَنِ سَفَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَحْلٍ يَنْتَفِخُ نَافَةَ فَرَدَّةً ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى
رَحْلٍ آخَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ بِسَافَةٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اللَّهُمَّ تَارِكُ فِيهَا وَفِيمَنْ
بَعَثَ بِهَا)

روایت ہے۔

۳۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میں تو یہ نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور تیسرا دن گزرنے کے بعد اس میں سے کچھ سونا میرے پاس باقی رہے البتہ جو میں قرض کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں اُس کے علاوہ۔

۳۱۳۳: حضرت عمرو بن غیلان ثقفی سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اللہ! جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا (یعنی قرآن) اس کو حق جانے تیرے پاس سے تو اس کے مال اور اولاد کو کم کرے اور اپنی ملاقات اس کو پسند نہ کر دے (یعنی موت) اور اسکی قضا (موت) جلدی کر اور جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے کہ میں جو لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیرے پاس سے تو اسکا مال بہت کر اور اسکی اولاد بہت کر اور اسکی عمر لمبی کر۔

۳۱۳۴: قتادہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک شخص کے پاس ایک اونٹنی مانگنے کے لئے بھیجا لیکن اس شخص نے نہ دی پھر آپ نے مجھ کو ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا اس نے ایک اونٹنی بھیجی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ برکت دے اس میں اور برکت دے اس کو جس نے یہ بھیجی۔ قتادہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے اللہ تعالیٰ برکت

دے اس کو بھی جو اسکو لے کر آیا ہے آپ نے کہا اسکو بھی برکت دے جو اسکو لے کر آیا ہے پھر آپ نے حکم دیا "دودھ دو دہنے کا دودھ دو ہا کیا۔" آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ فلاں شخص کا مال بہت کر دے۔ (جس نے اونٹنی نہیں سمجھی تھی) اور فلاں شخص کو روزانہ روزی (روزی) دے۔

۴۱۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا اور بندہ شال کا اگر اسکو یہ چیزیں دی جائیں جب وہ راضی ہے اور جو نہ دی جائیں تو وہ کبھی اپنے امام کی بیعت پوری نہ کرے۔

۴۱۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوا بندہ دینار (اشرفی) اور بندہ درہم (روپیہ) کا اور بندہ شال کا ہلاک ہوا اور دوزخ میں اوندھا گرا خدا کرے جب اس کو کاٹا لگے تو کبھی نہ لگے (یہ بد دعا ہے لالچی شخص کیلئے)۔

چاپ: قناعت کا بیان

۴۱۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو عمری بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تو عمری یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ دے اس پر قناعت کرے)۔

۴۱۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نجات پائی اس نے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دی گئی اور اس پر قناعت کی۔

قَالَ نُسَادَةً. قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا قَالَ: وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا ثُمَّ أَمَرَهَا فَخَلَسَتْ فَذَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُمَّ أَكْثَرُ مَا فَلَاحَ) فَلَمَّا بَلَغَ الْأَوَّلَ (وَاجْعَلْ رِزْقَ فَلَاحٍ يَوْمًا يَوْمًا) لَلَّذِي بَعَثَ بِالنَّافَةِ

۴۱۳۵: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمَادٍ قَالَا أُمِرْتُ مِنَ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (تَعَسَّ عِنْدَ الذَّنْبَانِ وَ عِنْدَ الْبُزْهِمِ وَ عِنْدَ الْفُطَيْفَةِ وَ عِنْدَ الْحَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رِصَى وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ)

۴۱۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ لَنَا اسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَعَسَّ عِنْدَ الذَّنْبَانِ وَ عِنْدَ الْبُزْهِمِ وَ عِنْدَ الْحَمِيصَةِ تَعَسَّ وَ انْكَسَ وَإِذَا انْقَضَتْ فَلَا انْقِطَاشَ)

۹: بَابُ الْقَنَاعَةِ

۴۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَيْسَ الْعَمَى عَنْ كَثْرَةِ الْعُرْضِ وَلَكِنْ أَلْفَى عَنِ الْقَسِّ)

۴۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْثَةَ عَنْ غَيْبَةَ لَنَا أَبُو حَبِيبٍ وَ حَمِيدُ بْنُ هَاشِمٍ الْتَوَلَّيْنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيُّ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَسْكَرٍ وَ ابْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (قَدْ أَقْلَحَ مِنْ هُدَى إِلَى الْإِسْلَامِ وَ رِزْقِ الْكِفَافِ وَ قَعِ بِهِ)

۳۱۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضرت سلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ!
 محمد (ﷺ) کی آل کو ضرورت کے موافق روزی دے
 یا بقرہ ضرورت۔

۳۱۳۱: حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ
لَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَحْصٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(مَنْ أَصْبَحَ مَسْتَحْمًا عَافَى فِي حَسَدِهِ أَمَّا هِيَ سَرِبَهُ عَدُوُّ
فُوتَ يَوْمَهُ وَكَانَ مَا حَبِثَ لَهُ الدُّنْيَا

۴۱۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَانٍ قَالَا كَتَبُوا إِلَيْنَا هَشَامُ حَدَّثَنَا
حُفَظَرُ بْنُ نَزْفَانَ قَالَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ أُلْتُ السُّنَّةَ لَا يَنْظُرَ إِلَيَّ صَوْمٌ عُمْرٌ وَ
أَمْوَالٌ لَكُمْ وَلَكِنْ أَمَا يَنْظُرُ إِلَيَّ أَغْنَاءُكُمْ وَفُلُوحُكُمْ

۱۰: باب معبشة آل

باب: آنحضرت ﷺ کی آل کی زندگی

محمّد ﷺ

کے متعلق بیان

۳۱۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مُحَمَّدًا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَسَمُوكُمْ شَيْخًا مَا يُؤْفَدُ فِيهِ سِتْرٌ مَا هُوَ إِلَّا التَّقَرُّ وَالْإِثْمَاءُ وَالْأَنْ اِنْ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ بَلَّيْتُ شَيْخًا

۳۱۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَرْبُودُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ بَأَنِي عَلِيٍّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ الشَّيْخُ مَا يُؤْفَى فِي نَيْبٍ مِنْ بَيُّوْنِهِ الدُّحَانِ

قَالَتْ فَمَا كَانَ طَعَانَهُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمَرُ وَالْمَاءُ عِزُّ اللَّهِ كَانَ لَنَا حَبْرَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَبْرَانِ صَدَقَ وَكَانَتْ لِيَهْمُ رِثَاتٍ فَكَانُوا يُعْتَوْنَ إِلَيْهِ أَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَحَانُوا نُسْعَةَ أَبْيَاتٍ

۳۱۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُرُورُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاكِ عَنْ الثُّغَمَانِ بْنِ شَيْخٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُونَ فِي الْيَوْمِ مِنَ الْخُزْعِ مَا يَحْذَرُ مِنَ الذَّلِيلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ

۳۱۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنَبِّهِ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَارَ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدٌ بِهِدَهُ مَا أَضْحَ عَنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ حَبٍّ وَلَا ضَاعَ نَفْسٌ.

۳۱۳۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایک مہینہ اس طرح سے گزارتے کہ گھر میں آگ نہ لگتی جاتی اور ہمارا کھانا (فقط) یہی ہوتا کھجور اور پانی۔

۳۱۳۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد پر ایک مہینہ گزر جاتا اور کسی گھر سے آپ کے گھروں میں سے دھواں نہ نکلتا۔ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا پھر کیا کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا کھجور اور پانی۔ البتہ ہمارے ہمسائے تھے ان کے گھروں میں بکریاں پٹی ہوئیں تھیں تو وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس دودھ بھیج دیا کرتے۔

۳۱۳۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بھوک سے کروٹیں بدلتے پیٹ کو اٹھاتے اور (کبھی تو) ناکارہ کھجور بھی آپ کو ملتی کہ اسی سے پیٹ بھر لیں۔

۳۱۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے آل محمد کے پاس صبح کو ایک صاع نہ لگا یا کھجور نہ نہیں ہے۔

وَأَنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ نَسِجًا.

حالانکہ ان دنوں میں آپ کی نوازاوج تھیں۔

۳۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُتَمِيمِيُّ شَا عَنِ الرَّحِيسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُتَمِيمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَدِينَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا أَصَحَّ بَنِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مَذْمُومٌ طَعَامٌ) أَوْ (مَا أَصَحَّ بَنِي آلِ مُحَمَّدٍ مَذْمُومٌ طَعَامٌ)

۳۱۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غُلَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْمَرِ (وَجُلٌّ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُرْدٍ قَالَ إِنَّا نَسُئِلُ اللَّهَ ﷻ فَمَكْنُفَاتٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا يَغْدُرُوا إِلَّا بِقُدْرٍ) عَلَى طَعَامٍ

۳۱۵۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَلِيَّ ابْنَ مُنَهَّرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ طَعَامُ شُحٍّ فَاكِلٌ فَلَمَّا مَرَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ شُحٍّ مَذْمُومٌ خَلَا وَخَلَا.

۱: بَابُ ضَخَاغِ آلِ

مُحَمَّدٍ ﷺ

کے لیے بستر کیا تھا؟

۳۱۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُمَيْزٍ وَ أَبُو حَالِبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ صَخَاعٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَدْمًا حَشْوَةً لَيْفَ

۳۱۵۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي عَلِيٌّ وَ فاطمة وَ هُمَا فِي حِمْلٍ لُهُمَا (وَالْحَمْلُ الْفَطْمَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ) فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُفَرَهُمَا مَهَا وَ

۳۱۵۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چڑے کا تھا اس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔

۳۱۵۲: جناب علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ میرے اور فاطمہ زہراؑ کے پاس آئے ہم دونوں ایک سفید ادنیٰ چادر اوڑھے ہوئے تھے جو آنحضرتؐ نے جناب فاطمہ زہراؑ رضی اللہ عنہا کو جبیر میں دی تھی اور ایک تکیہ دیا تھا جس کے اندر ذخریٰ گھاس بھری ہوئی

وسادہ! مَحْسُوفَةٌ ذُخْرًا وَقَرْمَةً

خمی اور ایک منگ پانی کیلئے۔

۴۱۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ يُونُسَ ثَنَا
عِكْرَمَةُ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا سَمَاعُ بْنُ الْحَمْدِ الثَّوَالِیُّ
حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حَصْبٍ فَلِ
فَحْلَسْتُ فَأَدَا عَلَيْهِ الْوِازِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَبِرَةٌ وَإِذَا الْخَصْبُ
فَدَاثِرٌ هِيَ حِلْمُهُ وَإِذَا نَاقِصَةٌ مِنْ شَعْبٍ مَخْرُ الشَّاعِ وَ
فَرَطٌ هِيَ سَابِحَةُ هِيَ الْغُرْفَةُ وَإِذَا أَهَاتُ تَعْلِقُ فَابْتَدَرْتُ
عَيْنِي فَقَالَ (مَا يَنْتَبِذُكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟) فَقُلْتُ يَا سَيِّ
دُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا انْكَبُ؟ وَهَذَا الْخَصْبُ فَدَاثِرٌ هِيَ خَشْيَةُ
وَهَذِهِ حِرْمَانُكَ لَا أَدْرِي فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَا لِكَ
كَسْبَرِي وَفِي خَصْبٍ هِيَ الضَّعْفُ وَالْإِنْبَاءُ وَنَسِئُ اللَّهِ وَ
صَفْوَتُهُ وَهَذِهِ حِرْمَانُكَ قَالَ (يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَا تَرْحُصِ
أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا) قُلْتُ مَلِي

۴۱۵۳. خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ
ایک بورے پر بیٹھے ہوئے تھے میں بھی بیٹھ گیا آپ
صرف ایک تہہ بند باندھے تھے دوسرا کوئی کپڑا آپ
کے بدن پر نہ تھا اور بورے کا نشان آپ کی کمر پر پڑا ہوا
تھا اور میں نے دیکھا تو ایک مٹی بھر جو شاید ایک ساع
ہوں گے اور بول کے پتے تھے ایک کونے میں اور
منگ جو لنگ رہی تھی یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے بے
اختیار آنسو نکل آئے۔ آپ نے فرمایا اے خطاب کے
بیٹے تو کیوں روتا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے
نبی میں کیوں نہ روؤں۔ یہ بور یا آپ کے مہارک پہلو
میں نشان ڈالے اور آپ کا خزانہ کل اس قدر اس میں
کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوائے اس کے جو میں دیکھ رہا
ہوں اور کسرتی اور قیصر کو دیکھئے کیسے میوؤں اور نہروں میں رہتے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں
اس پر آپ کا یہ تو شانہ خاند آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو اس پر راضی نہیں کہ ہم کو آخرت ملے اور ان کو دنیا میں
نے کہا کیوں نہیں۔

۴۱۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الزُّهْرِيِّ
بْنِ حَبِيبٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَابِرٍ
عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ
إِلَى فَمَا كَانَ فَرَأَيْنَا لَيْلَةً أَهْدَيْتُ الْإِسْلَامَ كُنْشَ.

۴۱۵۴. جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (سیدہ
فاطمہؑ) میرے پاس روانہ کی گئیں اور اس رات کو ہمارا
پچھونا کچھ نہ تھا سوائے کبریٰ کی کھال کے۔

۱۲: بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ ﷺ

پای: آنحضرت کے اصحاب کی زندگی

کیسے گزری؟

۴۱۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَيْمٍ وَابْنُ كَرْزَبٍ
قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَاةٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۴۱۵۵: ابوسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے تو ہم

میں سے کوئی جاتا اور مزدوری کرتا یہاں تک کہ ایک مدہ لاتا اس کو صدقہ دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہے شفیق نے کہا جیسے ابو مسعود اپنی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی میں ایسا ہی کرتا تھا اور اب میرے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہیں)۔

۳۱۵۶: خالد بن عمیر سے روایت ہے عقبہ بن غزوآن نے ہم نے منبر پر خطبہ سنایا تو کہا میں ساتواں آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس کچھ کھانا تھا صرف درخت کے پتے کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے سوڑھے چھلنی ہو گئے۔

۳۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ بھوکے ہوئے اور وہ سات آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سات کھجوریں دیں ہر آدمی کیلے ایک کھجور۔

۳۱۵۸: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ﴿لَقَدْ لَبَسْنَا لَئِذَا نُسْأَلُنَّ بِتُوبَةٍ عَنِ السَّعْيِ﴾ (یعنی تم اس دن پوچھے جاؤ گے نعمت کے بارے میں) تو زبیر نے کہا کوئی نعمت ہمارے پاس ہے جس سے پوچھے جائیں گے؟ صرف دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی آپ نے فرمایا نعمت کا زمانہ قریب ہے۔

۳۱۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روانہ کیا تین سو آدمیوں کو (جہاد کے لئے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا خیر ہمارا توشہ قسم ہو گیا یہاں تک کہ ہر شخص کو ہم سے ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اسے

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بأمر بالصدقة فيطلب احداً يتحامل حتى يحيى بالمذبذبة وإن لاحدهم اليوم مائة ألف

قال شفيق كانه يعرض بنفسه

۳۱۵۶: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا وكيع عن أبي نعيم سمعنا من خالد بن عمير رضي الله تعالى عنه قال حطبا غصه بن غزوآن على المنبر فقال لقد رأيتني سابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لنا طعام بأكله إلا وري الشجر حتى فرحت أشداً

۳۱۵۷: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا عبد بن شعبة عن عمار الخريزى قال سمعت أبا عثمان يحدث عن أبي هريرة أنهم أصابهم يحدث عن أبي هريرة أنهم أصابهم خوع وهم شعبة قال فاعطاني النبي ﷺ من تمرات لكل إنسان تمرّة

۳۱۵۸: حدثنا محمد بن يحيى بن أبي عمر العدلى ثنا شفيان بن عبيدة عن محمد بن عمرو عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد الله بن الزبير بن العوام عن أبيه قال لما نزلت ثم نُسْأَلُنَّ بِتُوبَةٍ عَنِ السَّعْيِ قال الزبير وائى معني نُسْأَلُ عَنْهُ وَ إِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ التَّمَرُوُ الْمَاءُ قال (إِنَّمَا هُوَ سَيَكُونُ)

۳۱۵۹: حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا عتبة بن سليمان عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم و سحر ثلاث مائة بمحمل أروأنا على رقاسا ففسي أروأنا حتى شام يكون الرخل ما تفرقة

ابو عبد اللہ بھلا ایک کجگور سے آدمی کا کیا بٹا ہوگا؟ انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو اس وقت ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے آئے وہاں ہم نے دیکھا ایک جھلی پڑی ہے جس کو دریا نے ٹھیک دیا ہے ہم اس میں سے انھارہ دن تک کھاتے رہے۔

چالوپ: عمارت تعمیر کرنا؟

۳۱۶۰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر سے گزرے ہم ایک جھونپڑا بنا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہمارا مکان پرانا ہو گیا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا میں تو دیکھتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے۔

۳۱۶۱ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک گول مکان کے دروازے پر سے گزرے جو ایک انصاری کا تھا آپؐ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا گول بگھ جس کو فلاں شخص نے بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو مال ایسی چیزوں میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن وہاں ہوگا اس کے مالک پر یہ خیر اس انصاری کو پہنچی اس نے اس کو گرا دیا پھر آنحضرتؐ ادھر سے گزرے تو اس گول بگھ کو نہیں دیکھا اسکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا آپؐ نے جو فرمایا تھا اس کی خبر جب مکان کے مالک کو پہنچی تو اس نے اس کو گرا دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے اللہ اس پر رحم کرے۔

۳۱۶۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے میں نے ایک کوٹھری بنائی

فَقِيلَ يَا أبا عبد الله وابن نفع الشُّرْفُ من الرَّحْلِ فقال لَعُدَّ وَحَدَّاهُ حَيْثُ فَقَدْما هَا وَهَنا الْخَرْقُ فَإِذَا سَخُنُ سَحُوتٌ قَدْ قَدَّاهُ الْخَرْقُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ لَمَعاةَ غَضْرَ يَوْمًا

۱۳: بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ

۳۱۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ شَا أَبُو معاوية عن الأعمش عن أبي الشعث عن عبد الله أبي عمرو قال مرُّ علينا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم ونحنُ خُضُلًا فقال (ما هذا) فقلْتُ خُضٌّ لسا وهي سخنٌ مُضَلَّخَةٌ فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم (ما أرى الأمر إلا العَجَلُ من ذالك)

۳۱۶۱ حَدَّثَنَا الْعِيسَى بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ شَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ شَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى شَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَفْتَةً عَلَى بَابِ رَحْلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ (ما هذه) فَأَلْوَا: فَتَذَاهَا فَلَانٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كلُّ ما يَبْنُونُ هَكَذَا قَبْرٌ وَبَالٌ عَلَى صاحبه يَوْمَ الْقِيَمَةِ) فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيُّ ذَالِكَ فَوَضَعَهَا فَمَرُّ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَلَمَّا يَرَاهَا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأَخْبَرَ أَنَّ وَصْعَهَا لِمَا سَلَعَهُ عَنْكَ فَقَالَ (بِرَحْمَةِ اللَّهِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ).

۳۱۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى شَا أَبُو لَيْثٍ شَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ شَا عُمَرُو بْنُ سَعِيدٍ شَا الْعَاصُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَنِيْتُ

تھی جو بارش اور دھوپ سے مجھ کو بچاتی اور اس کے بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی۔

۳۱۶۳ حارث بن مضرب سے روایت ہے ہم خواب کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میری بیماری لمبی ہو گئی اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے کہ موت کی آرزو مت کرو تو میں موت کی آرزو کرتا اور آپ نے فرمایا: بندے کو ہر ایک خرچ کرنے میں ثواب ملتا ہے مگر میں جس خرچے کا یا یوں فرمایا کہ عمارت میں خرچے کا ثواب نہیں ملتا۔

چاپ : توکل اور یقین کا بیان

۳۱۶۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تم جیسا چاہے ویسا اللہ پر توکل کرو تو تم کو اس طرح سے روزی ملے گی جیسے پردوں کو دیتا ہے حج کو وہ جو کے اٹھتے ہیں اور شام کو بیت بھرے ہوئے آتے ہیں۔

۳۱۶۵۔ جبہ اور سواہ سے روایت ہے دونوں خالد کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرت کے پاس گئے آپ کچھ کام کر رہے تھے ہم نے اس کام میں آپ کی مدد کی آپ نے فرمایا تم دونوں روزی کی لگڑ کرنا جب تک تمہارے سر چلے رہیں (زندہ رہو) اس لئے کہ ماں بچے کو سرخ جنتی ہے اس پر کمال نہیں ہوتا پھر اللہ تعالیٰ اس کو روزی دیتا ہے۔

۳۱۶۶۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے دل میں بہت سی راہیں ہیں پھر جو شخص اپنے دل کو سب راہوں میں لگا دے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا اس کو

يُنْفَا يَكْنُسِي مِنَ الْمَطَرِ وَيَكْنُسِي مِنَ الشَّمْسِ مَا اعَانِي عَلَيْهِ حَقَّقَ اللَّهُ تَعَالَى

۳۱۶۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ اِسْنِ اسْحَقَ عَنْ حَادِثَةَ ثِي مَضْرِبٍ قَالَ اَتَيْنَا حَتَانَا وَحَسَى اَللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوْذُ فَقَالَ لَقَدْ طَاطَسْتُمْنِيْ وَ لَوْلَا اَنْتِيْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَا تَتَمَتَّوْا اَلْمَوْتَ) لَتَفْتِنَیْهُ وَقَالَ (اِنَّ الْعِنْدَ لَيَزُوْرُ فِیْ مَقْعَدِهِ كَهْلُهَا اَلْاَقْسَى اَلشَّرَابِ) اَوْ قَالَ (فِی الْبَیْءَةِ)

۱۴: بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِيْنِ

۳۱۶۳۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَبْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ اَبْنُ لَبِيْغَةَ عَنْ اَبْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبْنِ تَمِيْمٍ الْحِمْصِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (لَنْ اُحْكَمَ بَرٌّ شَخْصًا عَلٰی اللّٰهِ حَتّٰی تَوَكَّلَهُ كَمَرَزَ فَلَکُمْ كَمَا يَزُوْرُ الطَّيْرُ تَعُوْذُوا جَمَاعًا وَ تَزُوْرُ مَطَانًا)

۳۱۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو نَعْوَابٍ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ سَالَمٍ (اَنْ شَرَحَنِلْ اِسْنِ شَرَحَنِلْ) عَنْ حَنَّةَ وَسَوَّاءَ اَلنَّبِیِّ حَالِبٍ فَلَا دَحْلًا عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ یَعَالِجُ شَيْئًا فَاَعْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ (لَا نَبِیَّاسَ مِنَ الرَّزَاقِ مَا تَهْوِزُوْنَ وَ اَوْشُكُمَا فَاِنَّ الْاِنْسَانَ ثَلَاثَةَ اَشْهُ اَخْمَرَ لَیْسَ عَلَيْهِ فَتْسُوْرٌ ثُمَّ یَزُوْرُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)

۳۱۶۶: حَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ اِسْحَقَ اَنَا اَبُو شُعَيْبٍ صَالِحٌ نَسْنِ رَافِقِ الْعَطَّارِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُمَیْیُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَانَجٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَلْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (اَنْ مِنْ قَلْبِ نَبِیٍّ اَدَمٌ بِكُلِّ وَاوٍ)

کسی راہ میں ہلاک کر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر
بھروسہ کرے تو سب راہوں کی فکر اس کو جاتی رہے گی۔

۳۱۶۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں
نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے 'آپ فرماتے
تھے: تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ
تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔

۳۱۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ
نے فرمایا: تو ہی مسلمان اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے تا تو اس
مسلمان سے ہر بھلائی میں تو حرص کر پھر اگر تو مغلوب ہو
جائے تو کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا وہ کیا
اور ہرگز اگر مرگمٹ کر اگر شیطان کا دروازہ کھولے ہے جب
اس طور سے ہو کہ تقدیر پر بے اعتمادی اٹھے اور انسان کو یہ
عقیدہ ہو کہ یہ ہمارے قائل کام کرنے سے یہ آفت آئی۔

باب: حکمت کا بیان

۳۱۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کا کلمہ گویا
مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جہاں اس کو پائے وہ اس کا
زیادہ مقدار ہے۔

۳۱۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں
کہ بہت سے لوگ ان میں ناشکری کر رہے ہیں۔ ایک تو
تندرستی اور دوسرے فراغت (بے فکری)۔

۳۱۷۱: حضرت ابو ایوب سے روایت ہے ایک شخص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا
رسول اللہ مجھ کو کوئی بات فرمائیے لیکن مختصر۔ آپؐ نے
فرمایا: جب تو نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا تو

نُفْعًا فَمِنْ أَتَمَّ قَلْبًا الشَّعْبُ كُلُّهَا بِإِذْنِ اللَّهِ بَاقِي وَإِ
إِغْلَاقًا وَمَنْ تَوَخَّلَ عَلَى اللَّهِ خُفَاءَ الشَّعْبِ

۳۱۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَسُوْنُ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُخَسُّ
الْعَيْنَ بِاللَّهِ.

۳۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ سَالِمَةَ بْنَ غَبِيْثَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا
أَكْبَرُ مَا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ حَيٌّ وَ
أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَهُوَ كَلْبِي خَيْرٌ
أَخْرَضَ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَنْفَعُكَ فَإِنْ عَمِلَكَ أَمْرٌ فَقُلْ
قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلْ وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ فَإِنَّ اللَّهَ تَنْفَعُ عَمَلُ
الشَّيْطَانِ).

۱۵: بَابُ الْحِكْمَةِ

۳۱۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ زَيْنَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَغْرِبِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحِكْمَةُ
الْحِكْمَةُ صَالَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ وَأَحَدُهَا قَلْبُهُ أَحْيَىٰ بِهَا).

۳۱۷۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ لَنَا
صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
نِعْمَتَانِ مُعَوَّنٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الضَّخَّةُ وَالْفَرَاغُ

۳۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ لَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَلَمَانَ
لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خَبَرٍ
مَوْلَىٰ أَبِي الْيُؤُوبِ عَنْ أَبِي الْيُؤُوبِ قَالَ سَأَلَ رَجُلًا إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي وَ

اب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے اور ایسی بات
مے سے مت نکال جس سے آئندہ مذکر کرنا پڑے اور جو
کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جا۔

۳۱۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو شخص بیٹھ کر حکمت کی بات سے بھر لوگوں سے
وہی بات بیان کرے جو اس نے بری بات سنی ہے
اپنے ساتھی سے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص
چرواہے کے پاس آیا اور اس سے کہا اے چرواہے مجھ
کو ایک بکری ذبح کرنے کے لئے دے۔ وہ بولا ہا
اور گھد میں سے (جو بھی بکری تھے) اچھی معلوم ہو اس
کا کان پکڑ کر لے جا۔ پھر وہ گیا اور کتے کا کان پکڑ کر
لے چلا۔

چاپ: تواضع کا بیان اور کتر کے چھوڑ

دیئے کا بیان

۳۱۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ
شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے
دانے کے برابر غرور ہو اور وہ شخص دوزخ میں نہ جائے
گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان
ہو۔

۳۱۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ
فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا ازار پھر جو
کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لئے مجھ سے جھگڑے

أَوْحِزَ قَالَ (إِذَا قُتِلَ فِي صَلَاحِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُؤَدِّعٍ وَ
لَا تَكْتَلِمُ بِكَلَامٍ تَغْتَبِرُ مِنْهُ وَاتَّخِمْ الْيَأْسَ عَمَّا فِي يَدَيْ
الْيَأْسِ)

۳۱۷۲ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ
مُوسَى عَنْ حُمَادِ بْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ
حَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ
الْتَمَسَ يَخْلُسَ يَسْمَعْ الْحِكْمَةَ ثُمَّ لَا يُعَذِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ
إِلَّا شَرًّا مَا يَسْمَعُ كَمَنْ لَمْ يَخْلُفْهُ رَاغِبًا فَقَالَ يَا زَعْنُو
أَنْتَ رُسِي شَرًّا مِنْ عَمَلِكَ قَالَ أَفَعَمَّ فَخَلَّدَ يَأْذُنَ غَيْرِهَا
فَدَهَبَ فَاحْذَرِ يَأْذُنَ كُلِّ الْعَمَلِ)

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سُلَيْمَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُوسَى ثَنَا حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ
حَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ
الْتَمَسَ يَخْلُسَ يَسْمَعْ الْحِكْمَةَ ثُمَّ لَا يُعَذِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ
إِلَّا شَرًّا مَا يَسْمَعُ كَمَنْ لَمْ يَخْلُفْهُ رَاغِبًا فَقَالَ يَا زَعْنُو
أَنْتَ رُسِي شَرًّا مِنْ عَمَلِكَ قَالَ أَفَعَمَّ فَخَلَّدَ يَأْذُنَ غَيْرِهَا
فَدَهَبَ فَاحْذَرِ يَأْذُنَ كُلِّ الْعَمَلِ)

۱۶: بَابُ الْهَوَايَةِ مِنَ الْكِبَرِ

وَالْتَوَاضِعُ

۳۱۷۳ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرُّفَيْ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ خَمِيصًا
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ
مِنْ حِرْطٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حِرْطٍ مِنْ إِتْمَانٍ)

۳۱۷۴ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ السَّاهِبِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (تَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبَرَاءُ
وَالْعِظَمَةُ إِذَا دُعِيَ مِنْ نَارٍ أَعْيَ وَاحِدًا مِنْهُمَا الْفَيْئَةُ

فی جہنم۔

میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔

۳۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ اسْحَقَ قَالَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارَبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُونَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبَرَاءُ وَدَانِي وَالْعَلَمَةُ لِأُولَى فَمَنْ تَارَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا لَقِيْتُهُ فِي النَّارِ).

۳۱۷۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی رضامندی کے واسطے ایک درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ گٹا دے گا یہاں تک کہ اسفل السافلین (سب سے نیچا درجہ) میں اس کو رکھے گا۔

۳۱۷۶: حَدَّثَنَا حُزَيْمَةُ بْنُ يَحْيَى شَا أَيْ وَهَبُ اخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ذُرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ دَرَجَةً يَرْفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَ مَنْ يَتَكَبَّرُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً يَصْغُرُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً حَتَّى يَسْجُدَ فِي السَّافِلِينَ).

۳۱۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بکڑی پھر آپؐ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالنے لگے یہاں تک کہ وہ آپؐ کو لے جاتی جہاں چاہتی اپنے کام کے لئے۔

۳۱۷۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ وَ سَلَمَةُ بْنُ قَتَيْبَةَ قَالَا شَا شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ انْ كُنَّاتِ الْأَمَةِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَسْزُغُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى يَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي حَاجَتِهَا.

۳۱۷۸: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ پیار کی عیادت کرتے جہازے کے ساتھ جاتے تھام اگر دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے گدھے پر سوار ہوتے اور جس دن بنی قریظہ اور بنی نضیر کا واقعہ ہوا اس دن آپؐ ایک گدھے پر سوار تھے اس کی رخی خرمائی چھال کی تھی آپؐ کے نیچے ایک زین تھا خرما کا پوست کا جو گدھے پر کھاتھا یہ سب امور آپؐ کی تواضع اور انکسار پر دلالت کرتے ہیں۔

۳۱۷۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَهَبٍ شَا حُرَيْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُودُ الْمَرِيضَ وَيُسْنِعُ الْحَارَةَ وَيُحِبُّ دَعْوَةَ الْمَسْئُوكِ وَالصَّبْرَ عَلَى حِمَارٍ وَيَزُومُ حُمْرَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ يَرْسِبُ مِنْ لَبِيبٍ وَنَخْنَعِ أَكَاثِفٍ مِنْ لَبِيبٍ).

۳۱۷۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو غلبہ سنایا تو

۳۱۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ شَا عَلِيَّ بْنَ الْخُسَيْمِ بْنِ وَاقِدٍ لَنَا ابْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ تواضع کرو یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے پر فخر نہ کرے۔

چاپ: شرم کا بیان

۳۱۸۰۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپ کے مبارک چہرے میں اس کا اثر معلوم ہوتا۔

۳۱۸۱۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین والوں میں ایک خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔

۳۱۸۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۳۱۸۳۔ ابو سعید انصاری اور عقبہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے پاس جو اگلے پیغمبروں کے کام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے جب تو شرم نہ کرے تو جی چاہے وہ کر۔

۳۱۸۴۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی بھا ہے اور بھا دوزخ میں جائے گی۔

۳۱۸۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں فحش ہو وہ اس کو عیب

حماہ عن النبی ﷺ اِنَّ عَظَمَتَهُمْ فَقَالَ (اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ) اَوْحَىٰ اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرُوْا اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ

۱: بَابُ الْحَيَاءِ

۳۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ نَحْنُ ابْنُ سَعْدٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ نَحْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُثْمَةَ مَوْلَىٰ لِّإِسْمَاعِيلَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخَلَدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَيَّاهُ مِنْ عَدُوِّهِ فِي حَدِيثِهَا وَكَانَ إِذَا حَكَمَ شَيْئًا ذَكَرَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ

۳۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقُوعِيُّ قَالَ عَنِ ابْنِ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ بَخْسٍ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۳۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّرَّافِيُّ قَالَ صَالِحُ بْنُ حَيَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ تَعْنَبِ الْفَرَزُطِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَ إِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۳۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ جَرِيرٌ عَنْ مُنْصَوِّدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ عُثْمَةَ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنْ مِثْلَ أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ تَكْلِمِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَىٰ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَضْغَعْ مَا شِئْتَ).

۳۱۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَوْسَىٰ قَالَ هُذَيْفَةُ عَنْ مُنْصَوِّدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي نَجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالتَّوَدُّعُ مِنَ الْحَيَاءِ وَالْحَيَاءُ فِي النَّارِ).

۳۱۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَ عَنِ الزُّرَّافِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ نَابِغٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

دار کر دے گا تو انسان ضرور قحش سے عیب دار ہو جائے گا اور حیا جس چیز میں آ جائے وہ اس کو عمدہ کر دے گی۔

چاپ : حلم اور بردباری کا بیان

۳۱۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا غصہ روک لے اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کو استعمال کرنے کی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا جس جو روک چاہے وہ پسند کر لے۔

۳۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسے میں آپؐ نے فرمایا: عبدالقیس کے قاصد ان پہنچے اور کوئی اس وقت دکھائی نہیں دیتا تھا خیر ہم اسی حال میں تھے کہ اسے میں عبدالقیس کے قاصد ان پہنچے اور اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لیکن ان میں ایک شخص تھا اشج عسری (سر پٹا ہوا)۔

اس شخص کا نام منذر بن عائد تھا وہ سب کے بعد آیا اور ایک مقام میں اترا اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھے پھر آنحضرتؐ کے پاس آیا بڑے اطمینان اور سہولت سے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اشج تھم میں دو غصتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو حلم دوسرے تو دود (یعنی دقار اور حکیم سہولت) اشج نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ صفتیں مجھ میں خلقی ہیں یا نسی پیدا ہوئی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں خلقی ہیں۔

۳۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عسری سے فرمایا: تجھ میں دو غصتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست

رکھتا ہے: القحش یعنی شئے قطعاً الا شاة ولا كان الحياء یعنی شئے قطعاً الا زانہ۔

۱۸: نَابُ الْجَلْمِ

۳۱۸۶: حَدَّثَنَا حُزَيْلَةُ بْنُ بَخْسٍ قَالَتْ عِنْدَ اللَّهِ ابْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُوْبِ عَنْ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُبْعِدَهُ دَعَا اللَّهَ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُحْبِرَهُ فِي أَمْرِ الْخَوْرِ شَاءَ)۔

۳۱۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَتْ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَتْ خَالِدُ بْنُ جَبَلَةَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عُمَارَةَ الْبَعْدِيِّ ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا خَلْفَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّقُوا فَوْقَ عَبْدِ الْقَيْسِ) وَمَا بَرَى أَحَدٌ مِنَّا لَشَرِّ كَذَّالِكٍ إِذَا جَاءَ وَاسْرُلُوا فَإِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُ الْأَشْجِ الْعُسْرِيُّ فَجَاءَ بَعْدَ هَؤُلَاءِ قَاتَنَاحَ وَاحِلَةَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ جَانِبَيْهِ ثُمَّ حَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا أَضْحَ إِذَا فَبِكَ لِحَصْلَتَيْنِ يُجْهَمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْوُدَّةُ)۔

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَشْنَى خَلَصْتُ عَلَيْهِ أَمْ شَيْءٌ حَدَّثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سَلْ شَيْءَ جِلْمَتٍ عَلَيْهِ)۔

۳۱۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ثَابِتُ الْعَمَّاسِ بْنُ الْعَصَلِيِّ الْأَنْصَارِيُّ قَالَتْ فُرَّةُ ابْنِ خَالِدٍ ثَابِتُ خَمْهَرَةَ عَنْ أَبِي عَاصِبٍ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ قَالَ لِلْأَشْجِ الْعُسْرِيِّ (إِنْ فَبِكَ

رکھتا ہے علم اور حیا۔

حَضَرْتَنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْجَلِيلُ وَالْحَيَاءُ.

۳۱۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گھونٹ پینے کا قواب اللہ تعالیٰ کے پاس اتنا نہیں ہے جتنا عسکر گھونٹ پینے کا اللہ کی رضامندی کے لئے۔

۳۱۸۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْوَمَ قَالَ بَشَّرَ بَنُ عُمَرَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سُلَيْمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ خُرْغَةٍ أَغْطَمَ أَحَدًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ خُرْغَةٍ عَطِطَ كَفَلَهَا غِنَى الْبَغَاءِ وَخَبِ اللَّهُ).

باب: غم اور رونے کا بیان

۱۹: بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

۳۱۹۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چرچر کر رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا بیٹے اور زیادہ روتے اور تم کو بچھوٹوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ حرہ نہ آتا اور تم جگلوں کو کلک جاتے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔

۳۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَلَةُ بْنُ مُوسَى الثَّانِي إِسْرَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُؤَرِّقِ الْعَصَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَاسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ إِنَّ السَّمَاءَ اطْبَقَتْ وَحَقٌّ لَهَا أَنْ تَطْطَ مَا فِيهَا مَوْجِعٌ أَرْبَعُ أَصَابِعٍ إِلَّا وَرَأَيْتَ ذَلِكَ وَاصْبَحَ جِهَنَّمُ سَاحِدًا لِلَّهِ وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكُكُمْ قَبِيلًا وَلَسَكُنْتُمْ خَبِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرْشَاتِ وَلَحَزَنْتُمْ إِلَى الصُّغَدَاتِ نَحَارُونَ إِلَى اللَّهِ) وَاللَّهُ لَوِ دِدْتُ أَنِّي تَحُثُّ شَجَرَةً نَفَضْتُ

۳۱۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جانتے وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا بیٹے اور بہت روتے۔

۳۱۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكُكُمْ قَبِيلًا وَلَسَكُنْتُمْ خَبِيرًا).

۳۱۹۲: عامر بن عبد اللہ بن زہیر سے روایت ہے ان کے باپ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اسلام میں اور اس آیت کے اترنے میں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا صرف چار برس کا فاصلہ تھا: ﴿وَلَا يَكُونُ سَوْءًا مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ﴾

۳۱۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُدْرِكَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَفْقَاتٍ الرَّضَعِيِّ عَنْ أَبِي خَارِمٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ مِنْ سَلَامِهِمْ وَبَلَّ أَنْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْآيَةَ يُعَابِيهِمْ اللَّهُ بِهَا إِلَّا أَرْبَعَ سِنِينَ: ﴿وَلَا يَكُونُ سَوْءًا مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ﴾

الْكَفَّاتِ مِنْ قُلُوبِ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ
كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ [الحديد: ١٦]

٣١٩٣ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلْفٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحَقْلِيُّ قَالَ
عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِيهِمْ أَنَّ عِنْدَ اللَّهِ تَبَّخِي
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُكْرُوا
وَالصَّحَّكَ فَإِنَّ خَمْرَةَ (الطَّحَّكَ تَمِيْتُ الْقَلْبَ).

[illegible]

عَلَيْهِمُ الْأَمْدُ فَفَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثُرَ مِنْهُمْ
فَاسِقُونَ ﴿٦٠﴾

۳۱۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت مت ہنسو۔ اس لئے کہ بہت ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۳۱۹۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: مجھ کو قرآن سنا۔ میں نے آپؐ کو سورہ نساء سنائی جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَحِشْنَا بَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ ﴿۱﴾ اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر گواہ کر کے لائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ کر کے لائیں گے تو میں نے آپؐ کو دیکھا آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۳۱۹۵۔ حضرت براہِ رحمۃ اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں آپ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ مٹی گیلی ہو گئی آپ کے آنسوؤں سے پھر آپ نے فرمایا اے بھائیوں اس کے لئے جاری کرو۔

۳۱۹۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روؤ اگر روٹا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ آخرت کی یاد رکھو۔

۳۱۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان بندے کی آنکھ سے آنسو نکلیں اگرچہ کبھی کے سر

٣١٩٥. حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِهْرَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُسْلِمَ بْنَ أَبَا بَكْرٍ رَجَاءَ الْحَرَّاسِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ
عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَاضِرَةِ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خُذْ بِلِثْمِ الثَّوْرِيِّ ثُمَّ قُلْ يَا خَوَاتِمَ
النَّبِيِّينَ لَعْنُكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ الْعَظِيمَةِ

٣١٩٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
الْبَغْدَادِيُّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي ثَابِتَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَنْتُمْ أَقْوَامٌ لَمْ تَنْكُحُوا هَاسِكُوا).

مَسْعُودٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ بَخْرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ ذُرْوَعٌ وَابْنُ حُكَّانٍ مِثْلُ زَأْسِ الذُّنَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ نُصِبَتْ شَيْئًا مِنْ خَيْرٍ وَجْهَهُ إِلَّا حُرِّمَتْهُ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ)۔

۲۰: بَابُ التَّوَقُّفِ عَلَى الْعَمَلِ

چاپ: عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا

۳۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً هَؤُلَاءِ وَلَهُمْ أَهْلُهَا﴾ سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو رتا کرتے ہیں اور چوری اور شراب پیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں اے ابوبکر! جی! اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں سعادت دیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور پھر ڈرتے رہتے ہیں شاید ہمارے اعمال قبول نہ ہوں۔

۳۱۹۹: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اعمال صالح کی مثال برتن کی سی ہے جب برتن میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اس کے اوپر بھی خراب ہوگا۔

۳۲۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب لوگوں کے سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور عہدائی میں بھی اچھی طرح سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ سچا ہے۔

۳۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور صحیح راستہ مضبوطی سے لے کر کوئی تم میں سے ایسا نہیں جس کا

۳۱۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً هَؤُلَاءِ فَلَهُمْ أَهْلُهَا﴾ (الْمُسَوِّدُ ۶۰) أَهْلُو الْبَيْتِ نِسْوَى وَنِسْوَى وَنِسْوَى بِشَرْبِ الْخَمْرِ قَالَ (لَا يَأْتِيَنَّكَ أَسَى بَكْرٍ) أَوْ يَأْتِيَنَّكَ الصَّدِيقُ) وَكَذَلِكَ الرَّجُلُ بِصَوْمٍ وَنَصَدَقٍ وَبِضَلَى وَتَوَّحَّافٌ أَنْ لَا يُفْضَلَ مِنْهُ)۔

۳۱۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُمَرَ بْنِ الدِّمَشْقِيِّ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَرْدَةَ تَنَا حَاسِبٌ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِطَلْوَعٍ إِذَا طَلَبَ أَنْفَعُهُ طَلَبَ الْإِثْلَ وَإِذَا فَسَدَ أَنْفَعُهُ فَسَدَ الْإِثْلُ)۔

۳۲۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحُمْصِيُّ تَنَا عَفِيفَةُ عَنْ وَزْأَةَ تَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي ذَهْوَانَ أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنْ الْعَبْدُ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَاءَةِ فَأَخْسَنَ وَصَلَّى فِي السَّرِّ فَأَخْسَنَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا عَبْدِي حَقًّا)۔

۳۲۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ تَنَا وَزْأَةُ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ سُوَيْسٍ قَالَ تَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(فَارِنُوا وَسَلِّذُوا فَإِنَّ لَيْسَ أَخَذَ مِنْكُمْ سَلْجِيهَ عَمَلُهُ) قَالَ: وَلَا أَنْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ (قَالَ: وَلَا أَمَّا الْآ أَنِ بَعَثَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)

عمل اس کو نجات دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی آپ کا عمل نجات نہیں دے گا آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔

۲۱: بَابُ الزِّيَادَةِ وَالْتِمَاعَةِ

پایہ: زیادہ اور شہرت کا بیان

۳۲۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُقَيْمِيُّ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ اَسَى حَارِثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكَ فَمَنْ عَمِلَ لِيْ عَمَلًا اشْرَكَ فِيهِ غَيْرِيْ فَأَنَا مِنْهُ بِرَبِّيْ وَ هُوَ يَلْذِي الشِّرْكَ.

۳۲۰۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں تمام شریکوں میں سے زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے پھر جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے تو میں اس عمل سے بیزار ہوں کبھی اس کو قبول نہ کروں گا۔ وہ اسی کے لئے ہے جس کو شریک کیا۔

۳۲۰۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَشَارٍ وَ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَالُ وَ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ سُبْرِ الْبُرْسِيُّ أَنَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ حَفْصٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مَيْسَاءَ أَنَّ ابْنَ حَفْصٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مَيْسَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ فَصَالَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا خُتِمَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيُومَ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٌ مِنْ كَانِ اشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ اللَّهُ فَلْيَعْلَلْ نَوَابِيهَ مِنْ عَبْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكَ.

۳۲۰۳ حضرت ابوسعید بن فضالہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا یعنی اس دن جس کے ہونے میں کچھ شک نہیں تو پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی عمل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو شریک کیا تو وہ اس کے ثواب بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شخص سے مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کی شرکت سے بے پرواہ ہے۔

۳۲۰۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ نَعْنُ لِقَاءَ أَهْلِ الْمَسْجِدِ الدِّخَالِ فَقَالَ (أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسْجِدِ الدِّخَالِ ؟) قَالَ قُلْنَا بَلَى فَقَالَ (الشِّرْكَ الْحَقِيءُ إِنَّ بَقِيَّةَ الرَّجُلِ يُضِلُّ قَبْرَيْنِ ضَلَاةً لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرٍ دَخَلِي).

۳۲۰۴ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم دیال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جس کا دردِ دیال سے زیادہ ہے تم پر میرے نزدیک۔ ہم نے عرض کیا بتائیے آپ نے فرمایا: پوشیدہ شرک اور وہ یہ ہے کہ آدمی کو دیکھ کر اپنی نماز کو نہت دے۔

۳۲۰۵: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ
مجھ کو اپنی امت پر جس کا ڈر ہے وہ شرک کا ہے میں یہ
نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کو پوجھنے کے لیکن عمل
کریں گے غیر کے لئے اور دوسری چیز کا ڈر ہے وہ
شہوتِ خفیہ ہے۔

۳۲۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں
کو سنانے کے لئے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس
کی رسوائی قیامت کے دن لوگوں کو سنا دے گا اور جو
کوئی ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو
دکھلا دے گا۔

۳۲۰۷: حضرت جناب سے بھی ایسی ہی روایت
ہے۔

باب: حسد کا بیان

۳۲۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد
چار نہیں مگر دو شخصوں سے ایک تو اس شخص سے جس کو
اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ
کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم
دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا
ہے۔

۳۲۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں کرنا

۳۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَلَفٍ الْغَسَّالِيُّ ثَنَا زَوَادُنَا
الْحِرَاحِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ
عَنْ عَمَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَوَفَ عَلَيَّ أَهْلِي الْأَشْرَافُ
بِاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِقَوْلِ الْغَيْبِ ذُنُوبًا وَلَا لِقَوْلِ الْغَيْبِ
أَهْمَالًا لِعَبْرِ اللَّهِ وَشَهْوَةِ حَيْثَةٍ).

۳۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ
لَنَا سَكْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْمُخْبَارِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي قَبِيلَةَ عَنْ عَطِيَّةِ التَّمُوزِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدَّادِيِّ عَنِ الشَّيْخِ ﷺ قَالَ: (مَنْ بَسِغَ بَسِغَ اللَّهُ بِهِ
وَمَنْ بَرَّاهُ اللَّهُ بِهِ).

۳۲۰۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الْوَهَّابِ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ جَلْدَبِ قَالَ.
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ بَرَّاهُ اللَّهُ بِهِ وَهُوَ بَسِغَ
بَسِغَ اللَّهُ بِهِ).

۲۲: بَابُ الْحَسَدِ

۳۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَيْمٍ ثَنَا أَبِي وَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ
بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي الشَّيْءِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا
فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَةٍ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً
فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَتُعْلَمُهُا).

۳۲۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَبِيْثٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بَرْزَنْدٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

چاہے گرد و مخصوص سے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے عذاب بنایا وہ اس کو پڑھتا ہے دن رات۔ دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ کرتا ہے رات اور دن۔

۳۲۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نیکوں کو کما لیتا ہے جیسے آگ کڑیوں کو کما جاتی ہے اور صدقہ گناہوں کو بھجا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بھجا دیتا ہے اور نماز نور ہے مومن کا اور روزہ ڈھال ہے دوزخ سے۔

باب: بغاوت اور سرکشی کا بیان

۳۲۱۱: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتھ جوار اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے دنیا میں بھی عذاب دینا لائق ہو سوائے بغاوت اور رشتہ داری قطع کرنے کے۔

۳۲۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے جلدی جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے وہ نیکی کرنا ہے اور رشتہ داری نبھانا اور سب سے جلدی جن کا عذاب آتا ہے وہ بغاوت ہے اور رشتہ داری قطع کرنا۔

۳۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو یہی برائی کے لئے کافی ہے اس کی جاہی کے لئے اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي شَيْءٍ وَخَلَّ أَنَاةُ الْفَرَّانِ فَهُوَ يَقُولُ بِهِ أَنَاةُ اللَّيْلِ وَأَنَاةُ النَّهَارِ وَخَلَّ أَنَاةُ اللَّهِ مَا لَا فَهْوَ يُفَقِّهَ أَنَاةُ اللَّيْلِ وَأَنَاةُ النَّهَارِ)

۳۲۱۰: حَدَّثَنَا هَرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَاحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى الْحَسَّاطِ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالضُّدَّةُ تَطْفِئُ الْحَبِطَةَ كَمَا تَطْفِئُ الْمَاءَ النَّارُ وَالضَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ وَالْبَغْيُ جُحَّةٌ مِنَ النَّارِ).

۲۳: بَابُ الْبَغْيِ

۳۲۱۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّارِكِ وَأَبْنُ عَلِيٍّ عَنْ غُبَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي نَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعْجِلَ اللَّهُ لَصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَنْجُرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَفُطْنَةِ الرَّحِمِ).

۳۲۱۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ لَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ شُعَاوَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَشْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابُ الْبِرِّ وَجَلَّةُ الرَّحِمِ وَأَشْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغْيِ وَفُطْنَةُ الرَّحِمِ).

۳۲۱۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى نَيْسَى عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

۳۲۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ آپس میں ایک دوسرے سے تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر (علم) اور سرکشی نہ کرے۔

۳۲۱۳: حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ بَحْثِي: قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَنَانِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا وَلَا تَعْنُوا بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ

باب: تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان

۳۲۱۵: عطیہ سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی پر ہیزگاری کے درجہ کو نہیں پہنچتا۔ یہاں تک کہ جس کام میں برائی نہ ہو اس کو چھوڑ دے اس کام کے ڈر سے جس میں برائی ہو۔

۲۴: بَابُ الْوَرَعِ وَ التَّقْوَى

۳۲۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا هَذَا مِنْ الْقَاسِمِ قَالَا أَبُو عَمْرٍو قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَنَانِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْتَلِغُ الْغَدُّ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدْعَ مَا لَا تَأْتِي بِهِ خَلْقًا لِمَا بِهِ النَّاسُ.

۳۲۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا صاف دل زبان کا سچا لوگوں نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں رنگاہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد۔

۳۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا بَحْثِي بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَا نَعِثْتُ نُسَيْبَ بْنَ عَمْرِو اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَبْلَ لَزْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ النَّاسَ الْفَضْلُ قَالَ كُلُّ مُخْلُومٍ الْكَلْبُ صُدُوقُ الْبَشَرِ قَالُوا صُدُوقُ الْبَشَرِ نَغْرَفَةٌ فَمَا تَخْلُومُ الْقَلْبَ قَالَ هُوَ النَّفْسُ الْفُجْيُ لَا إِلَهَ فِيهِ وَلَا نَفَى وَلَا عِلٌّ وَلَا حَسَدٌ.

۳۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو پرہیزگاری کو سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تواضع کر سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا اور تو لوگوں کے لئے وہی چاہ جو اپنے لئے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا عسایہ ہو اس سے نیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور فحشی کم کر اس لئے کہ بہت ہنسنا دل کو مار داتا ہے۔

۳۲۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَبُو معاوية عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَنَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ الْأَشْطَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَنَا هُرَيْرَةُ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَقْبَدَ النَّاسِ وَ كُنْ فَيَعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ وَ أَجِبْ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَ أَخْبِرْ حَوَارِثَ مَنْ حَاوَزَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَ أَقْبَلْ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

۳۲۱۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کے برابر

۳۲۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ وَهْبٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ

کوئی عقل مندی نہیں اور کوئی پرہیزگاری اس کے محل نہیں ہے کہ آدمی حرام سے باز رہے اور کوئی حسب اس کے برابر نہیں ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہوں۔

۳۲۱۹: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسب مال ہے اور کرم اقویٰ۔

۳۲۲۰: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں ایک کلمہ یا ایک آیت جانتا ہوں اگر سب آدمی اسی پر عمل کریں تو وہ کافی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی آیت ہے؟ آپؐ نے فرمایا ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ایک راہ نکال دیکھ گزر اوقات کی اور اس کی ضرورت کر دیکھ۔

چاپ: لوگوں کی تعریف کرنا

۳۲۲۱: حضرت ابو زہرہ ثقیفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا بناوہ یا بناوہ جو ایک مقام ہے طائف کے قریب آپؐ نے فرمایا قریب ہے کہ تم جنت والوں کو دو رخ والوں سے تمیز کر لو گے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیونکر ہو گا یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے۔

۳۲۲۲: کلثوم خزاعی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیسے پتہ چلے گا میں نے فلاں کام نیک کام کیا اور جب برا کام کیا تو آپؐ نے فرمایا: جب میرے پڑوسی

عن القاسم بن محمد عن أبي ذر بن الحولاني عن أبي ذر قال قال رسول الله ﷺ لا عقل كالتدبير ولا ورع كاللحم ولا حسب كخفن الخلق

۳۲۱۹: حدثنا محمد بن حلف العسقلاني نا يونس بن محمد نا سلام بن أبي مطيع عن قتادة عن الحسن عن سفيان بن خديج قال قال رسول الله ﷺ الحسب المال والكرم التقوى

۳۲۲۰: حدثنا هشام بن عمار و عثمان بن أبي شيبة قال نا الفقيه ابن سليمان عن محمد بن الحسن عن أبي السائب صواب نا ثوبان عن أبي ذر رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مني لا عرف كلمة و قال عثمان آية لو احدث الناس كلهم بها لكففتهم فالتوا بنا رسول الله آية آية قال و من يق الله يجعل له مخرجا

۲۵: بَابُ التَّائِبِ الْحَسَنِ

۳۲۲۱: حدثنا أبو نجر عن أبي شيبة نا يزيد نا هارون نا مافع ابن عمر التميمي عن أمية نا صفوان عن ابن زهير النخعي عن أبيه قال خطبا رسول الله ﷺ بالنابوة أو التناوة قال و التناوة من الطاعة فلا يؤشك أن تعرفوا أهل الحق من أهل الشار فالواهم داء يا رسول الله قال سالت الحسب و التناوة الشيء فتمت فهذه الله بغضكم على بعض

۳۲۲۲: حدثنا أبو نجر عن أبي شيبة نا أبو معاوية عن الأعمش عن جامع ابن شداد عن ثعلبة الخزاعي قال نا السبي بن خنيس نا رسول الله كيف لي أن اعلم اذا اخسئت اني قد اخسئت و اذا اسأت اني قد

تھ سے کہیں تو نے اچھا کیا تو تو نے اچھا کام کیا اور جب کہیں براتو سمجھ لے کہ برا کام کیا۔
۳۲۲۳ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

اسات ۱۰ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ حَبْرَانِكَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا قَالُوا إِنَّكَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ
۳۲۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْشٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ الثَّيَابُ
مُعَمَّرٌ عَنْ مُسْطَوِرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ لِي إِنْ أَعْلَمْتُ إِذَا أَحْسَنْتُ وَ
إِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعْتَ حَبْرَانِكَ
يَقُولُونَ أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ
يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ.

۳۲۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی تعریف اور ثناء سے سنتے سنتے اور دوزخ والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی جھ اور برائی سے سنتے سنتے۔
۳۲۲۴: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا ایک آدمی خالص خدا تعالیٰ کیلئے کوئی کام کرتا ہے لیکن لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کام کی وجہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ نقد خوشخبری ہے مومن کو۔

۳۲۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْشٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْحَمٍ قَالَا ثَنَا
مُسْلِمٌ بْنُ أَبِیْهِمْ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ ثَنَا غَفِيَةُ بْنُ أَبِي ثَيْبٍ عَنْ
أَسَى الْحَوْزَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَفْهَلُ الْحَبْرَةِ مِنْ مَلَأَ اللَّهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا. وَ هُوَ
يَسْمَعُ
۳۲۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ
جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَوَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الضَّاهِبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ
بِعَمَلٍ الْعَمَلُ لِلَّهِ قَبِيحُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ.
قَالَ ذَالِكَ قَبِيحُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ.

۳۲۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عمل کرتا ہوں وہ مجھے اچھا لگتا ہے اس طرح سے کہ لوگ اس کو سن کر میری تعریف کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تجھ کو وہ ہر اثواب ملے گا ایک تو پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا علانیہ عمل کرنے کا۔

۳۲۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ
سَابٍ أَبُو سَبَّابِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
بَارِسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَعْمَلُ الْعَمَلَ
فَيُطْلَعُ عَلَيْهِ فَيُعْجِبُنِي قَالَ لَكَ أَخْرَانِ أَحَرُّ الْيَسْرِ وَأَحَرُّ
الْعَلَابَةِ

چاپ: نیت کے بیان میں

۲۶: بَابُ النَّيَّةِ

۳۲۲۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ

۳۲۲۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے تو کہا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر ایک عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے سو جس آدمی نے اللہ و رسول کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے کی نیت سے ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف ہوگی۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ الْكَلْبِ بْنَ سَعْدٍ قَالَ أَنَا بَخِيسُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الزُّهَيْرِ السَّيَمِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَبْعَ عَشْرَةَ أَلْفًا وَأَصَابَ اللَّهُ سَمْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَحْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ مِثْلُ مَا يُرَى مِنْ كُنْهَاتِ هِجْرَتِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمِنْ كُنْهَاتِ هِجْرَتِهِ لَدُنِّيَا بَيْتُهَا أَوْ أَمْرًا بِتَرْوِجِهَا فَهَاجَرْتُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

۳۲۲۸: حضرت ابو کوثر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کے لوگوں کی مثال چار شخصوں کی طرح ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم زیادہ اپنے علم کے موافق عمل کرتا ہے اپنے مال میں اور اس کو خرچ کرتا ہے اپنے حق میں دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ کہتا ہے اگر مجھ کو مال ملتا تو میں پہلے شخص کی طرح اس پر عمل کرتا آپ نے فرمایا: یہ دونوں شخص برابر ہیں ثواب میں۔ تیسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بے حد لغو اخراجات کرتا ہے۔ چوتھے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا نہ مال لیکن وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں تیسرے شخص کی طرح اس کو صرف کر دیتا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَفْصِ عَنْ أَبِي كَثْبَةَ الْأَسَدِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَخْلٍ رَخِلَ أَثَرُ اللَّهِ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ وَرَخِلَ أَثَرُ اللَّهِ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مَثَلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ بِمَثَلِ الَّذِي يَعْمَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْآخِرَةِ سَوَاءٌ وَرَخِلَ أَثَرُ اللَّهِ مَا لَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا فَهُوَ يَحْطُبُ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَرَخِلَ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مَثَلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مَثَلِ الَّذِي يَعْمَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْوُزْنِ سَوَاءٌ

حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُصْطَوِّبٍ الْمَرْزُوقِيُّ ثَنَا عَفَّي الرَّزَّاقِيُّ الثَّنَائِيُّ مَعْمَرٌ (مَعْمَرٌ) عَنْ مُصْطَوِّبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَفْصِ عَنْ أَبِي كَثْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ سُمْرَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُعْصُطَبٍ عَنْ مُصْطَوِّبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَفْصِ عَنْ أَبِي كَثْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

۳۲۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ قَالَ ثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بُعِثَ النَّاسُ عَلَى
مَنَاتِهِمْ

۳۲۳۰: جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۲۳۰ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ وَتَكَرَّرَ بَيْنَ عِدَّةٍ قَالاَ
شَرِيكَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَخَشَرُ النَّاسِ عَلَى مَنَاتِهِمْ

۲۷: بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

چاپ: انسان کی آرزو اور عمر کا بیان

۳۲۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اس مربع کے بیچ میں ایک اور خط کھینچا اور اس بیچ والے خط کے دونوں طرف بہت سے خط کھینچے اور ایک خط اس مربع کے باہر کھینچا پھر آپؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بیچ کا خط آدمی ہے اور یہ جو اس کے دونوں طرف خط ہیں یہ بیماریاں اور آفتیں ہیں جو ہمیشہ اس کو کافعی اور دستی رہتی ہے چاروں اطراف سے اگر ایک آفت سے بچا تو دوسری آفت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ جو چار خط اس کو گھیرے ہوئے ہیں یہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس مربع سے باہر نکل گیا وہ اس کی آرزو ہے۔

۳۲۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اس کی عمر ہے اپنی گردن کے پاس ہاتھ رکھا پھراپنا ہاتھ آگے پھیلا یا اور فرمایا: یہاں تک اس کی آرزو بڑھی ہوئی ہے۔

۳۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۲۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِمَكْرٍ بْنِ حَلَبٍ وَأَبُو مَكْرٍ بْنُ حَلَّادٍ الشَّاهِلِيُّ قَالَا لَنَا بَعْضُ قَتَادَةَ شُعْبَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي بَعْثَرٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَطَّ حَطًّا مُرْتَبَعًا وَحَطًّا وَسَطَ الْحَطِّ الْمُزْنَبِ وَحَطًّا طَوَّالِي جَانِبِ الْحَطِّ الْبَدَنِ وَسَطَ الْحَطِّ الْمُزْنَبِ وَحَطًّا حَارِجًا مِنَ الْحَطِّ الْمُزْنَبِ فَقَالَ اتَّقُوا مَا هَذَا.

قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ الْحَطُّ الْأَوَّلُ وَسَطُ . وَهَذَا الْخَطُّ طَوَّالِي جَانِبِ الْأَعْرَاضِ نَهْنَهَةٌ أَوْ نَهْنَهَةٌ مِنْ شَيْءٍ مَكَانٍ فَإِنْ أَخْطَا هَذَا أَصَابَهُ هَذَا وَالْحَطُّ الْمُزْنَبُ الْأَخْلَى الْمُحْصِي . وَالْحَطُّ الْحَارِجُ الْأَمَلُ

۳۲۳۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالاَ الْفَضْلُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَجَلُهُ عِنْدَ قِتَاءِهِ وَسَطُ بَدَنِهِ أَمَانَةُ نَفْسِهِ قَالَ وَتَمَّ أَمَلُهُ .

۳۲۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُضَاعِيُّ قَالاَ

بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت میں
ایک تو زندگی کی محبت میں دوسرے مال کی محبت میں۔

عَنْ الْعَرَبِيِّ أَنَّ أُمَّ حَازِمٍ عَنِ أَعْلَاءَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ الشَّيْخُ
شَابٌ هِيَ خُتْمُ النَّفْسِ فِي خُتْمِ الْحَيَاةِ وَكُنُوزُ الْمَالِ

۳۲۳۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جو رُحاً
ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی
ہیں ایک تو مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص۔

٣٣٥. حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقَانَ الضَّمَّاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْعُرَيْزِيَّ بْنَ
أَسَى حَادِمَ عَمِّ الْأَعْلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ كَانَ لِنَارِ آدَمَ وَآدَمِيٍّ
مِنْ مَالٍ لِأَحَبِّ أَنْ يَكُونَ مَغْبُتًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأَ بَيْتَهُ إِلَّا
الرَّامُ وَيَتَوَبَّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس دو وادیاں بھر کر مال ہو پھر بھی اس کا جی چاہے کہ (کاش!) ایک اور ہوتی۔ اس کے ٹرس کو کوئی چیز بھرنے والے سوائے مٹی کے۔

٣٣٦ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُمَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ
 السَّيِّئِ إِلَى السَّيِّئِ وَالْأَفْلَهُ مَن يَخْوَ ذَٰلِكَ

٢٨ : بَابُ الْمَدَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ

پاپ : نیک کام کو ہمیشہ کرنا
 ۳۲۷ : حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تم اس کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گیا (دنیا سے) آپؐ نے انتقال نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپؐ اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے اور آپؐ کو بہت پسند وہ عمل ہوتا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

٣٣٤. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَوَّلًا أَخُو ص
عَنْ أَبِي اسْحَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ
ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ﷺ مَا نَفَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ
حَالِسٌ وَتَحَاثُّ أَحَدُ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي
يُؤْمَرُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ سَيِّئًا.

۳۲۳۸: ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی اسنے میں آپؐ میں کھرخرف لائے، آپؐ نے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ میں نے عرض کیا غلامی عورت جو رات کو نہیں سوتی۔ آپؐ

٥٣٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَا أُمُّ أَسْمَاءَ عَنْ
هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كانت عني
امرأة فدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم فقال من
هذه ؟ فقلت فليانة لا تشام (نذكر من صاحبها) فقال

نے فرمایا: چپ رہ کر ایسا مل کر و جس کی طاقت رکھو صدا
ہائے کی اور ہمیشہ کرنے کی کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہیں
تھکے ثواب اپنے سے تم ہی تھک جاؤ گے عمل کرنے سے۔
عائشہؓ نے کہا آپ کو مل پند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

۳۲۳۹: حضرت حظلہ کا تب انصاری الاسیدی سے
روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے
آپ نے جنت اور دوزخ کا بیان گویا ہم ان دونوں کو
دیکھنے لگے پھر میں اپنے گھروالوں اور بچوں کے پاس
گیا اور ہنسا اور کہیا بعد اس کے مجھے وہی خیال آیا جس
میں میں پہلے تھا (یعنی جنت اور جہنم کا) میں نکلا اور
ابوبکر صدیقؓ سے ملا۔ میں نے کہا میں تو منافق ہو گیا
منافق ہو گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں میرا دل اور طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہو گیا۔
ابوبکر صدیقؓ نے کہا ہمارا بھی یہی حال ہے پھر حظلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے حظلہ اگر تم اس حال پر
رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تو فرماتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بچوں پر یا راستوں میں اے حظلہ ایک ساعت
ایکسے دوسری دیکھی ہے۔

۳۲۴۰: حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنا ہی
عمل کرو جتنے کی طاقت تم میں ہے جو ہمیشہ ہوا اگرچہ
تھوڑا ہو۔

۳۲۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو
ایک چھری چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا پھر آپؐ کی طرف
گئے اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے جب لوٹ کر آئے تو دیکھا
وہ شخص اسی حال پر نماز پڑھ رہا ہے آپؐ کھڑے ہوئے اور

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ عَلَيْكُمْ مَنَّا نَطِيقُونَ لَوْلَا اللَّهُ
لَا يَمْلَأُ اللَّهُ حَتَّى تَعْمَلُوا فَأَمَّا وَتَحَانَ أَحِبَّ الَّذِينَ آتَى
الَّذِي نَزَّوْمٌ عَلَيْهِ صَاحِبَةٌ.

۳۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا الْفَضْلُ بْنُ
ذُخْيَيْنٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ
حُظَلَّةِ الْكَلْبِيِّ السَّمِينِيِّ الْأَسَدِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى كَانُوا أَيْ الْعَيْنِ
فَقُنْتُ أَيْ الْهَلْسِي وَوَلَدَيْي أَصْبَحْتُ وَلَبْتُ فَإِنْ
هَذَا كَرُثَ الَّذِي كُنَّا بِهِ فَمَرَحْتُ فَلَبَّيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ
سَأَلْتُ نَافِلَةَ لَهَا ابْنُ بَكْرٍ إِنَّا لِلْفَعْلَةِ دَعَبَ حُظَلَّةٍ
فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا حُظَلَّةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ
عِنْدِي لَصَافَحْتُكُمْ الْفَلَاحُكَةَ عَلَى قُرْبِكُمْ (أَوْ عَلَى
قُرْبِكُمْ) يَا حُظَلَّةُ سَاعَةً وَسَاعَةً.

۳۲۴۰: حَدَّثَنَا الْعُمَارُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَيْهَقِيُّ لَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسْلِمٍ: قُنَّا بَيْنَ لَهْبَعَةَ لَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ
سَمِعْتُ أَنَا مُرَافِقُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَلَفُوا مَنِ
الْعَمَلِ مَا نَطِيقُونَ فَإِنْ خَيْرَ النَّعْمِ أَذْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ.

۳۲۴۱: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَافِعٍ لَنَا يَفْعُولُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَسْمَعِيُّ عَنْ عِيْسَى ابْنِ حَارِثَةَ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَسَلَّمَ عَلَى زَيْلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ فَإِنِّي نَاجِيَةٌ مَكَّةَ
فَمَكَّتْ مَلِيًّا ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَحَّدَ الرَّحْلَ يُصَلِّي عَلَى خَالِهِ

دووں ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا: اے لوگو! تم لازم کرو اپنے
اوپر میانہ روی کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اکٹا جاتا تو اب
دینے سے تم ہی اکٹا جاتے ہو عمل کرنے سے۔

باب: گناہوں کا بیان

۴۲۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ان اعمال کا جو ہم نے جاہلیت
کے زمانہ میں کئے۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے اسلام
کے زمانہ میں نیک کام کئے اس کو جاہلیت کے عملوں کا
مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے برا کیا اس سے اوّل اور
آخر دونوں اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

۴۲۳۳: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ سے ارشاد فرمایا: تو ان گناہوں سے بچی رہ جن کو
حقیر جانتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی مواخذہ
کرے گا۔

۴۲۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے
فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ
دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کیلئے اس سے
باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو
جاتا ہے یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اور اگر اور زیادہ گناہ
کرے تو یہ دھبہ بڑھتا بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ سارا دل
کالا سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں
﴿يَتَغَلَّظُ زَانٌ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا تَلَاَوْا يَكْسِبُونَ﴾ یعنی
گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا۔

۴۲۳۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا:

۲۹: بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا وَكُنْجٌ وَ
أَبْنَىٰ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّاعِدُ بَمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ
لَمْ يُؤْخَذْ بِمَا كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ أَحْذَ بِالْأَوَّلِ
وَالْآخِرِ.

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بَنِي تَالَكٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الرُّمَيْثِ: يَقُولُ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ
عَنْ عَجْشَةَ قَالَتْ لَمَّا لِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا عَابَتْهُ:
إِيَّاكَ وَ مُحَقِّزَاتِ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنْ اللَّهِ عَذَابًا.

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ قَالَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِلَانَ عَنْ
الْقَعْقَاعِ ابْنِ خَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ السُّؤْمِيَّ إِذَا أَقْتَبَ كُنَّتْ تُكْفَةُ سُوءُهُ فِي قَلْبِهِ
فَبِإِنْ زَادَ زَادَتْ قُدْرَتُكَ الرَّؤَا الْيَذِي ذِكْرُهُ اللَّهُ فِي
كِتَابِهِ: ﴿كَلَّا بَلْ زَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا تَكُنُونَ
يَكْسِبُونَ﴾.

۴۲۳۹: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ الرُّمَيْثِيُّ قَالَا غَفْثَةُ بْنُ

میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس غبار کی طرح کر دے گا جو اڑتا جاتا ہے۔ ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمائیے تاکہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ جب اکیلے ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔

۳۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ سے اور حسن خلق کی وجہ سے اور پوچھا گیا اکثر کس چیز کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے منہ سے بری باتیں نکالیں گے اور شرمگاہ سے حرام کریں گے۔

پاؤں: توبہ کا بیان

۳۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل تم میں سے کسی کی توبہ پر کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنا گم شدہ چیز پائے۔

۳۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کر دو تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے اس قدر اس کی رحمت وسیع ہے۔

عَلِمَهُ بَنُ حَبِيبٍ الشَّعْمَرِيُّ عَنْ أَرْطَافِ بْنِ الشَّيْبَانِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْهَارِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عِلْمَ لِمَنْ أَقْرَبَنَا مِنْ أَشْيٍ يَأْتُونَ بِزُومِ الْفَيَافِةِ سَحَابَاتٍ أَمْثَلُ حَالِ نَهْمَةٍ بَنِي إِسْرَافِيلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَاءَ مَشْهُورًا قَالَ ثَوْبَانُ إِنَّا رَسَوْنَا اللَّهَ صَفْهَةً لَنَا حَلْهَمَ لِسَانٍ لَا نَحْكُونُ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ أَمَا أَنْتُمْ أَحِبُّوَانَاكُمْ وَمِنْ حَلْدِ بَنِيكُمْ وَنَبَأُكُمْ مِنْ اللَّيْلِ كَمَا تَأْتِيكُمْ وَلَكِنَّهُمْ أَقْرَبَنَا إِذَا حَلُّوا بِمَحَارِمِ اللَّهِ أَنْتُمْ حُلُّوْهَا

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْحَقٍ وَعَنْدَ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ لَا عِلْمَ لِمَنْ أَقْرَبَنَا مِنْ أَشْيٍ وَغَمَةٍ عَنْ حَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَّا أَخْبَرُ مَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ قَالَ النَّبِيُّ وَحَسْبُ الْخَلْقِ وَ سَمِعْتُ مَا أَخْبَرُ مَا يَدْخُلُ النَّارَ قَالَ الْأَجْوَدُ فَإِنَّ الْقَمَّ وَالْفَرْخَ

۳۰: بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي خَبْشَةَ تَابَ خَشَنَةً تَابَ وَزَفَاءً عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْوَرُحَ يَتَوْنِي أَحَدَكُمْ مِنْهُ بِصَالِهِ إِذَا وَجَدَهَا

۳۲۳۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ حَسْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ تَابَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ أَخْطَأْتُمْ خَشْيَ بَلِّغْ حَطْلًا نَحْمُ السَّاءَ ثُمَّ تَسَمُّ لِقَابِ عَلَيْهِمْ

۳۲۳۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا ایک اونٹ ہے آپ وہاں جنگل میں کھو جائے وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ تنگ کر اپنا کپڑا اوڑھ لے اور لیٹ جائے یہ کچھ کراب مرنے میں کوئی شک نہیں پانی سب اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل میں پانی تک نہیں اتنے میں وہ اونٹ کی آواز سنے اور کپڑا اپنے منہ سے اٹھا کر دیکھے تو اسی کا اونٹ آتا ہو۔

۳۲۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ جس نے گناہ نہیں کیا۔

۳۲۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے آدمی گناہ گار ہیں اور بہتر گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔ ۳۲۵۲: ابن محفل سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ کے پاس گیا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا امتی توبہ ہے میرے باپ نے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خدا امت توبہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۳۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کی جان حلق میں نہ آئے اس کے بعد قبول نہیں کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو گیا بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خاص ہے لیکن اس شخص پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۳۲۳۹: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَسَى عَنْ فَضْلٍ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَسَى سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَرْحَمُ عَبْدَهُ مِنْ زُحْلَى أَصْلُ رَاحِلَةٍ بَغْلَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ فَالْتَمَسَهَا حَتَّى إِذَا أُلْغِيَ نَسَخَى بِمَوْسِهِ فَبَايَهُ كَذَلِكَ أَدُ سَمِعَ فَجَبَةً الرَّاحِلَةَ حَيْثُ لَقِدَهَا فَكَشَفَ الْقُوبَ عَنْ وَجْهِهَا فَلَا هُوَ رَاحِلُهُ

۳۲۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّفَاقِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ حَالِبٍ نَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

۳۲۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا وَهْبُ بْنُ الْخَثَّابِ نَا عَلِيُّ بْنُ مَنْعَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ سَيِّئِ آدَمَ حَطَّاءٌ وَحَبْرُ الْحَطَّائِشِ التَّوَانُونَ

۳۲۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا شُعْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ الْحَوْرِيِّ عَنْ رِيَادٍ عَنْ أَبِي مَرْبِيعٍ عَنْ أَبِي مَغْفَلٍ قَالَ دَخَلْتُ فَبِعَ أَسَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَمَسَعْنَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّدْمُ نَوْنَةٌ وَقَالَ لَهُ أَمَى أَنْتَ سَمِعْتَ الشَّيْءَ يَقُولُ الشُّدْمُ نَوْنَةٌ قَالَ نَعَمْ

۳۲۵۳: حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّافِعِيُّ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَابَ عَنْ مَعْذِرَةٍ عَنْ خَيْرٍ مِنْ نَفْسِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ الشَّيْءِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يَغْرُبْ

۳۲۵۳۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا۔ وہ اس کا کفارہ پوچھنے لگا آپؐ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الشَّاهِدِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ﴾ یعنی دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھ اور رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو تب وہ شخص بولا یہ حکم خاص میرے لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جو کوئی میری امت میں سے اس پر عمل کرے۔

۳۲۵۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب اسکی موت آن پہنچی تو اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں مجھ کو جلاتا پھر پینا پھر تیز ہوا میں میری خاک سمندر میں ڈال دینا اس لئے کہ اللہ مجھ کو پکڑے گا تو ایسا عذاب کرے گا ویسا عذاب کسی کو نہیں کیا خیر اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو تو نے لیا ہے وہ حاضر کر حکم ہوتے ہی وہ شخص اپنے مالک کے سامنے کھڑا تھا۔ مالک نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا اے میرے دادا! تیرے ڈر سے آخر مالک نے اس کو بخش دیا۔

۳۲۵۶۔ زہری نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے مجھ سے حدیث بیان کی حمید بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اک عورت دو رخ میں مگی ایک لمبی کی وجہ سے جس کو اس نے ہاندھ رکھا تھا اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ مر گئی۔

۳۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ قَدْ اَتَمَّعْتُمُ سَمِعْتُ اُمِّي قَالَتْ اَتُوْا عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنْ زَحَلَا اَنِي السِّيَّئَةَ فَلَمَّا خَرَّ اَنَّهُ اَصَابَ مِنْ امْرَاَةٍ قَتْلَةً فَيَجْعَلُ بِنْسَانٍ عَنْ كُفَارَتِهَا فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا قَالُوا لَلّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الشَّاهِدِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَ يَذْهَبُ بِالشَّيْثَانِ ذَالِكَ ذِكْرِي لِلَّذِي كُنِيَ﴾. فَقَالَ الرَّحْلُ بِارْسُوْلِ اللّٰهِ اِلَى هَذِهِ قَالَ هِيَ لَمْ يَنْعَمْ بِهَا مِنْ اَمْنِي

۳۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا لَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاؤُنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الرَّهْرِيُّ اَلَا اُحَدِّثُكَ مَحَبِيْبِيْنِ عَجِيْبِيْنِ اُخْبَرَنِي حَمِيْدُ بْنُ غَنْدَرُخٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ الْمَوْتُ اَوْصٰى بِنَفْسِهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مَيِّتٌ فَخَرِّقُوْنِي ثُمَّ اسْخَفُوْنِي ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي الرَّيْحِ هِيَ السَّحَرُ هُوَ اللّٰهُ لَنْ قَدَرَ عَلٰى رَنِي لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذِبُهُ اَحَدًا قَالَ فَاَفْعَلُوْا بِهِ ذَالِكَ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَذْنِي مَا اَحَدْتُ فَاِذَا هُوَ فَاتَمَّ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ خَشْيَتُكَ (اَوْ مَخَافَتُكَ) بِاَرْبَ فَعَقَلْتُ لِيْذَالِكِ.

۳۲۵۶۔ حَدَّثَنَا قَالَ الرَّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حَمِيْدُ بْنُ غَنْدَرُخٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ امْرَاَةً النَّارِ فِيْ جُرْمٍ وَنَطَقْتُهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمْتُهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلْتُهَا فَاَخْلُ مِنْ خَشْيَتِهَا اِلَا اَرْضٍ حَتٰى مَاتَتْ!

قَالَ الرَّهْرِيُّ لِيْلَا يَنْتَكِلُ رَجُلٌ وَلَا يَنْتَسِ رَجُلٌ!

زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ کسی آدمی کو نہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا چاہئے کہ ضرور ہم جنت میں جائیں گے اور نہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا چاہئے۔

۴۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقُسَيْبِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَسَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَا عَادِي ثَلَاثِينَ مَلَأْتُ مِنْ عَاقِبَتِ قَسْلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ وَمَنْ عِلِمَ مِنْكُمْ أَسَى ذُو قَلْبَرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرِي سَفَرَنِي عَفْرَتُ لَهْ وَثَلَاثِينَ مَلَأْتُ مِنْ هَذِهِ قَسْلُونِي الْهَيْدَى أَهْبِ لَكُمْ وَثَلَاثِينَ قَبِيرَ إِلَّا مَنْ أَعْبَثَ فَسَلُونِي نَزْدَ لَكُمْ وَلَوْ أَنَّ خَيْمَكُمْ وَمِنْكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَطَبْخَكُمْ وَبَابَكُمْ اخْتَمَعُوا أَهْلُوا عَلَى قَلْبِ أَنْفِي عَنِ مَنْ عَادَى لَمْ يَرْزُقْ مِنْ مَلِكِي حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ بَغْوَةٍ وَلَوْ اخْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَنْفِي عَنِ مَنْ عَادَى لَمْ يَنْفُضْ مِنْ مَلِكِي حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ بَغْوَةٍ وَلَوْ أَنَّ خَيْمَكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَأَحْرَثَكُمْ وَطَبْخَكُمْ وَبَابَكُمْ اخْتَمَعُوا أَهْلُوا كُلِّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُنْثَيْنِ مَا لَقِضَ مِنْ مَلِكِي إِلَّا كَمَا لَزَأَنَّ أَحَدَكُمْ مِنْ بَشْفَةِ السَّخِرِ فَعَمَسَ فِيهَا أُنْثَى لَمْ تَزَعْهَا ذَلِكَ بِأَنِّي حَوَّادَةٌ جَدَّ عَطَانِي تَخْلَمُ إِذَا أَزْذَتْ شَيْئًا فَالْمَا نَفْزِلُ لَهْ تَحْنُ فَيُحْزَنُ۔

۴۲۵۸۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو مگر جس کو میں بچا رکھوں تو مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخش دوں گا اور جو کوئی تم میں سے یہ جانے کہ مجھ کو گناہ بخشے کی طاقت ہے پھر مجھ سے بخشش چاہے میری قدرت کی وجہ سے تو میں اس کو بخش دوں گا اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتاؤں تو مجھ سے راہ کی ہدایت مانگو میں تم کو راہ بتاؤں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا اور اگر تم میں جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں۔ اگلے اور پچھلے اور دریا والے اور خشکی والے یا تر و خشک اور سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو میرے سب بندوں میں زیادہ پرہیزگار اور زیادہ حتی ہے تو میری سلطنت میں ایک ذرہ برابر زیادہ نہ ہوگا اور اگر یہ سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو احتیاج کا بد بخت ہے میرے بندوں میں تو میری سلطنت میں ایک پرہیزگار کے بازو کے برابر کی نہیں آ سکتی ان غر و داغوں کی

مخالفت اور سرکشی اور بغاوت سے یہ نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فزیر اور اگر تم میں سے جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں اگلے پچھلے صحرائی یا تر و خشک سب مل کر جہاں تک ان کی آرزو پہنچے جہاں تک خیال ان کا بلند چڑھاؤ کی کرے مجھ سے مانگیں تو میرے خزانہ دولت میں سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اس قدر کہ جیسے کوئی تم میں سے سمندر کے کنارے پر گزرے اور اس میں سے ایک سوئی ڈوب دے پھر اس کو نکال دے اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین خلی ہوں اور میرا دینا صرف کہہ دینا ہے جہاں میں نے کوئی بات چاہی اس سے کہتا ہوں ہو جاؤ جاتی ہے۔

۳۱: بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

وَالِاسْتِعْذَادُ لَهُ

۳۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَدْ افَضَّلَ نُونُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبِرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللّٰدَابُ بَعْثُ الْمَوْتِ

۳۲۵۹۔ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَحَّارٍ قَدْ افَضَّلَ نُونُ اَبِي سَالَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبِرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللّٰدَابُ بَعْثُ الْمَوْتِ

۳۲۶۰۔ حَدَّثَنَا جُهَادُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَمَصِيُّ قَدْ افَضَّلَ نُونُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبِرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللّٰدَابُ بَعْثُ الْمَوْتِ

۳۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ اَبِي اَبِي رِبَاعٍ قَدْ افَضَّلَ نُونُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبِرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللّٰدَابُ بَعْثُ الْمَوْتِ

۳۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ اَبِي اَبِي رِبَاعٍ قَدْ افَضَّلَ نُونُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبِرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللّٰدَابُ بَعْثُ الْمَوْتِ

چاپ: موت کا بیان اور اس کے واسطے

تیار رہنا

۳۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو توڑنے والے موت کا اکثر ذکر کیا کرو۔

۳۲۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اسے میں ایک مرد انصاری آپ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا مومن افضل ہے تمام مومنوں میں سے؟ آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق اچھے ہوں پھر اس نے پوچھا کون سا داتا ہے ان میں سے؟ آپ نے فرمایا: جو موت کو بہت یاد کرتا ہے اور موت کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرتا ہے وہی جہنم ہے۔

۳۲۶۰: شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم وہ ہے جو اپنے نفس کو سخر کر لے اور موت کے بعد کے لئے عمل کر لے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلے پھر اللہ پر آرزوئیں لگائے۔

۳۲۶۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس گئے وہ مر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا حال ہے؟

وہ بولا یا رسول اللہ! میں اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا دو ہاتھ ایک وقت میں جس بندے سے

امہ مقابحات۔

کے دل میں جمع ہوں تو اللہ اس کو وہ دینکا جو اس کو امید ہوگی اور جس سے وہ ڈرتا ہے اس کو محفوظ رکھے گا۔

۳۲۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مروے کے پاس فرشتے آتے ہیں یعنی مرنے کے قریب اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو کہتے ہیں نکل اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی تو نیک ہے اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور ایسے مالک سے جو حیرے اوپر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جان بدن سے نکل جاتی ہے پھر فرشتے اس کو آسمان کی طرف

چڑھاتے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے یہ فرشتے جواب دیتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا ہے پاک نفس جو پاک بدن میں تھا اندر داخل ہو جا تعریف کیا گیا اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت سے اور خوشبو سے اور اس مالک سے جو تجھ پر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں اللہ عزوجل ہے اور جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ناپاک نفس جو ناپاک بدن میں تھا نکل برائی کے ساتھ اور خوش ہو جا گرم پانی اور پیپ اور اس بھیجی اور چیزوں سے پھر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ نکل جاتا ہے پھر اس کو

چڑھاتے ہیں آسمان کی طرف وہاں کا دروازہ نہیں کھلتا وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا نہیں ہے اس ناپاک نفس کے لئے جو ناپاک بدن میں تھا لوٹ جا برائی کے ساتھ حیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے آگراں کو چھوڑ دیتے ہیں آسمان پر سے وہ قبر کے پاس آ جاتی ہے۔

۳۲۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

۳۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ الْيَتِيمُ تَخْصُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا أَخْرَجْنَاهُ إِلَيْنَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْحَدْسِ الطَّيِّبِ أَخْرَجْنَاهُ حَمِيدَةً وَأَنْشَرْنَاهُ بِزُجْجٍ وَزَهَابٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَابٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يَتَرَفَّعُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مِنْ هَذَا؟

هَيِّئْ لَنَا قُلُوبًا فَلَا يَزَالُ يُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْحَدْسِ الطَّيِّبِ الْأَخْلَى حَمِيدَةً وَأَنْشَرْنَاهُ بِزُجْجٍ وَزَهَابٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَابٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا دَالِكٌ حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الْتَمَّى فِيهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ شَوْءًا قَالُوا أَخْرَجْنَاهُ إِلَيْنَا النَّفْسُ الْحَيِّفَةُ كَانَتْ فِي الْحَدْسِ الْحَيِّثِ أَخْرَجْنَاهُ دَمِيمَةً وَأَنْشَرْنَاهُ بِحَمِيمٍ وَعَسَاقٍ وَآحَرٍ مِنْ شُكْلِهِ أَزْوَاجٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يَتَرَفَّعُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَلَا يَفْتَحُ لَهَا يُقَالُ مِنْ هَذَا هَيِّئْ لَنَا قُلُوبًا فَلَا يَزَالُ يُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْحَيِّفَةِ كَانَتْ فِي الْحَدْسِ الْحَيِّثِ أَخْرَجْنَاهُ دَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تَفْتَحُ لَكَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيَرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ يَنْسَرُّ ثُمَّ يَنْصَرُّ إِلَى الْفِرِّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان میں سب چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی وہ ریخہ کی ہڈی ہے اسی سے ترکیب دی جائے گی پھر اس کی قیامت کے دن۔

۳۲۶۷: ہانی سے روایت ہے جو موسیٰ قحطان بن عثمان کا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہاں تک کہ ان کی واہمی تر ہو جاتی لوگ ان سے کہتے آپ جنت اور دوزخ کا بیان کرتے ہیں اور نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا: قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اگر اس منزل میں آدمی نے نجات پائی تو اسکے بعد کی منزلیں زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس میں نجات نہیں پائی تو اسکے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوگی اور حضرت عثمان نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا: میں نے کوئی چیز ہولناک نہیں دیکھی مگر قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے یعنی جتنی ہولناک چیزیں میں نے دیکھی ہیں قبر ان سب میں زیادہ ہولناک ہے۔

۳۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو جو شخص بھی نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے نہ اس کو ہول ہوتا ہے نہ اس کا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے دین اسلام پر پھر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب میں تو کیا کہتا ہے اس وقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آپ کا نام لے کر پوچھا جاتا ہے وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس ولیس اور کملی

الاعمش عن امی صالح عن امی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لیس شیء من الانسان الا ینزل الی عظاما واحدا و هو عصب الذنوب و منہ یراجع الخلق یوم القیامۃ۔

۳۲۶۷: حدثنا محمد بن اسحق حدثنی یحییٰ بن معین لیس ہشام بن یوسف عن عبد اللہ بن سحر عن ہانی بن موسیٰ عثمان قال کان عثمان بن عفان اذا وقف علی قبر ینکح حتی یتل لحنۃ فقیل لہ لذلک الحنۃ والشار تنکح و تنکح من ہذا۔

قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القبر اول ما یرى الآخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ ايسر منه و ان لم یسج منہ فما بعدہ اشد منه قال و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رايت منظر افظ الا والقبر اقطع منه۔

۳۲۶۸: حدثنا ابو یحییٰ بن امی شیبۃ ثنا شاذان عن ابن اسیر دلب عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سعید بن یسار عن امی ہریرۃ عن النبی ﷺ ان الميت یمیز الی القبر۔

فیجلس الرجل الضالک فی قبرہ غیر فرح ولا مشغوب ثم یقال لہ فیم کنت؟ فیقول کنت فی الاسلام فیقال لہ ما ہذا الرجل؟ فیقول محمد رسول اللہ ﷺ حاء بالانثبات من عبد اللہ فصدا فیدل لہ هل رايت اللہ؟

۳۲۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سکی اور اگر دوزخ والوں میں سے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو اٹھے قیامت کے دن۔

۳۲۷۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں پگھلتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جائے گی۔

۳۲۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کو ایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کے قریب ہے وہ بیٹھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملے ہوئے اور کہتا ہے مجھ کو نماز پڑھنے دو چھوڑ دو۔

چاپ: حشر کا بیان

۳۲۷۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوروالے دونوں فرشتے ان کے ہاتھوں میں دو رنگے ہیں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کب ان کو حکم ہوتا ہے چھوٹنے کا۔

۳۲۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے مدینہ منورہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسیٰ کو تمام آدمیوں پر فضیلت بخشی ایک مرد انصاری نے یہ سن کر اس کو ایک طمانچہ مارا اور کہا تو یہ کہتا ہے اور ہم میں اللہ کے

۳۲۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ مَا غَابَ اللَّهُ ابْنُ عُثْمَيْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَصَّى اللَّهُ سَعْدَانَ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ اسْتُخْرِجَ عَرَضٌ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشَى إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَهِيَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَهِيَ أَهْلُ النَّارِ يُغَالَى هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تَنْتَقِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۳۲۷۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَسَمَةُ الْمَوْتِ طَافَتْ بِغُلَقٍ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَزْجَعَ إِلَى حِمْدِهِ يَوْمَ يُنْفَخُ

۳۲۷۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأَنْطَلَقِيُّ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ فَتَلَّتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيُخَلِّسُ بِنَسْخِ عَيْنِهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أَصْلِي

۳۳: بَابُ ذِكْرِ الْبُعْثِ

۳۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ لَنَا ابْنُ شَيْبَةَ لَنَا عُبَادَةُ بْنُ عَاصِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَاصِدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ مَضَى حَاسِي الطُّورِ بِأَيِّدِهِمَا (أَوْ قِيَّ أَيْدِيهِمَا) فَرَمَا بِإِلْحَاضِ النَّظَرِ نَسِيَ يَوْمَئِذٍ

۳۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ لَنَا ابْنُ شَيْبَةَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَفْوٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ وَخَلَّ مِنَ الْيَهُودِ مَسْئُوقُ الْمَدِينَةِ وَالَّذِي اضْطَفَى سَوْسَى عَلَى النَّبِيِّ هَزَعَهُ وَخَلَّ مِنَ الْأَنْصَارِ بَدَةُ فَلَطَمَهُ

رسولؐ موجود ہیں پھر اس کا ذکر نبیؐ سے ہوا آپؐ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے اور صور پھونکا جائیگا تو سارے آسمان اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو یکا یک سب لوگ کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے آنحضرتؐ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں دیکھوں گا جنابِ موسیٰؑ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں میں اب نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے سر اٹھائیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہونگے جن کو اللہ نے مستحق کیا اور جو کوئی یوں کہے میں یونس بن حتی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

قَالَ تَقُولُ هَذَا ۖ وَفِيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ذِكْرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ «وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمُوتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ بِنُظُرٍ» [المرمر: ۶۸] فَكَوْنُ أَزَلٍ مِنْ رُفْعِ رَأْسِهِ فَإِذَا أَنَا مُوسَىٰ أَحَدُ بِقَابَةِ مَنْ قَوْلِهِمُ الْعَرُوشِ فَلَا أَفَرَّ مِنْ أَزْفَعِ رَأْسِهِ فَنَلَىٰ أَوْ كَأَنَّ مَنْ أَسْتَقْبَىٰ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ مُوسَىٰ مَنْ مَنَىٰ فَقَدْ كَذَبَ

۳۲۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ منبر پر تھے فرماتے تھے: یہ وردگار آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور آپؐ نے نبیؐ بند کر لی پھر کوئی پھر بند کی پھر کہے گا میں جبار ہوں میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں دوسرے جبار دوسرے منکبر جو اپنے آپ کو جبار سمجھتے تھے اور یہ فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے تھے اور دائیں اور بائیں طرف یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہلتا تھا میں کہتا تھا شاید آپؐ کو وہ لے کر گر پڑے گا۔

۳۲۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا نَسَاقَ الْعَرُوشِ إِنَّ ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنِي ابْنَ عَن عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَسْجِدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَنبَرِ يَقُولُ يَا أَحَدُ الْحُجَّارِ سَمَوَاتِهِ وَأَرْضِهِ وَفِيهِ بَذَّةٌ فَجَعَلَ يَفْضُلُهَا وَبِشْطِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْحُجَّارُ أَنَا الْمَلِكُ ابْنِ الْحُجَّارِ

أَبْنِ الْمُتَكَبِّرِينَ قَالَ وَبِمَا نَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمَنبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى ابْتَدَأَ يَقُولُ لَا تَقُولُ إِلَّا قَوْلَ مَا يَنْظُرُ اللَّهُ ﷻ

۳۲۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ قیامت کے دن کیونکر حشر کئے جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: نگلے پاؤں نگلے بدن۔ میں نے کہا عورتیں بھی اسی طرح؟ آپؐ نے فرمایا اسی طرح میں نے کہا یا رسول اللہ پھر حشر نہ آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ وہاں ایسی لڑ

۳۲۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُحْشَرُ الشَّامِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ خِفَافٌ عِزَافٌ قُلْتُ وَالنِّسَاءُ قَالَ: وَالنِّسَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ تَسْخِي قَالَ بَا عَابَةِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ مَنْ ابْنِ يَنْظُرُ

مَعْصُهُمُ إِلَىٰ مَعْصِيَةِ

ہوگی کہ کوئی دوسرے کی طرف نہ دیکھے گا۔

۳۲۷۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن تین پارچیش کئے جائیں گے دو پیشوں میں ٹکراؤ اور عذرات ہوں گے آخر تیسری پیشی میں توکتا ہیں اُڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گی کسی کے واسطے ہاتھ میں کسی کے ہاتھیں ہاتھ میں۔

۳۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن لوگ کھڑے ہوں گے سارے جہان کے مالک کے رو برو آپؐ نے فرمایا نصف کانوں تک اپنے پسینے میں غرق کھڑے ہوں گے۔

۳۲۷۹: ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے نبیؐ سے پوچھا یہ آیت جو ہے جس دن زمین اور آسمان بدلے جائیں گے تو لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: میں صراط پر ہوں گے اور زمین کا بدلنا یہ ہوگا کہ نیلے پہاڑ گڑھے صاف ہو کر سب برابر ہو جائیگا اور آسمان کا بدلنا یہ ہوگا کہ سورج قریب آ جائیگا، گرمی کی شدت ہوگی اللہ رحم کرے۔

۳۲۸۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صراطِ جنیم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا اس پر کانٹے ہوں گے سعدان کے کانٹوں کی طرح پھر لوگ اس پر سے گزرتا شروع کریں گے تو آفت سے سلامت رہ کر گزر جائیں گے ان میں بعض بجلی کی طرح گزر جائیں گے بعض ہوا کی طرح، بعض بیول کی طرح اور بعض ان کے کچھ اعضاء کٹ کر جنیم میں گریں گے پھر نباتات پائیں گے بعض اسی پر اٹکے، ہیں گے

۳۲۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَافْعَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِرُ الشَّامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَصَاتٍ فَامَّا عَرَصَاتُ فَجَدَالٍ وَمَعَادِيَرٍ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَحَسَدٌ ذَلِكَ تَطْيِيرُ الصُّخْرِ فِي الْأَيْدِي فَاحْذَرُوا بِمَنْبِهِ وَاحْشُوا شِمَالَهُ

۳۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يُونُسٍ وَابْنِ حَالِدٍ الْأَخْمَرِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ «يَوْمَ يَقُومُ الشَّامُ لَوْنِ الْعَالَمِينَ» [اسلمیں: ۶۰] قَالَ يَقُومُ احْمَرُّهُمُ فِي رُحْمِهِ إِلَى الصَّافِ أَذْيَبَهُ

۳۲۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُسْرُوفٍ عَنْ عَائِشَةَ وَحَسَنَةَ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَوْمَ تُسْذَلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ» [إسراء: ۷۸] فَجَاءَنِي نَحْوُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ عَلِيُّ الصَّرَاطِ

۳۲۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَرِّكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْغُبَارِ بْنِ أَحَدِ بْنِ كَيْثٍ قَالَ وَكَانَ فِي حَضْرَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَّا سَعِيدٌ وَصِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ يَوْضَعُ الصَّرَاطُ بَيْنَ طَهْرَتَيْنِ خِهُمُ عَلَى خِسْبٍ كَخِسْبِ الشَّغْدَانِ ثُمَّ يَسْتَحِيرُ الشَّامُ فَسَاحَ مُسْلِمٌ وَمُخْلُذٌ هَ ثُمَّ نَاجَ وَ

مُخْتَصَرٌ بِهِ وَ مَكْتُومٌ فِيهَا

بعضے اور نہ سے مد جہنم میں کریں گے۔

۳۲۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا مُعَاوِيَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي مُثَنَّى عَنْ جَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأُرْخَوُا أَلَا يَدْخُلُ الشَّارِ أَحَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مِثْلَ مَنْ خُهِدَ بِذَوَا وَالْخُدَيْيَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ فُلَانٌ قَالَ اللَّهُ ﷻ وَإِنْ مَنَعْتُمْ إِلَّا وَارِدَهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَقًّا مُفَضَّلًا [مريم: ۷۲] قَالَ لَمْ تَسْمَعِي يَقُولُ ﷻ لَمْ تَسْمَعِي الدِّينَ أَتَقُولُ وَ تَلْزَمُ الظُّلُمِينَ فِيهَا جِلْدًا [مريم: ۷۲]

۳۲۸۱: ام المؤمنین جناب حصہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جو لوگ بدر کی لڑائی اور حدیبیہ کی صلح میں حاضر تھے ان میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا اگر اللہ چاہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر وارد نہ ہو آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد تو نے نہیں پڑھا پھر ہم نجات دیں گے پر بیزاروں کو اور تمام خالوں کو وہیں چھوڑ دیں گے۔

پاؤپ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا

۳۳: بَابُ صِفَةِ أُمَّةٍ

مُحَمَّدٍ ﷺ

حال

۳۲۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ لَنَا بَعْضِي بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَاهِدَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي خَارِمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَفُّونَ عَلَيَّ غُرًّا مُجَلِّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ بَيْنَمَا أَهْنَى لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِيهَا.

۳۲۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن میرے پاس آؤ گے سفید چٹائی، سفید ہاتھ پاؤں والے وضو کے سب سے یہ میری امت کا نشان ہوگا اور کسی امت میں یہ نشان نہ ہوگا۔

۳۲۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ غُثَمٍ وَ بَنٍ مُثَنَّى عَنْ غُبَدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا قَالَ الرَّسُولُ أَنْ تَكُونُوا رُفْعَ أَهْلِ الْحَيَّةِ

۳۲۸۳: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ ایک ڈیرے میں تھے آپؐ نے فرمایا: تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ جنت والوں کی چوتھائی تم لوگ ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس سے خوش نہیں ہو کہ جنت والوں کی تہائی تم لوگ ہو؟ ہم نے کہا: ہاں آپؐ نے فرمایا: قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت والوں کے نصف تم لوگ ہو گے اور نصف میں باقی اور سب اہل اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں وہی روئیں جائیں گی جو مسلمان ہیں اور تمہارا

فَلَمَّا بَلَغَى قَالَ أَرَضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا قُلْتُ أَهْلُ الْحَيَّةِ وَ ذَلِكَ أَنْ يَدْخُلَهَا إِلَّا نَسْ مُتَلَمِّتَةٌ : وَ مَا أَتَمُّ مِنْ أَهْلِ الْبُرُكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الشُّورِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الشَّوَدَّاءِ فِي جِلْدِ الثُّورِ

شمارشروں میں سے ایسا ہے جیسے ایک سفید بال کا لے تیل کی کھال میں ہو یا ایک کالا بال لال تیل کی کھال میں ہو۔

۳۲۸۳۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبی قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ وہی آدمی ہوں گے اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس سے کم ہوں گے اس سے کہا جائے گا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا تھا؟ وہ کہے گا ہاں پھر اس کی قوم بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا تم کو فلاں نبی نے اللہ کا حکم پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے ہرگز نہیں۔ آخر اس نبی سے کہا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہے گا جناب محمدؐ اور آپؐ کی امت میرے گواہ ہیں۔ جناب محمدؐ کی امت بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیوں اس نبی نے اپنی امت کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا یا نہیں وہ کہیں گے بے شک پہنچایا تھا ان سے پوچھا جائے گا تم کو کیوں معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۳۲۸۴۔ حدیثنا ابو حنیفہ و اخنوخ بن سبب قالوا لما انزلنا معاویہ عن الاعشى عن امی صالح عن امی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ نحيه النسي ومعه الزحلاء ونحيه النسي ومعه السلاسل واكثر من ذالک و اقل فيقال له هل بلغت فومك فيقول نعم فيدعى قومه فيقال هل بلغت فيقولون لا فيقال من شهد لك فيقول نعم محمداً و آئمته فيدعى ائمة محمد بن علي فيقال هل بلغ هذا فيقولون نعم فيقول و ما علمتكم بذلك فيقولون اخبرنا نبياً بذلك ان الرسول قد بلغوا فصدقاه قال هذا لكم قوله تعالى ﴿و كذالك جعلنا ائمة و سبطاً لنكونوا شهداء على الناس و يكون الرسول عليكم شهيداً﴾ [البقرة ۱۲۳] سے پوچھا جائے گا تم کو کیوں معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۳۲۸۵۔ حدیثنا ابو حنیفہ و اخنوخ بن سبب قالوا لما انزلنا معاویہ عن الاعشى عن امی صالح عن امی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ نحيه النسي ومعه الزحلاء ونحيه النسي ومعه السلاسل واكثر من ذالک و اقل فيقال له هل بلغت فومك فيقول نعم فيدعى قومه فيقال هل بلغت فيقولون لا فيقال من شهد لك فيقول نعم محمداً و آئمته فيدعى ائمة محمد بن علي فيقال هل بلغ هذا فيقولون نعم فيقول و ما علمتكم بذلك فيقولون اخبرنا نبياً بذلك ان الرسول قد بلغوا فصدقاه قال هذا لكم قوله تعالى ﴿و كذالك جعلنا ائمة و سبطاً لنكونوا شهداء على الناس و يكون الرسول عليكم شهيداً﴾ [البقرة ۱۲۳] سے پوچھا جائے گا تم کو کیوں معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۳۲۸۵۔ حدیثنا ابو حنیفہ و اخنوخ بن سبب قالوا لما انزلنا معاویہ عن الاعشى عن امی صالح عن امی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ نحيه النسي ومعه الزحلاء ونحيه النسي ومعه السلاسل واكثر من ذالک و اقل فيقال له هل بلغت فومك فيقول نعم فيدعى قومه فيقال هل بلغت فيقولون لا فيقال من شهد لك فيقول نعم محمداً و آئمته فيدعى ائمة محمد بن علي فيقال هل بلغ هذا فيقولون نعم فيقول و ما علمتكم بذلك فيقولون اخبرنا نبياً بذلك ان الرسول قد بلغوا فصدقاه قال هذا لكم قوله تعالى ﴿و كذالك جعلنا ائمة و سبطاً لنكونوا شهداء على الناس و يكون الرسول عليكم شهيداً﴾ [البقرة ۱۲۳] سے پوچھا جائے گا تم کو کیوں معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۳۲۸۵۔ حدیثنا ابو حنیفہ و اخنوخ بن سبب قالوا لما انزلنا معاویہ عن الاعشى عن امی صالح عن امی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ نحيه النسي ومعه الزحلاء ونحيه النسي ومعه السلاسل واكثر من ذالک و اقل فيقال له هل بلغت فومك فيقول نعم فيدعى قومه فيقال هل بلغت فيقولون لا فيقال من شهد لك فيقول نعم محمداً و آئمته فيدعى ائمة محمد بن علي فيقال هل بلغ هذا فيقولون نعم فيقول و ما علمتكم بذلك فيقولون اخبرنا نبياً بذلك ان الرسول قد بلغوا فصدقاه قال هذا لكم قوله تعالى ﴿و كذالك جعلنا ائمة و سبطاً لنكونوا شهداء على الناس و يكون الرسول عليكم شهيداً﴾ [البقرة ۱۲۳] سے پوچھا جائے گا تم کو کیوں معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۳۲۸۵۔ حدیثنا ابو حنیفہ و اخنوخ بن سبب قالوا لما انزلنا معاویہ عن الاعشى عن امی صالح عن امی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ نحيه النسي ومعه الزحلاء ونحيه النسي ومعه السلاسل واكثر من ذالک و اقل فيقال له هل بلغت فومك فيقول نعم فيدعى قومه فيقال هل بلغت فيقولون لا فيقال من شهد لك فيقول نعم محمداً و آئمته فيدعى ائمة محمد بن علي فيقال هل بلغ هذا فيقولون نعم فيقول و ما علمتكم بذلك فيقولون اخبرنا نبياً بذلك ان الرسول قد بلغوا فصدقاه قال هذا لكم قوله تعالى ﴿و كذالك جعلنا ائمة و سبطاً لنكونوا شهداء على الناس و يكون الرسول عليكم شهيداً﴾ [البقرة ۱۲۳] سے پوچھا جائے گا تم کو کیوں معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

حساب

کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کریگا۔

۳۲۸۶: حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ۷۰ ہزار آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا جن کا نہ حساب ہوگا نہ ان پر عذاب ہوگا اور ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور ان کے سوا تین مٹیاں ہوں گی میرے مالک کی مٹیوں میں سے۔

۳۲۸۷: بزر بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت میں ستر اٹھیں پوری ہوگی اور سب میں ہم اخیر امت ہوگی اور سب میں بجز ہونگے اللہ تعالیٰ کی عنایت سے جو اس کو ہمارے بغیر جناب محمد پر ہے۔

۳۲۸۸: اسی اسناد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ستر اٹھوں کو پورا کیا۔ یعنی ستر ہویں امت تم ہو اور تم ان سب میں بجز ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت رکھتے ہو۔

۳۲۸۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی صفیں اس امت کے لوگوں کی ہوں گی اور چالیس صفیں اور اٹھوں میں سے۔

۳۲۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اگرچہ) ہم آخری امت ہیں لیکن سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ نہ ادا آنے کی: انہی امت کہاں ہے اور اس

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا أَهْلُ بَابِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِشَحَابَةٍ أَنْ يُدْخِلَ الْخَلَّةَ مِنْ أُمَّتِي سِتْعِينَ أَلْفًا لِأَحْسَابِ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سِتْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حِصَابٍ مِنْ حِصَابِ رَسُولِي عَزَّ وَجَلَّ

۳۲۸۷: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الْحَافِظِ الثَّقَلَفِيُّ وَابْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ قَالَ ثَنَا صَفْرَةُ بْنُ زَيْبَعَةَ عَنْ ابْنِ هُرَازِبٍ عَنْ تَهَرُزٍ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُكْمَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِتْعِينَ أَلْفًا نَحْنُ أَجْرُهَا وَحِزُّهَا

۳۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكُمْ وَفِيكُمْ سِتْعِينَ أَلْفًا أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَآخِرُهَا عَلَى اللَّهِ.

۳۲۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَوْزَمِيُّ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ خَلْفٍ الْأَصْهَرِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ثَرْوَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَهْلُ الْخَلَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ فَمِائَتُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَارْتَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ

۳۲۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الْخَزَنَدَرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَبُّ الْأُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ بِغَائِثِ الْأُمَّةِ الْأَمْنَةِ وَ

سُورَةُ الْاٰحْزٰوٰنِ

کے نبی (ﷺ) کہاں ہیں؟ تو ہم سب سے آخر میں
(دنیا میں) اور سب میں اول ہوں گے (جنت میں)

فَتَحْنُ الْاٰخِرُونَ الْاَوَّلُونَ

خلاصہ الباب ۲۲: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب دوسری امتوں کا حساب ہو رہا ہوگا۔ اس وقت امت محمدیہ جنت میں جا چکی ہوگی۔ یعنی اگرچہ دنیا میں آمد کے لحاظ سے تو ہماری امت سب سے آخری ہے لیکن حساب و کتاب اور جنت میں داخلے کے لحاظ سے سب سے مقدم ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

۳۲۹۱: حَدَّثَنَا خُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا عِنْدَ الْاَعْلَى نُنْ
اَبْنِ الْمَسَاوِرِ عَنْ اَبْنِ سُرْدَةَ عَنْ اَبْنِ قَانٍ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جُمِعَ السُّلَّةُ الْحَلَالُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ اَنْ لَّامَةُ مُحَمَّدٍ فِي السُّخُوْدِ اَلْمُسْتَحْدُوْنَ لَهٗ
طَوْلًا لَّمْ يُقَالْ اَزِفُوْا رُوْزُكُمْ قَدْ جَعَلْنَا عَذَابَكُمْ هِدَاةً
تَحْمُ مِنَ النَّارِ.

۳۲۹۱: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: روز قیامت جب تمام مخلوق کو جمع کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی امت کو مسجد کے کا حکم دے گا اور وہ امت بڑی دیر تک مسجد میں رہے گی پھر (رپ ڈوال لال والا کرام) سر اٹھانے کا حکم دے گا اور ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمہارے شمار کے مطابق تمہارے فدیے جہنم سے (رہا) کر دیئے۔

۳۲۹۲: حَدَّثَنَا خُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا خُبَيْرٌ بْنُ مُبِيْنٍ عَنْ
اَسْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هَذِهِ الْاَمَّةُ
مَرْخُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِاَبْدَانِهَا فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُفِعَ اِلٰى
مُكَلٍّ رَّحْلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَحْلٌ مِنَ الْمُنْشَرِكِيْنَ فَيُقَالُ هَذِهِ
هَذٰؤُكَ مِنَ النَّارِ.

۳۲۹۲: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ امت مرحومہ ہے اور ان پر عذاب اب انکے اپنے ہاتھوں سے ہوگا۔ ایک دوسرے کی گردن مارے گی روز قیامت ہر ایک مسلمان کے حوالے ایک مشرک کیا جائیگا اور فرمایا جائیگا کہ یہ جہنم سے تیرے لئے فدیہ ہے۔

باب ۲۳: روز قیامت رحمت الہی کی امید

۳۲۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں اس میں سے صرف ایک رحمت الہی تمام مخلوق میں جمع کر دی ہے اسی کی وجہ سے تمام ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ماں اپنے بچہ سے کرتی ہے اور باقی تمام رحمتیں اللہ نے اپنے پاس قیامت کے دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔

۳۲۹۳: حَدَّثَنَا اَبُو نَجْرٍ ثَنَا اَبْنُ شَيْبَةَ ثَنَا بَرِيْدٌ ثَنَا هَارُوْنُ
اَبْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبْنِ مُرَيْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ الشَّيْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَائَةَ
رَحْمَةٍ فَتَسْمُ مِنْهَا رَحْمَةً يَنْسُجُ جَسْمَ الْجَلَلِ فِيْهَا
يَصْرَحُ حُسُوْنٌ وَفِيْهَا يَنْفَاطِرُوْنَ وَفِيْهَا تَغْلَقُ الْوُحُوْشُ عَلٰى
اَوْلَادِهَا وَتَحْرُسُ نَسْعَةً وَتَسْبِغُ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عَادَةَ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ

۳۲۹۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا اسی دن سورج تھیں پیدا کیں اور زمین میں ان سورجوں میں سے ایک رحمت بھیجی اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر رحمت کرتی ہے اور چاند ہانور ایک دوسرے پر اور پرند اور نانوے رحمتوں کو اس نے اٹھا رکھا قیامت کے دن تک جب قیامت کا دن ہوگا تو اس دن ان رحمتوں کو پورا کرے گا۔

۳۲۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے جب تمام مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھ لیا کہ میرے غضب (غصہ) پر میری رحمت غالب ہے۔

۳۲۹۶: حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر سوار کیں جا رہا تھا کہ آپ میرے قریب سے گزرے۔ ارشاد فرمایا: معاذ (اللہ پر تو کوئی چیز واجب نہیں) لیکن پھر بھی تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر اور اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے والے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی خوب عبادت کریں (پانچ وقت کی نماز کے علاوہ نفل عبادت) اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کریں۔

۳۲۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا:

۳۲۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ ابْنُ سَنَانٍ قَالَا سَأَلْنَا أَبَا مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَغْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ خُلِقَ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ بِرَحْمَةٍ رَحِمَةً فَعَمِلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فِيهَا تَغْفُطُ الزَّلَازِلُ عَلَى وَلَدِهَا وَبِهَا يَنْفَعُهَا عَلَى بَعْضٍ وَالطَّيْرُ وَآخَرُ تَشْعُرٍ وَتَشْعِينِ أَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَخْلَقَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ

۳۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْمٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ سَمِعَا أَبَا حَالِدٍ الْأَخْمَرِيَّ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

۳۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ بِمَا سَمِعَ عَوَالَةَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غُمَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ لَهَيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ أبا عَلِيٍّ حَمَادَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَلَدَيْتَ مَا حَقَّ لِلَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَ مَا حَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ فَكُنْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَتَذَوُّوا وَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يَنْعَمَ بِهِمْ

۳۲۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا ابْنُ رُبَيْعٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفْعِ عُرْوَاتِهِ . فَمَرُّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ ؟ فَقَالُوا مَخْلُ

ہم مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک عورت آگ سے اپنا غور و روش کر رہی تھی جب غور سے دھواں نکلا تو اس نے اپنے بیٹے کو چھپے (دھکیل) دیا اور پھر نبی کریمؐ کے پاس آ کر پوچھنے لگی: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے کہا ہاں! اس نے کہا میرے والدین آپ پر قربان مجھے یہ بتائیے کہ اللہ کا رحم سب رحم کرنے والوں سے زیادہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ وہ بوٹی کیا اللہ کا رحم اپنے بندوں پر ایک ماں سے بھی زیادہ ہے جو وہ اپنے بچے پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک! پھر اس نے کہا بھئی جتنا مرضی شرارتی اور نافرمان

الْمُسْلِمُونَ وَأَمْرًا فَتُخَصَّبُ ثَوْرَهَا وَمَعَهَا ابْنُ لَهَا فَأَدَا
لِزَيْدٍ وَمَعَ الثَّوْرُ نَحْتُ بِهِ فَأَمَاتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟

فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بَلَىٰ أَمْتُ وَأُمِّي لَيْسَ اللَّهُ
بَارِئُكُمْ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلَىٰ قَالَ أَوَ لَيْسَ اللَّهُ بَارِئُكُمْ
مِنْ آلِهِمْ بَوْلَدِهِمْ قَالَ نَعَمْ : فَأَمَّا هَٰذَا الْآمُ لَا تُلْقِي
وَلَدَهَا فِي السَّاءِ فَاصْبِرْ رِسْوَنَ اللَّهِ ﷻ يَكْفِي ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مَنْ عَابَدَهُ إِلَّا الْمَارِدُ
الْمُسْمُومَ الَّذِي يَسْمُومُهُ عَلَى اللَّهِ وَ أَمَىٰ أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ

ہو ماں اسے آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آپ سر جھکا کر روتے رہے پھر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ اللہ اپنے بندوں کو کبھی عذاب نہ دے مگر کہ جو سرکش ہوں اور اللہ کو ایک ماننے سے منکر ہوں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ نہیں بخش دے۔

۳۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سو اے شفیق کے جہنم میں کوئی نہیں جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہ! شفیق کون؟ فرمایا: ایسا بندہ جس نے کبھی اللہ کی بندگی نہ کی ہو اور کبھی کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو اور گناہ کبھی کوئی چھوڑا نہ ہو۔

٣٩٨. حَدَّثَنَا الْيَاسِيُّ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُدَشِيُّ أَنَّ عَمْرُو بْنَ هَاشِمٍ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ وَهَّابِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُصَفَّرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الدَّارَ إِلَّا شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ.

فَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ كَارِهُونَ ۚ إِنَّهُمْ لَا يَجْعَلُونَ لَهَا لَهُمْ حِجَابًا ۖ وَهُمْ كَافِرُونَ ۖ

۳۲۹۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورۃ پڑھی: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اقْضِ الْيَمِينَ﴾ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس اہل ہوں کہ اس بات سے بچوں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک کر دو اور پھر جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اس کو نجات دے دوں۔ (جہنم سے)۔ ترجمہ: بندہ گنہگار۔

٣٢٩٩. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ الْقَعْبَابِ
قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْبِيِّ ثَابِتَ الثَّانِي
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ (أَوْ تَلَا)
هَذِهِ آيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ الثَّقَوَى وَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ﴾. فَقَالَ
لِقَالَ النَّبِيُّ عَزَّ وَجَلَّ: إِنْ أَتَى أَهْلَ الثَّقَوَى فَلَا يُخْلَعُ مَعَهُ إِلَهٌ
أَخَرُ فَمَنْ أَتَى أَنْ يُخْلَعَ مَعَهُ إِلَهٌ آخَرُ فَإِنَّا أَهْلُ أَنْ
نُغْفِرَ لَهُ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقُطَّابُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَضَرَ

لَمَّا وَكُرِّئَ لَهَا عَطِئَةٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ الشَّيْءَ عَلَيْهِ
قَالَ إِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ الْكُفَّةِ وَبَيْنَ الْمَقْدَسِ (بعض
مثل اللس آبنہ عددہ الحُوم و ابی لا تختر الاشیاء لثعا یوم
القبامہ

ستارے ہوں اور اس پر میری امت کے لوگ جو میرے تابعدار ہیں۔ دوسرے پیغمبروں کی قوم سے زیادہ ہوں گے۔

۳۳۰۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَمَّا عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِرٍ
عَنْ أَبِي مَالِكٍ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خُذَيْفَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ حَوْضِي لَأَعْدَمُ مِنْ أَهْلَةٍ إِلَى عَدَنَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَبْنَةُ أَخْتَرُ مِنْ عَدَدِ الْحُومِ وَ لَهْوِ
أَشَدَّ بِيَاضًا مِنَ اللَّسَنِ وَ أَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ الَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَأَسَى لَأَذْوَذُ عَشَةِ الرَّجَالِ كَمَا يَذْوَذُ الرَّجُلُ الْإِمْلَى
الْعَرَبِيَّةُ عَنْ حَوْضِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۱ انظر قنہ
قَالَ مَعَهُ تَرْوُونَ عَلِيًّا عَمْرًا مُحْتَلِينَ مِنَ الرِّ
الْوَضْوِ لَبَسَتْ لِأَحَدٍ عَرَضَهُمْ

کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہم لوگوں کو (یعنی اپنی امت والوں کو) پہچان لیں گے آپ نے فرمایا ہاں تمہارے منہ اور ہاتھ
سفید ہوں گے وضو کے نشان سے اور یہ نشان اور کسی ام کے لئے نہ ہوگا۔

۳۳۰۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِبٍ الدَّمَشَقِيُّ لَمَّا مَرْوَانَ
نَسْ مُحَمَّدٌ لَمَّا مُحَمَّدٌ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنِی الْعَاصِمُ بْنُ سَالِمٍ
الدَّمَشَقِيُّ نَسْنَسْتُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحَمَّاسِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَى
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُزْبِيِّ قَاتِبُهُ عَلَى بَرِيدٍ فَلَمَّا قَدِمَتْ
عَلَيْهِ فَلَا لَفْظَ شَقِيقًا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَامٍ فَنَزَّحَتْ قَالَ
أَحَلَّ وَاللَّهِ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَزْدَتْ
الْمُسْتَقْفَةَ عَلَيْكَ وَ لَكِنْ حَبِيبَتٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَحْبِثُ بِهِ
عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَوْضِ فَاتَّخِذْتُ أَنْ
نَسْنَسْتُ بِهِ قَالَ فَهَلْ لَكَ خُذَيْفَةُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ حَوْضِي مَا نَسْنَسُ عَدَنَ

۳۳۰۳: حضرت ابوسلام حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز مجھے اپنے پاس آنے کا
پیغام بھیجا۔ میں نے ہر چوک پر تازہ دم گھوڑا (لے کر
جلد جانے کی نیت سے) ان کے پاس پہنچا۔ انہوں نے
کہا میں نے تجھے اور میری سواری کو تکلیف دی مگر ایک
حدیث سننے کے لئے۔ میں نے کہا بے شک امیر
المومنین انہوں (خلیفہ) نے کہا میں نے سنا ہے کہ تو
حوض کوثر کے متعلق بیان کرتا ہے تو بان سے۔ جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے تو میں یہ جانتا ہوں کہ
اس حدیث کو تیرے منہ سے سنوں۔ میں نے کہا مجھ

ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میرے اصحاب ہو میری وفات کے بعد جو لوگ پیدا ہوں گے میرے بھائی ہوں گے اور میں تمہارا پیش خیمہ ہوں حوض کوثر پر۔ اصحابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جن لوگوں کو آپؐ نے دیکھا نہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کے پاس گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں اور وہ خالص سفید سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اسے نہیں پہچانے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: بے شک پہچان لے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے بعد سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہو کر آئیں گے وضو کی وجہ سے آپؐ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی میں وہاں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور میں ہی تمہیں پانی پاؤں گا) پھر ارشاد فرمایا چند لوگ (میری امت میں سے ایسے ہوں گے جنہیں بھولے ہوئے کی طرح وہاں سے بانک دیا جائے گا) اور میں انہیں اپنی طرف بلاؤں گا اور مجھ سے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمہارے بعد تمہارے دین کو بدل دیا تھا اور ہمیشہ دین سے ایڑیوں پر منحرف ہوتے رہے پھر بھی میں انہیں گامور ہو جاؤں۔

اصحابی و احوالی الذین یاتون من بعدی و انا فرطکم علی الحوض قالوا یا رسول اللہ کیف نعرف منکم بات من انکم قال انکم لو ان رجلاً لا حیل عر محضۃ بین طہرائی حیل ذہب نھم لہم یکن یعرفہا قالوا سلی قال فانھم یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین من الر الوضوع قال انا فرطکم علی الحوض ثم قال لیذا ذر رجلاً عن حوضی کما یزاد البعیر الطال فاسا دینھم الا هلستوا فیقال انھم قد بدلوا بعدک و لم یزالوا یرجعون علی اغقابھم فاقول۔ الا سخطا۔ سخطا۔

۳۷: باب ذکر الشفاعۃ

باب: شفاعت کا ذکر

۳۳۰۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے (اپنی امت کے لئے) تو ہر نبی نے اپنے دعا جلدی کر کے دنیا میں ہی پوری کر لی لیکن میں نے آخرت کے لئے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے اپنی امت کی بخشش کیلئے تو میری دعا ہر اس شخص کے لئے ہوگی جس نے شرک نہ کیا ہوگا۔

۳۳۰۷۔ حدثنا ابو نجر بن ابی شیبۃ ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ وصی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکلی نبی دعویۃ فمستحابة فمحل کل نبی دعویۃ و انی احضأت دعویۃ شفاعۃ لاسنی فیہی تسالۃ من مات منھم لا یشرک باللہ شیئاً۔

۳۳۰۸۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت

۳۳۰۸۔ حدثنا محمد بن موسی و ابو اسحق الہروی (برھم بن عبد اللہ بن حاتم) قالوا ثنا حسن بن الحسن بن علی زائد

نہی خدا تعالیٰ عن اُمّی بن مسعود عن اُمّی بن مسعود
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَأْسُئُكَ وَلَدَ آدَمَ وَلَا
 فَخْرَ وَلَا أَوَّلَ مَنْ تَنَفَّسَ الْأَرْضَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا
 فَخْرَ وَلَا أَوَّلَ شَافِعٍ وَلَا مُشْفِعٍ وَلَا فَخْرَ وَلَا وَفَاءَ الْخَدِّ
 يَهْدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُحْرَ
 منہور ہوگی اس پر مجھے کچھ غرور نہیں ہے اور میں یہ بھی کوئی غرور سے نہیں کہتا کہ روز قیامت میں حمد (اللہ کی تعریف) کا
 مجھ کا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

۳۳۰۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاشْعَثُ بْنُ الْبَرْهَنِمِ بْنِ
 حَنْبَلٍ: قَالَا قَالَا يَشْعُرُ بْنُ الْفَضْلِ لَنَا مَعْنَدُ بْنُ بَرْدِ عَنْ
 اُمِّ سَعِيدٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَفْعَلُ النَّارِ الَّذِينَ
 هُنَا أَهْلُهَا فَلَا يَسْتَوُونَ فِيهَا وَلَا يَخُونُونَ وَلَكِنْ نَأْسُ
 أَصَابَتِهِمْ مَا زِلْنَاهُمْ أَوْ يَحْطَأُهَا هُمْ فَأَمَاتَهُمْ أَمَاتَهُ خَشَى
 إِذَا كَانُوا أَفْعَلًا أَذْنُ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ فَحَيَّةٌ بِهِمْ صَابِرٌ
 فَتَفَرَّ عَلَى أَنْبَاءِ الْحَنَةِ فَقَتَلَ بَا أَهْلَ الْحَنَةِ أَفْعَلُوا عَلَيْهِمْ
 لَيْسَتُونَ سَاءَ الْحَنَةِ تَكُونُ فِي حِمْلٍ الشَّيْلِ قَالَ لَقَالَ
 رَحْلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي النَّادِيَةِ
 حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے
 لوگ جو جہنم میں رہیں گے وہ نہ اس میں مریں گے نہ
 جنس کے (بے آرام رہیں گے) لیکن کچھ لوگ ایسے
 ہوں گے کہ آگ ان کے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ
 سے ان کو جکڑے گی اور ان کو ختم کر ڈالے گی یہاں تک
 وہ کوئلہ کی طرح ہو جائیں گے اور اس وقت ان کی
 شامت کا حکم ہوگا اور وہ گروہ درگروہ جنت کی نہر پر
 پھیل جائیں گے اور جنت کے لوگوں سے کہا جائے گا

کہ ان پر جنت کا پانی ڈالو اور وہ اس طرح اُگیں گے جیسے دانہ بانی کے بہاؤ میں اُگتا ہے بہت جلد بڑھتا ہے کھاد اور
 پانی کی وجہ سے۔ ایک شخص یہ حدیث سن کر بولا کہ ایسے لگتا ہے کہ جیسے حضور پاک جنگل میں بھی رہے ہیں اور زراعت کا
 حال بھی پوری طرح جانتے ہیں کہ کس جگہ دانہ خوب اُگتا ہے۔

۳۳۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَرْهَنِمِ الدَّمَشْقِيُّ قَالَا
 الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا رَأَيْنَا مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شِعَاعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكُفْرِ مِنْ
 أُمْنِي
 حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ روز قیامت میری
 شامت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو میری امت میں
 سے بہت نیک پرہیزگار ہیں یعنی صلحاء اور اولیاء کرام کی
 شامت ترقی کے درجات کیلئے ہوگی۔

۳۳۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ قَالَا رَأَيْنَا زَيْدَ بْنَ
 حَنْصَةَ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ أَبِي هَبْدٍ عَنْ دَعْبِ بْنِ جَرَاهِ عَنْ أَبِي
 حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ سے مروی ہے کہ رسول
 اللہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے احتیاط ملا ہے کہ یا شامت

کردوں یا میری آدمی امت کو جنت ملے اور آدمی دوزخ میں جائے تو میں نے شفاعت کو اپنا کیا کیونکہ وہ عام ہوگی کافی ہوگی اور تم سمجھتے ہو کہ میری شفاعت صرف پرہیزگاروں کے لئے ہوگی نہیں وہ ان سب سے پہلے ہوگی جو گناہ کا رُخٹا کار اور قصور وار ہوں گے۔

۴۳۱۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز قیامت سب مؤمنین اکٹھے ہوں گے پھر اللہ ان کے دلوں میں ڈالے گا اور وہ کہیں گے کہ کاش ہم کسی کی سفارش اپنے آقا کے پاس لے جائیں اور اس تکلیف سے رہائی پائیں (کیونکہ میدانِ حشر میں گرمی کی شدت پسینے کی کثرت اور پیاس حد سے زیادہ ہوگی) آخر تمام امت حضرت آدم کی خدمت میں آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ سارے آدمیوں کے باپ ہیں اور اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کی تعمیر کی اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ اب آپ ہماری سفارش کریں اپنے مالک سے کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نکال کر کسی آرام دہ جگہ پر لے جائیں وہ کہیں گے کہ میرا مرتبہ ایسا نہیں کہ اس وقت میں مالک سے کچھ عرض کر سکوں وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے لوگوں سے بیان کریں گے کہ الہیت تم لوگ ایسے وقت میں حضرت نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ نے زمین والوں کے پاس بھیجا۔ پھر یہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے (ان سے بھی وہیں گے جو حضرت آدم سے کہا) وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قائل نہیں اور یاد کریں گے اپنے اس سوال کو جو انہوں نے دنیا میں اللہ سے کیا تھا جس کا

موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرت من الشّاعة و نین أن یدخل بضئ أغنی الحنة فاخیرت الشّاعة لانہا اعم و اخصی اقرؤہا للمؤمنین لا ولکنہا للمذنبین المحطاتین المؤمنین

۴۳۱۲: حَدَّثَنَا نَضْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا حَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ قَدَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَخْتَصِمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلَهْمُونٍ أَوْ يَهْمُونٍ شَكَّ سَعِيدُ

فَيَقُولُونَ لَوْ تَشَفَّعْنَا إِلَى رَبِّنا فَارْحَمْنَا مِنْ مَكَانِ قِيَامِنا أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ حَلَقَكَ اللَّهُ سِدِّهَ وَ اشْتَدَّ لَكَ مَلالُكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ نُرْحَمَا مِنْ مَكَانِنا هَذَا فَيَقُولُ لَنْتَ هُنَاخُمْ وَ يَذْكُرُ وَ يَشْكُو إِلَيْهِمْ فَلَمَّا دَعَى أَصَابَ فَيَسْتَحْضِي مِنْ ذَلِكَ، وَ لِكَيْ لِكَيْ اتَّوْأَ شَوْخًا فَأَتَى رَسُولَ سَعَةِ اللَّهِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَتَوَسَّعُ فَيَقُولُ: لَنْتَ هُنَاخُمْ وَ يَذْكُرُ سَوَالَهُ رَبِّهَ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَ يَسْتَحْضِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ اتَّوْأَ حَلِيلَ الرَّحْمَانِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَتَوَسَّعُ فَيَقُولُ: لَنْتَ هُنَاخُمْ وَ يَذْكُرُ سَوَالَهُ رَبِّهَ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَ يَسْتَحْضِي مِنْ ذَلِكَ فَيَتَوَسَّعُ فَيَقُولُ: لَنْتَ هُنَاخُمْ وَ لَكِنْ اتَّوْأَ مُوسَى عِنْدَ كَلِمَةِ اللَّهِ وَ اعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَتَوَسَّعُ فَيَقُولُ لَنْتَ هُنَاخُمْ وَ يَذْكُرُ قَتْلَهُ النَّفْسِ، وَ لَكِنْ اتَّوْأَ عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ وَ زَمَنُوهُ وَ كَلِمَةِ اللَّهِ وَ زَوْجَهُ فَيَتَوَسَّعُ فَيَقُولُ لَنْتَ هُنَاخُمْ وَ لَكِنْ اتَّوْأَ مُحَمَّدًا عَبْدًا عَمْرَ اللَّهِ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ دَنِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ قَالَ فَيَتَوَسَّعُ فَالْطَّلِقُ قَالَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ عِي الْحَسَنِ قَالَ هَامِشِي نَبِيْن الشَّامَا طَبْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ثُمَّ عَادَ

اُنکس علم نہ تھا اور شرم کریں گے اس وقت مالک کے پاس جانے میں اور سوال یاد کریں گے وہ یہ تھا کہ طوفان کے بعد نوح نے اللہ سے عرض کیا کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے گھروالوں کو تو بچالے گا اب بتا میرا بیٹا کہاں ہے جو اپنی بے وقوفی سے کشتی پر سوار نہیں ہوا اور ڈوب گیا تھا۔ اس پر اللہ کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ حیرے گھروالوں میں سے تھا (اور جو بات تجھ کو معلوم نہیں وہ مت پوچھ) اور کہیں گے کہ تم الہتہ ابراہیم کے پاس جاؤ اور وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے بات کی اور ان کو تورات نازل کی پھر یہ سب لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں انہوں نے دنیا میں بغیر کسی وجہ سے خون (قبلی کا) کیا تھا اس کو یاد کریں گے (حالانکہ یہ عدا نہ تھا) انہوں نے صرف ڈرانے کے لئے ایک مکالگایا تھا اور وہ مر گیا الہتہ حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ اور روح ہیں پھر یہ سب حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں کیونکہ میری امت نے مجھے خدا بنا کر پوجا اس وجہ سے مجھے اللہ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے الہتہ تم حضرت محمدؐ کے پاس جاؤ ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ چلوں گا ان کی ہر خواہش پوری کرنے کیلئے (آفرین ہے آپؐ کی ہمت اور محبت پر) دو مہینوں کے درمیان سے (مومنوں کی) اپنے رب سے آنے کی اجازت مانگوں گا اور جب میں اپنے مالک کو دیکھوں گا اسی وقت سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ کو منظور ہو گا میں سجدے میں ہی رہوں گا پھر اللہ حکم کرے گا اسے عموماً اٹھاؤ اور کہہ دو کہ بتا چاہتا ہے ہم اس کو نہیں گے اور جو تو چاہے گا ہم دیں گے اور جس کی تو سفارش کرے گا ہم منظور کریں گے۔ میں اس کی تعریف کروں گا اسی طرح سے جس طرح وہ خود مجھے سکھا دے گا۔ اسکے بعد شفاعت کروں گا لیکن میری شفاعت کیلئے ایک حد مقرر کر دینی جائیگی کہ جو لوگ اس قابل ہوں گے انہی کی سفارش قبول ہوگی۔ اسکے بعد میں دوبارہ اللہ عزوجل کے پاس آؤں گا۔

لِسِ حَدِيثِ أَنَسٍ، فَلَا فَاسْتَأْذَنَ عَلَى رَبِّهِ فَيُؤْذَنُ لِي قَالَا
رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا هِيَذْغِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْغِي - ثُمَّ
يَقَالُ ازْفَعْ بِمَا مَحْمَدٌ وَ قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَى وَ اذْفَعْ
تَضَعُ فَاحْمَدُ بِتَحْيِيدِ يَعْلَمِيهِ ثُمَّ اذْفَعْ فَيَحْدُ لِي حَدًّا
لِيَحْدِلْهُمْ الْحَدَّةُ ثُمَّ اَعُوذُ الْغَابِيَةَ قَالَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
هِيَذْغِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْغِي ثُمَّ يَقَالُ لِي ازْفَعْ مَحْمَدُ ا
قُلْ تَسْمَعُ يَقَالُ لِي ازْفَعْ مَحْمَدُ ا قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَى
وَ اذْفَعْ تَضَعُ فَارْفَعْ وَ اَسْئَلْ فَاحْمَدُ بِتَحْيِيدِ يَعْلَمِيهِ ثُمَّ
اَضْفَعْ فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَيَحْدِلْهُمْ الْحَدَّةُ ثُمَّ اَعُوذُ الْغَابِيَةَ قَالَا
رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا - فَيَذْغِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْغِي
ثُمَّ يَقَالُ ازْفَعْ مَحْمَدُ قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَى وَ اذْفَعْ
تَضَعُ فَارْفَعْ وَ اَسْئَلْ فَاحْمَدُ بِتَحْيِيدِ يَعْلَمِيهِ ثُمَّ اَضْفَعْ
فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَيَحْدِلْهُمْ الْحَدَّةُ ثُمَّ اَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَاقُولُ يَا
رَبِّ مَا نَقَى إِلَّا مِنْ خَسَنَةِ الْقُرْآنِ

قَالَ يَقُولُ قِتَادَةُ عَلَى أَنَّهُ هَذَا الْحَدِيثُ وَ حَدَّثَنَا
السُّنَنُ مَالِكُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ السَّارِ
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ
حَبَرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ السَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي
قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ حَبَرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ السَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ حَبَرٍ

حضرت محمدؐ کے پاس جاؤ ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ چلوں گا ان کی ہر خواہش پوری کرنے کیلئے (آفرین ہے آپؐ کی ہمت اور محبت پر) دو مہینوں کے درمیان سے (مومنوں کی) اپنے رب سے آنے کی اجازت مانگوں گا اور جب میں اپنے مالک کو دیکھوں گا اسی وقت سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ کو منظور ہو گا میں سجدے میں ہی رہوں گا پھر اللہ حکم کرے گا اسے عموماً اٹھاؤ اور کہہ دو کہ بتا چاہتا ہے ہم اس کو نہیں گے اور جو تو چاہے گا ہم دیں گے اور جس کی تو سفارش کرے گا ہم منظور کریں گے۔ میں اس کی تعریف کروں گا اسی طرح سے جس طرح وہ خود مجھے سکھا دے گا۔ اسکے بعد شفاعت کروں گا لیکن میری شفاعت کیلئے ایک حد مقرر کر دینی جائیگی کہ جو لوگ اس قابل ہوں گے انہی کی سفارش قبول ہوگی۔ اسکے بعد میں دوبارہ اللہ عزوجل کے پاس آؤں گا۔

خلاصۃ السُّوَبِ: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوا کہ شفاعت کا وعدہ جو اللہ نے دنیا میں ہی آپؐ سے کیا ہے وہ اس دن چاہے ہوگا لیکن یہ سمجھنا کہ شفاعت کا ان آپؐ کو حاصل ہو چکا ہے بالکل جہالت ہے اور احادیث صحیحہ کے مخالف۔ یہاں تک کہ پروردگار انہیں جنت میں داخل کرے گا جن کی فرمائش کی جائے گی۔

۳۳۱۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثنا عَسَاةُ بْنُ عَمْدٍ الثَّوْلَخِيُّ عَنْ عَلَاقِ بْنِ أَبِي نَسْلَمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ زَمَّ الْقِمَامَةِ دَلَالَةً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

۳۳۱۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین لوگ شفاعت کریں گے۔ (۱) انبیاء یعنی پیغمبر (۲) علماء کرام (۳) پھر شہداء۔

۳۳۱۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِزِيُّ ثنا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الطَّعْثِيِّ عَنْ أَبِي نَسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ الشَّيْئِ وَحَظِّيهِمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ

۳۳۱۴: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سارے انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خلیفہ اور ان کی شفاعت کرنے والا اور یہ میں فرمائیے نہیں کہتا بلکہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت مجھے عطا فرمائی اس کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ دَعْبَوَانَ عَنْ أَبِي زُهَّارٍ الْأَعْطَارِيُّ عَنْ عَمْرِوَانَ بْنِ الْحَصِينِ عَنِ الشَّيْخِ ﷺ قَالَ لَنُخْرِجَنَّ قَوْمَ مِنَ الشَّارِ شَفَاعَتُ بَسْمُونِ الْخَثَمِيِّ

۳۳۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ان کا نام (ی) جہنمی ہوگا۔

۳۳۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا وَهْبُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَدَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْحِلَّةُ مِشْفَاعَةً وَخَلَّ مِنْ أَمْنِي أَخْخَرُ مِنْ مَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَوَاكَ قَالَ سَوَاءٌ

۳۳۱۶: حضرت عبداللہ بن ابی الجعداء سے روایت ہے انہوں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے: قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ شمار میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کے سوا یہ شخص بھی شفاعت کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میرے سوا عبداللہ بن حنفیہ نے کہا میں نے ابن ابی الجعداء سے پوچھا تم نے یہ حدیث نبیؐ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے سنی ہے۔

۳۳۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صَدَقَةُ بْنُ حَالِدٍ ثنا أَنَسُ

۳۳۱۷: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت

حاضر قال سمعت سُلَیْم بن عاصم یَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ
ابن مالک اَلَا سَمِعْتُمْ یَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْتَوْزُوْنَ مَا حَسَرْتُمْ رَسُوْلَ الْمَلِئَکَةِ فَلَنَّا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُہُ اَعْلَمُ قَالَ فَانَا حَبْرَیْنِ اَنْ یَدْخُلَ نَضْفُ
اَمْسِی الْحَسَنَ وَتَمِیْنِ الشَّقَاعَةَ فَاحْمَرَّتِ الشَّقَاعَةُ فَلَنَّا یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْعُ اللّٰهَ لِیَجْعَلَنَا مِنْ اَخْلَہَا - قَالَ هٰی لَکُمُ
مُسْلِم

ہے نبیؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو مالک نے آج کی رات
مجھ کو کون سی دو باتوں میں اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا اللہ
اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے فرمایا یہ وردگار
نے مجھ کو اختیار دیا ہے کہ یا میں تیری آدمی امت کو جنت
میں داخل کر دیتا ہوں یا تو شفاعت کی اجازت لے لے
میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ!
آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ ہم آپؐ کی شفاعت نصیب
کرے۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔

۳۸: بَابُ صِفَةِ النَّارِ

باب : دوزخ کا بیان

۳۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَيْنِ وَ
يَعْلَى ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نُفَيْعِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ
ابن مالک قال قال رسول الله ﷺ إِنْ نَارُكُمْ هَبْدَ
خُرْءٍ مِنْ سَبْعِينَ خُرْءٍ مِنْ دَارِ حَيْثُمْ وَ لَوْ لَا أَنَّهُ أُطْفِئَتْ
بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا اسْتَفْعَمُ بِهَا وَ أَنَّهُا لَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ
لَا يُعِيدَهَا فِيهَا

۳۳۱۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری دنیا کی آگ
دوزخ کی آگ کے ستر جزو میں سے ایک جز ہے
اور اگر وہ دوبار بجھائی نہ جاتی پانی سے تو تم اس سے
فائدہ نہ لے سکتے اور اب یہ آگ اللہ تعالیٰ سے دعا
کرتی ہے کہ دوبارہ اس کو دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔

۳۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْبَرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْفَرَسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْسِنَتُ النَّارِ أَلِي
وَنَهْأ. فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَنَ نَفْسِي نَفْسًا فَيَجْعَلُ لَهَا نَفْسَيْنِ
نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ فَشِدَّةٌ مَا يَجْلُونَ مِنْ
النَّارِ مِنْ زَهْرٍ يَمْرُهَا وَ شِدَّةٌ مَا يَجْلُونَ مِنَ الْحَرِّ
تَسْتَوْمِهَا

۳۳۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے
فرمایا: دوزخ نے اپنے مالک کی جناب میں شکایت
میں اور اس نے عرض کیا اے مالک! میں خود ایک
دوسرے کو کھا گئی۔ آخر مالک نے اس کو دو سانس لینے کا
حکم دیا ایک سردی میں دوسرے گرمی میں تو تم جو سردی
کی شدت پاتے ہو یہ دوزخ کے زمہ پر طبقہ کی سردی
ہے اور جو تم گرمی پاتے ہو یہ انکی گرم ہوا ہے۔

۳۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّؤَرِيُّ ثَنَا بَخْسِ بْنِ
اسْتِ نَكْبَرٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْفَدْتُ النَّارَ
أَلْفَ سَبْعَةٍ هَائِلَتْ ثُمَّ أَوْفَدْتُ أَلْفَ سَبْعَةٍ فَاحْمَرَّتْ ثُمَّ

۳۳۲۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ ہزار برس تک
سلائی گئی اس کی آگ سفید ہو گئی پھر ہزار برس تک
سلائی گئی تو اس کی آگ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس تک

اَوْفَدَتْ اِلَيْهِ سِتْرِي فَمَسُوذَتْ هِيَ مَسُوذَةٌ كَاللَّيْلِ الْمَطْلُمِ
 ساگئی تھی تو وہ سیاہ ہو گئی اب اس میں ایسی سیاہی ہے۔
 جیسے اندھیری رات میں ہوتی ہے۔

۳۳۲۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ مُسْلِمَةَ
 الْخَزَائِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدِ الطُّوَيْلِيِّ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ يَا نَعَمُ أَهْلَ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ : فَيَقَالُ اغْسُوهُ فِي
 السَّارِ عَسَنَةً فَيُغَمَّسُ فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ أَيْنَ فَلَانُ أَهْلُ
 أَصَابِكَ عَسَنَةً قَطُ ؟ فَيَقُولُ لَا مَا أَصَابَنِي مِنْهُ قَطُ وَيَوْمَئِذٍ
 سَافِدَ الْمُؤْمِنِينَ صِرًا وَنَلَاةً فَيَقَالُ اغْسُوهُ عَسَنَةً فِي
 الْحَرَةِ فَيُغَمَّسُ فِيهَا عَسَنَةً فَيَقَالُ لَهُ أَيْنَ فَلَانُ أَهْلُ
 أَصَابِكَ صِرًا قَطُ ؟ فَيَقُولُ مَا أَصَابَنِي قَطُ صِرًا
 لَا نَلَاةَ .
 اے فلا نے تو نے بھی سختی اور تکلیف بھی دیکھی ہے وہ کہے گا مجھے بھی سختی اور بلا نہیں پہنچی۔

۳۳۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ نَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لُبَيْبٍ
 عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ إِنَّ الْكَافِرِينَ لَيَغْمَسُونَ فِي حَرِّهِمْ لَا يُغْمَسُونَ فِي حَرِّهِمْ
 وَفِي صَبْرِهِمْ عَلَى صَبْرِهِمْ فَصَبْرُهُمْ حَرٌّ وَحَرُّهُمْ صَبْرٌ
 عَلَى صَبْرِهِ
 حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا اے شک کا فر (دوزخ میں) بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہوگا (اس سے اس کی صورت بگاڑنا اور دوزخ کا بھرنا منظور ہوگا) اور پھر اس کا سارا بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا تمہارے دانت سے بڑا ہے۔

۳۳۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا غَدَّ الرَّحْمَنِ
 بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هُبَيْرَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُبَيْسٍ
 قَالَ ثَكَّتْ عِنْدَ أَبِي سُرَّةَ ذَاتُ قَيْلٍ وَدَحَلُ غُلَيْنَا
 الْحَارِثُ بْنُ أَنَسٍ فَخَذَّذَا الْحَارِثُ لَيْلَتَيْهِ أَنْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَغْمَسُ لِلنَّسَاءِ حَتَّى يَكُونُ أَحَدُ
 زَوَائِجَاهَا .
 حضرت عبداللہ بن قیس سے روایت ہے میں ایک رات ابوہریرہ کے پاس تھا اتنے میں حارث بن قیس ہمارے پاس آئے اور اس رات کو ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی نے فرمایا میری امت میں کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسکی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں جائیں گے کہ انکا شمار معمری قوم سے زیادہ ہوگا اور میری امت میں سے ایسا بھی ہوگا جو دوزخ کیلئے بڑا کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ دوزخ کا ایک کونہ ہو جائیگا۔

۳۴۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ لُثَيْمٍ لَنَا مُحَمَّدٌ
 بْنُ عَبْدِ عِيسَى أَلَا عَمَّشٌ عَنْ يَزِيدَ الرُّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
 مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ
 السَّارِ فَيُخَوِّنُ خَتَى نَظْفَعُ الدُّمُوعَ ثُمَّ يَخُونُ الدَّمُ خَتَى
 يَصْنِزُ فِي وَجْهِهِمْ كَيْفَتَهُ الْأَخْضُودَ لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ
 حُلُفُ لَجَرَتْ

۳۴۲۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں پر رونا بھیجا جائے گا وہ روئیں گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر خون روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں میں نالوں کی طرح نشان بن جائیں گے اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بہہ جائیں۔

۳۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
 شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ قُرْأَ
 زَسْأَلَ اللَّهَ ﷻ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى
 تَخْشَوْهُ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ» [ال عمران: ۱۰۲]
 وَلَوْ أَنَّ فَطْرَةَ مِنَ الرُّقُومِ فَطَرَتْ فِي الْأَرْضِ لَأَقْسَدَتْ
 عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ فَكَيْفَ سَنَ نَسْ لَهُ طَعَامَ
 عِزَّةً؟

۳۴۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تَخْشَوْهُ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ» اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا حق اس کے ڈرنے کا ہے اور مت مرو مگر مسلمان رہ کر اور فرمایا کہ اگر ایک قطرہ روم (دوزخیوں کی خوراک) کا زمین پر ٹپکے تو ساری دنیا والوں کی زندگی خراب

کر دے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کے پاس سوائے اس کے اور کوئی کھانا نہ ہوگا۔

۳۴۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَادَةَ الْوَاسِطِيُّ لَنَا يَغْفُوبُ
 بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّهَرِيُّ لَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الرَّهَرِيِّ عَنْ
 عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ خُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَأْكُلُ النَّارَ إِنَّ آدَمَ
 إِلَّا أَمَرَ السُّخُودَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ نَأْكُلَ النَّارَ
 السُّخُودَ

۳۴۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: دوزخ کی آگ سارے بدن کو کھالے گا مگر سجدے کا مقام چھوڑ دے گی اللہ نے آگ پر اس کا کھانا حرام کر دیا ہے یعنی جو اعضاء سجدہ کرنے میں لگتے ہیں ان میں سجدہ کے مقام محفوظ رہ جائیں گے ان سے یہ بھی نکلا ہے کہ بعض مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے۔

۳۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمُنَا بِالْمَوْتِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَيُؤَقَفُ
 عَلَى الصِّرَاطِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْحَشَةِ فَيُطْلَقُونَ حَاتِفِينَ
 وَحُلِيِّينَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ يَا
 أَهْلَ السَّارِ فَيُطْلَقُونَ مُنْشَبِرِينَ مَرِحِينَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ

۳۴۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے ان موت کو لائیں گے اس بل صراط پر کھڑا کرائیں گے اور کہا جائے گا: اے جنت والو! وہ یہ آواز سن کر گھبرا کر ڈرتے ہوئے اوپر آئیں گے ایسا نہ ہو کہ وہ جہاں ہیں وہاں سے نکالے جائیں پھر پکارا جائے گا اے دوزخ

مکابہۃ اللہ فیہ فیضاً هل نعرفون هذا
فالوا نعم هذا الموت قال فیزمر به فیلذبح
علی الصراط ثم یغسل للمغنیین کلاهما خلوة فیما
تحدون لا موت فیہا آنذا
والو! وہ اوپر آئیں گے خوش خوش کہ شاید ان کے
کالے کیلے حکم ہوگا اتنے میں کہا جا یگا تم اس کو پہچانے
ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر حکم ہوگا اس کو پل
صراط پر ڈنک کر دیں گے وہ بصورت ایک مینڈھے کے
ہوگی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہہ دیا جائے گا اب دونوں فرشتے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں موت کبھی نہ
آئے گی۔

مَوْضِعُ سَوَاطِطٍ هِيَ الْحَصَةُ خَبِرَ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا

برابر جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا اور مافیہا۔

٣٣١: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْصُومٍ بْنِ مِيسَرَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ حَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَقُولُ الْحَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا تَبَيَّنَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَإِنْ أَغْلَاها الْعَرْزَدُوسُ وَإِنْ أَوْسَطَهَا الْفَرْزَدُوسُ وَإِنْ أَعْرَضَ عَلَى الْعَرْزَدُوسِ مِنْهَا تَفَحَّرَ أَنْهَارُ الْحَنَّةِ فَلَمَّا مَا سَأَلْتُ اللَّهَ هَسْلَوَةَ الْفَرْزَدُوسِ

۴۳۲: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے جنت میں مسودر جتے ہیں ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجہ سے اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ اور سب درجوں سے اوپر جنت میں فردوس ہے اور جنت کا درمیان بھی وہی ہے اور عرش فردوس پر ہے اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں تو تم جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو۔

[illegible]

۳۳۳۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا کوئی شخص جنت کے لئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے کچے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کے لئے کمر باندھتے ہیں آپؐ نے فرمایا ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اس کی رغبت دلائی۔

۴۳۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
فَضْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُفَّاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ وَرْثَةٍ نَدَخَلُ الْخَلَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ
لِسَلَةِ النَّعْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى صُورَةِ أَحَبِّ خَوْجِبِ دُرِّي
هِيَ السَّمَاءُ أَصْلَانِ لَا يُولُونَ وَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَمُوتُونَ

۴۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: **اول جماعت جنت میں جائے گی وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی۔ پھر ان سے قریب ایک بہت روشن ستارے کی طرح آسمان میں نہ وہ چھاب کریں گے نہ پانچاؤ نہ ناک ٹھکیں گے نہ ٹھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پینہ مشک کا ہوگا اور ان کی**

آنگلیٹیاں عودی ہوں گی یعنی عوداں میں جل رہا ہوگا۔ یہاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی سارے جنتیوں کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے مثل ہوں گی اور سب آپ باپ آدم کی صورت پر ہوں گے ساتھ ہاتھ کے لمبے۔ ترجمہ بعینہ گزر چکا۔

۴۳۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوثر ایک نہر ہے جنت میں اس کے دونوں کناروں سے تے بہتے ہوئے ہیں اور پانی پینے کے مقام میں پاقوت اور موتی ہیں اس کی مٹی تنک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

۴۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے اس کے سایہ میں (گھوڑے کا) سوار سو برس تک چلتا ہے گا اور درخت تمام نہ ہوگا اتنا بڑا ہے اور تم اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو ﴿وَهَلْ يَسْتَمِدُّونَ﴾ یعنی جنت میں کہا اور دراز سایہ ہے۔

۴۳۳۶: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں ملائے۔ سعید نے کہا: کیا وہاں بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جنت کے لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اتریں گے

امشأنا عنهم الذھب و رشحهم المسك و فحارهم الالوة اروزاھم الخور العین اخلاهم علی خلق و حل واحد علی صورة انھم ادم سون ذراغا۔

حذنا ابو یحزنی انی شہدنا انو معاویہ عن الاعمش عن انی صالح عن انی ہریرہ مثل حدیث فی فضلی عن غمارہ

۴۳۳۴: حذنا واصل بن عند الاعلی و عند اللہ بن سعید و علی بن المنذر قالوا فاما محدث فی فضلی عن عطاء بن الشیب عن محارب بن دثار عن انس غمر قال قال رسول اللہ ﷺ الکوتر نھر فی الجنة حافوا من ذھب مخرأه علی الساقوت و المذثر نرسة اظیب من المسک و ماءه اخلی من العسل و اشده باضا من الفلج

۴۳۳۵: حذنا ابو غمر الضری عن عند الرحمل بن غنمان عن محمد انس عمرو عن انی سلمہ عن انی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة شجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة سنة و لا یقطعها

و اقول ان شتم و ظل مستود

۴۳۳۶: حذنا هشام بن غمار عن عند الحمید بن حبیب بن اسی العشرین حدثنی عند الرخس بن عمرو الازداعی حدثنی حسن بن عطیہ حدثنی سعید بن المسیب انہ لقی انا ہریرہ فقال انو ہریرہ انشأ اللہ ان یجمع بنی و بنک فی سوق الجنة قال سعید انو فیھا سوق

قال نعم اخبرنی رسول اللہ ﷺ ان اغل

اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے پھر ان کو اجازت دی جائے گی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور پروردگار ان کے لئے اپنا تخت ظاہر کرے گا اور پروردگار خود نمودار ہوگا جنت کے باغوں میں سے اور مہربانوں کے اور مہربانوں کے یہ سب کریاں ہوں گی اور مالک اپنے تخت شامی پر جلوہ گر ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک کا اور جو کوئی جنت والوں میں کم درجہ ہوگا حالانکہ وہاں کوئی کم درجہ نہیں وہ ملک اور کار کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان کے دلوں میں یہ ہوگا کہ کرسی والے ہم سے زیادہ نہیں ہیں درجہ میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیا تم ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہو چودھویں رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے میں ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح اپنے مالک کے دیکھنے میں بھی جھگڑا کرے گا اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے پروردگار مخاطب ہو کہ بات نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ ایک شخص سے فرمائے گا اسے فلا نے تھو کیا ہے تو نے فلاں فلاں دن ایسا کیا کام کیا تھا اس کے بعض گناہ اس کو یاد دلائے گا وہ کہے گا اسے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہیں دیے اور میری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے تو اس درجہ تک پہنچا پھر وہ اسی حال میں

الْحَبَّةَ إِذَا دَخَلُوا هَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ قَبِلُوا لَهُمْ فِي مَقْدَارِ الْخُسْعَةِ مِنْ إِيَّامِ الدُّنْيَا فَيَرْوُونَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَتَبَّ لَهُمْ عَرْشُهُ وَتَبَدَّلَ لَهُمْ فِي رِزْقِهِ مِنْ بَنَاصِ الْخَبَةِ فَمَوْضِعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ يَنْقُوبَ وَمَنَابِرُ مِنْ لَوْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَنْقُوبَ وَمَنَابِرُ مِنْ زُورِ خَيْدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ قَعْبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ قِطْطَةٍ وَبِخُسْعٍ أَذْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دِينٌ عَلَى تَحْتَانِ الْمُسْكِبِ وَالْكَافُوهِ مَا يَزُونَ أَنَّ أَصْحَابَ الْهَكَزَيَّ بَالْفَصْلِ مِنْهُمْ مَجْلِسًا .

قال أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهَلْ نَرَى رِزْقًا؟ قَالَ سَعَمُ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيهِ رُؤْيَا الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَلَدِ؟ قُلْنَا لَا فَالَا كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَتَقَى فِي ذَالِكِ الْمَخْبِيسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضِرَةُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مُخَاضِرَةٌ حَتَّى إِنَّهُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مَسْجُومٍ أَلَا نَذْكُرُ يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَذْكُرُهُ نَعِصَ عِدَائِهِمْ هِيَ الدُّنْيَا يَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْمْ يَقُولُ . سَلَى فَبِسَعَةِ مَعْرِفِيْ بَلَّتْ مَعْرَتُكَ هَبْهِ فَيَتِمَّا هُمْ كَذَلِكَ عَشِيَّتُهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ قُوْفِهِمْ فَانْمَطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِينًا لَمْ يَحْذَرُوا بِطَلِّ رِيحِهِ فَيُنَادُوا لَمْ يَقُولْ قَوْمُوا إِلَى مَا أَغْدَذْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَعُدُّوا مَا أَفْتَنَهُمْ (هَذَا) فَسَأَلْنِيْ سَوْفًا قَدْ خُفَّتْ بِهِ السَّلَاجُكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْغَيُوثُ إِلَيَّ مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ لَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ قَالَ فَيَحْمِلُ لَنَا مَا أَفْتَنَهُمَا لَيْسَ يَبْتَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَا يُشْتَرَى وَ فِي ذَالِكِ السُّوْيِ يُلْقَى أَهْلُ الْحَبَةِ نَعِصُهُمْ سَعِطًا فَيُقِيلُ الرَّجُلُ دَوَا الْفَتْرِ لِيَةِ الْمُرْتَبَعَةِ فَيُلْقَى مَنْ هُوَ قُؤْنَةٌ (وَمَا فِيهِمْ دِينٌ) فَيَرْوَعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّيَاسِ لَمَّا يَنْغَمِ أَحَرُّ خَبِيئِهِ حَتَّى يَنْتَقِلَ لَهُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ

وَذَاكَ اللَّهُ لَا يُبْعَثُ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْرُجَ فِيهَا
فَالِ لَمْ تَنْصَرَفْ إِلَى شَأْنٍ لَنَا فُلَعْنَا أَزْوَاجَنَا
فَبَعَثْنَا مَرْحَلًا وَافَقْنَا لَقَدْ جَنَّتْ وَإِنْ يَكُ مِنَ الْجَنَّةِ
وَالْعَلْبَابِ أَفْضَلُ مِمَّا هَاهُنَا فَنَقُولُ إِنَّ خَالِسَنَا الْيَوْمَ
وَلَنَا الْخَيْزَارُ عَرَوْ خُلٍّ وَبُحْبُحًا أَنْ تَقْلَبَ بِمِثْلِ مَا أَقْلَبْنَا.
ہوں گے کہ نامگہاں ایک ایر اوپر سے آن کر ان کو
ڈھانپ لے گا اور ایسی خوشبو برساتے گا ویسی خوشبو
انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی پھر پروردگار فرمائے گا
اب اٹھو اور جو میں نے تمہاری خاطر کے لئے تیار کیا
ہے اس میں جو جو تمہیں پسند آئے وہ لے لو اور ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت ہم ایک بازار میں چائیں گے جس کو لگانگہ گھرے ہوں گے اور اس بازار میں ایسی چیزیں
ہوں گی جن کی مثل نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ دل پر ان کا خیال گزرا اور جو ہم چاہیں گے وہ ہمارے
لئے اٹھا دیا جائے گا نہ وہاں کوئی چیز بیکے کی نہ خریدی جائے گی اور اسی بازار میں سب جنت والے ایک دوسرے سے
ملیں گے پھر ایک شخص رہائے آئے گا جس کا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص لے گا جس کا مرتبہ کم ہوگا وہ اس کا لباس
اور شامہ دیکھ کر ڈر جائے گا لیکن ابھی اس کی ننگو اس شخص سے کم نہ ہوگی کہ اس پر بھی اس سے بھگت لیاں بن جائے گا
اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہوگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے اپنے مکان میں ٹوٹیں گے
وہاں ہماری بیویاں ہم سے ملیں گے اور کہیں گے مرحبا والہا! تم تو ایسے حال میں آئے کہ تمہارا حسن اور جمال اور خوشبو
اس سے کہیں عمدہ ہے جس حال میں تم ہم کو چھوڑ کر گئے تھے ہم ان کے جواب میں کہیں گے آج ہم اپنے پروردگار کے
پاس بیٹھے۔

۳۳۳۷. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ
الْبَيْهَقِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ بَنُو بَرْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُهُ
اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا رُؤْيَاهُ اللَّهُ عَرَوْ خُلٍّ بَشَنٍّ وَنَسْنَجٍ رُؤْيَاهُ
لِنَسْنَجٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَنَسْنَجٍ مِنْ مِرْاثِهِ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ مَا يَنْهَنُّ وَاحْسَنَةَ الْأَوْثَانِ قُلٌّ خَبِيٍّ وَلَهُ ذِكْرٌ لَا
يُنْفِي "
حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے
فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا اس کو
ستر پر دو یعنی بہتر بیسیاں نکاح میں کر دے گا تو وہ بڑی
آنکھ والی حوروں میں سے عنایت فرما دے گا اور ستر
بیسیاں جن کا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے ان
میں سے ہر ایک بی بی کی شرمگاہ نہایت خوبصورت ہوگی
اور اس کا ذکر ایسا ہوگا جو کبھی نہ بھٹکے گا۔ ہشام بن خالد
نے کہا دوزخ والوں میں سے وہ مرد مراد ہیں جو دوزخ
میں جائیں اور اہل جنت ان کی عورتوں کے وارث
ہو جائیں گے۔ جیسے فرعون کی بی بی اس کے وارث بھی
اہل جنت ہو جائیں گے کیونکہ وہ مومنہ تھی۔

۳۳۳۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ
الْبَيْهَقِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ بَنُو بَرْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُهُ
اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا رُؤْيَاهُ اللَّهُ عَرَوْ خُلٍّ بَشَنٍّ وَنَسْنَجٍ رُؤْيَاهُ
لِنَسْنَجٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَنَسْنَجٍ مِنْ مِرْاثِهِ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ مَا يَنْهَنُّ وَاحْسَنَةَ الْأَوْثَانِ قُلٌّ خَبِيٍّ وَلَهُ ذِكْرٌ لَا
يُنْفِي "
حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جب اولاد کی خواہش کرے گا جنت میں تو حمل اور وضع حمل اور بچہ کا ہوا ہوتا سب ایک ساعت میں ہو جائے گا اس کی خواہش کے موافق۔

۴۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس کو جو سب دوزخیوں میں اخیر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب جنتیوں میں اخیر میں جنت میں جائے گا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھسٹا ہوا (پیٹ اور ہاتھوں کے بل، نکلے گا) اُس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ وہاں جائے گا اس کو معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں نے تو جنت کو بھر ہوا پایا پھر مالک فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ وہاں جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی۔ وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں تو اس کو بھری ہوئی پاتا ہے پر دردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ وہاں جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی وہ لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا مالک وہ تو بھری ہوئی ہے پر دردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل

ہو جا تجھے اتنی جگہ ملے گی جیسے دنیا تھی اور دس دنیا کے برابر یا یوں فرمائے گا تیری جگہ دس دنیا کے برابر ہے وہ عرض کرے گا اے مالک تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا مجھ سے ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی نے کہا میں نے دیکھا جب آپؐ نے یہ حدیث بیان کی تو آپؐ نے کہے یہاں تک کہ آپ کے اخیر دانت کھل گئے تو یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیوں میں۔

۴۳۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنت کو تین بار مانگے تو جنت کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو جنت

عن غابر الأخرول عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ المؤمن إذا أفتى بالولد هي الجنة كان حمله ووضعه في ساعة واحدة كما ينشئ.

۴۳۳۹: حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا حريز عن منصور عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ اني لا اعلم امر اهل النار خروا خاضعا واعر اهل الجنة دخولا بالجنة فدخل يخرج من النار حنوا فيقال له اذهب فادخل الجنة فباتها فيخرج اليها ملاي فيقول الله اذهب فادخل الجنة فباتها فيخرج اليها ملاي فيرجع فيقول الله سبحانه اذهب فادخل الجنة فباتها فيخرج اليها ملاي فيرجع فيقول يا رب انها ملاي فيقول الله اذهب فادخل الجنة فان لك مغل الدنيا و عشرة انفالها او ان لك مغل الدنيا و عشرة انفالها او ان لك مغل عشرة انفال الدنيا فيقول انشروني او تضحك بي و انت الملك قال هلقد زلت رسول الله ﷺ ضحك حتى بدت نواجذه فكان يقال هذا اذنى اهل الجنة منزلا.

۴۳۴۰: حدثنا هناد بن السري ثنا ابو الاخير عن امي انس عن زيد بن ابي مريم عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ اني لا اعلم امر اهل الجنة خروا خاضعا واعر اهل الجنة دخولا بالجنة فدخل يخرج من الجنة حنوا فيقال له اذهب فادخل الجنة فباتها فيخرج اليها ملاي فيقول الله اذهب فادخل الجنة فباتها فيخرج اليها ملاي فيرجع فيقول الله سبحانه اذهب فادخل الجنة فباتها فيخرج اليها ملاي فيرجع فيقول يا رب انها ملاي فيقول الله اذهب فادخل الجنة فان لك مغل الدنيا و عشرة انفالها او ان لك مغل الدنيا و عشرة انفالها او ان لك مغل عشرة انفال الدنيا فيقول انشروني او تضحك بي و انت الملك قال هلقد زلت رسول الله ﷺ ضحك حتى بدت نواجذه فكان يقال هذا اذنى اهل الجنة منزلا.

مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ
الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَحْصَرَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنَ النَّارِ۔

۳۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِائِرٍ
قَالَا نَسَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ
مَنْ أَحْدَثَ إِلَّا لَهُ مَرْزَلَانِ . مَرْزَلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَرْزَلٌ فِي النَّارِ
فَادَامَاتِ وَدَحَلَ النَّارُ وَوَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَرْزَلَهُ لَكَ
قَوْلُهُ تَعَالَى فَوَلَّكَ اللَّهُمَّ الْوَارِثُونَ ۔

۳۳۳۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: تم
میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ اس کے دو ٹھکانے نہ ہوں ایک
جنت میں دوسرا جہنم میں۔ جب دوسرا جائیگا اور دوزخ میں
چلا گیا (معاذ اللہ) تو جنت والے اسکا ٹھکانا لاوارث سمجھ کر
لے لیگے ﴿فَوَلَّيْنَاكَ اللَّهُمَّ الْوَارِثُونَ﴾ لے ”وہی
وارث ہیں جو وارث ہوں گے فقط فردوس کے“۔ کے یہی
معنی ہیں۔